

مجمع سوان جلسہ سالانہ جماعت لجنہ
نیچلہ لجنہ / ماء اللہ کراچی
۱۸۹۱ - ۱۹۹۱ء

الحرب



الغفراب

مجلد

بِسلسلہ سوواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ عالمگیر

پیش کش

لجنہ اماء اللہ کراچی

صرف اجاب جماعت احمدیہ کے لئے

طارق محمود بدر

پبلشر

۱۳/۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی ۵۹۵۰، پاکستان

رائل کیلینڈر

پرنٹر

فیض محمد فتح علی روڈ آف شاہراہ لیاقت کراچی ۷۴۰۰۰، پاکستان

نگران اعلیٰ

محترم چوہدری احمد مختار صاحب
امیر جماعت احمدیہ کراچی

مشاورت

محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی
نگران

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی
محترمہ امتہ الحفیظ بھٹی صاحبہ قائم مقام صدر لجنہ اماء اللہ کراچی
ادارت

امتہ الباری ناصر
تزیین و ترتیب

طارق محمود بدر
تحقیق و تحریر
امتہ اشکورا محمد بیگ
بشری داؤد

خورشید عطاء
مولانا عبدالباسط شاہد
منصور احمد عمر
اشتہارات

سلطان احمد طاہر، بیگم و محمود احمد بھٹی
داؤد احمد قریشی

سرورق — شاہد احمد راجپوت

کتابت

خالد محمد اعوان

کان اللہ معکم

جماعت احمدیہ کا جب سالانہ مذہبی عبادت کا دہرہ نہیں رکھتا مگر جماعت کے تنظیم و تربیت اور ترقی میں اسے کارکردار اتنا قوی ہے کہ اس میں شمولیت عبادت کا رنگ اختیار کر گئی ہے۔ جلسہ ہائے سالانہ کے روایت کے سوا سالہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے زندگی میں کوئی منفرد واقعہ نہیں مگر زندہ جماعتیں تحدیث لغت کے مواقع تلاش کرتی رہتی ہیں اسے لحاظ رہے سو والے جلسہ سالانہ غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیانہ ۱۹۹۰ء کے موقع پر پیغام اسے جملہ کے تیاری کا محرک بنا۔ نقطہ آغاز پر منزل کے دشواریوں کا اندازہ نہ تھا۔ موضوع ہمہ گیر اور تحقیق طلب تھا۔ کراچی میں مطلوبہ کتب و اخبار دراصل اور دیگر ریکارڈز کے کیابی کے علاوہ محدود وقت میں کام مکمل کرنا بہت مشکل تھا۔ علمی کم مائیگی اور نا تجربہ کاری کے ذہنیں بھی حائل رہیں۔ خوب سے خوب تر کے حصول کے جنون نے بھی مضطرب رکھا۔ حضور پر نور کے خدمت میں دعا کے درخواست کے۔ آپ نے ایک روشنی تبدیل تھا دی "کان اللہ معکم" یہ اسی کے برکت ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ پیش کرنے کے قابل ہو سکے۔ کما حقہ الصاف کا دعویٰ نہیں تاہم یہ دعویٰ ضرور ہے کہ کوئی بھی گوشہ مکمل الصاف کر ہی نہیں سکتی کیونکہ روحانی کیفیت و سرور میں قلب و نظر کے معاملات کو احاطہ تحریر میں لانا کسی طور ممکن نہیں ہے۔ صرف جھلک ہی دکھائی جاسکتی ہے۔

غالب ذہن کے آنے والے صیروں میں اس قسم کے مجلوں کے مرتبین سے ایک گزارش ہے کہ وہ ہماری مجبور یوں کا اندازہ کر کے انہیں تحریروں کو مکمل کر کے لکھیں جن کو ادھوری لکھنا دل پر بھاری بوجھ رہا۔ تاہم اسے التماس ہے کہ بے لکھے حروف شامل کر کے پڑھیں تاکہ محرومی کا کچھ مداہونے مجملہ کے تیاری میں مدد دینے والے محسن بزرگوں اور اپنے رفقاء کے کار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جن کے مخلصانہ مشوروں اور بے لوث انتہائی محنت سے یہ مشکل کام ممکن ہو سکا۔

اپنے پیارے آقا حضور ایدہ الودود حضرت صاحبزادہ مرزا ایم احمد صاحب، اہل قادیان اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اسے مبارک و مسعود موقع پر لجنہ اماء اللہ کراچی کے طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

خاکسار

امتہ الباری ناصر

سیکریٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی

مندرجات

الحرب - سوال جلسہ سالانہ نمبر (۱۸۹۱-۱۹۹۱)

نوٹ - الحرب انٹرنیٹ لائبریری میں اشتہارات اور مبارک باد کے پیغامات شامل نہ کرنے کی وجہ سے صفحات نمبر کی ترتیب قائم نہیں رہی تاہم مضامین کا تسلسل قائم رکھا گیا ہے۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ جل شانہ۔ قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۔ اذاریہ - مندرجات

۳۔ دیکھو خدا نے ایک جہاں کو بھگا دیا - منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

۴۔ اطلاق (جلسہ سالانہ کے لئے اشتہار) تحریر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

۵۔ پیغام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ اللہ تعالیٰ

۶۔ پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

۷۔ پیغام محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی

۸۔ اللہ کے پیاروں کو تم کیسے برا سمجھے - منظوم کلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹۔ جلسہ سالانہ کی غرض و فائدتہ تحریر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

۱۰۔ جلسہ سالانہ کی شکل میں پوری ہونے والی پیچیدگیاں

۱۱۔ جلسہ سالانہ کے شرکاء کے لئے دعائیں - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پور غلطائے کرام

۱۲۔ قادیان دارالامان

۱۳۔ گھنا کر مہکی جھوم بلا سے اٹھی ہے - منظوم کلام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ اللہ تعالیٰ

۱۴۔ ربوہ دارالحجرت

۱۵۔ گود میں تیری رہائش مثل طفل شیر خوار - گراچی لجنہ کے نام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ اللہ تعالیٰ کے خطوط

۱۶۔ روداد جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ تا ۱۹۹۱ - جلسہ سالانہ کے مستقل حدود خال - جلسہ سالانہ میں پہلی بار

۱۷۔ جدید اقوام متحدہ کی تئیر از کرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

۱۸۔ جلسہ سالانہ کے شرقات

۱۹۔ انگلستان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۰۔ مختصر تاریخ جلسہ سالانہ چارٹ کی صورت میں

۲۱۔ جلسہ سالانہ کی قیام گاہیں

۲۲۔ انتظامات جلسہ سالانہ

۲۳۔ لوائے احمدیت اور جلسہ سالانہ

۲۴۔ ذکر جلسہ سالانہ میں پڑھنے جانے والی نظموں کا - از کرم طاہر قریبی صاحب مدینہ مفت روزہ لاہور

۲۵۔ روداد جلسہ ہائے سالانہ قادیان ۱۹۴۷ کے بعد

۲۶۔ روداد جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ

۲۷۔ دیگر ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ

۲۸۔ جنت جنت

۲۹۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا انداز خطابت از کرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب

۳۰۔ افسر ہائے جلسہ سالانہ

۳۱۔ جلسہ ہائے سالانہ کے اجلاسات میں صدارت کی سعادت حاصل کرنے والے احباب و خواتین

قال الله تعالى جلثانه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلَىٰ وَكُن لِّیْطَمِّنَنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ
إِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ اذْعُهُنَّ یَا تِیْنَكَ
سَعِیًّا ۖ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (سورة البقرة آیت ۲۶۱)

اور (اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ اے میرے رب! مجھے بتا کہ تو مرنے کس طرح
زندہ کرتا ہے۔ فرمایا ”کیا تو ایمان نہیں لاچکا؟“ (ابراہیمؑ نے) کہا ”کیوں نہیں (ایمان تو بے شک حاصل ہو چکا ہے)
لیکن اپنے اطمینان قلب کی خاطر (میں نے یہ سوال کیا ہے) فرمایا۔ اچھا! تو چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ
سدا لے پھر ہر ایک پہاڑ پر ان میں سے ایک (ایک حصہ رکھ دے۔ پھر انھیں بلا۔ وہ تیری طرف تیزی کیسا تھ چلے آئیں گے
اور جان لے کہ اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

قال رسول الله ﷺ

أَبْشَرُوا وَأَبْشَرُوا إِنَّمَا أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يَذَرِي آخِرُهُ خَيْرٌ أَمَ أَوَّلُهُ أَوْ كَحَدِيقَةٍ
أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجًا عَامًّا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجًا عَامًّا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ تَكُونَ أَعْرَضُهَا
عَرَضًا وَأَعَمَّقَهَا عُمُقًا وَأَخْسَنَهَا حُسْنًا (ترمذی)

یعنی اے مسلمانو خوش ہو جاؤ اور خوب خوشیاں مناؤ کہ میری اُمت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جسکے بالے میں یہ نہیں
کہا جاسکتا کہ اسکی ابتدا بہتر ہے یا انتہا یا (میری اُمت کی مثال) اُس بُستان کی سی ہے جس میں پہلے ایک فوج مدتوں خوراک حاصل کرتی رہی
اور پھر ایک اور فوج مدتوں استفادہ کرتی رہی اور یہ ناممکن نہیں کہ دوسری فوج وسعت تعداد اور کام کو عمدہ طور پر بجالانے میں پہلی فوج
سے کئی قدم آگے ہو۔

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا !
گم نام پا کے شہرہ عالم بنا دیا !
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اُس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی
اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا ۔ اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بے کس و گم نام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میسر وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی متادیاں ہو

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اطلاع

(یہ اشتہار حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ کے اختتام پر اجابہ جماعت کو دوسرے جلسہ سالانہ (۱۸۹۲ء) کو اطلاع دینے کے لیے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو شائع فرمایا)

تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تادنیائی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تاکہ خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کہ ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیے اور کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آئے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں بھی ایسا اشتغال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے عرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض بندہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعائیں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سننے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کو کشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ دوستی و تعارف ترقی پذیر ہونا ہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور لافاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کو کشش کی جائے گی اور اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے اور کم مقدرت اجاب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماء جمع کرتے جائیں اور انکے لکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب اجاب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام اجاب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقات تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بہ دل و جان نچتہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں۔ بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا حد اختیار سے باہر ہو جائے۔ اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا۔ اس جلسہ پر جس قدر اجاب محض بندہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے۔ خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر ایک قدم کا ثواب ان کو عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

پیغام خصوصی حضرت مرزا طاهر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ

برموقع جلسہ سالانہ قادیان (بھارت) منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۹۰ء

پاکستان کے جلسہ سالانہ قادیان !

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس عظیم باہرکت اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا ہے) نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو اسی مقدس بستی قادیان میں رکھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پہلے جلسہ میں حاضرین کی تعداد ۷۵ تھی۔ لیکن غالباً اس تعداد میں عورتوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے لئے علیحدہ انتظام ہی شروع نہ ہوا ہو۔ خدا کی تقدیر نے بعد ازاں ثابت فرمادیا کہ جس مبارک وجود نے اس جلسہ کی تاریخیں ڈالی اور اس کے چند مصاحب جو اس جلسہ میں شریک ہوئے، ان کا مقام خدا کی نظر میں بہت بلند تھا اور ان کی عاجزانہ راہیں خدا کو پسند آئیں۔ چنانچہ آج جبکہ تقریباً ایک سو سال اس پہلے جلسہ کو گزر چکے ہیں، اس عمر میں دنیا بھر میں اتنے ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں کہ حاضرین جلسہ کی تعداد سے ان ممالک کی تعداد کہیں زیادہ ہے اور اور ان میں سے ہر ملک میں ان کے سالانہ جلسوں کے شرکاء کی حاضری بھی ۷۵ سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ آخری جلسہ جس میں مجھے پاکستان میں شمولیت کی توفیق ملی اس ایک جلسہ میں خدا کے فضل سے ۲ لاکھ سے زائد مرد و زن شریک تھے۔ انگلستان کے گوشہ جلسہ میں بھی ۸ ہزار کے لگ بھگ اور جرمنی کے جلسہ میں دس ہزار سے زائد حاضری تھی۔ اسی طرح افریقہ اور یورپ اور ایشیا کے بکثرت ایسے ممالک ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں جلسوں میں شرکت کی جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

ظہر باہرگ و بار ہودی اک سے ہزار ہودی

کا منظر دنیا میں ہر طرف دکھائی دیتا ہے۔

میری نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے تعداد میں اتنی برکت دی ہے، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس دعا کو غیر معمولی طور پر شرف قبولیت بخشا ہے کہ ”اک سے ہزار ہودی باہرگ و بار ہودی“ وہاں ہمیشہ اس دعا کے دوسرے حصہ پر بھی آپ کی نظر ہے اور ایسے نیک اعمال بجا لائیں کہ آپ حضرت مسیح موعود کی روحانی اولاد کے طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یک تہذیبوں پر پورا اترنے والے ہوں اور آپ کے حق میں حضرت مسیح موعود کا یہ منظوم کلام پوری شان سے صادق آئے۔

اہل دقار ہودی فخر دیار ہودی

حق پر نثار ہودی مولیٰ کے یار ہودی

بیعت لدھیانہ کے ذریعہ ۱۹۸۹ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس ہاتھوں سے مثبت الہی نے جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس عظیم تاریخ ساز واقعہ کی یاد میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے ۱۹۸۹ء کو سو سالہ جشنِ تشکر کے سال کے طور پر منایا۔ پس اگر پہلے جلسہ کی بنیاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جلسہ تشکر کے انعقاد کا انتظام کیا جائے تو اس کے لئے موزوں سال ۱۹۹۱ء بنے گا۔ احباب جماعت سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ میری اس دلی تمنا کو بر لانے میں دعاؤں کے ذریعہ میری مدد کریں کہ ہم آئندہ سال جب قادیان میں یہ تاریخی جلسہ تشکر منعقد کر رہے ہوں تو میں بھی اس میں شریک ہو سکوں اور کثرت سے پاکستان کے احمدی احباب بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

اس دعا کے ساتھ یہ دعا بھی لازم ہے کہ خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمال و جنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جا رہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندو مسلمانوں اور سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلافِ مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بات سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگانِ خدا سے رحمت و شفقت کی تعلیم دے۔ یاد رکھیں کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا۔

پس احباب جماعت کو کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کو اسی طرح باقی دنیا کو بھی امن نصیب فرمائے۔ قیام امن کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو میں پہلے ہی بار بار نصیحت کر چکا ہوں۔ اب خصوصیت سے ہندوستان کی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں۔ آئندہ سال کے تاریخی جلسہ کے انعقاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلے سے بھی بڑھ کر ہندوستان کے لئے اور اپنی قوم کے لئے امن کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے نجات بخشنے۔ ہر قسم کے خطرات سے بچانے۔ یہ دن جو آپ قادیان گزرنے کے لئے آئے ہیں ان کا ہر لمحہ مبارک کرے۔ روحانی فیوض سے آپ کے دامن بھرے اور روحانی دولت سے مالا مال ہو کر آپ خیر و عافیت سے اپنے وطن اور گھروں کو لوٹیں اور جو فیض آپ نے یہاں سے پایا ہے۔ اُسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سعادت حاصل کریں۔

والسلام

خاکر

مرزا طاہر احمد

جلسہ سالانہ کی برکتیں

پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت کے لیے جو ذرائع اختیار کیے ان میں سے ایک اور میرے نزدیک سب سے بڑا اور اہم ذریعہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہے جس کے قیام پر اس سال سو سال پورے ہو رہے ہیں۔

اس ذریعہ سے لوگ ہر سال جلسہ پر آتے تھے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ کے قریب ہوتے تھے اور کونوا مع الصادقین پر عمل کرتے ہوئے اپنا ایمان تازہ کرتے تھے روحانی فیض حاصل ہوتا تھا۔ آپ کی نصائح پر عمل کر کے جب قادیان سے واپس جاتے تو ایک نئے انسان بن چکے ہوتے تھے جن کے دلوں سے بُرائیاں دور ہو کر نئے ایمان کے جذبے ان میں داخل ہو چکے ہوتے تھے تو سب سے پہلی غرض ہوا اپنے اندر بہت سی برکتیں رکھتی تھی اپنے امام سے ملاقات اور ان سے فیض حاصل کرنا ہوتا تھا۔ دوسری بہت اہم برکت ان جلسوں کی یہ تھی کہ مختلف جگہوں سے آنے والے احمدی ایک دوسرے سے ملیں ان کے حالات کا ان کو علم ہو آپس میں اخوت اور محبت کا جذبہ پیدا ہو۔ چنانچہ آج سو سال گزرنے پر ایک بہت ہی پیارا نظارہ نظر آتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے احمدی آتے ہیں۔ ہر ملک کے رسم و رواج جدا ہوتے ہیں غذائیں مختلف، رہنے کے طریق الگ الگ، مگر احمدیت کے ذریعہ سے وہ ایک ہی لڑی کے موتی بن چکے ہیں اور ایک احمدی خواہ ہندوستان کا رہنے والا ہو یا امریکہ کا روس کا ہو یا چین پاکستان کا ہو یا یورپ کا افریقہ کا ہو یا ہنگلہ دیش کا سب کے دلوں میں ایک ہی دل دھڑکتا ہے۔ آپس میں سکے بھائیوں سے بھی زیادہ محبت ہوتی ہے۔ جب سال کے بعد بچپڑے ہوئے ملتے ہیں تو ایک پُر لطیف نظارہ ہوتا ہے اور دنیا چشم حیرت سے دیکھتی ہے کتنا پیارا ہے ان لوگوں میں، کوئی کسی جگہ کا رہنے والا کوئی کسی جگہ کا مگر اپنے سگے بھائیوں سے بھی زیادہ پیارا اور شفقت سے ملتے ہیں غرض **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ** کا نظارہ حقیقت میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی نظر آتا ہے۔

تیسرا بڑا فائدہ جلسہ سالانہ پر دینی علم بڑھانا اور اپنی معلومات وسیع کرنا ہے وہ جلسہ کے موقع پر امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سنتے ہیں اور دوسرے علماء کی بھی ٹھوس تقاریر اور ہر سال اپنے علم اور معرفت میں اضافہ کرتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر ان کا علم بڑھتا ہے جنہی کتب پڑھنے سے پڑھے۔

چوتھی غرض یہ کہ جلسہ سالانہ کا سفر محض بشہ سفر ہوتا ہے جس میں کوئی دنیاوی غرض شامل نہیں ہوتی۔ اس لیے جو بھی یہ سفر اختیار کرتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر فضل نازل ہوتا ہے۔

پانچویں برکت یہ کہ جو جس جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہر سال زائرین جلسہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گا۔ اتنے آدمیوں کے ٹھہرانے کا انتظام اور ان کی ضروریات پوری کرنا جلسہ گاہ میں خاموشی کے ساتھ بٹھانے کا انتظام کرنے کے لیے بہت سے معاون کام کرتے ہیں مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی اور اس طرح ان کی تنظیمی قابلیت میں اضافہ ہوتا ہے وہ بغیر کسی غرض کے خدمت کرتے ہیں جو ہمارا بہت بڑا فرض ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی برکتیں ہیں اور روحانی فیوض ہیں جو جلسہ سالانہ میں خدا تعالیٰ کی خاطر شامل ہونے والے حاصل کرتے ہیں۔ وہ جلسہ جو صرف ستر آدمیوں کے ساتھ شروع کیا گیا تھا آج دنیا کے ہر ملک میں بڑے اہتمام اور بڑی شان سے منعقد ہو رہا ہے اور ان جلسوں سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے ہر ملک میں بھی جلسہ سالانہ ہو گا وہ اسی جلسہ کا نفل ہو گا جو بانئ سلسلہ احمدیہ نے منعقد کیا تھا اور جس کی کامیابی کے لیے آپ نے بہت دعاؤں کی تھیں اور شدید خواہش کا اظہار فرمایا کہ سب پاک ہو جائیں۔ فرمایا تھا کہ! "اس جلسے سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ خدا پرست اور تقویٰ اور خدا ترس اور پرہیزگار اور نرم دلی اور باہم محبت اور موانعات میں دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لیے سرگرمی اختیار کریں۔"

خدا کرے حضرت مسیح موعود کی خواہش پوری ہو اور احمدیہ جماعت کا ہر فرد آپ کی خواہشات کو پورا کرنے والا ہو اور یہ جلسہ سالانہ جہاں بھی منعقد ہو دنیا میں ایک روحانی انقلاب لانے کا باعث بنے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور اگر کسی ملک میں جلسہ منعقد کرنے میں روکیں ہوں تب بھی ان دنوں میں خصوصاً جو جلسہ سالانہ کے ایام کھلتے ہیں خصوصی دعاؤں کی کرنی چاہئیں اور باقی دنوں میں عموماً کہ اے اللہ ہم سب ان جلسوں کی بنیادی غرض کو پورا کرنے والے ہوں تو ہم سے راضی ہو جا ہمارے دلوں میں صرف تیری رضا حاصل کرنے کی خواہش ہو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آمین۔

پیغام محترمہ سلیمہ میر صاحب

صدر لجنہ اِماء اللہ کراچی

حضرت مسیح موعود امام مہدی آخر زمان کی بابرکت آمد پر سو سال مکمل ہوئے تو مارچ ۱۹۸۹ء میں ہم نے اللہ تبارک تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے جشن تشکر منایا۔ اب دسمبر ۱۹۹۹ء میں جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کو سو سال مکمل ہوں گے اس مبارک و مسعود موقع پر شکر نعمت کے طور پر لجنہ اِماء اللہ کراچی ایک یادگار مجلہ ”المحراب“ شائع کر رہی ہے۔ ہم بارگاہ رب العزت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے الفاظ میں عرض گزار ہیں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي

--- (سورہ نمل آیت ۲۰)

اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما مجھے اس بات کی طاقت بخش کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں اے خدا تو ایسے اعمال کرنے کی توفیق بخش کر جن پر تیری نگاہیں پڑیں تو تو خوش ہوا اور ہمیں اپنی خاص رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل کرے۔

خدا تعالیٰ کی ذات میں وحدت ہے وہ بنی نوع انسان میں بھی وحدت چاہتا ہے۔ اس نے اپنی حکمت کا ملہ سے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی فرما کر وحدت و مرکزیت کے لیے ایک گھر بنایا۔ مروجہ زمانہ کے ساتھ اک کے نشانات معدوم ہو گئے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی منشا ہوئی کہ پھر تمام اقوام کو علیٰ دین و احد جمع کرے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعے از سر نو بیت اللہ تعمیر کروایا اور اڑھائی ہزار سال تک اس گھر کی حفاظت اور عظمت کے قیام کے لیے اولاد ابراہیمؑ نے قربانیاں دیں آخر دَرَبَتَنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ کی دعا کی قبولیت کا وقت آیا اور حضرت محمد مصطفیٰ احمد نجیبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جن کے ذریعے دین و احد کا قیام ہوا خیر امت ظہور میں آئی۔ آپ خاتم الانبیاء پھڑے اور آپ کا زمانہ قیامت تک ممتاز ہوا۔ فی زمانہ خدائی ارادے کے ماتحت وحدت کے قیام کی ذمہ داری غلام احمد مہدی آخر زمان پر ڈالی گئی اور ایسے ذرائع پیدا فرمائے کہ فاصلے سمٹتے چلے جا رہے ہیں اس نوبہ کے ساتھ کہ عالمگیر غلبہ اسی زمانہ میں ظہور میں آئے گا۔

حضرت امام آخر الزماں نے جلسہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے تائید حق پر رکھی آپ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کی بنیاد دی اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“

اس کے متعلق بڑی بشارتیں ہیں۔ ایسی بشارتیں جن کا تعلق صد ہا سال سے ہے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں غلبہ دین کی صدی بے مثال کامیابیوں کا مزہ بے ہمارے سامنے ہے فی الوقت عرصہ آٹھ سال سے امام جماعت احمدیہ برطانیہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تھا کہ اقوام عالم کی وحدت دینی کے مقام کی طرف رہنمائی فرما رہے ہیں۔ گویا بزبان حال وقال حضرت مصلح موعود کا یہ عزم دہرا رہے ہیں۔

”... دنیا ہم کو ہزاروں جگہ پھینکتی چلی جائے وہ فٹ بال کی طرح ہمیں لڑھکانی چلی جائے ہم کوئی نہ کوئی جگہ ایسی ضرور نکال لیں گے جہاں کھڑے ہو کر ہم دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کر دیں۔“

خدا تعالیٰ ان کی بابرکت قیادت میں ہم کمزوروں کو یہ توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ ہمارے عمل مقبول ہو جائیں اور ہماری سعی مشکور ہو جائے۔ آمین اللہم آمین۔

کلام حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے بُرا سمجھے
 شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے
 دشمن کو بھی جو مومن کہتا نہیں وہ باتیں
 جو چال چلے پیڑھی جو بات کہی اُلٹی
 لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
 کیوں قعر ندالت میں گرتے نہ چلے جاتے
 انصاف کی کیا اس سے امید کرے کوئی
 خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے
 احمد کو محمد سے تم کیسے جُدا سمجھے
 تم اپنے کرم فرما کے حق میں روا سمجھے
 بیماری اگر آئی تم اس کو شفا سمجھے
 حق نے جو روا بھیجی تم اس کو زُدی سمجھے
 تم بوم کے سائے کو جب ظلِ ہما سمجھے
 بے داد کو جو ظالم آئین وفا سمجھے

غفلت تری اے مسلم کب تک چلی جائے گی
 یا فرض کو تو سمجھے یا تجھ سے خدا سمجھے

جلسہ لائے کی غرض و غایت

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبارک الفاظ میں)

اس میں آئیں گی کیونکہ یہ اس قادر کافعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں...“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

(اشہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

”خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان (یعنی حقیقی متبعین) کی پاک استعداد کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہرا دے اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش و خروش سے تائیں ان طالبوں کی تربیت یا طبعی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں... سو میں جو توفیق تعالیٰ کا ہل اور مسرت نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔“

(اشہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

”دین تو چاہتا ہے مصابحت ہو، پھر مصابحت ہو۔ اگر مصابحت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بار بار اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں۔ مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے یا د رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جا رہی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی غفلت اس سلسلہ کی معلوم ہی نہیں اُن کو جانے دو مگر ان سب سے بد قسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شاخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن پھر اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور اُن باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سُننے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک ہستی اور پرہیزگار ہوں مگر میں بھی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں

”... اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل ہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتیٰ الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ تعالیٰ تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشنے۔

ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ دوستی و تعارف ترقی پذیر ہوتا ہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرانے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھانے کیلئے بڑا گہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ التقدير وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے...“ (اشہار ۲۰ دسمبر ۱۸۹۱ء آسمانی فیصلہ)

”... اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تاہر ایک شخص کو بالموافق دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور اُنکے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اسکے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔

ماوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہوئے ہیں...۔

... اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلیٰ کلمہ دین حق پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب

کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عمل کی ضرورت ہے اور تکمیل عمل بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں پہنچتے تکمیل علمی مشکل ہے۔“
(الحکم، ستمبر ۱۹۰۱ء)

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“

. دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبالغین محض شد سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں میرے دیکھنے میں مبالغین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر وہی دیکھنا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے سو ایسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے۔“

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۴ - ۳۹۵)

”ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرہ بھی نہ کوتاہیں۔“

(ملفوظات جلد اول ص ۴۵۵)

.... میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیراؤں کی طرح صرف ظاہری شوکت کھلنے کیلئے اپنے مبالغین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں جیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔“

(شہادت القرآن)

قدرت سے اپنی ذات کی دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی جلوہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کردوں گا میں یہ ضرور
ٹپتی نہیں وہ بات خدا کی یہی تو ہے

يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللهُ فِيكَ

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی

جلسہ سالانہ کی شکل میں پوری ہونے والی پیش گوئیاں

خدا نے فرستادوس کے اقوالے بظاہر عام الفاظ ہوتے ہیں مگر اُنے میں آسمانی روح بول رہی ہوتی ہے۔ اُنے کے خواب پرے سچے ہوتے ہیں۔ روپاؤ کشوں پہلو دار تعبیروں کے حاملے ہوتے ہیں اور وہ خبریں جو الہام کے صورت میں ملتے ہیں عظیم الشان صدقوں کا نشانہ ہوتے ہیں اور اعلیٰ و ارفع شان کے ساتھ اپنے وقت پر پوری ہوتے ہیں۔

عصر حاضر میں جیلے القدر مجدد دینے حقے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بظاہر غریب و بے کسے دگم نام و بے ہنر قادیان کے دور افتادہ بستے میں گوشہ نشینی کے زندگی پر قناعت کے ساتھ خوشے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اُنے کا ہاتھ پکڑا، اُنے کو دنیا پر ظاہر کیا اور اُنے کے صداقت کے ثبوت میں اُنے گنت نشانات دکھائے۔ ان نشانات میں سے ایک برکت کا نشانہ تھا۔ ایک تنہا شخص کے طرف رجوع جہاں ہوا۔ تقویٰ، نفوس، علوم اور اموالے میں برکت دی گئی یہ بشارت کئی انداز میں پوری ہوئی اور ہوتے رہے گی۔

ذیلے میں چند پیش خبریے درج کی جاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کو عطا کیں اور جو جلسہ سالانہ کے صورت میں ایک ناقابلے تردید حقیقت اور ایمانے افراد پر طریت پر پوری ہوئیں اور پوری ہوتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ہم کو پرانندہ نہیں کرے گی چنانچہ سال ہائے دراز سے ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔ (نزول مسیح ص ۲۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۴، ۵۸۵) یہ خواب اس طرح پورا ہوا کہ مسیح کا لنگر خانہ آج تک کبھی ایک دن کے لئے بھی بند نہیں ہوا۔ سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں افراد اس جسمانی اور روحانی مائدہ سے سیراب ہوئے ہیں۔

۱۸۸۱ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کا نام بیت اللہ رکھا۔ اس میں پورے کرۂ ارض سے قوموں کے اجتماع کی نوید ہے۔

۱۸۸۲ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ دعا سکھائی۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ
(تذکرہ ص ۴)

(ترجمہ) اے خدا تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔

پھر اس دعا کی قبولیت کی بشارتیں عطا فرمیں جن میں کثیر

۱۸۸۴ء کا ایک خواب بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اُچیچے چوڑے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا، یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔“

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ مشکفل ہوگا اور رزق کی پریشانی

برکت اور جماعت عطا کرنے کی واضح خوشخبریاں تھیں۔

نیز اسی الہام میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَا تَصْعَزْ لِخَلْقِ اللَّهِ وَلَا تَشْتَمَّ مِنَ النَّاسِ - (تذکرہ ۵۲)

اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر دلچسپ ہے کہ تو ان سے بد خلقی نہ کرے اور ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ

جلے اس کے بعد الہام ہوا

وَوَسَّعْ مَكَانَكَ

اپنے مکان کو وسیع کر لے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اس پیش گوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا پس تو اس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا سبحان اللہ یکس شان کی پیش گوئی ہے اور آج سے سترہ برس پہلے اس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی اس سے یک علم غیب خدا کا ثابت ہو جائے گا“ (سراج منیر ص ۶۳، ۶۴)

۱۸۸۳ء میں خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا

I LOVE YOU
I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF.....

ترجمہ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تجھے ایک بڑا گروہ دین حق کا دوں گا۔

۱۸۸۳ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خطاب کر کے فرمایا۔ (تذکرہ ص ۱۰۵)

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيمَ (تذکرہ صفحہ ۱۰۵)

(ترجمہ) اے ابراہیم تجھ پر سلام ہے

اس دور کا ابراہیم فرماتا ہے

میں کبھی آدمؑ کبھی موسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درمبین)

اس میں نسلوں اور قوموں کے ایک مرکز پر جمع ہونے کی بشارت ہے۔

۱۸۸۶ء میں خوشخبری عطا ہوئی۔

خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا

خدا تجھے لکڑی کا میاب کرے گا اور تیری ساری مراہیں تجھے دے گا میں تیرے

خالص اور دلی محبوب کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا وہ وقت آتا

ہے ملکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں

تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“ (تذکرہ صفحہ ۱۴۱ - ۱۴۲)

۱۹۸۶ء کے جلد سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ میں نابھیرما کے دہ بادشاہوں

نے احمدیت قبول کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کا تبرک حاصل کیا۔ ظاہری

صورت میں پیش گوئی اس سے قبل بھی پوری ہو چکی ہے اور ہوتی رہے گی۔

۱۸۹۲ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی۔

”اقبال کے دن ایسے گے یَا تَيْتُكَ مِنْ كُلِّ فَيْجٍ عَمِيْقٍ“

(ترجمہ) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے

(تذکرہ ۲۰۱)

۱۸۹۶ء میں خدا تعالیٰ نے پھر مہمانوں کی کثرت کی خبر دی۔

”وَسَّعْ مَكَانَكَ يَا قُتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَيْجٍ عَمِيْقٍ“ (تذکرہ ۲۹۶)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ”یعنی اپنے مکان کو وسیع کر لو کہ لوگ

دور دور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ سو پشاور سے مدراس تک تو میں

نے اس پیش گوئی کو پورے ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیش گوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی

وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَانِعَ لِمَا أَرَادَ“

(اشہار، ۴ فروری ۱۸۹۶ء)

پایسے مسیح موعودؑ کی جماعت کو سوسال ہوئے ہیں اور پشاور سے مدراس

تک کے لوگوں کو دیکھ کر خوش ہونے والے کی جماعت آج دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں

پھیل چکی ہے اور دنیا کے کناروں سے لوگ نقدِ جاں کے تحائف لے آتے ہیں

۱۸۹۹ء میں خوشخبری عنایت ہوئی۔

اَنَا اَخْرَجْنَا لَكَ نُرًا دُعَايَا اِبْرَاهِيْمَ

یعنی اے ابراہیم ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اُگا دیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

زُودِ زرع کی جمع ہے اور زرع عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی کنگ و

جو وغیرہ کو کہتے ہیں۔ یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا غم ہے تیری کھیتیاں

تو بہت لکھیں گی یعنی ہم تیری تمام حاجات کے متکفل ہیں۔

(تذکرہ ص ۲۴۱ - ۲۴۲، ضمیمہ تریاق القلوب ص ۲)

حضرت بانیؑ سلسلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قحط پڑ گیا اور اُٹار پے کا پانچ

سیر ہو گیا۔ لنگر کے خرچ کی نسبت الہام ہوا۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

۱۹۰۰ء میں جی وقیوم خدا نے بتایا

اِنِّیْ حَاسِرٌ كُلِّ قَوْمٍ یَّا قُتُوْنَكَ جُنْبًا وَاِنِّیْ اَنْزَلْتُ مَكَانَكَ

تَنْزِيْلٌ مِّنْ اِلٰهِ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (تذکرہ ۳۹۱)

(ترجمہ) میں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کیا یہ اُس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے۔

۱۹۰۶ء میں بشارت ملی۔

أَسْرِ يَحْكُ وَلَا أُجِئُكَ وَأُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا

(ترجمہ) میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا۔

مختلف اوقات میں ۱۴ مرتبہ الہاماً بتایا گیا۔

يَا أَيُّهَا مَنْ كُلِّ فَيْحٍ عَمِيْقٍ - وَيَا تَوْنٍ مِنْ كُلِّ فَيْحٍ عَمِيْقٍ

(ترجمہ) ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے اور دور دور کی زمین سے تیرے پاس لوگ آئیں گے کہ راستے میں گرھٹھے پڑ جائیں گے۔

چنانچہ آج دور و نزدیک سے راستے کی صعوبتیں اٹھا کر حاضر ہونے والے عشق خداوندی حب رسول، صدق و صفا اور عجز و انکسار کے مخالف لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ بڑے زمین پر صرف یہی ایک شخص الیاداعی ہے جس کی پکار پر ایسا ہی طہور دیوانہ وار حاضر ہو جاتے ہیں۔ وہ عہد آفریں فتح نصیب جرنیل جو خدا کے بچھائے ہوئے تخت پر متمکن تھا جس کی عاجزانہ کوششوں کو ذوالمقتدر خدا کا سہارا تھا۔ وہ بامراد اس دنیا سے ایک زندہ اور توانا ہر دم ترقی پذیر جماعت تیار کر کے رخصت ہوا۔ حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک سید پائے محمدیاں بر منار بلند تر
محکم افتاد پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار خدا تیرے سب
کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رَبُّ
الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔

... میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نہائی سے تجھ کو اٹھاؤں
گا۔ دنیا میں اک تذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن
خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی

سچائی ظاہر کر دے گا۔ (تذکرہ ص ۶۴۱)

جس لائے کے شرکاء کیلئے دعائیں

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود

اے خدائے ذوالمجد والعطاء

ہر ایک صاحب جو اس لٹری جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمادے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور جیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اکتوبر ۱۸۸۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مقدرہ

ادعونی استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلنے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جانا ہے وہ ہتھیار دُعائے کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہیے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دُعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیجا ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ دُعائے ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آجاتا ہے جب کہ قرآن شریف میں فرمایا فلما نسوا ما ذکر و ابہ اخرینا بدینہم العداۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔

اب تک تم اس دُکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دُعائیں مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دُعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دُعائیں کرو تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مقدرہ

کہ دیکھو وصل اور وداع کی جداگاہ لڑتیں ہیں وصل کی بھی ایک لذت ہے اور وداع کی بھی ایک لذت ہے اس لئے میرے محبوب تو ہزار مرتبہ جاگ کر دس ہزار مرتبہ واپس آجا۔ تو اے میرے پیارے احمد یو! میں بڑی دل کی گہرائی کی محبت سے آپ کو بھی یہ دُعا دیتا ہوں کہ آپ ہزار مرتبہ گرد دس ہزار مرتبہ واپس آجایا کریں بار بار ہم خدا کے ذکر کے لئے یہاں اکٹھا ہو کریں یا یاد یہاں اللہ کی محبت کی شمعیں روشن ہوں یا یاد یہاں سے سینوں سے محمد مصطفیٰ کے لئے درود بلند ہوں کہ خدا کرے کہ یہ معاملہ محبت اور عشق کا بڑھتا ہی رہے اور پھیلتا رہے اور ساری دنیا کو اپنی پلیٹ میں لے لے اپنے بیماروں کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں اپنے کمزوروں کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں اپنے دشمنوں کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھیں ان کے لیے دُعائیں کریں جو آپ کے خون کے پیاسے ہیں اللہ ان کو بدایت لے ان سے احسان کا سلوک فرمائے ان کو اپنی ناراضگی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس جلسہ کو اپنے منشا کے مطابق پورا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری ان ناچیز کوششوں کو بہت بڑے ثمرات کا موجب بنائے اور یہ جو چھوٹا سا بیج ایک ایسی زمین میں لگایا جا رہا ہے جو اس سے پہلے پھل دینے سے عاری تھی۔ اللہ تعالیٰ اس وادی کو غیر ذی زرع میں بوٹے لگنے بیج کی طرح بار آور کرے

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مقدرہ

خدا کرے کہ توحید خالص کے قیام کا کم نمونہ بنو میرا رب تمہارے ایمانوں میں سچائی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پُر اور فساد سے خالی ہوں! اللہ کرے وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان تَحِیَّتُہُمْ فِیہَا سَلَامٌ تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔ میرا رب تمہیں حُسنِ عمل اور نیکو کاری کی راہ پر چلنے کی ہمیشہ توفیق دینا چلا جائے۔ یہ دُنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے۔ جہاں شیطان کا عمل دخل نہ ہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں

اے جاہل سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اللہ کی سلامتی ہو تم پر اس کی رحمت کے سرباپس اس کے فضل کے تازہ تازہ پھل تمہیں ملے رہیں۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجالانا تمہاری عادت بن جائے تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ۔ میرے رب کی ایک برگزیدہ اور چنیدہ جماعت۔ تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں۔ اللہ کے نور سے تم منور رہو۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے عبودیت کا نور نور السَّلَامِ وَالْأَرْضِ کے ساتھ جاملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ اللہ کی جنتیں ہمیشہ تم پر برکتی رہیں۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں۔ سلامتی کے تحفہ کے تم خدا کا ٹھکانہ رہو۔ خدا کرے کہ ذکر الہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشے تمہارے لئے پھولیں اور بہر نکلیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن ہے تمہاری پاسبانی کرتی ہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چہرے پر نور افشانی کرتی ہے۔ تمہارے اعمال اُسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمناؤں اور نیک خواہشات ہی کا گہوارہ رہیں۔ جو چاہو تم پاؤ۔ اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں سہرا ملتا ہے۔ اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو۔ اس کی محبت کے تم وارث بنو۔ اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کرنے کے اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں کا اشارہ اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھولی جائیں اور ان راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں۔ آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی ہے۔

میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا دیوبی جنت میں تم ان گھروں کے ملکین بنے رہو جو ذکر الہی سے معمور اور شیطانی وسوسے سے بلند بالا ہیں اور تا اُس آخر دی جنت میں بھی بالا خانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے رب کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لمحہ تمہیں ملتا ہے۔ قرآنی انوار سے تمہارے سینہ دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کہ یہ نور ان راہوں کی نشان دہی کرتا ہے جو دارالسلام تک پہنچاتی ہیں تمہارے راستے کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں۔ رضوان الہی کی اتباع اس صراطِ مستقیم کو تمہارے لئے روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت، اس کی رضا تک پہنچاتی ہے۔ خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ دل میں محبت الہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں۔ میرا رب تمہیں نیک اعمال، ہر شر اور فساد اور دلیا سے پاک اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ میرا اللہ خود تمہارا دوست اور ولی بن جائے۔ اُس کے قرب میں، سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانا ہو۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دُنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے ایک دنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں سب ہی تمہیں جائیں اور پہنچائیں اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں۔ میرے اللہ کی مہربانی خاصہ تمہیں جلد تر منزل مقصود تک پہنچا دے۔ توکل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثابت قدم تمہیں حاصل ہو۔ لقاء الہی کی جنت کے تم وارث بنو۔

خدا کرے کہ توجید خالص کے قیام کا نمونہ بنو۔ خدا کرے کہ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو۔ خدا کرے کہ نور محمدی کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو۔ خدا کرے کہ سید محمدی... کی سب دعاؤں کے تم وارث بنو۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اب میں آخر پر آپ کو دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل اور کرم ہے کہ نہایت ہی پیار سے ماحول میں ہر قسم کے فتنہ و فساد سے بچاتے ہوئے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کی خاطر یہاں اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائی دُنیا کے کونے کونے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق یہاں اکٹھے ہوئے۔ لوگ دلیل مانگتے ہیں احمدیت کی صداقت کی میں اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود کا یہ شعر پڑھ دیتا ہوں کہ

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رُخِ النور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دُنیا کے پروانے

پس آج سب دُنیا کے پروانے محمد مصطفیٰ پر درود بھیجنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج سب دُنیا سے پروانے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں آج سب دُنیا کے پروانے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گانے کے لئے یہاں اکٹھے ہیں یہ پروانے جب واپس لوٹیں گے تب بھی یہ گیت گاتے ہوئے واپس جائیں گے ان کا تو اُٹھنا و بیٹھنا اللہ اور رسول کی محبت بن چکا ہے۔ اب بھی دعائیں کرتے ہیں واپسی پر بھی دعائیں کریں گے پھر آئیں گے تو دعائیں کرتے ہوئے آئیں گے اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی

سب کا نام لے کر بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے ان سب کے لئے آپ دعائیں کریں اللہ ان سب کے ناموں سے واقف ہے اس کی ان کے دلوں پر نظر ہے وہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب جو یہاں موجود نہیں، ہمیں بھی اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کرے اور خیر و عافیت اور محبت کے ساتھ ہی پھر ملائے پھر جدا ہوں اور پھر ملتا رہے خدا تعالیٰ یہ وہ وصل و دواع ہے جو خدا کی خاطر ہے جہاں وصل بھی پیارا ہے اور وداع بھی پیارا ہے۔

اور غالب کا وہ شعر مجھے یاد آ رہا ہے جس میں وہ کہتا ہے۔

وَدَاعٌ وَوَصْلٌ جِدَا لْكَانَ لَدُنِّي دَارِدٌ
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

قادیان دارالامان

استعمال میں قادی اور پھر قادیان ہو گیا۔

اس بظاہر معمولی سی اور زمانے کی گردشوں سے روندی ہوئی بستی میں دنیاوی لحاظ سے اہمیت رکھنے والی کوئی خصوصیت نہ تھی مگر اس کو خالق ارض و سماء کی پیار کی نگاہوں نے نئی دنیا میں تخلیق کرنے والی بنیادی اینٹ بنا دیا۔ صدیوں پہلے سے اس بستی کے اللہ کی مقدس نشانی ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں متعدد بار اس بستی کا ذکر ملتا ہے جس سے اس کا حدود و اربعہ بھی متعین ہوتا ہے۔

● یَخْرُجُ نَاسٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ فَيُؤْطِنُونَ لِلسَّهْدِيِّ سُلْطَانِهِ (کنز العمال جلد ۷ ص ۱۸۶)

ملک عرب سے مشرق کے علاقے کے لوگ مہدی کی روحانی بادشاہت کو اپنے ملک میں قائم کریں گے۔

● يَخْرُجُ الْمُهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدَّعَةٌ يُصَدِّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَجْعَلُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهُ صِيفَةٌ تُخَنَّقُ مَةً فَيُصَاعَدُ أَصْحَابَهُ بِأَسْهَابِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَ خِلَائِهِمْ

(جواہر الاسرار فہمی مصنفہ شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی ارشادات فریدی جلد ۷ ص ۱۸۶)

مہدی ایک بستی سے مبعوث ہوگا جس کا نام کدعہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی نصیب دے گا اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین۔ چالیس القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

● عَصَابَتَانِ مِّنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزِي الْهَيْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام

(نسائی کتاب الجہاد ص ۴۹۳ مسند احمد و کنز العمال)

میری اُمت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ آگ سے محفوظ رکھے گا ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے مددگاروں کی ہوگی۔

● إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور میں بٹالہ کے قریب ایک قصبہ قادیان آباد ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مورث اعلیٰ حضرت مرزا ہادی بیگ ۱۵۳۰ھ بمطابق ۱۹۳۸ء ہجری میں مغل بادشاہ محمد ظہیر الدین بابر کے عہد حکومت میں دو سو نو فوس کے ہمراہ جو طالع خدام اور اہل دیال میں سے تھے ایک معزز رئیس کی حیثیت سے سرحد سے ہندوستان کے اس علاقہ میں داخل ہوئے۔ یہ علاقہ لاہور سے پچاس کوس شمال مشرق میں جنگل کی صورت میں موجود تھا۔ آپ نے یہاں اسلام پور کے نام سے ایک ریاست کی بنیاد ڈالی جو ۱۸۰۲ء تک قائم رہی۔ اسلام پور قاضی ماجھی کہلاتے والی ریاست حضرت مسیح موعود کے پردادا مرزا گل محمد کے زمانہ میں بھی ۵۸ گاؤں پر مشتمل تھی۔ سکھوں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے اکثر علاقے ہاتھ سے جاتے رہے۔

اپنے دینی ماحول کی وجہ سے یہ بستی اس علاقہ میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی تھی حضرت مسیح موعود کے پردادا مرزا گل محمد کے زمانہ میں ایک سو کے قریب علماء و حفاظ قرآن قادیان میں سے موجود تھے۔ جن کے وظیفے مقرر تھے۔ متعلقین اور ملازمین میں سے ہر ایک پنجگانہ نماز کا عادی و محتاجی کر چکی اپنے والی عورت بھی نمازوں کے ساتھ نماز تہجد کا التزام کرتی تھیں۔ گرد و نواح کے اکثر افغان مسلمان بوجہ یہاں کے لوگوں کے تقویٰ اور پھارت کے اس کو مکہ کہتے تھے۔ یہ بستی پُر امن و مبارک جگہ تصور کی جاتی تھی جہاں سچائی تقویٰ اور عدالت کا دور دورہ تھا۔

آپ کے دادا مرزا عطاء محمد صاحب کے زمانے میں مشیت ایزدی کے تحت اس علاقہ میں سکھ غالب آ گئے۔ اور آپ کے قبضہ میں صرف قادیان کی بستی رہ گئی۔ جو ایک نفع کی صورت میں تھی جس کے چار بُرج تھے ان پر نگہبانی کے لئے اپنی توجہ کے سپاہی اور چند توپیں بھی تھیں۔ فیصل بابیں فٹ چوڑی تھی جس پر تین چھکڑے بسانی چل سکتے تھے۔ ارد گرد وسیع اور گہری خندق تھی جو بعد میں پانی بھر جانے کی وجہ سے ڈھاب کے نام سے مشہور ہوئی۔ سکھوں کے ایک گروہ رام گڑھیہ نے دھوکے سے قادیان پر بھی قبضہ کر لیا اور خوبصورت مساجد اور رہائشی مکانات مسمار کر دیئے، باغوں کو کاٹ دیا اور وہاں موجود کتب خانہ جلادیا۔ قادیان کے لوگ جن میں حضرت مسیح موعود کے بزرگ بھی شامل تھے ملک بدر کر دیئے گئے۔

سکھ حکمران ہمارا چہرہ نیت سنگھ کے آخری زمانہ میں آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو قادیان کے پانچ گاؤں واپس مل گئے۔ اس علاقہ کا نام وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلام پور قاضی سے صرف قاضی رہ گیا جو یہاں کے لوگوں کے

جب خدا تعالیٰ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ پر نازل ہوں گے۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَاثُ (مشکوٰۃ باب اشراط الساعة ص ۴۷)

ایک شخص نہر کے وئے سے ظہور کرے گا اُسے جب زمیندار کہا جائے گا۔

ان ارشادات گرامی کی رو سے دمشق سے مشرق کی طرف ملک ہند میں دریا یا نہر کے کنارے واقع ایک بستی کد نام کی نشان دہی ہوتی ہے جس میں امام مہدی ظہور فرمائیں گے وہ زمیندار گھرنے سے تعلق رکھتے ہوں گے اور انہیں صحابہ کی طرح نبین سوتیرہ رفقاء دیئے جائیں گے جن کے نام اور پتے مستند کتاب میں محفوظ ہوں گے مشرقی پنجاب کا نقشہ دیکھیں تو قادیان دریا کے راوی اور دریائے بیاس کے درمیان ہیں ہے اور مادھوپور سے نکلنے والی دو بڑی نہروں نہر بٹالہ اور نہر قادیان کے بھی درمیان میں واقع ہے۔

دیگر مذہب کے نوشتوں میں بھی اس پاک بستی کا ذکر ملتا ہے۔

● دید میں قادیان کا نام قدون لکھا گیا ہے (بحوالہ سوکت، ۹ منتر ۳)

● مسیح موعود کے ظہور کا مقام حد دالی ندی کے قریب ہے

(بحوالہ سوکت، ۱۳ منتر ۷)

● حضرت بابا گورو نانکؒ فرماتے ہیں ”اک جیٹا ہوسی پر اس تو سو برس توں

بعد ہوسی۔ دوائے دے پر گئے وچ ہوسی۔

(جہنم ساکھی بھائی بالا والی دہی ساکھی ص ۲۵۱ مطبوعہ مفید نام پریس لاہور)

ترجمہ: ایک جب (زمیندار) ہوگا لیکن ہم سے سو برس بعد پیدا ہوگا اور

ووائے (بٹالے) کی تحصیل میں آئے گا۔

● بائبل میں ہے

”اے قوما!... توجہ کرو... کس نے صادق کو مشرق سے برپا کیا۔ اسے اپنے

نفسِ قدم پر چلنے کیلئے بلایا تو اس کو اس کے سامنے رکھا اور بادشاہوں کو اس کے زیرِ حکومت

کر دیا (اشعیا) یسعیانی کی کتاب باب ۴۱ ع ۱)

خداوند فرماتا ہے.... میں نے آفتاب کی جائے طلوع سے اسکا نام لپکا اور وہ آئینا اور

حاکموں کو کچھ کی طرح پامال کرے گا۔ (یسعیا (اشعیا) نبی کی کتاب باب ۴۱ ع ۱) (بائبل اردو ۹۶۶-۹۶۷)

چودھویں صدی ہجری شروع ہوتے ہی اس بستی پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔

یہ دیرانہ اہل اللہ اور سعید فطرت لوگوں سے آباد ہو گیا۔ بیوت الصلوٰۃ، پرنٹنگ

پریس، سنگر خانہ، ڈاک خانہ، تعلیمی ادارے وغیرہ کھل گئے۔ تعمیرات ہونے لگیں۔

احمدیت کا پیغام پھیلنے کے ساتھ قادیان کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہونے لگی۔ دین

حق کی اشاعت کا مرکز اعلان کلمہ حق کے لئے مجاہد تیار کرنے لگا۔ بڑی مجلسوں

اور ہمد وقت عبادات کے نور سے منور یہ بستی حقیقی معنوں میں دارالامان بن گئی۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت قادیان کا علاقہ بھارت کے حصہ میں

آیا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدیت کے دائمی مرکز کو

آباد رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ پاکستان کی طرف ہجرت کے وقت آپ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے، سینکڑوں احمدی احباب نے حفاظت مرکز کے لئے قادیان میں رہائش

کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بالآخر آپ کی منظوری سے ۳۱۳ احباب نے قادیان میں

سکونت اختیار کی (جن کو درویشان قادیان کا لقب دیا گیا) مشرقی پنجاب کی ہزاروں

مساجد مقدس مقامات، دینی تنظیموں کے مراکز اُچھڑ گئے۔ جبکہ قادیان کا سفید مینارہ

المسیح شیریں صدقے حق مسلسل بلند کرتا رہا۔ اہل قادیان کو کل رقبہ کا صرف تیسواں

حصہ ملا۔ اہم عمارات احمدیوں کے پاس ہی رہیں جن کی مرمت، دیکھ بھال، توسیع

اور تزئین کا کام آج بھی جاری رہتا ہے۔ اس وقت وہاں کثیر تعداد میں احمدی آباد ہیں

لیکن غالب اکثریت ہندوؤں اور سکھوں کی ہے۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں

قائم احمدیہ جماعتوں کا مرکز بھی پُر امن بستی ہے۔ احمدیوں کے مقامی آبادی سے اچھے

روابط ہیں۔ قادیان ہمیشہ آباد ہونے کے لئے وجود میں آیا ہے۔ گردشِ ایام کی سختیاں

اس کی ترقی میں روک تھام نہیں بن سکتیں کیونکہ اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے خاص سلوک

کے پیار بھرے وعدے ہیں۔

قادیان کا مستقبل اور خدائی بشارتیں

الہامات حضرت مسیح موعودؑ

”إِنَّ الَّذِي خَرَضَ عَلَيْكَ الْفُتَاتَ لَمَّا ذَكَ إِلَى مَعَادٍ“

وہ خدا جس نے خدمتِ قرآن تجھے سپرد کی ہے پھر تجھے قادیان) واپس

لائے گا۔ (کتاب البریۃ ص ۱۲۱ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۲۱)

● ”میں قادیان کو اس قدر وسعت دوں گا کہ لوگ کہیں گے لاہور بھی کبھی تھا۔“

(تذکرہ ص ۸۵)

● ”ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ

وہ ایک سچے کا مقام ہے۔“ (دافع البلاء)

● ”مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک

آبادی پہنچ جائے گی۔ (بحوالہ الفضل ۱۴ اگست ۱۹۲۷ء)

● ”ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم شہر بن گیا ہے اور انتہائی نظر

سے بھی پرے تک یا زائر نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلہ چومنزلیہ یا اس سے

بھی زیادہ اونچے اونچے چوتروں والی دکانیں عمدہ عمدہ عمارت کی بنی ہوئی

ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کی رونق ہوتی

ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں دپلوں

اور انٹرنیٹوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں قسم قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔
(تذکرہ ۴۱۹ - ۴۲۰)

قادیان کے چند مقدس تاریخی مقامات کا تعارف

بیتُ الفکر یہ وہ مبارک کمرہ ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ ابتدائی ایام میں تالیف و تصنیف کے کام میں مشغول رہا کرتے تھے اور جہاں آپ نے اپنی معرکہ الآراء کتاب براہین احمدیہ تالیف فرمائی۔ اس کمرہ کی نسبت حضور کو ۱۸۸۲ء میں الہام ہوا ”اَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ سَهْوَةً فِي كُلِّ اَمْرٍ مَبِيتُ الْفِكْرِ... الخ“ (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۹ مہمانی غرضان جلد اول ص ۳۶۶)

بیتُ الدعاء بیت الفکر سے ملحق یہ حجرہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی خلوت کی دعاؤں کے لئے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء میں تیار کروایا۔ اور اس کا نام بیت الدعاء تجویز فرمایا۔ اور اس کی نسبت خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس بیت الدعاء کو امن و سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیلہ و براہین ساطعہ فتح کا گھر بنا دے۔
(ذکر حبیب مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مہمود کے آبائی مکان ”الدار“ میں واقع یہ وہ مبارک کمرہ ہے جو ۲۱ ایشوال ۱۲۵۰ھ بمطابق ۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ المبارک نماز فجر کے وقت حضور کی ولادت باسعادت کے نتیجے میں حبیب النوار و برکات ہوا۔

بیت الاقصیٰ و منارۃ المسیح یہ وہ بیت الصلوٰۃ ہے جس کے گنبدوں والا حصہ مع اپنے محدود صحن کے حضور کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنی وفات سے قریباً چھ ماہ قبل تعمیر کروایا۔ بعد ازاں حضور کے زمانہ مبارک ۱۲۹۰ھ میں اس کی توسیع اول عہد خلافت اولیٰ میں توسیع ثانی، اور عہد خلافت ثانیہ میں توسیع ثالث عمل میں آئی۔

اسی کے وسیع و عریض صحن میں حضرت اندس مسیح موعودؑ نے اذنِ الہی کے ماتحت حدیث نبویؐ اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عَنْ سِدْرَةِ الْاَيْمَنْ اَنْبِيَاءًا شَرَفًا وَ مَشَقًّی (صحیح مسلم) کو ظاہری شکل میں پورا کرنے لئے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ المبارک اپنے دست مبارک سے منارۃ المسیح کا سنگ بنیاد رکھا اس کی تکمیل (عہد خلافت ثانیہ) دسمبر ۱۹۱۶ء میں ہوئی،

بیتُ المبارک بیت الفکر سے ملحق اس بیت الصلوٰۃ کی ابتدائی تعمیر

حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۳ء میں فرمائی تھی جماعتی ضروریات کے پیش نظر ۱۹۰۰ء میں اس کی پہلی اور ۱۹۰۴ء میں اس کی دوسری توسیع ہوئی۔ اس کی نسبت حضور کو ملنے والی بشارات میں سے ایک مہتمم ہائیں بشارت
”مُبَارِكٌ وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٌ يَجْعَلُ فِيْهِ“ ہے
(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۹ مہمانی غرضان جلد اول ص ۳۶۶)

اس بیت الصلوٰۃ کے بارہ میں پانچ مرتبہ الہام ہوا۔ منجملہ ان کے ایک نہایت عظیم الشان الہام یہ ہے۔
”فِيْهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِيْنًا۔“
(مکتوبات جلد اول ص ۵۵)

سُرخی کے نشان والا حجرہ یہ وہ مبارک حجرہ ہے جس میں ۱۰ جولائی ۱۸۸۵ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز فجر جبکہ حضرت مسیح موعودؑ استراحت فرما رہے تھے اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری حضور کی خدمت میں موجود تھے سُرخی کے چھینٹوں والا نشان ظاہر ہوا۔ (سرمرچم آریہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک میں حضور کی رہائش گاہ ہی لنگر خانہ اور مہمان خانہ کا کام دیتی تھی۔ اس کے بعد سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ۱۹۰۲ء (عہد خلافت ثانیہ) میں لنگر خانہ کے لئے علیحدہ کمرے تعمیر کئے گئے۔ ۲۳-۱۹۲۱ء میں مزید وسعت دی گئی ۶۶-۱۹۶۵ء میں پُرانی عمارت کو منہدم کر کے جدید بنیادوں پر لنگر خانہ کی موجودہ عمارت معرض وجود میں آئی۔

بیتُ الریاضت اس کمرے میں جو مردانہ نشست گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا، حضور نے ۱۸۴۵ء میں آٹھ یا نو ماہ تک مسلسل خفیہ روزے رکھے جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عجیب و لطیف مکاشفات سے سرفراز فرمایا اور عالم کشف میں گزشتہ انبیاء اور اولیائے اُمت کی ملاقات کے علاوہ عین عالم بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہوئی،
(کتاب البریۃ)

بہشتی مقبرہ

(۱) مرزا مبارک حضرت مسیح موعودؑ الہامیش خیرلوں اور مہتمم ہائیں آسمانی بشارتوں کے تحت معرض وجود میں آنے والے قبرستان ”بہشتی مقبرہ“ کی چار دیواری میں واقع حضرت مسیح موعودؑ کی آخری آرام گاہ ہے۔ حضور کے پہلے مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھی مزار ہے۔

(۲) مقام ظہورِ قدرتِ ثانیہ در باغ حضرت مسیح موعودؑ میں واقع وہ مقام جہاں حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی روایات کے مطابق حضرت

اقدس مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر خلافتِ اولیٰ کی بیعت کی۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ نے حضور کا جنازہ پڑھایا۔

(iii) شاہ نشین - روایات کے مطابق حضور شہتوت کے موسم میں جب اپنے باغ میں تشریف لاتے تو اس جگہ رونق افزہ ہو کر اجاب کی معیت میں تازہ پھل تناول فرماتے اور ساتھ ساتھ دینی اور علمی گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ ابتداءً یہ جگہ کچے چبوترے کے طور پر تھی۔ جسے ۱۹۶۲ء میں نختہ بارہ دری کی صورت میں مسقف کر دیا گیا۔

ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر
اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں

ربوہ ہے کعبہ کی بڑائی کا دُعا گو

کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دُعائیں

کلام حضرت مرزا طاهر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

(یہ کلام حضور نے 'المحراب' کے لیے خصوصی طور پر عنایت فرمایا۔)

گھٹا کرم کی ۔ بُجُومِ بلا سے اُمّی ہے کرامتِ اکِ دلِ دزد آشنا سے اُمّی ہے
جو آہِ سجدہ صبر و رضا سے اُمّی ہے زمین بوس تھی ۔ اُس کی عطا سے اُمّی ہے
رَسائی دیکھو ! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے دُعا ۔ جو قلب کے تحتِ اُشریٰ سے اُمّی ہے
یہ کائناتِ ازل سے نہ جانے کتنی بار خلا میں ڈوب چکی ہے ۔ خلا سے اُمّی ہے
سدا کی رنم ہے ۔ اِنِیْسِیْث کی بانگِ زبوں انا کی گود میں پل کرِ اِباء سے اُمّی ہے
حیا سے عاری ۔ سِیِّئِ نِش زَن ۔ مَرْدُود یہ واہ واہ کسی کر بلا سے اُمّی ہے
خُموشیوں میں کھٹکنے لگی کسکِ دِل کی اک ایسی ہُنوکِ دِلِ بے نوا سے اُمّی ہے
مسیح بن کے ۔ وہی آسماں سے اُتری ہے جو اِنجیّا ۔ دِلِ ناکشِدا سے اُمّی ہے
وہ آنکھ اُمّی تو مُردے جگا گئی لاکھوں قیامت ہوگی ، کہ جو اس ادا سے اُمّی ہے
اُمز ہوئی ہے وہ تجھ سے مُحَمَّدِ عَرَبِی ندائے عشق ۔ جو قولِ بلی سے اُمّی ہے
ہزار خاک سے آدم اُمّی ۔ مگر بُخدا شَبِیْہِ وہ ! جو تری خاکِ پا سے اُمّی ہے
بنا ہے مہبطِ اَنوارِ قِادیاں ۔ دیکھو وہی صدا ہے یُنُو ! جو سدا سے اُمّی ہے
کنائے گونج اُمّی ہیں زمیں کے ۔ جاگ اُمّی کہ اک کروڑ صدا ۔ اک صدا سے اُمّی ہے
جو دِل میں بیٹھ چکی تھی ۔ ہوائے عیش و طرب بڑے جتن سے ۔ ہزار اِنجیّا سے اُمّی ہے
حیاتِ نو کی تمنا ۔ ہوئی تو ہے بیدار مگر یہ نیند کی ماتی ۔ دُعا سے اُمّی ہے

ربوہ دارالہجرت

دنیا کی تاریخ میں ہزار ہا سال کے بعد پاکستان میں ایک ایسی بستی بسائی گئی جس کا مقصد صرف اور صرف اعلیٰ کلمہ دینِ حق ہے یہ بستی اتفاقاً یا حادثہً وجود میں نہیں آئی اس کی آبادی الٰہی منش کے تحت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے عین مطابق منصفہ شہود پر آئی ہے خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنت ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے پھر ان کے صبر و استقامت کے لازوال پھل دیتا ہے اس کی یہ بھی سنت ہے کہ ایک جیسے حالات میں وہ اپنے کربانہ سلوک کو دہراتے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نعت بگڑے حضرت اسمعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؑ کو وادی غیر ذی زرع میں خدا کے سامنے پرچھوڑ کر درود والہالحاح سے دعائیں کی تھیں ان کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے سنا مکہ کو پانچ سو عظیم بخشی اور اسی خوش نصیب سرزمین پر سرسبز منیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

اس دور کے ابراہیم کے بیٹے اور اس کی ماں پر جب اپنا وطن تنگ ہو گیا تو انھیں بھی وادی غیر ذی زرع نصیب ہوئی انھیں بھی نئی دنیا اور نیا آسمان دیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؑ نے ۱۹۴۲ء میں ایک روایت دیکھا جس میں آپ کی زبان مبارک پر جاری ہوا۔

وَ اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ مِثْلُهُ خُلِيفَتُهُ

میں مسیح موعود اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ (تاریخ احمدیت ۱۱ ص ۲۹۸)

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے مثیل اور خلیفہ سے خدا تعالیٰ نے وہی سلوک کیا جو اس سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام سے ہو چکا تھا ماں بیٹے حضرت مریم اور ابن مریم نے ہجرت کی تو خدا تعالیٰ نے انھیں اپنی حفاظت میں لے لیا۔

وَ اَوْثِنَهُمْ اٰلِ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ مَّعَيْنٍ (سورہ مومنون آیت ۵۱)

ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پناہ دی جو بٹھرنے کے قابل اور بتے ہوئے پانیوں والی تھی۔

مسلم باپ نزول مسیح میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی درج ہے۔
حَتَّىٰ تَرْجِعَنِي اِلَى الْطَّوْرِ

یعنی مسیح موعود اور ان کے رفقاء ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ محصور ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ وحی فرمائے گا کہ میرے بندوں کو پھاڑ پھر لے جاؤ۔

ترمذی جلد ۲، کتاب التفسیر میں ربوہ کا مفہوم درج ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا فرمان ہے۔

اَلْغَنَ دَوْسَ رَبْوَةٍ اَلْجَنَّةِ وَ اَوْ سَطُّهُمْ اَفْضَلُهَا

فردوسِ جنت کا اعلیٰ مقام ہے اور عین وسط میں

دریائے چناب کے مغربی کنارے پر پہاڑیوں سے گھری یہ وادی جواب بن الاوثانی اہمیت کا شہر بن چکی ہے اس کا ذکر تاریخ میں محمد بن قاسم کی گزرگاہ کے طور پر آیا ہے اموی بادشاہ ولید بن عبدالملک کے نامور جرنیل حضرت محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان کی فتح کے بعد اپنے لشکر کے ساتھ دریائے چناب کو عبور کیا اور کشمیر کی طرف پیش قدمی کی۔ ان کا گزرا اس علاقے سے ہوا چنیوٹ کے ہندو راجہ سے عرب فوج کی خون ریز جنگ ہوئی بالآخر سوجاہدین اسلام نے شہادت کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے چنیوٹ کو فتح کر لیا چنیوٹ سے باہر شیعوں کا قبرستان موجود ہے۔

(محمد بن قاسم از ڈاکٹر عبدالحجید خاں ایم اے بی اینچ ڈی رائل پاکستان نیوی)

دریائے چناب اور اس علاقے کے درمیان پہاڑ ہونے کی وجہ سے اس کو سیراب کرنا ناممکن تھا اس میں صرف ایک بوٹی "لانی" اگتی تھی جو اذنٹوں کا چارہ تھی اور اس بات کا ثبوت تھی کہ یہ زمین ناقابل کاشت ہے کئی سرمایہ داروں نے زراعتیہ صرف کر کے بھی کامیابی کا منہ نہ دیکھا۔ ایک کروڑ پتی ہندو چندرنامی نے دریائے چناب سے آبپاشی کے لیے نہر کھدوائی تاکہ اس علاقے کو آباد کر سکے مگر ناکام رہا اور اس منصوبے نے اس کی جان لے لی۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح اثنی قادیان سے ہجرت کر کے لاہور تشریف لے آئے جماعت کے لیے ایک نئے مرکز سلسلہ کے لیے نوزوں جگہ کی تلاش شروع ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مہاجرین کے لیے صدیوں سے محفوظ کر رکھی تھی حضرت مصلح موعودؑ نے ایک خواب میں بالکل اسی جگہ کا نظارہ دیکھا تھا چنانچہ زیر انتخاب جگہوں میں سے جب اس وادی کو دیکھا تو اسے پسند فرمایا اور حکومتی مضابطوں کے مطابق ۱۰۳۴ ایکڑ اراضی خرید کر حضرت مولانا جلال الدین شمس کا تجویز کردہ مبارک نام ربوہ رکھا۔

۱۹ ستمبر ۱۹۴۸ء کو لاہور سے چوہدری عبدالسلام اختر ایم اے، مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی ایک مددگار کارکن، ایک ڈرائیور اور دو مزدوروں پر مشتمل پہلا قافلہ چند خیمے، شامیانے اور ضرورت کی اشیاء لے کر افتتاحی تقریب کے انتظامات کے لیے ربوہ پہنچا۔

اگلے دن اولوالعزم فرزند مسیحؑ نے اڑھائی سو جانثاروں کی نماز ظہر میں امت کے ساتھ اس نرالی بستی کا افتتاح فرمایا۔

نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اثنی نے فرمایا۔

"میں اس موقع پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعائیں جو مکہ مکرمہ کو

بیوت الصلوٰۃ کا شہر بن گیا ہے۔ تعلیمی ادارے، بینک، ریلوے اسٹیشن، دفنائی کمپنیوں کے دفاتر اور بین الاقوامی مواصلات کی تمام سہولتیں یہاں موجود ہیں۔ پاکستان کی شرح خواندگی کے جائزوں میں سرفہرست اور چھوٹا سا تعلیمی جزیرہ ہے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد ۱۹۴۹ء سے اس مرکز احمدیت میں جلسہ سالانہ کا انعقاد شروع ہوا۔

بساتے وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھیں قرآن کریم سے پڑھوں گا مگر تلاوت قرآن کریم کے طور پر نہیں بلکہ دعا کے طور پر ان الفاظ کو دہاؤں گا اور چونکہ یہ دعائیں ہم سب مل کر کریں گے اس لیے میں ان الفاظ میں کسی قدر تبدیلی کروں گا۔ مثلاً وہ دعائیں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے مانگی تھیں وہ تنزیہ کے صیغہ میں آتی ہیں کیونکہ اس وقت صرف حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ہی دعا کر رہے تھے مگر ہم یہاں بہت سے ہیں اس لیے میں یہاں تنزیہ کی بجائے جمع کا صیغہ استعمال کروں گا۔ بہر حال وہ دعائیں ہیں اب پڑھوں گا دوست میرے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھتے جائیں۔

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دعائیں مانگیں

رَبَّنَا اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ (۳ بار)
اے ہمارے رب تو اس جگہ کو ایک امن والا شہر بنائے اور جو اس میں رہنے والے ہوں ان کو اپنے پاس سے پاکیزہ رزق عطا فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۳ بار)
اے ہمارے رب ہم اس جگہ پر اس لیے بسنا چاہتے ہیں کہ ہم مل کر تیرے دین کی خدمت کریں اے ہمارے رب تو ہماری اس قربانی اور اس ارادے کو قبول فرما۔ اے ہمارے رب تو بہت ہی دعائیں سننے والا اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَارْحَمْنَا مَنَّا سَكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۳ بار)
اے ہمارے رب تو ہم سب کو اپنا فرمانبردار اور سچا مسلمان بنائے اور ہماری اولادوں کو بھی نہ صرف مسلمان بنا بلکہ ایک مضبوط امت مسلمہ بنادے جو اس دنیا میں تیرے دین کی غلام کسائی ہے۔ اے ہمارے رب جو ہمارے کرنے کے کام ہیں وہ ہم کو خود بتلا مارہ۔ اور جو ہم سے غلطیاں ہو جائیں ان سے عفو کرتا رہ۔ تو بہت ہی فضل کرینو والا مہربان ہے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ مِنْ جَا لَمْ يُنْهَكُوا عَنْ صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِمْ آيَاتُكَ وَيُحْكِمُوا نَحْمُوكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكُّهُمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۳ بار)
اے ہمارے رب تو ان میں ایسے آدمی پیدا کرتے رہو جو تیری آیتیں ان کو بڑھ پڑھ کر سناتے رہیں اور جو ان کو تیری کتاب سکھائیں اور تیرے پاک کلام کے اعراض و مفاصد بتاتے رہیں اور ان کے نفوس میں پاکیزگی اور طہارت پیدا کرتے رہیں۔ تو ہی غالب حکمت والا خدا ہے۔

یہ عاجزانہ دعائیں حی و قیوم خدا تعالیٰ نے سنیں اور یہ ارض مبارک باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ جدید شہروں کی طرز پر آباد ہوئی۔ جہاں قابل استعمال پانی کا نام و نشان نہ تھا وہاں حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کی بکثرت سے پانی نکلا۔ جہاں سبزہ نہ تھا اب سرسبز و شاداب ہو چکا ہے۔ جو صرف سانپوں اور بچھوؤں کا مرکز تھا اب آباد

گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

حنیفے تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ”اگر تم شکر کرو گے تو ہم تمہیں زیادہ دیں گے“ ہمیں زیادہ چاہیئے اس لئے ہم زیادہ شکر کرتے ہیں۔ ہمیں بے انتہا چاہیئے اس لئے ہم بے انتہا شکر کرتے ہیں۔ یہ بخشے اُسے کا فضل و احسان ہے کہ اُسے نے ہمیں خلیفۃ المسیح الرابع کے دعائیں لوٹنے کا موقع دیا۔ لجنہ امداد اللہ کراچی کے نام حضور ایدہ اللہ وود کے خطوط میں مسفقانہ دعائیں اتنی بیش قیمت ہیں کہ ہم اس نعمت پر جس قدر بھی شکر کریں کم ہوگا۔ اُنہ کے دل میں ہمارے لئے حُسنِ ظنّ عینیتِ خداوندی ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اُن کے تخمینے اور ہماری حقیر مساعی میں کوئی نسبت نہیں۔

خاص طور پر شعبۂ اشاعت پر اُن کے نظر عینیت ہر شکل و مرحلہ میں سہارا بنتے ہیں جیسے وہ دعاؤں کے ساتھ سہارا بنے ہوئے ساتھ ساتھ ہوں۔ ہماری حالت اُس بچے کے طرح ہے جو پہلے پہلے چلنا سیکھتا ہے ہر قدم پر خوشگوار حیرت اور اعتماد کے ساتھ خوف بھی دامن نہ لے سکتا ہے۔ مگر دعاؤں کے سہارے نے یہ خوف طمانیت میں بدل دیا ہے۔ کئی مرتبہ یہ تجربہ کیا ہے کہ کسی کٹھن مرحلہ پر گھبراہٹ طاری ہو تو بادی صبا کے نرم جھونکے کے طرح آقا کا مکتوب آجاتا ہے۔ عزمِ تازہ کرتا ہوا۔ توفیقِ فرام دیتا ہوا۔ منزلوں کے پیام دیتا ہوا۔ تنکے در در ہو جاتی ہے۔ اور غر۔ وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو کہتے ہوئے پھر اُٹھ کر چلنے لگتے ہیں۔ یہ کوئی عجیب جادو گر ہے جسے کہتے ہیں پھنچنے میں عقل و فرد بالکل عاجز رہ جاتی ہے۔ آپ کے خطوط اور خاص طور پر درسِ مبارک سے تحریر شدہ خطوط کا ایک ایک لفظ ایسے سکینے عطا کرتا ہے جسے الفاظ میں اظہار کرنا ناممکن ہے انہ کے شیریں کو خود محسوس کیجئے اور لجنہ کراچی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے خدا تعالیٰ ہم سے نادانستگی میں بھی کوئی ایسی کوتاہی نہ ہونے دے جو پیارے آقا کے حُسنِ ظنّ کو ٹھیس پہنچائے۔ آمین۔ اور ہمیں خود لیے رستے سمجھانا چلا جائے جسے پر چلے کر ہم ہر روز امامِ وقت کے دعائیں حاصل کرتے رہیں۔

آمین یا رحم الراحمین

لندن

۲۷-۴-۹۱

عزیزہ امّۃ الباری ناصر صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے اُندہ جیل لاند کے موقع پر الحراب سوواں جلسہ سالانہ نمبر لکھنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ یہ بہت اچھوتا خیال ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی آپ کو ہی ایسا نیک خیال سجھائی دیا ہے۔ اللہ مبارک کرے اور ہر طرح نصرت فرمائے اور توفقات سے بڑھ کر مفید اور نتیجہ خیز معلومات پر مبنی مجلہ شائع کرنے کی توفیق دے۔ کان اللہ معکم

خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

واشنگٹن

۲۲-۴-۹۱

عزیزہ امّۃ الباری ناصر صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

..... آپ نے جیل لاند قادیان کے موقع پر الحراب کا جو نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے بہت مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام مراحل آسان فرمائے۔ انشاء اللہ آپ کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ نئی تصویر بھیجنا تو بہت حد تک اختیار کی بات ہے لیکن نئی نظم اور نیا قطعہ تو ایسی کیفیات کا محتاج ہے جو بے ساختہ شعروں میں ڈھلنے پر زور ماریں۔ خدا تعالیٰ کو جب بھی منظور ہوا آپ کے لئے انشاء اللہ ایک نظم اور قطعہ محفوظ رکھوں گا۔

السلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

22

رودادِ حیاتِ سالانہ

۱۸۹۱ء تا ۱۹۹۱ء

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سیح موعود و مہدیؑ ۱۸۳۵ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ حق تعالیٰ کے طرف سے آپ کے کفایت میں اللہ تبارک تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و دلچسپی کیا گیا تھا۔ عبادتِ الہیہ، تدبر فی القرآن اور دینی کتب کے مطالعہ میں آپ کا وقت گزرتا۔ مذاہب کے تقابلی موازنہ سے اسلام کے زبورِ عالیہ کا احساس شدید سے شدید تر ہوتا گیا۔ آخری شریعت ہے جسے تو جہگہ چھالت اور کچ روئے نے حقوق کو خالق سے جسے نیاز کر کے گناہوں پر دلیہ کر دیا تھا۔ عیسائیوں، ہندوؤں اور آریہ وغیرہ کے سیاسی دباؤ نے وجہ ہے کہ کس لوریہ کر دی تھی۔ مسلسل محرمیوں سے احساسِ زیادہ بھی جاتا رہا تھا۔ ایسے میں آپ نے شیر کے طرح اسلام پر اعتراضات کا دلائل دہراہنے کے ہتھیاروں سے مؤثر جواب دینا شروع کیا۔ دفاع کے ساتھ جوابی حملوں کے تیز کاٹے نے قادیان کے اس گوشہ نشینے آفتابِ علم کے روشنی سے چکا چوند پھیلا دی۔ آپ کے مضامین و تصنیفات کا ذکر کا بجھنے لگا۔ براہین احمدیہ کی صورت میں دم نزع مسلمانوں کو اُمید کی کرنے نظر آئی تو زبانِ حالہ و قالہ لپکے سب مریضوں کے جسے تم جسے پر نگاہ

تم سچا بنو خدا کے لئے

۲۳ مارچ ۱۸۹۹ء کو الہیہ ارشاد کے مطابق آپ نے بیعت لے کر مخلصین کے ایک الہی جماعت کے بنیاد رکھی اب آپ کے خالص میں دعوتِ الہیہ کے ساتھ اپنے متبعین کے اصلاح و تربیت بھی شامل تھی۔ آپ جسے خطوط پر اپنی جماعت کے تربیت کرنا چاہتے تھے اُس کے جھکے آپ کے مبارک الفاظ میں نظر آتی ہے۔

۱۸۹۰ء میں الہام الہی کے نتیجے میں آپ نے دعویٰ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باقی سب نفوس کے طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ موعود مسیح جسے نازل ہونا تھا وہ آپ ہی ہیں۔ اس دعویٰ کے ساتھ ہی مخالفتِ فتاویٰ کفر اور سب و شتم کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ خدا تعالیٰ کے پیغامِ حقیقی دین اور اپنے دعاوی کے صداقت کے انہماک کے لئے جسے آپ براہین و دلائل کے زبان میں بات کرتے تو کسی میں مقابلہ پر آنے کے جرأت نہیں تھی۔ اس گریز سے قطع نظر آپ کو مامورین کے خرائص سرانجام دینے تھے۔ انہ اغراض و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے آپ نے جلسہ لائے سالانہ کے بنیاد ڈالی۔ یہ جلسہ عظیم درگاہ میں ثابت ہوئے اور نو بہ نو صداقت کے نشانات پیش کر کے از دیاد ایمان کا باعث بنے جسے آئندہ صفات میں سو سالہ پرمت غظیم الشان جلسہ لائے سالانہ کے مختصر روداد پیش کی جا رہی ہے۔

جلسہ ہائے سالانہ کے مستقل خدوخال

سال بھر منصوبہ بندی ضروری اسٹیبلشمنٹ کے خورد و نوش کی خریداری۔
مرکز کے گلی کوچوں کی صفائی اور استقبالہ کمپنیز سے غریب دہن کی طرح سجادے۔
ریلوے اسٹیشن اور لیوں کے اڈے پر استقبالی کمیپ اور میزبانوں کا، ہجوم اور نعرہ ہائے تکبیر اور خیر مقدمی۔
پُر مسرت و پُر اشتیاق جلوں سے استقبال۔

روزانہ بیوت الصلوٰۃ میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس القرآن۔
بہشتی مقبرہ میں متضرعانہ دعاؤں کے لئے مہمانوں کی جوق درجوق آمد۔

امام وقت کی اقتدار میں باجماعت نمازیں۔
جلسہ گاہ اور محلوں کی بیوت الصلوٰۃ سے نماز کے لئے بلائے کی آوازیں اور درود و سلام۔
افتتاح اور اختتام کی پُرسوز دعاؤں میں غیر معمولی حاضری۔

دوران سال وفات پانے والے بزرگوں کے لئے دعا کا اعلان۔
گلی کوچوں میں بکاش چہروں سے ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے کی آوازیں۔
اوسطاً چھ ہزار رضا کاروں کی مستعد ڈیوٹی۔

اجاب کی گنتی کھانے کی پرچیوں اور کیٹس سے کی جاتی ہے۔
پُر وقار نظم و ضبط، ٹریفک کنٹرول، مردوں اور عورتوں کے لئے الگ راستے مقرر ہوتے ہیں۔
لاکھوں افراد کے اجتماع کے باوجود جن میں ہر قسم کی طرز رہائش کے لوگ شامل ہوتے ہیں محض
فضل خداوندی سے کبھی کوئی بدمزگی بڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ کبھی کھانے پینے کے سامان کی کمی یا کوالٹی پر
جھگڑا نہیں ہوا۔ کبھی سردی، بارش، گرمی و دھول اور رہائش گاہوں میں سہولتوں کا فقدان باعث نزاع نہیں
ہوا۔ کبھی کھانے سے عام زہر بلا اثر نہیں پھیلا۔ کبھی کسی وبائی مرض نے حملہ نہیں کیا۔ کبھی منتظمین سے الجھاؤ
نہیں ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک

امام وقت سے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں۔

مختلف جماعتی شعبہ جات و ذیلی تنظیموں کے اجلاس

آئندہ صفحات میں درج ہر سال کے جلسہ سالانہ کی کارروائی میں ان امور کو دہرایا نہیں گیا۔

امام وقت کے روح پرور خطاب (ماسولے ۶۱ تا ۶۴) جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مبارک تھے۔

شعبہ تربیتی اجلاس

مختلف زبانوں میں تقاریر کا پروگرام

جماعتی اخبارات و رسائل کے خصوصی نمبر و کتب سلسلہ کی خصوصی اشاعت

زمانہ دستکاریوں کی تلاش کا انعقاد

احمدی تجارتی مصنوعات کی تلاش

جلسہ سالانہ کے لئے

جلسہ سالانہ کے لئے

جلسہ سالانہ کے لئے

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ کے

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

جلسہ سالانہ پر

پہلی بار

- ۶۱۸۹۱ پہلی بار جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔
- ۶۱۸۹۱ پہلی بار جماعت احمدیہ کے جلسہ لانے کے لئے حضرت مسیح موعود نے اعلان شائع فرمایا۔
- ۶۱۸۹۲ پہلی بار حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدین (خلیفۃ المسیح الاول) نے جلسہ لانے میں تقریر کی۔
- ۶۱۸۹۲ پہلی بار جلسہ لانے کے دو دن جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلس شوریٰ ہوئی۔
- ۶۱۸۹۹ پہلی بار جلسہ لانے کی باقاعدہ رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے شائع کی۔
- ۶۱۹۰۵ جلسہ لانے کے موقع پر انجمن کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ کا قیام ہوا۔
- ۶۱۹۰۶ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی) نے جلسہ لانے کے موقع پر تقریر کی۔
- ۶۱۹۱۴ پہلی بار جلسہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقریر فرمائی۔
- ۶۱۹۱۴ پہلی بار مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔
- ۶۱۹۲۲ پہلی بار خواتین کا جلسہ لانے خواتین کے زیر انتظام ہوا۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار جلسہ لانے کے لئے پوسٹرز چھپوائے گئے۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک کا سفر موٹروں کے ذریعہ طے ہوا۔
- ۶۱۹۲۶ پہلی بار لجنہ کی دستکاریوں کی نمائش لگائی گئی۔
- ۶۱۹۲۷ پہلی بار خلیفہ وقت کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔
- ۶۱۹۲۸ پہلی بار جلسہ لانے کے مہمان ریل گاڑی میں قادیان تشریف لائے۔
- ۶۱۹۲۸ پہلی بار محکمہ ریل نے جاکے ایام میں روزانہ سپیشل ریل گاڑیاں چلائیں۔
- ۶۱۹۳۳ پہلی بار جلسہ لانے رمضان المبارک میں ہوا۔
- ۶۱۹۳۴ پہلی بار احمدی تجارت کی اشیاء کی نمائش لگئی۔
- ۶۱۹۳۴ پہلی بار لجنہ میں جلسہ گاہ کے انتظام کو شعبہ دار تقسیم کیا گیا۔
- ۶۱۹۳۶ پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال ہوا۔

- ۱۹۳۸ ء پہلی بار سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر ہوئی ۔
- ۱۹۳۹ ء پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے تقریر کی ۔
- ۱۹۴۵ ء پہلی بار لجنہ کی مجلس شوریٰ ہوئی ۔
- ۱۹۴۷ ء پہلی بار قادیان کے جلسہ سالانہ میں امام وقت شریک نہ تھے ۔
- ۱۹۴۸ ء پہلی بار پاکستانی شریکائے جلسہ کا قافلہ قادیان گیا ۔
- ۱۹۴۹ ء پہلی بار جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا ۔
- ۱۹۴۹ ء پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پاکستان میں سپیشل ٹرین چلائی گئی ۔
- ۱۹۴۹ ء پہلی بار خواتین کے لئے الگ لنگر خانہ بنا ۔
- ۱۹۵۸ ء پہلی بار حضرت مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بحیثیت صدر لجنہ تقریر فرمائی ۔
- ۱۹۶۶ ء پہلی بار عالمگیر زبانوں میں شبنہ اجلاس ہوا ۔
- ۱۹۵۸ ء وکالت تبشیر کے زیر انتظام، لٹریچر، تصاویر اور نقشوں کی نمائش لگائی گئی ۔
- ۱۹۶۰ ء پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی ۔
- ۱۹۶۵ ء پہلی بار خواتین کو لنگر خانہ کے لئے روٹیاں پکانے کا موقع ملا ۔
- ۱۹۶۵ ء پہلی بار ریڈیوئی وی کے نمائندوں نے جلسہ کا پروگرام ریکارڈ کیا ۔ ریڈیو نے حضور کا افتتاحی خطاب نشر کیا ۔
- ۱۹۷۳ ء پہلی بار انفرادی طور پر غیر ملکی مہمانوں کی بجائے وفد کی شکل میں آمد شروع ہوئی ۔
- ۱۹۷۳ ء پہلی بار غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے بیٹج سے خطاب کیا ۔
- ۱۹۷۶ ء پہلی بار جلسہ میں احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیمی معیار پر میڈل دیئے گئے ۔
- ۱۹۸۲ ء پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندگان پر مشتمل مجلس شوریٰ ہوئی ۔
- ۱۹۸۴ ء پہلی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا ۔



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مہود

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود

منقده ۲۴ دسمبر ۱۸۹۱ء
بمقام قادیان

۱۔ منشی محمد ارور صاحب نقشبۃ النیس محکمہ مجسٹریٹ
۲۔ منشی محمد عبدالرحمن صاحب محرر محکمہ جرنیلی

- 41

۳۱۳ رفقاء کبار حضرت مسیح موعود



حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب یالکوٹی
مکن، سبکدوٹ



حضرت تثنیٰ ظفر احمد صاحب
مکن، پکورتھلہ
وفات: ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء



حضرت تثنیٰ رور خان صاحب
مکن، پکورتھلہ
وفات: ۱۹۱۹ء

جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ منعقدہ ۱۸۹۱ء میں شرکت کرنے والے چند خوش نصیب رفقاء

حضرت صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لہیبانوی
ولد: حضرت صوفی احمد جان
مکن، لدھیانہ

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی
مکن، بھیرہ
وفات: ۹ اپریل ۱۹۱۰ء

حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب
مکن، بھیرہ ضلع شاہ پور
بیعت: ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء



- ۶۴۔ میاں چراغ علی صاحب
۶۵۔ شیخ شہاب الدین صاحب
۶۶۔ میاں عبداللہ صاحب
۶۷۔ حافظ عبدالرحمان صاحب
۶۸۔ داروغہ نعمت علی صاحب ہاشمی عباسی بٹالوی
۶۹۔ حافظ حامد علی صاحب ملازم مرزا صاحب
۷۰۔ حکیم جان محمد صاحب امام الصلوٰۃ
۷۱۔ بالو علی محمد صاحب رئیس
۷۲۔ میرزا اسماعیل بیگ صاحب
۷۳۔ میاں بڈھے خاں نمبردار
۷۴۔ میرزا محمد علی صاحب رئیس
۷۵۔ شیخ محمد عمر صاحب خلیفہ حاجی غلام محمد صاحب
(کتاب آسمانی فیصلہ ۱۰ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۳۳۴-۳۳۷)

۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء کو حضرت مسیح موعود نے بذریعہ اشتہار تمام مبائعین کو اطلاع دی کہ احباب جماعت کی تربیت اور اصلاح نفس کی غرض سے نیز ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے آئندہ ہر سال ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک دوستوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔

مخالفین سلسلہ نے ایک معین تاریخ پر جلسہ کے انعقاد کے فیصلہ کو بدعت جلسہ کے لئے دور سے سفر کر کے آنے اور جلسہ کے لئے کوئی عمارت تعمیر کرنے کو معصیت اور محنتات میں سے قرار دیا۔ جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ایک مفصل مدلل اشتہار بعنوان ”قیامت کی نشانی“ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو شائع کرایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ احادیث مبارکہ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ وَمُسْلِمَةٌ اور اطلبوا العلم وَكَوْنَكُمْ بِالصَّيِّمِينَ کی رو سے حصول علم دین کے لئے سرفرض قرار دیا گیا ہے اور حضرت امام بخاریؒ کے سفر طلب علم حدیث کے لئے مشہور ہیں زیارت صالحین کے لئے بھی سفر کیا جاتا ہے جیسے حضرت عمرؓ نے حضرت اویس قرنیؓ کی ملاقات کے لئے سفر کیا اور اپنے مرشدوں سے ملنے کے لئے اوبلے کبار مثلاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حضرت یازید بسطامیؒ حضرت معین الدین چشتیؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے سفر کئے۔ اسی طرح اقارب کی ملاقات تلاش معاش شادی، پیغام رسانی، جہاد، مباحثہ، مباہلہ (قل سیرو فی الارض کے مطابق) عجائبات دنیا دیکھنے کے لئے، عبادت، علاج کرانے، مقدمہ اور تجارت کے لئے بھی سفر کئے جاتے ہیں۔۔۔ طلب علم کے لئے سفر کرنے والے کو بشارت دی گئی ہے مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

- ۳۱۔ منشی محمد دین صاحب سابق گروہ اور
۳۲۔ حکیم فضل الدین صاحب رئیس
۳۳۔ میاں نجم الدین صاحب رئیس
۳۴۔ منشی احمد اللہ صاحب محالدار محکمہ پرنٹ
۳۵۔ سید محمد شاہ صاحب رئیس
۳۶۔ مستری عمر الدین صاحب
۳۷۔ مولوی نور الدین صاحب حکیم خاص ریاست
۳۸۔ خلیفہ نور الدین صاحب صحاف
۳۹۔ قاضی محمد اکبر صاحب سابق تحصیل دار
۴۰۔ شیخ محمد جان صاحب ملازم راجہ امر سنگھ صاحب
۴۱۔ مولوی عبدالقادر صاحب مدرس
۴۲۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مونسپل کمنشنر
۴۳۔ شیخ عبدالرحمن صاحب بی اے
۴۴۔ منشی غلام اکبر صاحب ٹیم کلک انڈیز آفس
۴۵۔ منشی دوست محمد صاحب سارجنٹ پولیس
۴۶۔ مفتی فضل الرحمن صاحب رئیس
۴۷۔ منشی غلام محمد صاحب خلیفہ مولوی دین محمد
۴۸۔ سائیں شیر شاہ صاحب مجدوب
۴۹۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب
۵۰۔ قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار شکر
۵۱۔ حافظ نور احمد صاحب کارخانہ دار پشیمند
۵۲۔ شہزادہ حاجی عبدالحمید صاحب
۵۳۔ حاجی عبدالرحمن صاحب
۵۴۔ شیخ شہاب الدین صاحب
۵۵۔ حاجی نظام الدین صاحب
۵۶۔ شیخ عبدالحق صاحب
۵۷۔ مولوی محکم الدین صاحب مختار
۵۸۔ شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع ریاض ہند
۵۹۔ منشی غلام محمد صاحب کاتب
۶۰۔ میاں جمال الدین صاحب
۶۱۔ میاں امام الدین صاحب
۶۲۔ میاں خیر الدین صاحب
۶۳۔ میاں محمد عیسیٰ صاحب مدرس

یعنی جو شخص طلب علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اُس پر آسان کر دیتا ہے۔ تیز مہانداری اور آرام کی نیت سے کسی عمارت کا بنوانا جائز ہے۔

۲۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو حضرت مسیح موعود نے بطور تاکید ایک اور اشتہار کے ذریعہ احباب کو حلیہ س لائے کے انعقاد کی اطلاع دی۔ حضور نے فرمایا
”جنہد جمع لجاہب مخلصین التماس ہے کہ ۲۸ دسمبر کو مقام قادیان میں اس عاجز کے تجوں و غلظوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تاہر ایک مخلص کو بالواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔
... ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تذاہیر جستہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہوئے ہیں۔

... سو میا یو یقیناً سمجھو کہ یہ سہائے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو یہ جماعت نہیں چھوڑنا۔ انشاء اللہ القدر بر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خدا تعالیٰ نے آسمان پر بھی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصلح پرست ہیں ہر ایک ایسے صاحب ضرورت شریف لادیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی لیٹر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لادیں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں اپنے اپنے خرچوں کی پروا نہ کریں۔“

دوئمرا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۸۹۲ء

بمقام - قادیان

جلسہ کے آغاز میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے قرآن شریف کی آیات کریمہ کی تفسیر بیان کی جس میں یہ ذکر ہے کہ مریم صدیقہ کیسی صالحہ اور عقیقہ تھیں اور ان کے برگزیدہ فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کیا کیا خدا تعالیٰ نے احسان کیا۔ اور کیونکر وہ اس فانی دُنیا سے انتقال کر کے اور سُنّت اللہ کے موافق موت کا پیالہ پی کر خدا تعالیٰ کے اُس دارالنعیم میں پہنچ گئے جس میں اُن سے پہلے حضرت یحییٰ جیہود اور دوسرے مقدس نبی پہنچ چکے تھے۔ اس تقریر کے ضمن میں مولوی صاحب موصوف نے بہت سے حقائق معارف قرآن کریم بیان فرمائے۔

مولوی صاحب کے وعظ کے بعد سیدہ حامد شاہ صاحبہ سیالکوٹی نے ایک قصیدہ مدحیہ سنایا۔

اس تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود کی مختصر تقریر تھی جس میں علماء و محال کی چند اُن باتوں کا جواب دیا گیا جو اُن کے نزدیک بنیادِ تکفیر ہیں اور اسی کے ساتھ اپنے مسیح موعود ہونے کا آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ثبوت دیا گیا۔ اور حاضرین کو اُس پیشگوئی کے پورا ہونے سے اطلاع دی گئی جو پرچہ نور افشاں دہم مئی ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی تھی اور مختلف وقتوں میں حجت پوری کرنے کے لئے سمجھا دیا گیا کہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا درحقیقت صداقتِ دعویٰ پر ایک نشان ہے کیونکہ یہ پیشگوئی محض اس لئے ظاہر کی گئی ہے کہ جن صاحبوں کو شک ہے کہ حضرت مرزا صاحب منجانب اللہ نہیں ہیں اُن کے لئے اس دعویٰ پر یہ ایک دلیل ہو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن پر قائم ہو اور یہ دلیل قطعی ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے دعویٰ منجانب اللہ ہونے میں کاذب ہو اُس کی پیشگوئی بموجب تعلیم قرآن کریم اور تورات کے سچی نہیں ٹھہر سکتی وجہ یہ کہ اگر خدا تعالیٰ کاذب کے دعویٰ دروغ پر کوئی پیشگوئی اُس کی سچی کر دیوے تو پھر دعویٰ کا سچا ہونا لازم آتا ہے اور اس سے خلق اللہ دھوکہ میں پڑتی ہے پھر اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنی جماعت کے احباب کی باہمی محبت اور تقویٰ اور بہارت کے بارے میں مناسب وقت چند نصیحتیں کیں۔

پھر اس کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۸۹۲ء کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ اور قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریاتِ دین حق کا جامع اور عقائدِ دین حق کا چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں۔ بعد اس کے قادیان میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے اتحادِ دین پیش ہوئیں اور ایک فہرست اُن صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانتِ مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے۔

یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور ہمدردی دین حق کے لئے جاری کیا جائے۔

اور یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اس سلسلہ کے داعی مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں بعد اس کے دعائے خیر کی گئی۔

(جلسہ کے آخر میں قادیان میرے مطبع کے قیام کے بارہ میں کی جانے والی تحریک پر ۹۲ حضرات نے فوری طور پر چندہ پیش کیا۔)

اس زمانہ میں مدرسہ احمدیہ، ہمان خانہ اور حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کے مکان کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں اس طرح ایک لمبا سا چوتراہ بن گیا تھا اس چوتراہ پر اور کسی وقت گول گمرہ کے سامنے جلسہ ہوتا۔ جلسہ گاہ میں ایک اپنے چوبی

تخت پر قابیل بچھایا گیا تھا جس پر حضرت مسیح موعود جلوہ افروز ہوئے اور اجاب چاروں طرف فرش پر بیٹھے۔

اس جلسہ میں قریباً ۵۰۰ افراد نے شرکت کی جن میں سے ۳۲۷ افراد بیرون قادیان سے شریک ہوئے تھے۔ کچھ مخلصین بیرونی ممالک سے بھی تشریف لائے عام طور پر لوگ مکہ، انادہ، دہلی، راجپوتانہ، پٹنہ، جہلم، مالیر کوٹہ، بریلی، علی گڑھ، شاہ آباد، سہارن پور، نوشہرہ، مظفر گڑھ، لاہور، بمبئی، راولپنڈی، کمرنال، انبالہ، گوجرانوالہ، جالندھر، جھنگ، موکشیارپور، سیالکوٹ، شہ پور، نابھہ اور جوں کشمیر سے تشریف لائے۔

بیرون سے شریک ہونے والے اجاب کے نام ایک جیسٹ میں بطور یادگار درج کئے گئے (یہ فہرست حضرت مسیح موعود کی کتاب ائینہ کلمات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر ۵ صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۹ پر درج ہے)

اس جلسہ کی کامیابی اور حاضری میں اضافہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنی صداقت اور مکرر علماء کی شکست کا نشان قرار دیا۔ آپ نے اس بارہ میں درج ذیل اشتہار شائع فرمایا:

ناظرین کی توجہ کے لائق

اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ انسان اپنے منصوبوں سے خدا تعالیٰ کے کامل کردار کو نہیں سمجھتا۔ یہ نظیر نہایت تشبیہی بخش ہے کہ سال گزشتہ میں جب ابھی فتویٰ تکفیر میاں بٹالوی صاحب (مولوی محمد حسین بٹالوی۔ ناقل) کا طیارہ نہیں ہوا تھا اور نہ انہوں نے کچھ بڑی جدوجہد اور جان کنی کے ساتھ اس عاجز کے کافر بھڑانے کے لئے توجہ فرمائی تھی۔ صرف ۵۷ اجاب اور مخلصین تاریخ جلسہ پر قادیان میں تشریف لائے تھے مگر اب جبکہ فتویٰ طیارہ ہو گیا اور بٹالوی صاحب نے ناخنوں تک زور لگا کر اور آپ بعد شقت ہریک جگہ پہنچ کر اور سفر کی ہر روزہ مصیبتوں سے کوفتہ ہو کر اپنے ہم خیال علماء سے اس فتویٰ پر مہربن ثابت کرائیں اور وہ اور ان کے ہم مشرب علماء بڑے ناز اور خوشی سے اس بات کے مدعی ہوئے کہ گویا اب انہوں نے اس الہی سلسلہ کی ترقی میں بڑی بڑی روکیں ڈال دی ہیں تو اس سالانہ جلسہ میں بجائے ۷۵ کے تین سو ستائیس اجاب شامل جلسہ ہوئے اور ایسے صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے توبہ کر کے بیعت کی۔ اب سوچنا چاہیے کہ کیا یہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں کا ایک نشان نہیں کہ بٹالوی صاحب اور ان کے ہم خیال علماء کی کوششوں کا اٹا نتیجہ نکلا اور وہ سب کوششیں برباد گئیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل نہیں کہ میاں بٹالوی کے پنجاب اور ہندوستان میں پھرتے پھرتے پاؤں بھی گھس گئے لیکن انجام کار خدا تعالیٰ نے ان کو دکھلادیا کہ کیسے اُس کے ارادے انسان کے ارادوں پر غالب ہیں۔ واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثرت الناس لا یعلمون (سورہ یوسف آیت ۲۲) اس سال میں خدا تعالیٰ نے دو نشان ظاہر کئے۔ ایک بٹالوی

کا اپنی کوششوں میں نامراد رہنا۔ دوسرا اُس پیشگوئی کے پورے ہونے کا نشان جو نورافشان ۱۰ مئی ۱۸۹۹ء میں چھپ کر شائع ہوئی تھی۔ اب بھی بہتر ہے کہ بٹالوی صاحب اور ان کے ہم مشرب باز آجائیں اور خدا تعالیٰ سے لڑائی نہ کریں۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰی مِنْ اَتْبَاعِ الْهَدٰی

(ائینہ کلمات اسلام روحانی جلد نمبر ۵ صفحہ ۶۲۹ - ۶۳۰)



۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود نے جلسہ کو ملتوی فرما دیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں جلسہ کے التواء کی وجوہات بیان کیں۔ حضور نے فرمایا:

ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ چند ایسے وجوہ ہم کو پیش آئے جنہوں نے ہماری رائے کو اس طرف مائل کیا کہ اب کی دفعہ اس جلسہ کو ملتوی رکھا جائے اور چونکہ بعض لوگ تعجب کریں گے کہ اس التواء کا موجب کیا ہے لہذا بطور اختصار کسی قدر ان وجوہ میں سے لکھا جاتا ہے۔

اول، یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی پسینہ اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف لپکی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی ہمت کے لئے سرگرمی اختیار کریں لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدعتوں سے شاک ہیں اور بعض اُس مجمع کثیر میں اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کچھ غلطی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی ان کے لئے موجب ابتلاء ہو گیا۔

حالانکہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ مبایعین محض شہ سفر کر کے آویں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کر کے جائیں کیونکہ موت کا اعتبار نہیں میرے دیکھنے میں مبایعین کو فائدہ ہے مگر مجھے حقیقی طور پر دُوبی دیکھتا ہے جو صبر کے ساتھ دین کو نمائش کرتا ہے اور فقط دین کو چاہتا ہے۔ سولیسے پاک نیت لوگوں کا آنا ہمیشہ بہتر ہے کسی جلسہ پر موقوف نہیں بلکہ دوسرے وقتوں میں وہ فرصت اور فراغت سے بائیں کر سکتے ہیں اور یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اُس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ ورنہ بغیر اس کے

مجھے معلوم نہیں۔ وافوض امری الی اللہ و توکل علیہ ہوں مولانا
نعم المولیٰ ونعم النصیر

حکام علیہ السلام احمد از قادیان

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۹۴ تا ۴۰۰)

بہ چوتھا جلسہ سالانہ

منعقدہ دسمبر ۱۹۹۴ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

یہ جلسہ توازیخ مقررہ پر بیت الاقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ
میں شرکت کے لئے حضرت سیح موعو نے بعض احباب کو بذریعہ خطوط بھی
مدعو فرمایا۔ جن کی وجہ سے احباب پہلے سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔

(حیاتِ طیبہ ص ۱۸۶)

اس جلسہ میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے بھی اپنے خطبات
اور روحانیت سے لبریز ملفوظات سے حاضرین کی ضیافت کی۔

(حیاتِ نور ص ۲۰۶)

نوٹ: اس وقت جلسہ کی روڈ د قلم بند کئے جانے کا کوئی انتظام
نہیں تھا۔ لہذا صرف مندرجہ بالا تفصیل کتب سلسلہ سے حاصل ہو سکی۔ مرتب)

پانچواں جلسہ سالانہ

منعقدہ دسمبر ۱۹۹۵ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

یہ جلسہ بھی مقررہ تاریخوں پر بیت الاقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔

(نوٹ: اس وقت جلسہ کی روڈ د قلم بند کئے جانے کا کوئی انتظام نہیں تھا)

لہذا اس جلسہ کے بارہ میں مزید تفصیل دستیاب نہیں ہو سکی۔ مرتب)

سیح۔ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے ذہنی فائدہ
یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ
صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں
ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے جس پر گز نہیں چاہنا کہ حال
کے بعض بزرگواروں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبالغین کو
اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں جیلہ رکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ سے

.....
جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور
بدکاری کی دوزخ سے اسی جہان میں باہر نہیں وہ اُس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا۔
میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گمراہ کے دلوں پر کارگر ہوں
خدا یا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور
اپنی ترقیاتی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی
ہے کہ کبھی وہ بھی نہ ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے
درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شے سے
اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جاڑیں گے اور
اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے
نظر نہیں آتیں۔

.....
اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ
کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کپڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند
کرے پس التواء جلسہ کا ایک یہ سبب ہے جو میں نے بیان کیا۔

دوسرے یہ کہ ابھی ہمارے سامان نہایت ناتمام ہیں اور صادق جان فشاں
بہت کم اور بہت سے کام ہمارے اشاعت کتب کے متعلق قلت مخلصوں کی سبب
سے باقی پڑے ہیں پھر ایسی صورت میں جلسہ کا اتنا بڑا اہتمام جو صد ہا آدمی خاص اور
عام کئی دن اگر قیام پذیر رہیں اور جلسہ بلفق کی طرح بعض دور دراز کے غریب
مسافروں کو اپنی طرف سے زادِ راہ دیا جائے اور کما حقہ کئی روز صد ہا آدمیوں کی
مہانداری کی جائے اور دوسرے لوازم چار پائی وغیرہ کا صد ہا لوگوں کے لئے
بندوبست کیا جائے اور ان کے فروکش ہونے کے لئے کافی مکانات بنائے جائیں
اتنی توفیق ابھی ہم میں نہیں اور نہ ہمارے مخلص دوستوں میں۔
.....
... غرض ان وجوہ کے باعث سے اب کے سال التواء جلسہ مناسب دیکھتا
ہوں آگے اللہ جل شانہ، کا جیسا ارادہ ہو کیونکہ اس کا ارادہ انسان ضعیف کے
ارادہ پر غالب ہے مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے اور میں نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ
کا منشاء میری اس تحریر کے موافق ہے یا اس کی تقدیر میں وہ امر ہے جو اب تک

جلسہ مذاہب عالم

۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور میں تمام مذاہب کے سرکردہ لیڈروں کی اتفاق رائے سے ”جلسہ اعظم مذاہب“ ہوتا قرار پایا۔ جو کہ انیسویں صدی کی ایک زبردست یادگار خیال کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود کا شہرہ آفاق مضمون جو کہ بعد میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے شائع ہوا پڑھا گیا۔ اس مضمون کی بابت اللہ تعالیٰ نے جل کے انعقاد سے قبل آپ کو الہاماً یہ اطلاع دی کہ ”مضمون بالاربا“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور کے مضمون کے متعلق ہندوؤں کی مرتبہ رپورٹ کے مطابق قریباً ۷ ہزار افراد نے جن میں بڑے بڑے رؤسا، عمائدین پنجاب، علماء، فضلاء، پیرسٹر، وکیل، پروفیسر وغیرہ اعلیٰ اعلیٰ طبقہ کی مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ اس مضمون کو (جو دو دنوں میں سنایا گیا) نہایت خوشی اور دلچسپی سے سنا۔ اس جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر اس سال جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کر دیا گیا۔

اور ان علوم کو دین حق کے تابع کرنے کی ضرورت۔ نیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا تذکرہ فرمایا

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶)

۳۰ دسمبر کو حضرت اقدس نے افرادِ جماعت سے تیسری بار خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے قبولیت و علم کے اصول و شرائط۔ انسانی نفس کی مختلف حالتوں انسانی ہستی کا مدعا۔ توبہ کی شرائط بیان کرنے کے ساتھ ساتھ جماعت کو عمدہ اخلاق پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۰۵ تا ۱۵۱)

حضرت مسیح موعود کے علاوہ حاضرین جلسہ سے حضرت حکیم مولوی نور الدین اور حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی نے بھی تقاریر کیں۔

(حیات نور صفحہ ۲۳۲)

اس جلسہ بارہ میں ایک مفصل رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے ۱۸۹۹ء میں شائع کی۔

ساتواں جلسہ سالانہ

کتاب ”حیاتِ طیبہ“ (مصنف شیخ عبدالقادر سائق سوداگر مل) سے اس جلسہ کے بارے میں صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ جلسہ بعض اسباب کی بنا پر کس کس تعطلات میں نہیں ہوسکا۔ (حیاتِ طیبہ ص ۲۴)

اس جلسہ میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے ”ضرورتِ خلافت“ کے موضوع پر ایک نہایت لطیف تقریر فرمائی جس میں بے بہا معارف قرآن بیان فرمائے۔ (حیات نور ص ۲۴)

آٹھواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود نے ۲۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کو تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے انسانی نفس کی تین حالتوں، قلب و دماغ کی ماہیت و روح کی

چھٹا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء تا یکم جنوری ۱۸۹۷ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود نے پہلی تقریر ۲۵ دسمبر کو فرمائی۔ جس میں احبابِ جماعت کو تفویٰ کے بارے میں نصیحت فرمائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلو بیان فرمائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مقام کا تذکرہ فرمایا۔ جہاد کی حقیقت بیان فرمائی۔ نیز مسیح محمدی اور مسیح موسوی کی مماثلت اور مسیح محمدی کی تائید میں الہی نشانات کا تذکرہ فرمایا۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۰ تا صفحہ ۵۱)

دوسری تقریر حضور نے ۲۸ دسمبر کو فرمائی جس میں افرادِ جماعت کو نصائح فرمانے کے ساتھ ساتھ ہستی باری تعالیٰ، ضرورتِ الہام، فضائل، قرآن مجید، علوم جدیدہ کی تحصیل

دسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۱ء

بیت الاقصیٰ قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی جس میں مامورین کی بعثت کی غرض مامورین پر ایمان لانے والوں اور نہ ماننے والوں کے انجام کا ذکر دین حق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کے دلائل کثرت و درخ کی حقیقت، قرآن کریم کے فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت اور مسیحی متبع دین حق کی تعریف بیان فرمائی نیز جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ دسمبر کو حضرت اقدس نے اپنی تقریر میں حایۃ الارض کی تشریح، سورۃ العصر کی تفسیر اور مرشد و مرید کے تعلقات کی وضاحت فرمائی اور جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۸ دسمبر کو ہی حضرت حکیم مولانا نور الدین نے وعظ فرمایا جس میں آپ نے سورہ حمیمہ کی تفسیر بیان فرمائی۔
نواب محمد علی خاں صاحب آف مالیر کو ملہ اپنی دائری میں ۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو تحریر فرماتے ہیں۔

”آج اس قدر انبوه تھا کہ حضرت اقدس کی بات کا سننا بڑا مشکل۔ اس لئے آج جو عیسائی سے تقریر کی وہ پوری سنائی نہ دی۔ یہ تقریر بڑی زبردست تھیں۔

۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کی تاریخ میں تحریر ہے: ”ایک نیچے جمعہ کو گیا بیت الصلوٰۃ میں اس قدر انبوه تھا کہ باوجود اس قدر سعادت کے جگہ نہ تھی۔۔۔۔۔ بعد نماز عصر تا مغرب حضرت اقدس نے تقریر کی دو گھنٹہ بیس منٹ پورے کھڑے ہو کر تقریر کی تقریر بڑی لطیف تھی“

(کتاب ۱۰۰۰ احمد جلد دوم صفحہ ۵۲۹ - ۵۵۰)

(مؤلف ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

حقیقت اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے ذرائع منعم علیہ گروہ کی چار اقسام قبولیت دعا کے آداب، تقویٰ اور وفات مسیح وغیرہ کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے اس پر حضرت اقدس نے بہت اظہار افسوس کیا۔

حضور نے فرمایا ”منوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ نے معبود فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکٹائیں۔“

نیز فرمایا

”جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا لیا کھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے ہمارا تو اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا تکفل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۳۹۸ تا ۴۵۵)

نواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۱ء

بیت الاقصیٰ قادیان

۲۸ دسمبر کو بعد نماز جمعہ (جو حضرت حکیم مولانا نور الدین نے پڑھائی) حضرت مسیح موعود نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں حضرت اقدس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ محبوب الہی بننے کے لئے واحد راہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس بار حضرت مسیح موعود نے ناسازی طبع کے باعث جلسہ سے صرف ایک دفعہ خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں ۵۰۰ اجاب نے شرکت کی۔

گیارہواں جلسہ سالانہ

۱۹۰۲ء

۱۹۰۲ء میں ہندوستان کے طول و عرض میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ خدا تعالیٰ کی یہ تہری بخلی امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں میں سے ایک تھی۔ ہزاروں لاکھوں افراد اس وبا کا شکار ہوئے۔

مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود اور ان کے ملنے والوں کو معجزانہ طور پر اس وبا سے محفوظ رکھا۔

قرین مصلحت سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے اس سال جلسہ سالانہ ملتوی فرمادیا۔ اس امر کی اطلاع کے لئے حضور نے ۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء کو درج ذیل اشتہار شائع فرمایا

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ پر بہت زور پر ہے۔ اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ رعایت اسباب پڑا جمع جمع ہونے سے پرہیز کی جائے۔ اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلاتوں میں جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔ اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھیں اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہیں کہ وہ اس خطرناک ابتلاء سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچا دے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۴۸)

بارہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۳ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود نے بیت الاقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض بیان فرمائی نیز حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا تذکرہ فرمایا اور جماعت کو نصائح فرمائیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت مولانا محمد احسن صاحب امر وہوی نے اپنی تصنیف

”سراشتہا دتین فی بیان ذیح الشاتین“ پڑھ کر سنائی۔ بیت الصلوٰۃ اجاب سے پڑھتی لوگ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے کہ کس طرح آگے بڑھیں اور سنیں لیکن جگہ نہ ملتی تھی۔

اسی روز بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے بھی تقریر فرمائی۔

۲۵ دسمبر کو ہی بہت سے احباب بیرون جات سے قادیان پہنچ چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے ہتھم لنگر خانہ میں انجم الدین صاحب کو بلا کر اکرام مہمانان کی تاکید فرمائی۔

(بدر ۶ جنوری ۱۹۰۴ء)

تیرہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت مسیح موعود نے تقریر فرمائی جس میں حضور نے اصلاح نفس کے تین طریقے اول گناہ سے بچنے کی کوشش دوم دعا اور تیسرے صحبتِ صادقین بیان فرمائے نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

۳۰ دسمبر کو بعد نماز جمعہ حضور نے تقریر فرمائی جس میں انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔

(بدر یکم جنوری ۱۹۰۵ء)

پچودہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۵ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

اس جلسہ میں ۲۶ دسمبر کو قبل از دوپہر حضرت مسیح موعود نے مہمان خانہ جدید میں حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں دین حق کی کمزور حالت کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت کو نظام وصیت کے تحت اشاعت دین کے لئے اتفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر وعصر حضور نے بیت الاقصیٰ میں تقریر فرمائی جس میں آپ نے اپنی بعثت کی اغراض بیان فرمائیں اور بتایا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔

۲۹ دسمبر کو مہمان خانہ جدید میں ایک مجلس ہوئی جس میں باہر سے آنے والے تمام مہمان شریک ہوئے اس مجلس میں خواجہ کمال الدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور اغراجات کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ اس موقع پر حضرت مسیح موعود بھی تشریف لے آئے تو خدام نے حضور سے عرض کی کہ کچھ ارشاد فرمائیں اس پر حضرت اقدس نے نصائح پر مبنی تقریر فرمائی۔ اجاب اس مبارک موقع پر اس کثرت سے تھے کہ ۲۹ دسمبر جمعۃ المبارک کے دن بیت الاقصیٰ کا تمام بیرونی صحن مینار اور کنوئیں اور (حضرت اقدس کے والد صاحب کی) قبر کے ارد گرد دونوں طرف باہر نکلنے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے تھے۔

اس جلسہ میں ہشتی مقبرہ کے انتظام کے واسطے ایک انجنین بنائی گئی جس کا نام ”انجنین احمدیہ کارپورڈاز مصالح ہشتی مقبرہ“ رکھا گیا اس انجنین کے ٹرسٹیز (TRUSTEES) حضرت مسیح موعود نے نامزد فرمائے۔

۱۵ پندرہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۷ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو انجنین ”تشیعہ الاذہان“ کا جلسہ ہوا جس کی رویداد بیان

کرتے ہوئے اخبار ”بدر“ قادیان لکھتا ہے۔

”جلسہ کے شرکاء کا جوش و خروش انہیں جلسہ کی متعین

تاریخوں سے پہلے ہی قادیان پہنچ جانے کا سبب بن جاتا۔ ۲۵ دسمبر کو جلسہ تشیعہ الاذہان کی وجہ سے بھی مہمان دیوانہ داردار المسیح پہنچا شروع ہو جاتے چنانچہ اس کثرت کی وجہ سے وضو وغیرہ کا بار بار انتظام ہونا مشکل ہوتا۔ کھانے کا انتظام بھی ایک ہی جگہ کرنا ضروری ہو گیا چنانچہ ظہر وعصر کی نمازیں بیت الاقصیٰ میں جمع کی گئیں اور حضرت مسیح موعود اندرون خانہ تشریف لے گئے نئے مہمان خانہ کے ساتھ کے میدان میں اجاب جلسہ تشیعہ الاذہان کے لئے جمع ہوئے جہاں چٹپوٹ

اور درپوں کے ایک فراخ فرش کے علاوہ بچوں، میزوں اور کرسیوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، حضرت حافظ عبدالرحیم صاحب پھر حضرت صاحب صدر نے اللہ خور السلوٰۃ والارض الخ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ ہر انجنین ہر شخص اور ہر جماعت کی کامیابی کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا، عاجزی اور گڑ گڑانا اور دونا اور سیح اور تنزیہ بہ باری تعالیٰ کرنا ہے۔“

(بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

۲۷ دسمبر کو حضرت مسیح موعود نے مہمانوں کی خاطر سیر کو تشریف لے گئے۔ اجاب نہایت کثرت سے تھے۔ ہر ایک عاشقانہ طور پر حضور کے دیدار کے واسطے آگے کی طرف دوڑتا تھا۔ اس واسطے بعض دوستوں نے حضور کے ارد گرد ایک حلقہ قرع کی صورت میں ایک جگہ کشادہ بنا دی جس کے اندر حضور چلتے تھے اور زائرین زیارت بھی کرتے تھے

۲۸ دسمبر کو ظہر وعصر کی نمازیں بیت الاقصیٰ میں جمع کر کے پڑھی گئیں اور بعد نماز حضرت مسیح موعود نے بیت الصلوٰۃ کے درمیانے درمیان کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے معانی اور اس پر عمل کا طریق بیان فرمایا نیز باقی ارکان دین پر عمل کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ ۲۹ دسمبر کو دو بجے کے قریب حضور بیت الاقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور نے تقریر فرمائی اور گزشتہ روز کی تقریر کی جو علالت طبع کے باعث حضور مکمل نہ فرما سکے تھے تکمیل فرمائی۔

۲۷ دسمبر کو حضرت حکیم مولانا نور الدین نے ”ضرورتہ الامام“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کی صبح صدر انجنین احمدیہ کا عام اجلاس بیت الاقصیٰ میں ہوا۔ جس میں سالانہ رپورٹ پڑھی گئی اور انجنین کا بجٹ سنایا گیا اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے تقاریر کیں۔

نماز جمعہ سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ”شرک اور اس کی بیچ کنی کے موضوع پر تقریر کی جو اتنے بڑے مجمع میں ان کی پہلی تقریر تھی۔ آپ کے بعد حضرت حکیم مولانا نور الدین نے اپنی تقریر میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جاری کردہ رسالہ ”تشیعہ الاذہان“ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ (حیات نور صفحہ ۲۹۵)

بعد نماز جمعہ حضرت مسیح موعود کے فرمانے پر حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے ایک اور تقریر فرمائی جس میں حصول تقویٰ کی طرف خاص توجہ دلائی

بعد نماز جمعہ اجاب کی روانگی شروع ہو گئی اور اگلے دن تھوڑے آدمی رہ گئے
۲۹ دسمبر کو بعد نماز ظہر وعصر شیخ عبدالرحمان صاحب مدرس نے تقریر کی جس
کے بعد حضرت حکیم مولانا نور الدین نے اجاب کو تلقین کی کہ وہ تفسیر فی
الدین حاصل کرنے کے لئے اپنے میں سے ایک ایک آدمی اور اس کا خرچ
بھیجا کریں تا وہ دین بیکھ کر واپس جائیں اور اپنے اہل شہر کو پیغام حق پہنچائیں۔
دوران جلسہ بیعت قریباً ہر روز ہوتی رہی۔ بیعت کرنے والوں کی کثرت
کے باعث کئی پگڑیوں کی مدد سے بیعت کی گئی۔ بعض آدمی درمیان میں کھڑے
ہو کر حضور کے الفاظ دہراتے اس طرح اجاب بیعت کر سکے۔

سولہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ دسمبر کو انجمن "تشیخ الاذیان" کا جلسہ ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ
مرزا بشیر الدین محمود احمد، حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت حکیم مولانا نور الدین نے
تقاریر کیں۔ حضرت حکیم مولانا نور الدین نے واعظ کے مزگی ہونے کے بارے میں
نہایت لطیف ارشاد فرمائے۔ آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ سب سے
بڑے واعظ انبیاء کرام اور ان کے بعد خالص خدا ہوتے ہیں۔

۲۶ دسمبر کو حضرت مسیح موعود میر کے واسطے تشریف لے گئے۔ اور ضلع
جوق در جوق ساتھ ہوئے۔ یحیوم کی کثرت کے باعث سیر پر جانا مشکل ہو گیا۔
حضور ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور قریباً دو گھنٹے تک خدام کو مصافحہ
کا شرف بخشا۔

۲۷ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں خطبہ جمعہ حضرت حکیم مولوی نور الدین
نے پڑھا۔ نماز ظہر وعصر جمع کی گئی جس کے بعد حضرت مسیح موعود نے خطاب
فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے سورہ فاتحہ کی لطیف تفسیر بیان کرنے کے بعد
جماعت کو تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق و مخلوق دونوں کے
حقوق کی رعایت کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا
زبان سے اسے وحدہ لا شریک مانا جائے۔ ایسا ہی عملی طور سے
اسے مانیں اور مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جاوے۔ اور مخلوق کا
حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی بغض نہ ہو۔ بیشک خدا کا حق بڑا ہے

مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ
ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں۔ جو شخص اپنے بھائیوں
سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔"
تقریر کے بعد حضور نے اجاب سے مصافحہ کیا۔

۲۸ دسمبر کی صبح حضور سیر کو تشریف لے گئے۔ میدان میں ایک جگہ حضور بیٹھ
گئے۔ اجاب نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔ بعض اجاب نے نظیں پڑھیں۔
نماز ظہر وعصر بیت الاقصیٰ میں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود
نے تقریر فرمائی اور گزشتہ روز کے مضمون کو مکمل فرمایا۔
حضور نے فرمایا۔

"جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ
گیا تھا۔ کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی۔ اس واسطے
آج پھر میں تقریر کرتا ہوں۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں جس
قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے
کون سا آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائے گا۔"
ان الفاظ کے بعد حضور نے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی اور قیمتی نصائح
سے نوازا۔

ایام جلسہ میں ہر روز بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ بیعت کرنے والوں کی
کی تعداد بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی کہ لوگوں کا حضور تک پہنچنا اور معمول کے
مطابق حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا ناممکن ہو جاتا۔
اس لئے پگڑیوں کے ذریعہ بیعت کی جاتی۔

(بدر ۹، جنوری ۱۹۰۷ء و تاریخ احمدیت جلد سوئم صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۵)

مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ۱۹ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک جاری رہا۔ اجاب کی
اس قدر کثرت تھی کہ جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ کے علاوہ ارد گرد کی دوکانوں، گھرؤں
اور ڈاک خانہ کی چیتوں پر کھڑے ہو کر لوگوں نے نماز ادا کی۔ حضرت مسیح موعود کی
جیات مبارک میں منعقد ہونے والا یہ آخری جلسہ سالانہ تھا۔

(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

رودادِ چاند

در عہدِ مبارک

حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہ

ستارہاں جلسہ سالانہ

امام یہاں سے اور نو کچھ ہو گا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے۔ سو خدا کرے کہ یہی ہو کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔“

(حیات نور صفحہ ۲۲۲ - ۲۲۵)

۲۸ دسمبر کی صبح جلسہ کی کارروائی انجمن تہذیب الاسلام کے جلسہ سے شروع ہوئی سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ”ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ۲۸ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر جلسہ میں ”محبت الہی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے یہ بتایا کہ محبت کیا چیز ہے اور پھر اس کے مختلف مدارج کی تفصیل بیان کی اور فرمایا اصل محبت کا مستحق وہ ہے جو حسن و احسان میں سب سے بڑھ کر ہے اور جس کا حسن کمال اور جس کا احسان بقا رکھتا ہے۔ (حیات نور صفحہ ۲۲۵)

اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے روح پرور خطبات کے علاوہ درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

”ہم کس طرح ترقی کر سکتے ہیں“ حضرت مرزا یعقوب بیگ اسٹنٹ سرجن
”تہذیب نفس اور اصلاح“ حضرت میر حامد شاہ یا کوٹی
تفسیر آیت ”آخرین منہم لما“ حضرت ڈاکٹر محمد حسین شاہ
یلحقوبہم

”انہ لعلم للساعۃ“ حضرت مولوی محمد حسن امروہوی
”نظام قومی و پردہ کاملہ“ حضرت شیخ یعقوب علی

علاوہ ازیں حضرت مفتی محمد صادق، مولوی صدر الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا۔ چوہدری محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پیش کیا۔

۱۹۰۹ء

۱۹۰۹ء میں ریلوے حکام نے نصف کرایہ کی رعایت دی تھی لیکن دسمبر ۱۹۰۹ء کے جلسہ کے لئے اس رعایت کا حصول ممکن نہ ہو سکا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں کیا جائے۔ (یدر ۹ دسمبر ۱۹۰۹ء)

منعقدہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء کو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صبح موعود و مہدی معہود کے وفات کے بعد خدا تعالیٰ کے سنتِ قدیم کے مطابق ظہور قدرتِ ثانی نے احبابِ جماعت احمدیہ کے زنجی دلوں کو تقویت دی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین کے ہاتھ پر جمع کیا اور مضبوطی سے قائم کر دیا۔ اور ان کے خوف کے حالت کو امن سے بدل دیا۔

شیخ احمدیت کے پرولنے اسے بالہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں جمع ہوئے اور غم و خوشی کے ملے جلے کیفیات کے ساتھ رفتے انگیز دعاؤں سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

۲۶ دسمبر کو دوپہر کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قریباً پونے تین گھنٹے کی تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے اپنی زندگی کی ایک تاریخ بیان فرمائی اور بتایا کہ کس طرح لا الہ الا اللہ سے میری تعلیم شروع ہوئی اور پھر کیونکر میں نے اس میں ترقی کی۔ آپ نے دعا، عقیدہ، محبت، قرآن، اجتماع اور اس کے برکات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اور آخر میں قرآن کریم کی آیت ان اللہ اشتري من المؤمنین الفسھم و اموالھم کی تفسیر فرماتے ہوئے ایمان اور اس کے سرشعبوں کو قرآن کریم و حدیث سے بالتفصیل بیان کیا۔

اس تقریر میں حضور نے یہ بھی فرمایا

”کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے۔ اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اب مرزا یوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سرکٹ چکا ہے۔ ایک شخص جو ان کا



حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول نور اللہ مرقدہ

اٹھارہواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۵ مارچ بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیت الاقصیٰ میں رقت

آمینر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

کثرتِ مخلوق کے باعث چونکہ حضور کی آواز دور تک نہیں پہنچ سکتی تھی اس لئے آپ نے چار افراد کو مقرر کیا کہ وہ آپ کے الفاظ دہراتے جائیں اس طرح سب لوگوں تک آواز پہنچائی گئی سلسلہ احمدیہ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حبیب الہی انتظام کرنا پڑا۔ احباب کی کثرت کے باعث بیت الاقصیٰ ساری بھر گئی تھی لوگوں کو گھروں کی چھتوں اور گلی کوچوں میں کپڑے بچھا کر نماز ادا کرتی پڑی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضرت میر ناصر نواب نے اپنا مضمون سنایا جس میں پیشہ ور احباب کو تلقین کی گئی تھی کہ وہ اپنی کمزوریوں کو رفع کر کے سچائی و دیانت اختیار کریں۔ آپ کی تقریر کے بعد طلباء میں الغامات تقسیم کئے گئے۔

اس کے بعد بورڈنگ ہاؤس کے ایک کمرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی صدارت میں احمدیہ کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف جماعتوں کے صدر اور سیکرٹری شامل ہوئے۔

دوسرے دن ۲۶ مارچ کو حضرت میر صاحب نے نظم پڑھی جس کے بعد جلسہ سالانہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے علم لدنی کے قواعد پر حقائق و معارف کا ایک دریا بہا دیا۔

۲۷ مارچ کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی تازہ نظم سنائی گئی پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے چند آیات قرآنیہ کی لطیف پیرایہ میں تشریح فرمائی آپ کی تقریر کے بعد انجمن "تشیعہ الاذہان" کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔

اس جلسہ میں کثیر جماعت حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئی۔

(حیات نور صفحہ ۴۴۶ - ۴۴۷)

۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول قادیان میں

حضرت نواب محمد علی خان کی کوٹھی سے واپس تشریف لاتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑے اور آپ کی پیشانی پر شدید چوٹ آئی۔ اس وجہ سے حضور کی طبیعت ایک لمبا عرصہ نا ساز رہی جلسہ کے ایام تک زخم پوری طرح مندمل نہیں ہوا تھا۔ حضور کی علالت طبع کے باوجود اس سال جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر منعقد ہوا۔

انیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

علامت طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس جلسہ سے دو دفعہ خطاب فرمایا۔ ۲۵ دسمبر کو حضور نے بعد نماز ظہر "لا الہ الا اللہ" کے فقرہ پر تقریر فرمائی ۲۶ دسمبر کو صبح گیار بجے سے نماز ظہر تک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو صبح گیارہ بجے سے نماز ظہر تک حضرت مولوی محمد احسن امر وہی نے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے "حریرہ دعا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

"ادعو فی استجب لکم" یہ ایک ہتھیار ہے اور بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلنے والے کو کمزور نہ بنائے اسلئے اس ہتھیار سے منکر ہو جانا ہے وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تنکیں میں ایسا بیمار ہوں کہ دہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے یہ میری آخری وصیت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ ہماری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آ جاتا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح کی دونوں تقاریر مدرسہ احمدیہ کے پرانے بورڈنگ کے صحن میں ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو ہی بعد نماز مغرب حضور نے تمام احمدیہ انجمنوں کے عہدیداران و کارکنان سے خطاب فرمایا اور ان کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ (حیات نور صفحہ ۴۷۸ تا ۴۸۶)

(ضروری نوٹ)

شرکائے جلسہ کی تعداد کے ساتھ اگر اُس وقت کے سفر کی صعوبتوں کا اندازہ بھی ہو تو زیادہ از یاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ قادیان میں جب تک ریل گاڑی نہیں آئی تھی (یعنی ۱۹۰۷ء تک) سالہ سے قادیان پہنچنے کا یہ انتظام تھا کہ اس زمانہ میں پرانی قسم کے یکے چلا کرتے تھے۔ مالدار اور درمیانی قسم کے لوگ

حضرت مولانا غلام رسول راجپی، حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی
شیخ غلام احمد (سنے ایمان لانے والے) شیخ عبدالقدوس (سنے ایمان لانے والے) اور
مدرسہ احمدیہ کے چند طلباء نے بھی جلسہ میں تقاریر کیں۔

اکیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ۱۹۱۲ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ۲۵ دسمبر کو بعد نماز ظہر حاضرین جلسہ
خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا

”جب کسی آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھتا جاتا ہے تو حضرت جبریل علیہ
السلام کو حکم ہوتا ہے کہ اس سے تعلق پیدا کرو۔ اس طرح جبریلی رنگ کی مخلوق سے
تعلق اور قبولیت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اب وہ قصہ ایک کہانی کی طرح ہو گیا۔ یہ طاق
مت کرو۔ بڑی شیخی اور فخر کے لئے نہیں تحدیثِ نعمت کے لئے کہتا ہوں کہ میں نے
خود ایسے فرشتوں کو دیکھا ہے اور انہوں نے ایسی مدد کی ہے کہ عقل ذکر، دہم میں
نہیں آسکتی اور انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ دیکھو ہم کس طرح اس معاملے میں تمہاری
مدد کرتے ہیں۔“

پھر آپ نے کوخومع الصادقین کی تشریح کرتے ہوئے صحابہ کرام حضرت محمدؐ
کی کامیابیوں کا تذکرہ فرمایا اور احباب کو تلقین کی کہ لا تموتن الا وانتم
مسلمون فرمانبردار ہو کرو ایسا ہی واعتمو بحبل اللہ جمیعاً ولا
تفرقو پڑھ کر باہمی محبت و الفت اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا اور باہمی دشمنی
اور عداوت اور تفرقہ کو چھوڑنے کی نصیحت کی۔

(حیات نور صفحہ ۵۸۷)

۲۶ دسمبر کو حضور نے گزشتہ روز کی تقریر کا مضمون مکمل فرمایا۔
۲۷ دسمبر روز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیت النور قادیان میں
خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے سورۃ والعصر کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے احباب
جماعت کو نصائح فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر کے علاوہ جلسہ میں درج تقاریر ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی کا
اصل مقصد اور جماعت کے فرائض { حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ

ان پر سوار ہو کر قادیان پہنچا کرتے تھے اور غراب یہ قریباً گیارہ میل کا فاصلہ
پیدل طے کر کے دیار حبیب میں پہنچ جاتے تھے جلسہ سالانہ پر چونکہ آنے والوں
کی کثرت ہو کر تھی اس لئے مرکز سلسلہ کی طرف سے جو ناظم استقبال مقرر
ہوا کرتے تھے وہ مع اپنے معاونین کے بٹالہ پہنچ جایا کرتے تھے اور کام مہمانوں
کے بستر اور ضروری سامان اور پرچیں چسپاں کر کے اپنے انتظام کے ماتحت چھکروں
پر لا کر قادیان پہنچاتے تھے راستہ میں سردی کا موسم ہونے کی وجہ سے جبکہ
اگ جلانے کا بھی انتظام ہوا کرتا تھا۔ تاکہ لوگ آگ تاپ کر سردی کی شدت
سے بچ سکیں چونکہ آنے والوں کی بہت کثرت ہو کر تھی اس لئے اس سڑک پر
جو بٹالہ سے قادیان کو جاتی ہے عموماً گڑھے پڑے ہوتے تھے یہ مختصر حالات اس
لئے ذکر کر دیئے گئے ہیں تاکہ ان کے والی نسلوں کو یہ معلوم ہو کہ ان کے بزرگ کس قدر لگا
برداشت کر کے اپنے امام کی ملاقات کے لئے مرکز سلسلہ جایا کرتے تھے۔

(حیات نور صفحہ ۴۷۷)

بیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ارادہ ۱۹۱۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر کوئی
خاص تقریر کرنے کا نہ تھا۔ آپ کا منشا یہ تھا کہ ہر روز درس دیتے ہی آپ اسی میں وسعت
کر لیں گے۔ مگر ایک دوست کی تحریک پر حضور نے ۲۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر ارٹھائی
گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے ”ناسخ و منسوخ“ کے مسئلہ کی حقیقت
علم حدیث کی ضرورت وغیرہ مسائل بیان کرنے کے بعد جماعت کو تقویٰ باہم اتحاد
و اتفاق اور تفرقہ سے بچنے اور یکمی اور فضول بحثوں کو چھوڑ دینے کی نصیحت فرمائی۔
یہ خلافات کی ضرورت و اہمیت واضح فرمائی۔

خلاصہ تقریر از (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۴۱۲، ۴۱۳)

دورانِ جلسہ روزانہ درس القرآن کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خطاب کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل

تقاریر ہوئیں۔

مدارج تقویٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

قرآن شریف کی خوبیاں حضرت چودہری فتح محمد

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت مولوی محمد احسن امر دہی

ان کے چہروں سے وہ محبت اور خلوص ٹپک رہا تھا جو زبان حال
اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک پداثر سے
محفوظ و مصنون ہے۔“

(حیات نور صفحہ ۶۷۸)

حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول نے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء

بروز جمعۃ المبارک قادیان میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون
حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور جماعت
کا کاروان ایک نئے عزم اور استقلال سے خدائے تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتا ہوا
خدا کی راہوں پر رواں دواں ہوا۔

رودادِ چالیس سالانہ در عہدِ مبارک

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ

پر چلنے سے جماعت کمال ترقی پر پہنچ سکتی ہے مثلاً سیاست سے کنارہ کشی، رشتہ
نامہ میں کٹو کی تلاش، نماز باجماعت و زکوٰۃ کی ادائیگی، حفاظت موانع حضرت مسیح موعود
بارتجہ قرآن کریم وغیرہ

تیس سالانہ جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۴ء

بمقام بیت النور قادیان

اس جلسہ کے متعلق اخبار ”الفضل“ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں بعنوان
”خلافتِ ثانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ“ رقم طراز ہے۔
”نور الدین اعظم کی وفات کے بعد سما پہلا جلسہ سالانہ اپنے معمول کے مطابق
ہوا۔ مگر خدا کے فرشتوں نے اس کو غیر معمولی طور پر کامیاب بنایا۔ عدو نے چاہا کہ
قادیان کی رونق کو کم کرے اور خلافتِ محمود کی عظمت کو نقصان پہنچائے لیکن خدا نے
چاہا کہ اس کے منصوبوں کو پوند خاک کرے اور خلیفۃ المسیح الاول کے الفاظ
”خلیفہ خدا بنا تا ہے“ اپنے جلال کے ساتھ پورے ہوں چنانچہ زمینی اسباب پر
بھروسہ رکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ ان کی مخالفانہ کوششیں کچھ کام نہ آئیں اور
باجود ایم جلسہ کی زیادتی اور قادیان کے سفر کی صعوبت کے رئے احمد پر قربان ہونے
والے زائرین پروانہ وار دیارِ حبیب پہنچے۔ . . .“

حضرت الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۵ دسمبر کو
بیت النور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے بعد جلسہ کا پردگرم شروع ہوا۔

۲۷ دسمبر کی صبح کو حضور نے اپنی پہلی تقریر میں مسئلہ خلافت سے متعلق بعض
اہم آسمانی شہادتیں بیان فرمائیں۔

۲۷ دسمبر کو ہی اپنی دوسری تقریر میں احباب جماعت کو نصائح فرمائیں جن

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی تقریر میں آیت الکرسی کی تفسیر بیان فرمائی، حضرت
خلیفۃ المسیح کی یہ تمام تقریریں ”برکاتِ خلافت“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کے فضل	حضرت منشی فرزند علی
تبلیغ کی اہمیت اور طریقے	حضرت مہر محمد خان
باہمی اتحاد اور ایک امام کی اطاعت	حضرت منشی غلام نبی صاحب
نظام جماعت کی اہمیت	
سیرت النبیؐ کے آئینہ میں حضرت	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
مسیح موعود کی صداقت	
مسئد نیوت و کفر	حضرت مولانا سرور شاہ
خدا کی ہستی کا ثبوت حضرت مسیح موعود	حضرت حکیم غیبی احمد
کے ذریعہ	
مسئد خلافت	حضرت حافظ روشن علی
عہد خلافتِ ثانیہ کے کام	حضرت مفتی محمد صادق
ملک ان خلافت کی سات نسبتیں	حضرت مولانا محمد احسن امر دہی (مضمون پڑھ کر سنایا گیا)
اصحاب السبت سے	میاں عبدالحی صاحب
مذہب کی اغراض	
اس موقع پر مشہور فلسفی شاعر ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کے نوجوان فرزند آفتاب احمد	
نے اپنا مضمون سنایا جس میں جماعت احمدیہ کو خدا کی پاک جماعت مان کر مرکز سے قطع	



حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ

چوبیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء

بمقام تعلیم الاسلام کالج قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء جماعت احمدیہ کے لئے اس لحاظ سے مزید خوشیوں کا سامان لایا کہ احباب جماعت اور زائرین جلسہ کی بہت بڑی تعداد قادیان کی رونق بخشی۔ مگرین خلافت نے اپنی آنکھوں سے جماعت احمدیہ مبائعین کی روشن اور نمایاں فتح دیکھی۔

حضرت خلیفہ المسیح الثانی نے اس جلسہ میں چار دفعہ خطاب فرمایا۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانی کی پہلی تقریر ۲۶ دسمبر کو دوسری ۲۷ دسمبر کی صبح تیسری ۲۸ دسمبر کو بعد اذان کی نماز ظہر و عصر اور چوتھی تقریر ۲۸ دسمبر بعد دوپہر اختتامی اجلاس میں ہوئی۔

آپ نے فخر و میاہات کی بجائے عجز و انکسار سے خدا کی حمد کے گیت گائے اور جماعت کو تنبیہ کیا کہ کس طرح عظیم فتوحات اور فوج در فوج جماعت میں غیروں کی شمولیت نئی ذمہ داریوں کا احکام دلاتی ہے۔ جماعت کو کثرت سے مربیان اور معلمین تیار کرنے ہوں گے۔

سورۃ نصر کی لطیف تشریح و تفسیر کے ساتھ دین حق کے دور اول میں پیش آنے والے خطرات کا شرح بسط کے ساتھ ذکر فرمایا۔ کچھ ابتدائے اسلام کے دردناک حالات کا اثر کچھ بیان کرنے والے کے دل کا سوز اور لحن کا گداز ہزار ہا کے مجمع پر ایک وجد اور رقت کا عالم طاری ہوا۔

الفضل کے رپورٹ نے لکھا کہ

”ہزاروں کا مجمع ہلک ہلک کر رہ رہا تھا اور فرخش زمین کی گریز زاری فرخش کے کنگرے ہلا رہی تھی۔“ (سوانح فضل عمر)

حضور نے ان تقاریر میں ”اسمہ احمد“ اور ”مسئلہ نبوت“ پر بڑی تفصیل سے کلام فرمایا۔ اور کتب معتبرہ کی رو سے عبد اللہ بن سبا کے فتنہ کی پوری تاریخ بیان فرمائی اور جماعت کے دوستوں کو نصیحت فرمائی کہ

”آپ لوگ ان باتوں کو سمجھ کر ہوشیار ہو جائیں اور تیار رہیں فتنے ہوں گے اور بڑے سخت ہوں گے۔ ان کو دور کرنا تمہارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور تمہارے ساتھ ہو۔ اور میری بھی مدد کرے اور مجھ سے بعد آنے والے خلیفوں کی بھی کرے۔ اور خاص

تعلق کرنے والوں پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔

۲۷ دسمبر کو بعد نماز عشاء احمدیہ کانفرنس ہوئی جس میں انجمنوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری اور اخبارات کے قائم مقام موجود تھے۔ اجلاس میں بجٹ پیش ہوا۔ اور اس کی رسمی منظوری دی گئی۔

۲۸ دسمبر کی شب انجمن انصار اللہ کا اجلاس ہوا۔

جلسہ خواتین

اس سے قبل کچھ عورتیں جلسہ لانہ پر حاضر ہوئیں لیکن خواتین کے جلسہ سننے کے لئے کوئی باقاعدہ انتظام نہ ہوتا تھا۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانی کے عہد خلافت کے پہلے ہی سال خواتین کا باقاعدہ جلسہ منعقد ہوا۔ گو اس جلسہ کا پروگرام کافی مشہور نہ ہو سکا تھا۔ پھر بھی جلسہ میں ۴۰۰ کے قریب خواتین شریک ہوئیں۔

۲۹ دسمبر کو حضرت خلیفہ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے صحابیات کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے احمدی خواتین کو بھی بڑے کام کرنے کی ترغیب دلائی۔

حضور کے خطاب کے علاوہ خواتین کے جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

حضرت والدہ صاحبہ میاں عبدالحی صاحب

(عمر حضرت خلیفہ المسیح الاول)

حضرت امتدالحی (بنت حضرت خلیفہ المسیح الاول)

غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرم الہی صاحب

غلام فاطمہ صاحبہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحق

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی

محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ غلام احمد صاحب

محترمہ استانی باجوہ صاحبہ نے ایک مضمون پڑھا

حضرت حافظ مولانا غلام رسول

وزیر آبادی اور حضرت مولانا غلام رسول

راجپکی نے خواتین سے وعظ فرمایا نیز ماسٹر ماموں خان صاحب نے تقریر کی۔

۲۹ دسمبر کو خواتین میں حضور کی تقریر کے بعد بیعت ہوئی۔ ۱۰۰ سے زائد خواتین نے بیعت کی۔

طور پر کرے۔ کیونکہ ان کی مشکلات مجھ سے بڑھ کر اور بہت زیادہ ہوں گی۔ دوست کم ہوں گے اور دشمن زیادہ۔۔۔۔۔“
حضور کی یہ تقاریر اتوار خلافت کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

اس جلسہ میں حضور نے جماعت کو قرآن کریم کے پہلے پارہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہونے کی خوشخبری دی۔ ترجمہ کی جلد دست مبارک میں پکڑ کر آپ نے فرمایا۔ ”جب محبت کرنے والے اور محبوب لوگ دیر کے بعد ملتے ہیں تو ان کو تحفہ دیا جاتا ہے میں جماعت کو اس جلسہ پر یہ تحفہ پیش کرتا ہوں جس سے زیادہ بیش قیمت اور کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔“

جلسہ کے لئے احباب چونکہ بکثرت ۲۵ دسمبر ہی کو تشریف لائے تھے اس لئے حضور کے ایماء پر ۲۵ کو ہی جلسہ شروع کر دیا گیا اور ۲۵ تاریخ کو کارروائی حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی تقریر سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مدرسہ احمدیہ اور مبلغین کالج کے متعدد طلباء نے جدا جدا عنوانوں پر تقاریر کیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی چند تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے
احمدی جماعت کا نصب العین کیا حضرت مولوی سید سرور شاہ ہونا چاہیے۔

ام المائتہ شیخ عبدالرحمان فاضل
ہم احمدی کیوں بنے حضرت حافظ روشن علی
اختلاف سلسلہ حضرت میر محمد اسحاق
اصحاب القبل حضرت مولوی غلام رسول راجپوری
اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ سنائی گئی۔

دوران جلسہ درس قرآن مجید مردوں اور عورتوں دونوں میں ہوتا رہا۔

جلالہ خواتین

جلسہ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا جس کا آخری حصہ یہ تھا۔

”جس طرح پچھلے سال عورتوں کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا اس سال بھی انتظام کیا گیا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس سال ایسا انتظام کر دیا جائے کہ مردوں کے جلسہ میں ہی عورتوں کے لئے ایک علیحدہ پردہ دار جگہ بنادی جائے تاکہ وہ بھی لیکچر سن لیں۔ اس سے ان کو پہلے سے زیادہ لیکچر سننے کا موقع مل جائے گا اور وہ جماعت کی سالانہ ترقی کی رپورٹ بھی سن سکیں گی۔“

حضور کے اس اعلان کے نتیجہ میں پہلے کے مقابلہ میں عورتوں کی ایک بڑی

تعداد جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان آئی۔

اس سال حضور کے ارشاد کے مطابق تعلیم الاسلام کالج کے سینٹرل ہال کی گیلریاں احمدی مستورات کے واسطے مخصوص کر دی گئی تھیں اور پردہ کا پورا بندہ لست کر دیا گیا تاکہ مستورات اور ائندہ نسل کی ماؤں کو بھی تقریریں سننے کا موقع مل سکے۔

پچیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۴ دسمبر کی صبح پہلی تقریر میں حضور نے وقتی حالات کے مطابق متفرق امور پر پردوشنی ڈالی۔

۲۴ دسمبر کی دوپہر دوسری تقریر میں حضور نے جماعت کو اس کے قرائن اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ مدعیان اسلام کن غلط عقائد میں گرفتار ہیں اور بہت سی باتیں قابل اصلاح ہیں اور جماعت کا فرض بنتا ہے کہ ان کی اصلاح کریں۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے تیسری تقریر ”ذکر الہی“ کے عنوان پر فرمائی۔ اس تقریر کو تصوف اسلام کا بہترین خلاصہ اور عطر کہنا چاہیے اس میں ذکر کی اہمیت اس کی اقسام اس کے آداب و اوقات بتانے کے علاوہ تہجد کے لئے اُٹھنے کے بہتر طریق اور نمازیں توجہ قائم رکھنے کے بائیس ایسے عملی طریق بتائے کہ سننے والے وجد میں آگئے۔

دوران تقریر ایک غیر احمدی صوفی صاحب نے رفع یمین کر آپ کیا غضب کر رہے ہیں۔ اس قسم کا ایک ایک نکتہ صوفیائے کرام دس دس سال خدمت لے کر بتایا کرتے تھے۔ آپ ایک ہی مجلس میں سب رازوں سے پردہ اٹھا رہے ہیں۔ حضور کی یہ تقریر پانچ گھنٹے تک جاری رہی۔ حاضرین ایک قدرتی کشش سے مسحور دل جمعی سے تقریر سن رہے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تینوں تقریریں ”ذکر الہی“ کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اختلاف مابین احمدیان وغیر احمدیان حضرت حافظ روشن علی
اختلاف اندرونی حضرت میر محمد اسحاق

سیرت حضرت مسیح موعود

حضرت مفتی محمد صادق

رپورٹ ترقی (دین حق - ناقل)

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ

حضرت نواب محمد علی خان

حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت سید محمد سرور شاہ نے اپنے سفر پنجاب اور

غیر مبائعین سے مباحث کے حالات منسلک۔

۲۹ دسمبر کو لوگ جانے شروع ہو گئے۔ تاہم بیت الاقصیٰ میں بھاری مجمع

تھا جن کے سامنے حضرت چوہدری فتح محمد سیال نے تبلیغ ولایت کے موضوع پر لیکچر دیا۔

حضرت مفتی محمد صادق نے صدائق حضرت مسیح موعود... پر تقریر فرمائی اور بعد نماز

جمعہ حضرت مولوی غلام رسول راجپکی نے تقریر فرمائی۔

تینوں دن جلسہ بیت النور کے وسیع صحن میں ہوئے جو باوجود چاروں طرف

دس دس فٹ زمین شامل کر کے گیدریاں بنانے کے تنگ ثابت ہوا تنگی کو

محسوس کر کے حضور کے فرمانے پر سیرٹھی لگا دی گئی تاچھت پر لوگ بیٹھ سکیں پھر بھی

یہ انتظام انہوہ خلان کے لئے ناکافی ثابت ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کے لئے اعلان کیا گیا کہ جیسا کہ انتظام

چلا آتا ہے اس سال بھی مستورات حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے

کے گھر ٹھہرائی جائیں گی۔ تاکہ مستورات کو اجتماعی فوائد کے علاوہ حضرت اماں جان اور

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اہل خانہ کی پاک صحبت سے مستفیض ہونے کا بھی موقع

حاصل رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۹ دسمبر کو خواتین سے خطاب فرمایا

ایک تقریر ۲۶ دسمبر کو پنجابی میں ہوئی۔

حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی کا وعظ بھی خواتین میں ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہونے پر حضرت سیدہ امۃ الحجی

نے یدریعہ الفضل "مستورات کو توجہ دلائی کہ

"کوشش کی جائے گی کہ مستورات کے جلسہ کا خاص انتظام کیا جائے اور مضامین

اور تقاریر وغیرہ کا قاعدہ پر دو گرام بنایا جائے۔ اس لئے مستورات زیادہ سے زیادہ شامل

ہونے کی کوشش کریں اور مضامین استانی سکنین النساء صاحبہ کے نام بھجوا دیں۔

مستورات کی تقریروں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی دو تقریریں فرمائیگی۔

سلسلہ کے ٹریچر میں اس جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ نہیں ملتی صرف مندرجہ

ذیل مختصری رپورٹ شائع ہوئی۔

"اس دفعہ مستورات بھی پہلے کی نسبت زیادہ آئی تھیں۔ اور ان کا جلسہ بہت عمدہ

اور باقاعدگی کے ساتھ ہوا۔"

یہ خواتین کا پہلا جلسہ تھا جس کا انگ طور پر انتظام کیا گیا۔

۲۸ دسمبر کی تقریر میں حضور نے الہام، کشف، رویا، اور خواب کے فلسفہ پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اور الہام خصوصاً مامورین من اللہ کے الہام کی علامات بیان فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقاریر "حقیقۃ الرویا" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

۲۸ دسمبر بروز جمعہ حضور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو خاص طور پر دعاؤں کی تلقین فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ان تقاریر کے علاوہ جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

شیخ عبدالرحمان مولوی فاضل

دین حق (ناقل) پر اعتراضات کے جواب

حضرت حافظ روشن علی

مسائل مختلفہ مابین احمدیان وغیر احمدیان

حضرت میر محمد اسحاق

مسائل مختلفہ مابین احمدی جماعت وغیر جماعت

حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

غیر مبائعین کے بعض اعتراضات کے جوابات

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

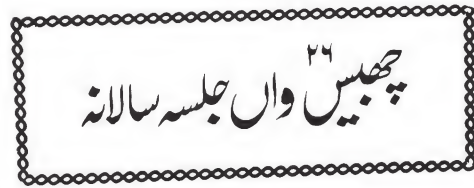
رپورٹ ترقی (دین حق - ناقل)

حضرت مولوی غلام رسول وزیر آبادی

غیر مبائعین اور غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات

حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

صدائق سلسلہ احمدیہ



منعقدہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۶ء

بمقام بیت النور قادیان

جلسہ کی کارروائی کا آغاز ۲۵ دسمبر بعد نماز ظہر ہوا۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے خطاب میں جماعت کو نصائح

فرمائیں اور دین کے علم کے حصول کے آٹھ طریق بتائے۔

ستائیسواں جلسہ لائے

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۱۹ء

بیت النور قادیان

پروگرام کے مطابق جلسہ کا آغاز بعد دوپہر ہونا تھا لیکن اجتماع کثیر کا ذوق شوق دیکھ کر صبح کو بیت الانقضیٰ میں ایک اجلاس کیا گیا جس میں مولوی محمد محفوظ الحق صاحب نے اپنے قبول احمدیت کے بارے میں تقریر کی۔

جلسہ کی باضابطہ کارروائی نمازِ ظہر کے بعد شروع ہوئی اس جلسہ کی صدارت حضرت عبداللہ الہ دین نے کی (الفصل مارچ ۱۹۱۹ء)

ایام جلسہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار ہو گئے تھے جن کا اثر باقی تھا۔ مشتاقِ زیارت مہمانانِ جلسہ کی خاطر آپ نے اپنی بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلسہ میں تقاریر فرمائیں، حسب معمول پہلی تقریر کا موضوع علمی تھا ”عرفانِ الہی“ کے موضوع پر کی جانے والی اس تقریر میں آپ نے ہر قسم کی علمی استعداد رکھنے والوں کے سامنے ان کو سمجھانے والے طریق پر حصولِ قربِ الہی کے ذرائع بیان فرمائے۔

(سوانح فضل عمر ص ۲۳۹)

اس تقریر کی فصاحت و بلاغت نے اپنے بیگانے سب کو حیرت زدہ کر دیا حضور کی ان تقاریر کے بارہ میں آریہ سماج کے مشہور اخبار ”پراکاش“ کی رائے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

”جلسہ میں خاص کشش کا باعث میرزا محمود احمد صاحب کے

لیکچر تھے ہمیں احمدی دوستوں کی عقیدت اور بردباری کی تعریف کرنی چاہیے کہ میرزا صاحب کے لیکچر پانچ گھنٹے تک ہوتے رہے اور وہ سنتے رہے آریہ سماج کے اندر بڑے بڑے دیاکتند لیچرار بھی یہ ہمت نہیں رکھتا کہ حاضرین کو پانچ گھنٹوں تک بٹھا سکے یہاں تو لوگ ایک گھنٹہ میں اکتانے لگ جاتے ہیں ہم اپنے احمدی دوستوں کو ان کے جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔“

(سوانح فضل عمر ص ۲۴۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر ”عرفانِ الہی“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

دوسرے دن کی تقریر میں حضور نے پہلے مختلف نظارتوں اور ان کے کاموں کا ذکر کیا پھر اہل پیغام کی سازشوں اور ان کو دئیے جانے والے چیلنجوں کا ذکر کیا ساتھ ہی جماعت کو اپنا پیغام عام کرنے کی طرف توجہ دلائی، حضور کی ان بصیرت افروز تقریروں کے علاوہ جلسہ میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود کے معجزات اور نشانات حضرت حکیم خلیل احمد مونگیری

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین

حضرت مولانا شیر علی نے جو محکماتِ نظارت کے ناظم اعلیٰ تھے ان محکموں کے قیام کے باعث اور ضروریات کا ذکر کیا اور مختلف نظارتوں کی رپورٹس پیش کی گئیں۔

جمع قرآن حضرت چوہدری فتح محمد سیال
حضرت مسیح نے مسلمانوں پر کیا احسانات حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

مسئلہ نبوت حضرت حافظ روشن علی
حضرت حافظ روشن علی کی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک غیر مبائعین کی درخواست پر ان کے مقرر میر مدثر شاہ صاحب کو حافظ صاحب کے دلائل کو توڑنے کی اجازت دی گئی مگر مدثر شاہ صاحب نے حافظ صاحب کے دلائل کو چھوڑ بھی نہیں اور کچھ اور بھی تقریر شروع کر دی۔ ہر شخص پر ان کے بیان کی نامعقوبیت ظاہر ہو رہی تھی۔ ان کی تقریر کے بعد صدر مجلس حضرت میر محمد اسحاق نے مدثر شاہ کی باتوں کی وہ دھجیاں اٹھائیں کہ وہ اپنی ندامت کو برداشت نہ کرتے ہوئے جلسہ لائے سے اٹھ کر چلے گئے۔

جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور نے چند نکاتوں کا اعلان فرمایا۔ اور پھر اختتامی تقریر فرمائی۔

جلسہ لائے مستورات

مستورات اس دفعہ پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں آئی تھیں جن کا بیت الانقضیٰ میں الگ جلسہ ہوتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔ نیز حضرت حافظ روشن علی، حافظ غلام رسول وزیر آبادی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی اور حضرت مولوی البرہیم نے بھی مستورات کے جلسہ میں تقاریر کیں۔

اٹھائیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء

بیت النور قادیان

اس جلسہ میں عرب، مارشس، سیلون، اٹریس، بنگال، بہار، کلکتہ، ممبئی اور ہندوستان بھر کی دیگر جماعتوں سے سات ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی تقریر ”تقدیر الہی“ کے موضوع پر تھی مسئلہ قضا و قدر کی اہمیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کرنے کے بعد آپ نے اس موضوع پر عالمانہ اظہار خیال فرمایا کہ مسئلہ تقدیر پر ایمان اور وجود باری تعالیٰ پر ایمان لانا لازم و ملزوم ہے۔ پھر وحدت الوجود کے عقیدے کی غلطیاں بیان کرتے ہوئے چھ قرآنی آیات سے نہایت لطیف اور ٹھوس دلائل پیش فرما کر اس عقیدے کا رد فرمایا۔ تقدیر خاص کو آپ نے دھوون میں منقسم فرمایا ایک ایسی تقدیر خاص جس کے ساتھ اسباب بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایک ایسی تقدیر خاص جس کے ساتھ اسباب ظاہری نہیں ہوتے یا اس کے سے موجود ہی نہیں ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تقریر تقدیر الہی کے مسئلہ پر ہر پہلو سے احاطہ کرتی تھی۔ تقدیر کے ضمن میں آپ نے سات روحانی مقامات کا ذکر بھی فرمایا جو تقدیر الہی کے مسئلہ کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اس کے تقاضے پورا کرنے کے نتیجہ میں انسان کو مل سکتے ہیں گویا کہ روحانی ترقیات کے ساتھ آسمان ہیں جن کی رفعتوں پر سب سے اوپر ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں۔ روحانیت کے خزانوں سے بھر لو یہ تقریر ”تقدیر الہی“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ بارش کی وجہ سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے ہال میں کیا گیا مگر اس میں حاضرین کا بیشک ایک تہائی حصہ سما سکا تھا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد حضور ہال میں تشریف لائے مگر جگہ ناکافی دیکھ کر گھر سے ہوئے بادلوں کے باوجود بیت النور ہی میں تقریر فرمائی۔ تقریر کے شروع ہی میں ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ حضور پر چھتری تانی گئی لیکن حضور نے یہ کہہ کر روک دیا کہ ”اس میں بھی خدا کی حکمت ہے۔“ آخر بارش ختم گئی اور مطلع صاف ہو گیا۔ حضور نے اس تقریر میں انتظامی امور پر خطاب فرمانے کے علاوہ بعض علمی مسائل پر بھی روشنی ڈالی خصوصاً مبعود اور عبد کے تعلقات، روح کے خدا سے عہد اور جنت کی حقیقت پر نہایت لطیف بحث فرمائی۔ حضور کی یہ تقریر پانچ گھنٹے جاری رہی اور احباب نے ہمہ تن گوش ہو کر سنی۔

(ریویو آف ریلیجنز فروری ۱۹۱۹ء)

۲۸ دسمبر کو صیغہ جات نظارت و صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹس سنائی گئیں۔

۲۹ دسمبر کو حضور نے لکھنؤ کے اعلان سے پہلے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد سٹراگر چند پریسٹریٹ لائے حضور کی اجازت سے مختصر تقریر کی۔ دوسرے اعلان میں محترم قاضی عبداللہ صاحب نے ”تبلیغ دلائل“ کے عنوان پر تقریر کی حکیم خلیل احمد نے ”حضرت مسیح موعود کے کارناموں“ کے متعلق تقریر کی۔ حضور نے بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے ایک مختصر تقریر کی اور بیعت کے بعد دعا کروائی۔ اس کے بعد اپنی ۲۸ دسمبر کی تقریر کا خلاصہ پنجابی زبان میں بیان فرمایا اور ان کے بعد اسی سلسلہ پر اپنی بقیہ تقریر کی۔

جلسہ میں ہونے والی چند اہم تقاریر درج ذیل ہیں۔
پیشگوئی اور اس کی حقیقت حضرت مولانا غلام رسول راجپکی
مدت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی
مبائعین اور غیر مبائعین میں محاکمہ شیخ عبدالرحمان فاضل
(الفضل ۸ تا ۱۲ جنوری ۱۹۲۰ء)

حضرت سیٹھ عبداللہ الدین بیان کرتے ہیں،
”ایام جلسہ سے تین چار دن پہلے سے ہونے والی بارش کی وجہ سے بڑے بڑے امرا و مرد اور عورتیں چھوٹے چھوٹے نازک بچے سردی اور کچھ میں پیدل چل کر قادیان آئے۔ یکدہ والوں نے اس مشکل سے فائدہ اٹھایا سڑک ناچنچتہ ہونے کی وجہ سے سفر کرنا یکوت میں بھی دشوار تھا دوسرے امرتسر میں منعقد ہونے والے انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے آنے والے مجلسوں کی وجہ سے سڑکوں پر ہجوم تھا تاہم حاضری ۵۰۰۰ تک رہی۔“

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر بارش کی وجہ سے مستورات کو اپنا جلسہ منعقد کرنے میں بہت رکاوٹ پیش آئی۔
(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۱۵)

اٹھائیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء

بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی جس

کیا گیا تھا جس میں عام عورتوں کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ جو مستورات خلیفہ المسیح الثانی کے علمی مضامین کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی تھیں انہیں باقاعدہ مکٹ لے کر شامل ہونے کی اجازت تھی۔ ۲۹ دسمبر کو حضور کے خطاب کے علاوہ جلسہ میں بعض مرد علماء کی بھی تقریریں ہوئیں مستورات نے بھی تقریریں کیں۔

(تاریخ لجنہ جداول ص ۵۲۵)

تیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۲۱ء

بمقام بیت النور قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۸، ۲۹ اور ۲۹ دسمبر کو ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے ہستی باری تعالیٰ کے دلائل اور اس کی صفات بیان فرمائیں۔ شرک اور اس کی باریک درباریکہ اقسام، رویت الہی اور اس کے مدارج اور اس کے طریق حصول پر ایسی زبردست روشنی ڈالی کہ گویا دن ہی چڑھ گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۲۹۱)

حضور کا یہ خطاب کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مشن انگلستان اور ہمارا کام	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
رپورٹ صدر انجمن احمدیہ	حضرت ڈاکٹر رشید الدین
نظارت امور عامہ کی رپورٹ	حضرت مولانا ذوالفقار علی خان
اسلام اور اخلاق فاضلہ	حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ
رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت	ماسٹر علی محمد صاحب
رپورٹ نظارت مال و اپیل چندہ	مولوی عبدالمغنی صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
نبوت پر محمد علی مونگیری کے اعتراضات	حضرت مولانا غلام رسول راجپکی
اور ان کے جواب	
ہندوؤں چوہڑوں وغیرہ میں تبلیغ کی ضرورت	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
خاتم النبیین	حضرت مولانا غلام رسول راجپکی

(الفضل ۵ جنوری تا ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء)

میں جماعت کو تزکیہ نفس کی نصیحت فرمائی نیز دیگر جماعتی امور بیان فرمائے۔ حضور کی ۲۸ دسمبر کی تقریر کا عنوان ”ملائکتہ اللہ تعالیٰ مضمون کے ابتدائی تعارف کے بعد آپ نے ملائکہ کے بارے میں رائج الوقت تصور بیان فرماتے ہوئے اس کی غیر معقولیت کو ثابت فرمایا اور بتایا کہ درحقیقت رائج الوقت تصور ہرگز قرآن و حدیث کی تعلیم پر مبنی نہیں بلکہ وہ تو سمات اور خیالات ہیں جو غیر قوموں سے ماخوذ ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ یہ ایک ایسا غلط تصور ہے جس کے ہونے یا نہ ہونے سے دین میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ نے بتایا کہ فرشتے خدا کی صفات کے منظر سونے ہیں اور اجحہ کے معنی پر نہیں بلکہ صفات کے ہیں جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ آپ نے قرآن و حدیث سے فرشتوں کے سترہ کام ثابت فرمائے۔

تقریر طویل ہو جانے کی وجہ سے باقی حصہ ۲۹ دسمبر کو بیان فرمایا۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے اس لیے طریق بیان فرمائے جن کو اختیار کرنے سے انسان فرشتوں سے زندہ تعلق قائم کر کے فیضیاب ہو سکتا ہے جن میں سے آخری طریق ملائکہ سے فیضیابی کا سورہ بقرہ کی آیت ۲۴۹ سے یہ بیان فرمایا کہ خلیفہ کے ساتھ تعلق ہو آپ نے فرمایا۔

”خلافت سے تعلق رکھنے والوں کی یہ علامت ہوگی کہ ان کو تسلی حاصل ہوگی اور پہلے صحابہ اور انبیاء کے علم ان پر ملائکہ نازل کریں گے پس ملائکہ کا نزول خلافت سے وابستگی پر بھی ہوتا ہے۔“ (ملائکتہ اللہ ص ۱۰۹)

حضور کی یہ بے مثل تقریر ”ملائکتہ اللہ“ کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔

جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر درج ذیل تھیں۔

اسلام کا طریق عبادت بمقابلہ دیگر مذاہب	حضرت مولوی رحیم بخش احمد
حضرت مسیح موعود کے احسانات	حضرت حکیم خلیل احمد مونگیری
صداقت حضرت مسیح موعود	حضرت حافظ روشن علی
اسلام اور دیگر مذاہب	شیخ عبدالرحمن مصری
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ	حضرت میر قاسم علی
مبائعین اور غیر مبائعین میں اختلافات	حضرت مولوی غلام رسول راجپکی
علاوہ ازیں مختلف نظارتوں اور صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹیں بھی جلسہ میں پیش کی گئیں۔	(الفضل ۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

جلد سالانہ مستورات

اس سال بیت الاقصیٰ میں مستورات کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ مردانہ پنڈال میں بھی برعایت پردہ ایک مختصر ساجہ قنادیں لگا کر عورتوں کے لئے مخصوص

جلسہ سالانہ مستورات

بیت الاقصیٰ قادیان

۲۹ دسمبر کو نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خواتین سے خطاب فرمایا۔ جس میں عورتوں کو احکام دین پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے اپنی اس تقریر میں انسانی پیدائش کی غرض و غایت بتاتے ہوئے خواتین کو شرک سے مجتنب بننے کی تاکید فرمائی نیز نماز کی پابندی اور دعائیں کرنے کی تلقین کی۔

جلسہ مستورات میں حضرت حافظ جمال احمد، حضرت مولوی محمد ابراہیم بھاپوری، حضرت حافظ روشن علی اور حضرت حافظ غلام رسول ذریابادی نے بھی خطاب فرمایا۔
(تاریخ لجنہ جلد اول ص ۵۷)

صیغہ تالیف اشاعت، صیغہ تعلیم و تربیت
حضرت چوہدری فتح محمد و حضرت ذوالفقار علی خان

صیغہ امور عامہ کی رپورٹ
ختم نبوت
شیخ عبدالرحمان مصری
سکھ دھرم کا تعلق دین حق (ناقل) سے
شیخ محمد یوسف صاحب
رپورٹ صیغہ مال
حضرت مولوی عبدالمنفی

حضرت ذوالفقار علی خان کی چندے کے لئے اپیل اور حضرت حافظ روشن علی کی مختصر تقریر بھی ہوئیں۔
(الفضل ۴ جنوری ۸۰، جنوری ۱۹۲۳ء)

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال پہلی دفعہ مستورات کا جلسہ سالانہ لجنہ امداد اللہ کی تنظیم کے زیر انتظام حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کی کوٹھی کے وسیع صحن میں ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ گزشتہ تمام جلسوں کے مقابلہ میں ہر پہلو سے اچھا رہا۔

۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے جن ۱۴ خواتین کے دستخط انجمن احمدیہ مستورات کے قیام کی ضرورت پر تحریر کردہ مضمون پر لئے تھے۔ ۲۵ دسمبر کو حضور نے ان خواتین کو حضرت اماں جان کے گھر میں جمع کیا۔ بعد نماز ظہر حضور نے مہربان لجنہ کے سامنے تقریر فرمائی۔ اور لجنہ امداد اللہ کی بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھی اور ایک مختصر تقریر کی اور لجنہ کے سپرد انتظام جلسہ مستورات کر کے اس کے متعلق کئی مشورے دیئے اور اصلاح و رہنمائی جلسہ مستورات سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو خطاب فرمایا۔

تقریر سے پہلے حضور نے علیحدہ کمرہ میں تیس تیس عورتوں سے بیعت لی۔ اس کے بعد حضور نے دین حق (ناقل) میں عورت کا رتبہ۔ احمدی عورت کی ذمہ داریاں، عورتوں کے فرائض اور عورتوں میں ضرورت علم پر مفصل تقریر کی۔
جلسہ مستورات میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

وقات مسیح
فضائل و خدمات حضرت مسیح موعود
حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
صدائت حضرت مسیح موعود
حضرت حافظ روشن علی
انتظامی امور کے بارے میں مضمون
محترمہ امۃ المحی صاحبہ رحمہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
ارکان اسلام
حافظ غلام رسول وزیر آبادی
تربیت اطفال
شیخ عبدالرحمان مصری
عورت کے فرائض
حضرت مولوی محمد ابراہیم بھاپوری
نظام سلسلہ اور اس کی کامیابی
حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ
(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۲۲ء)

اکیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۲ء

بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے بعض تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور احباب جماعت کو مختلف برائیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ پھر نفس کی نیکیوں کا ذکر کیا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر کر کے احباب کو اصلاح نفس کی طرف متوجہ کیا۔

۲۸ دسمبر کی تقریر حضور نے "نجات" کے موضوع پر کی۔ آپ نے فرمایا: "جو مضمون میں آج بیان کروں گا۔ وہ ذات باری کے سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے اور اس لحاظ سے انسانی نقطہ نگاہ سے سب سے اہم مضمون ہے اور وہ مضمون ہے "نجات" کیونکہ انسان کو نجات کی ضرورت ہے۔ اگر نجات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔"

اس کے بعد مضمون کے علمی اور عملی پہلو کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر اصل مضمون پر تفصیل سے بحث فرمائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی علماء احمدیہ کی تقاریر درج ذیل ہیں۔

نبوت حضرت مسیح موعود
نبیوں کو کس طرح پہچانا جاتا ہے
حضرت مولوی محمد سرور شاہ
حضرت حافظ روشن علی
صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ
حضرت سید محمد سرور شاہ
مولوی شاد اللہ سے آخری فیصلہ
حضرت مولوی عمر دین شملوی

تینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

بمقام بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حاضرین جلسہ کے خطاب فرماتے ہوئے بیرون ممالک میں تبلیغ کو تششوں کا ذکر فرمایا اور تمام جماعت کو تبلیغ کے میدان میں قدم رکھنے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اسی مضمون (مسئلہ نجات) کا دوسرا حصہ بیان فرمایا جو آپ نے ۱۹۲۲ء کے جلسہ میں شروع فرمایا تھا۔ جس میں مسئلہ کفارہ کے دلائل اور تفصیلات غیر معمولی وسعت اور اتہائی باریکی نظر سے پیش فرمائیں۔ ان کا تجزیہ کر کے مسئلہ کا بے بنیاد ہونا ثابت کیا۔

حضور کا یہ خطاب کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی لیکچر اور { حضرت میر قاسم علی احمد بیگ اور مخالفین کے اعتراضات

نبوۃ مسیح موعود حضرت مولوی سید سرور شاہ

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

صدائق حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

محمد علی مونگیری کے اعتراضات کے جواب حضرت حکیم خلیل احمد مونگیری

رپورٹ صیغہ ہائے نظارت نصر اللہ خان صاحب

کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کر سکتی حضرت مرزا شریف احمد

مدکانوں کے حالات اور ان کے متعلق حضرت ماسٹر محمد شفیع اسلم

فتنہ ارتداد کے مقابلہ کی اہمیت حضرت منشی فرزند علی خاں

فتنہ ارتداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داریاں حضرت چوہدری فتح محمد سیال

مال کی رپورٹ حضرت عبد المعنی

حالات تبلیغ غیر ممالک حضرت مفتی محمد صادق

بائیسبل کی پیشگوئیاں حضرت مفتی محمد صادق

سلسلہ احمدیہ کا عیسائیت پر حملہ اور اس کا اثر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے پہلے حضرت سید زین العابدین نے مختصر سی تقریر میں سکھوں میں تبلیغ کا ذکر کیا جس کے بعد سردار غراں

سنگھ صاحب جو سکھوں کے مذہبی پیشوا تھے کو پیش کیا جنہوں نے کلمہ پڑھ کر قبول حق کا اعلان کیا۔ ۲۸ دسمبر کو سردار صاحب نے پنجابی زبان میں اپنے قبول حق کے بارے میں ایک مفصل تقریر کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر سے پہلے خواتین نے بیعت کی حضور نے خدائے واحد کی محبت واحسان کے موضوع پر خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب کے علاوہ جلسہ مستورات میں درج ذیل تقریر ہوئیں۔

امریکہ کی عورتیں ان کے کام اور تبلیغ دین حضرت مفتی محمد صادق

وفات مسیح حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

احمدی خواتین کے فرائض حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

اخلاق حسنہ حضرت آمنہ الحق رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مضمون ہمیشہ وصاحبہ حضرت میر حامد شاہ

حضرت مسیح موعود پر بعض اعتراضات کے جواب حضرت حکیم خلیل احمد مونگیری

نبوت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

تربیت اولاد حضرت سید سرور شاہ

خواتین کو نماز جمعہ مولانا غلام رسول وزیر آبادی نے پڑھائی جس کے بعد

لجنہ اما رائڈ کی رپورٹ پیش کی گئی۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام رسول نے وعظ فرمایا۔

مولوی صاحب کی تقریر کے دوران ہی احمدی خواتین نے اپنے زیور اور لوٹ وغیرہ چند

میں دینے شروع کر دیے۔ اسی وقت ۴۰ طلائیاں اور ۱۱۳ تقریری زیورات اور چھ سات سو

روپیہ جمع ہو گیا۔ (الفضل ۸ جنوری ۱۹۲۴ء)

تینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۴ء

بمقام بیت النور قادیان سے ملحقہ میدان

دوران سال بعض واقعات کی وجہ سے یہ جلسہ خاص اہمیت کا حامل تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یورپ کے حالات کا بنفس نفیس جائزہ لیا تھا اور ان بیت فضل عمر کا سبب بننا درکھا تھا۔ انھوں نے ان مسائل میں مذہب کے نام پر حضرت مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کا خون ہوا تھا۔ جس سے احمدیوں کے جذبات کا عجیب عالم تھا۔ مہمانوں کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب تھی۔ سفر کے لئے موٹر سروس ٹانگے اور

جلسہ سالانہ مستورات

برمکان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

۲۸ دسمبر کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے خواتین کو حضرت مسیح موعود کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر حسب ذیل تھیں۔

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

وفات مسیح ناصری حضرت حافظ روشن علی

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

حقوق برادری و ہمسائیگی حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

دعوت حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی

اخلاق فاضلہ اہلیہ صاحبہ حضرت میر محمد اسحق

تقریر اہلیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی

مندرجہ بالا تقاریر کے علاوہ جلسہ میں مجسمہ امامہ اللہ کی سالانہ رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ اور حضرت ائمہ الحق بیگم صاحبہ رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

چونتیس جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ ہر کام نصرت الہی سے ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جبر نہیں کرتا دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اسی کے حکم سے ہوتا ہے لیکن ہماری جماعت کے کاموں کے متعلق یہ خصوصیت ہے کہ وہ تقدیر عام کے ماتحت ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد ارشاد خداوندی سے اس کے مرسل نے رکھی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں برکت دے ہمارے قلوب درست کرے ہماری کمزوریوں کو معاف کر کے اپنے فضل سے اس کام کو سر بلندی عطا کرے جس کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا پھر حضور نے احباب سمیت لمبی دعا کر دوائی،

(در خلاصہ) الفضل دسمبر ۱۹۲۵ء

ٹم ٹم کا انتظام تھا۔ جلسہ گاہ بیت النور کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں پہلے سے ڈیڑھ گنا بڑی تیار کی گئی تھی۔ اندازہ تھا کہ دس ہزار آدمی وہاں سما سکیں گے لیکن جگہ تنگ ثابت ہوئی۔ جلسہ میں غیر احمدی رؤس دینے بھی شرکت کی جن کو بالعموم نواب محمد علی خاں اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کے ہاں بٹھرایا گیا۔ ان میں سے اکثر نے بیعت کر لی۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ عالم تھا کہ گول کمرے میں مختلف دفتوں میں چھ ہزار سے زائد افراد نے حضور سے ملاقات کی جس میں حضور کے ۲۷ گھنٹے صرف ہوئے۔

۲۷ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اجاب جماعت کو استغفار اور دعا کی طرف توجہ دلائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے ”بہائی ازم کی تاریخ و عقائد“ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس سے دنیا پر پہلی بار یہ حقیقت ظاہر ہوئی کہ بہائیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ بہاد اللہ صاحب کا دعویٰ خدا ہونے کا تھا۔

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے پہلے افغانستان میں مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کی شہادت کا ذکر فرما کر قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا کہ دین حق میں محض ازتداد کی سزا ہرگز رجم اور قتل نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور نے اپنے سفر بلاد اسلامیہ و یورپ کے واقعات اور اس سفر کے تیس عظیم الشان برکات و فوائد بیان فرمائے اور جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر درج ذیل ہیں۔

دین حق (ناقل) اور دیدک ہرم کا مقابلہ حضرت میر قاسم علی

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ حضرت مفتی محمد صادق

مغربی افریقہ کی حالت اور ہمارا میدان عمل { حضرت مولانا عبدالرحیم نیر

اور ہماری ذمہ داری شیخ عبدالرحمان مصری

پیشگوئیوں کے اصول حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

وفات مسیح ناصری حضرت مفتی محمد صادق

ذکر حبیب

اسلامی شریعت موجودہ زمانہ اور ہر ایک { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

ملک کے لئے موزوں ہے

غیر مسلم اقوام ہند میں تبلیغ دین حق (ناقل) { حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیاں جو { حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

حال میں پوری ہوئیں

سداقت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ”گناہوں سے پاک ہونے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے طریق“ پر دو دن تک علمی لیکچر دیا۔ حضور نے اس مقبول کا عنوان اپنی ایک بہت پرانی روایہ کی بنا پر ”متہاج الطالبین رکھا۔ ”متہاج الطالبین“ اسلامی اخلاق و تصوف کے لطیف اور باریک مسائل کا انسائیکلو پیڈیا اور روحانی بیماریوں کے علاج کی بیاض ہے جس میں امراض قلب و روح کی تشخیص اس کے اسباب اور اس کے علاج کے علاوہ صحت روحانی میں ترقی کر کے مجرب علمی و عملی نسخے درج ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۵۱۹)

حضور کی یہ تقریر ”متہاج الطالبین“ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

جلسہ میں ہونے والی تقاریر علماء سلسلہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ حضرت منشی فرزند علیخان نے حضرت میجر محمد لکھنوی کی طرف سے پڑھا

ویدک دھرم اور دین حق (ناقل) میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر ”فاروق“

مجلس معتمدین کی رپورٹ حضرت مفتی محمد صادق

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

مولوی محمد علی صاحب کے خلاف بیان حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی

سیرت حضرت مسیح موعود شیخ عبدالرحمان مصری

سکھ ازم حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر ”نور“

ضرورت وصیت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

ضرورت تبلیغ حضرت مولوی عبد الرحیم نیر

افریقہ میں تبلیغ دین ملک محمد حسین صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت حافظ روشن علی

جماعت احمدیہ اور سیاسیات ہند حضرت چوہدری فتح محمد سیال

تربیت جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری امور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد

حضرت مسیح موعود پر مخالفین کے اعتراضات { حکیم خلیل احمد صاحب موگیہری

اور ان کے جواب

شعبہ مال کی رپورٹ حضرت منشی فرزند علی خان

گزشتہ سالوں کی نسبت سفر کی سہولت رہی عام طور پر موٹریں چلتی رہیں

جن کا کرایہ سوار دپہ فی سواری تھا بلکہ اور کم تم بہت کم چلیں۔

جلالانہ مستورات

برمکان حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی قادیان

۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں

حضرت حافظ روشن علی، حضرت پیر سراج الحق نعمانی، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین

حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی اور حضرت قاضی سید امیر حسین نے خواتین کے

جلسہ میں تقاریر کیں۔ مستورات میں سے اہلیہ صاحبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل اور اہلیہ صاحبہ

حضرت حافظ روشن علی نے تقاریر کیں۔

۲۸ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے سالانہ رپورٹ

پیش کی اور اراکین لجنہ کا آئندہ سال کے لئے تقرر کیا گیا اور ہدایات دی گئیں۔

بیعت

جلسہ کے ایام میں بیعت کرنے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد ساڑھے چھ سو

کے قریب تھی۔ بیعت کرنے والوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد پہلے سے زیادہ

تھی بعض غیر مبالغین نے بھی بیعت کی۔



منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو جلسہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے ہوا۔

۲۷ دسمبر کو دوپہر کو جماعت سے خطاب میں حضور نے متفرق ضروری امور

بیان فرمائے اور دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا ذکر کیا نیز جماعت کو نصح فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے مسئلہ نبوت پر تقریر کی اور پنیتیس عنوان بیان فرمائے جو

نبوت کے مسئلہ کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ پھر ان میں سے دو عنادین اول نبوت کیا

چیز ہے؟ دوم نبی کا کیا کام ہے؟ کا انتخاب کر کے اس پر تقریر کی۔ پھر اس پر اعتراضات

اور ان کا مدلل جواب دیا۔ پھر نبی کا کام بیان فرمایا۔

اس دفعہ جلسہ میں مختلف مذہب و ملت کے اصحاب تشریف لائے اور

اچھا اثر لے کر گئے۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ حضرت مولوی فرزند علی خان

تقویٰ و تزکیہ نفس حضرت مولانا محمد سرور شاہ

شامل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا میر محمد اسحق

مسئلہ نبوت کی وضاحت شیخ عبدالرحمن مصری

ہندو تہذیب و تمدن پر دین حق کا اثر شیخ محمد یوسف صاحب

حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر { حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ

مشرق کی طرف آنا اور اس کے دلائل

سفر ہندوستان کے حالات حضرت مولوی ظہور حسین بنجارا

کے گراؤنڈ میں، قادیان

۲۶ دسمبر کی صبح جلسہ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے ہوا۔
۲۷ دسمبر کی دوپہر کو حضور نے ان امور کے متعلق جو جماعت کو دوران سال پیش آئے اور آئندہ پروگرام کے متعلق ایک روح پرور تقریر فرمائی۔
۲۸ دسمبر کو حضور نے جلسہ میں اختتامی تقریر فرمائی جو حضرت مسیح موعود کے کارناموں پر تھی۔ حضور کی یہ تقریر سہ پہر تین بجے شروع ہوئی اور رات دس بجے تک جاری رہی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

خطبہ استقبالیہ	حضرت فرزند علی خان
فضائل نبوی	حضرت حافظ روشن علی
دیدوں کی تعلیم اور موجودہ ہندو مذہب	شیخ محمد یوسف صاحب
مسئلہ تثلیث	حضرت مفتی محمد صادق
جماعت احمدیہ کی خدمات دین	حضرت حکیم خلیل احمد موگیچری
تربیت اولاد	مولوی عبدالسلام صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول
سیرت حضرت مسیح موعود	حضرت مولانا محمد سرور شاہ
دیہاتی ترقی کے ذرائع	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ہندوؤں کا دین حق (ناقل) پر حملہ اور اس کے مقابلے کا طریقہ	حضرت مولوی عبدالرحیم تیر
یورپ میں اُمم اسلامیہ کی حالت اور جماعت احمدیہ کا فرض	حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی
صداقت حضرت مسیح	حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
رپورٹ صیغہ جات	حضرت مولوی ذوالفقار علی خان
سیّد دلاور شاہ صاحب نے سامعین کے اصرار پر اپنی سرگزشت مختصراً پیش کی۔	

ایک ملکانہ بچہ نے جس کی عمر سات آٹھ سال تھی تلاوت کے بعد ایک جربستہ تقریر کی جس میں جماعت کی خدمات کا جو ملکانہ قوم کے متعلق تھیں شکر ادا کیا۔
حضور کی اختتامی تقریر سے پہلے محمد ابراہیم صاحب فیروزپوری نے جو ایک غیر احمدی ہیں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے عقیدت کا اظہار ایک پُر جوش تقریر کے ذریعہ کیا۔

اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت غیر احمدی احباب بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے۔ انہوں نے جلسہ کی تقریروں اور دوسرے معاملات کے متعلق بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان میں سے مزارعہ عرفان بیگ صاحب پشاور کلکٹر اگرچہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ کبرسنی کی حالت میں دور دراز کا سفر سردی کے موسم میں طے کیا۔ ان

بیعت کی غرض و غایت اور اس کے فوائد حضرت حافظ روشن علی صاحب کرام (حضرت محمد) اور رفقا مسیح موعود کی قربانیاں

سیرت حضرت مسیح موعود حضرت مفتی محمد صادق
صداقت مسیح موعود حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

صینہ لائے صدر انجمن احمدیہ و نظارت کی حضرت ذوالفقار علی خان کارگزاری کی رپورٹ

۲۶ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں ۴۷ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔
(الفصل ۴، جنوری ۱۹۲۶ء)

۱۹۲۶ء میں پہلی بار سالانہ جلسہ کے موقع پر بڑے بڑے پوسٹر تعلق کئے گئے جن میں سالانہ جلسہ کا اعلان اور پروگرام درج تھا نیز اس سال ہمانوں کو بادل سے قادیان تک پہنچانے کے لئے پہلی بار موٹروں کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال قادیان کے مشرقی جانب سخت پل کے قریب بسراؤں کو جانیوالی سڑک کے قریب ایک وسیع جگہ پر جلسہ خواتین منعقد ہوا۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں حضرت حافظ روشن علی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مفتی محمد صادق، حضرت سید سرور شاہ، حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی، ڈاکٹر شہناز خاں صاحب اور حضرت قاضی امیر حسین نے خواتین سے خطاب کیا۔ خواتین میں سے

حضرت سارہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ امام اللہ، دختر ملک بکت علی صاحبہ علیہ ملک کرم الہی صاحبہ اور علیہ صاحبہ حضرت حافظ روشن علی صاحبہ تقاریر کیں۔ سیکرٹری لجنہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اور آئندہ سال کے ارکین کا تقریر ہوا۔

پونے دوسو کے قریب مستورات نے بیعت کی۔
اس سال زمانہ دستکاریوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔

چھتیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء
بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

کے علاوہ سرمدی علاقہ کے بھی بعض معزز اصحاب آئے تھے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے بھی اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ خط اور تار دی تھی۔ مگر بعض مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ (الفضل ۲ جنوری ۱۹۲۸ء)

اس سال مرکز میں متعدد مقامات سے اطلاعات آئیں کہ دشمنان دین حق اور دشمنان سلسلہ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر حملہ کی سازش کر رہے ہیں۔ بعض معزز غیر احمدی دوستوں نے حضور کو اس سلسلہ میں انتہائی گھبرائٹ کے خطوط لکھے۔ بیسیوں لوگوں نے مندر خواہیں بھی دیکھیں جن میں خطرہ دکھایا گیا تھا۔ ان وجوہ کی بنا پر جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ لانے کے موقع پر حضور کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس دفعہ جلسہ گاہ زنانہ کا انتظام ایک بڑے احاطہ میں اندرون قصبہ کیا گیا۔ جو ناکافی ثابت ہوا۔

۲۳ دسمبر کو حضور نے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور اپنے دست مبارک سے بعض افسران کو بھیجے لگائے اور ہدایات دینے کے لئے ایک مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد زنانہ جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور کارکن خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اصلاح المومنات کے موضوع پر عورتوں میں تقریر فرمائی۔

خواتین کے جلسہ میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ، حضرت صوفی غلام محمد، حضرت حافظ روشن علی، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی عبدالرحیم تیرا اور حضرت مفتی محمد صادق نے خطاب کیا۔

عورتوں میں سے رضیہ صاحبہ پرنسپلٹ مجلس مدرسہ خواتین تے اسکول کی رپورٹ پڑھی بیکریٹری لجنہ نے رپورٹ پیش کی اور صاحبزادی امتہ اسلام نے مضمون پڑھا۔ (تاریخ لجنہ جلد اول ص ۱۰۱)

بیعت: ہر جلسہ کے موقع پر اڑھائی سو مردوں اور سوا دو سو کے قریب عورتوں نے بیعت کی۔

سینتیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۱۹۲۸ء کو یہ تاریخی اہمیت حاصل تھی کہ اس سال حضرت مسیح پاک کی قادیان میں ریل آنے کے متعلق پیش گوئی پوری ہوئی چنانچہ ۱۹ دسمبر کو پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ

المسیح الثانی، قادیان اور قریبی علاقوں کے کثیر تعداد میں احباب کے ساتھ ریل پر قادیان پہنچے۔ بہت دعاؤں کے ساتھ شاندار استقبال ہوا۔ بینرز میں سے ایک پر یہ شعر بھی لکھا تھا۔ ۷

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے

یہ میرے صدق دعویٰ پر مہر الہ ہے

ریل گاڑی جاری ہونے کی وجہ سے احباب کم خرچ پر پہنچتے قادیان پہنچے جس سے تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ہندو اور غیر احمدی احباب بھی کثرت سے آئے غیر از جماعت مہمانوں میں شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی کے صاحبزادہ خواجہ سجاد حسین صاحب اور خان بہادر نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بھی تھے۔ (مؤخر الذکر مخلص احمدی ہوئے) ان کے علاوہ سرکاری عہدیدار جن میں مجسٹریٹ، وکلاء بیرسٹر، روس علی گڑھ اور اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر شامل تھے۔ بڑی کثیر تعداد میں آئے تھے۔

غیر مسلموں میں بنارس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر سکھ راج قابل ذکر ہیں۔ گردو نواح کے ہندو سکھ بھی شریک ہوئے۔ مالابار، کابل اور ماریشس سے بھی مہمان آئے تھے۔

۲۳ دسمبر کے بعد قادیان آنے والوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ محکمہ ریلوے کو معمول کے مطابق گاڑیوں کے علاوہ اسپیشل ٹرین روزانہ چلانی پڑی جو ۲۸ دسمبر تک جاری رہی۔

اس مرتبہ جلسہ گاہ کو گزشتہ سال کی نسبت سوا گنا بڑا بنا گیا۔ اس کے باوجود حضور کی تقریر کے وقت جگہ کی کمی محسوس ہوئی۔

جلسہ پر مکانات کی قلت کا یہ حال تھا کہ مہمانوں کے قیام کے لئے منتقلینے والوں رات بھاگ دوڑ کر بعض مالکان مکانات کو اپنے اپنے مکان کے ایک ایک کمرے میں مع اہل و عیال گزارہ کرنے پر آمادہ کر کے ان کے بقعہ حصے خالی کرائے۔ ہندوؤں سے بھی مکانات لینے پڑے۔ قادیان کے مضافات میں پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے کبیر (ایک قسم کی گھاس) بالکل پیدا نہیں ہوئی تھی۔ لہذا گورداسپور اور نارنگ ریلوے اسٹیشنوں سے پرانی کی ایک ایک گاڑی لائی گئی۔

(خلاصہ الفضل جنوری ۱۹۲۹ء)

۲۶ دسمبر کو باوجود علالت و نقاہت کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا اور احباب کو تلقین کی کہ ہماری دعا حقیقی ہوتی چاہیے۔ جو دعا عرش کو نہیں ملتی وہ اس جسم کی طرح ہے جو بلاروح کے ہو اور اس تلوار کی طرح ہے جو کٹہ ہوا اور بجائے مفید اثر پیدا کرنے کے ویلے لٹھیلیں کے مطابق دعا کرنے والے کو کاٹ دیجی ہے کیونکہ ایسی دعا خدائے خالق ارض و سما سے تخر ہوتی ہے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

اٹیس وال جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۹، ۲۸، ۲۷ دسمبر ۱۹۲۹ء

بمقام، ملحقہ میدان بیت النور قادیان

جلسہ سالانہ کے لئے ہندوستان کے ہر حصہ اور ہر طبقہ کے لوگوں کے علاوہ بیرونی ممالک کے اصحاب بھی تشریف لائے۔ ہمارا اور افریقہ کے احباب بھی شامل ہوئے۔ بکنی معزز فیہ احمدی اور غیر مسلم اصحاب اور بعض غیر مبائع احباب بھی موجود تھے۔ ۲۷ دسمبر کو صبح کے ایکاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں احباب کو خصوصیت سے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ ۲۸ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے حضور نے بعض اہم جماعتی امور پر روشنی ڈالی۔

۲۹ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کیے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کو جاری فرماتے ہوئے خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی روداد حسب ذیل ہے۔ حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد خان صاحب ذوالفقار علی خان نے ناظر ضیافت حضرت میر محمد اسحاق کی طرف سے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ اس کے بعد ایک ہندو لالہ آتم پرکاش نے تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا اظہار کیا۔

حضرت مسیح موعود پر اعتراضات اور ان کے جواب { حضرت مولوی اللہ دت

ہندو تمدن اور ہندوستان پر اس کے اثرات { حضرت چوہدری فتح محمد سیال
عقو کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم { حضرت مولوی شیر علی
حضرت مسیح موعود کا اسود { حضرت مولانا عبدالرحیم نیر

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو رہنمائی کے کس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے تھے { حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

مسئلہ اسود { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ختم نبوت { حضرت مولوی غلام رسول دایچی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبایاں { شیخ عبدالرحمن مصری
برہموازم اور دین حق { قاضی محمد اسلم صاحب

۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کی ترقی کے ذرائع بتائے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کے مقابلہ پر تفسیر القرآن لکھنے کے چیلنج کا بھی اعادہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے فضائل القرآن کے عنوان پر ایک اہم سلسلہ تقاریر کا آغاز فرمایا جو (استثناء ۱۹۳۳ء تا ۱۹۳۵ء) کے جلسہ تک جاری رہا۔ حضور کی تقریر کے دوران بارش ہوتی رہی۔ لیکن احباب کے اصرار پر حضور نے تقریر جاری رکھی اور دو گھنٹہ تقریر کی اور پھر دعا کرائی۔ حضور کی یہ تقریر فضائل القرآن کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

ریل کی سہولت کی وجہ سے مستورات کثرت سے آئیں۔ ۲۷ دسمبر کو وقت محروس کر کے راتوں رات چٹائیوں کے ذریعے باپردہ احاطہ میں وسعت پیدا کی گئی۔ اس موقع پر باوجود علالت طبع کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مستورات سے خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور نے فرمایا:

"اگر پہلے تم نے اپنی حالت میں تبدیلی نہیں کی تو اب اپنی حالت

میں تغیر پیدا کرو۔ مخلوق خدا کی بھردری کرو۔ کسی کی مصیبت کو اپنے

مصیبت سمجھو۔ دکھ میں شامل ہو۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بڑی

نازیں پڑھا ہے اس کا نماز پڑھنا کفائدہ دیتا ہے جیسا کہ اس کا

وجود ان کے لئے مفید نہ ہوا۔ پس اپنی زندگی اور اپنے وجود کو مفید بناؤ۔

خواتین کے جلسہ سے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ، حضرت مفتی محمد صادق

حضرت چوہدری فتح محمد، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، ڈاکٹر محمد رمضان صاحب،

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی، حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹا پوری، حضرت حافظ غلام

ذری آبادی اور حضرت مونی غلام محمد نے خطاب کیا۔

عورتوں میں سے محمودہ بیگم دختر ڈاکٹر مسید غلام حسین صاحب، اہلیہ صاحبہ

حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹا پوری، افتخار بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد حسین صاحب، بیگم بیگم

صاحبہ بیوہ حکیم غلام محمد صاحب نے تقاریر کیں اور سیکرٹری جتے سنگھ لالہ پورٹ

پڑھی۔

بارش کی وجہ سے ۲۸ دسمبر کو دوپہر دو بجے کے بعد جلسہ ختم کرنا پڑا۔

بیعت: در جلسہ پر تقریباً ۳۰ مردوں نے اور ۱۰۰ عورتوں نے بیعت کی۔

بائیں کی تاریخی حیثیت حضرت مفتی محمد صادق
حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بعد پانچ سکھوں نے قبولیت حق کا اعلان کیا۔

جلسہ لازہ مستورات

۲۸ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جس میں خواتین کو علم سیکھنے کی طرف اور ہر جگہ لجنہ کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ نیز لجنہ کے بعض اہم فرائض بیان فرمائے۔
خواتین کے جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رپورٹ لائبریری	حضرت سیدہ ام طاہرہ
فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ
حفظانِ صحت	حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ
دین حق اور مغربی عورت	حضرت شیخ یعقوب علی
احدیث نے عورتوں کے لئے کیا گیا	سیکرٹری لجنہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ
انسانی زندگی کا مقصد	سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
کفایت شعاری کے فوائد	زبدہ بیگم صاحبہ
خصوصیات احمدیت	الہیہ صاحبہ ملک کرم الہی صاحبہ
صداقت حضرت مسیح موعود	مریم بیگم صاحبہ الہیہ حضرت حافظہ روشن علی
وفات مسیح نامری	حضرت مولوی محمد براہیم بقا پوری
شفقت	حضرت مولوی غلام رسول راجپکی
بد رسومات کی اصلاح	حضرت حافظہ غلام رسول وزیر آبادی

چونکہ ایک اہم بات دراشت اور راج کے بارے میں پیش ہونے والے قانون کے متعلق احمدی مستورات سے اپیل کرنا تھی کہ وہ بھی اس حق کے حاصل کرنے کے لئے تائید کریں۔ اس لئے ۳۰ دسمبر کے جلسہ کے لئے اعلان کیا گیا۔ یہ جلسہ صبح ۱۰ بجے سے بارہ بجے تک منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی نے بڑی وضاحت کے ساتھ مسئلہ کو پیش کیا۔

جمعیت ہر جلسہ لازہ کے موقع پر جمعیت کرنے والی خواتین کی تعداد

۲۲۱ تھی۔

انٹالس ۳۹ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب فرمایا۔
۲۷ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں حضور نے اہم جماعتی امور کے بارے میں خطاب فرمایا۔
۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقع پر نثر و دہ کے جانے والے مضمون کو تیسرے سال بھی جاری رکھتے ہوئے تقریر فرمائی۔ یہ تقریر د گھنٹے جاری رہی۔

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطبہ استقبالیہ	حضرت مولوی اللہ دتہ
اقتصادیات دین حق	حضرت چوہدری فتح محمد سیال
سنائن دھرمیوں میں تبلیغ دین حق	حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر "نور"
دین حق اور برہمنوازم	قاضی محمد اسلم صاحب
صداقت حضرت مسیح موعود از روئے	حضرت مولوی اللہ دتہ
تورات و انجیل	{

اجلئے نبوت از روئے قرآن مولوی عبدالغفور صاحب

رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو { حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

حضرت مسیح موعود نے کس رنگ میں پیش کیا { حضرت مفتی محمد صادق

حضرت مسیح موعود کی عبادت الہی مولوی محمد یار صاحب

برکات خلافت صدافت خلافت احمدیہ شیخ محمد امین صاحب

واقع صلیب مسیح نامری حضرت میر تقی علی

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ افریقہ اور برما سے بھی جلسہ میں

شرکت کے لئے اجاب آئے غیر احمدی اور غیر مسلم معززین بھی تشریف لائے جبکہ

ریلوے کی طرف سے پیش ٹرینیں چلائی گئیں۔

اس سال روشنی کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ کھجے گاڑ کر لمپ لگائے گئے

تھے منارۃ المسیح پر گیس کی روشنی کی گئی جو دور دور تک نظر آتی تھی۔ اسٹیشن والوں نے

بٹالہ اور قادیان کے اسٹیشنوں پر گیس جی کا انتظام کیا۔

جلسہ لائے مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۴ دسمبر کو "تقدیر اور دعا" کے موضوع پر خواتین سے خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں حضرت مولوی شیر علی، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی محمد ابراہیم بٹا پوری اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی مستورات سے خطاب کیا۔

مستورات میں سے محترمہ حضرت سیدہ ام طاہر، حضرت سیدہ سارہ بیگم زبیدہ خاتون صاحبہ پٹور، افتخار اختر صاحبہ لاہور، محمودہ خاتون صاحبہ منٹگری، معصومہ رشید صاحبہ امرتسر اور استانی مریم صاحبہ نے تقاریز کیں۔

بیعت ۲۹ دسمبر کی صبح تک ۵۴ مردوں اور قریباً ۲۵۰ عورتوں نے بیعت کی۔
۳۰ دسمبر کو بھی بعض اجاب نے بیعت کی۔

چالیس واں جلسہ لائے

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

مہمانوں میں اعلیٰ قابلیت اور حیثیت کے غیر احمدی، غیر مبلغ، ہندو سکھ اور یورپین سمجھی شامل تھے۔ کئی دوست افریقہ کے دور دراز ممالک سے بھی تشریف لائے۔ محکمہ ریل والوں نے مسافروں کی سہولت کے لئے مختلف ٹرینوں کے ساتھ مزید بوئیاں لگائیں اور ۲۵ دسمبر کو تین اسپیشل ٹرینیں بھی چلائی گئیں۔ جلسہ گاہ کو سال گزشتہ کی نسبت مزید وسیع کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اجاب جماعت سے ۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب سے قبل دعا کروائی اور اپنے خطاب میں اجاب جماعت کو خصوصاً دعا کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے جلسہ کو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا نیز جلسہ کے ایام میں اپنے اوقات کو صحیح طور پر استعمال کرنے اور عبادت اور دعاؤں میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی۔

۲۷ دسمبر کو اجاب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم امور کا تذکرہ فرمایا نیز جماعت کی موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے صبر کے متعلق نہایت لطیف مضمون فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے جلسہ لائے ۱۹۲۸ء کے موقع پر

شرع کئے جانے والے مضمون "فضائل القرآن" کے چوتھے حصہ کو بیان فرماتے ہوئے مضمون کو جاری رکھا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی دیگر تقاریر علمائے سلسلہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

خطبہ استقبالیہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر

مذہب کی ضرورت حضرت چوہدری فتح محمد سیال

توحید کے متعلق اسلام کا { حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

نقطہ نظر بمقابلہ دیگر مذاہب اسلام میں اخلاق فاضلہ حضرت مولوی عبدالرحیم نیر

اسلام اور دیگر مذاہب میں { شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور"

ماہ الامتیاز وفات مسیح میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فازن"

ختم نبوت میں ہمارا اور دیگر مسلمانوں { حضرت مولوی عبدالغفور

کا نکتہ نظر حضرت مسیح موعود کی شانِ حکیمیت عدلیت حضرت مولوی جلال الدین شمس

انبیاء علیہم السلام کی آسمانی بادشاہت حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ

شام کے تبلیغی حالات حضرت مولانا جلال الدین شمس

نیز حضرت مولوی سر در شاہ نے بھی خطاب فرمایا۔

جلسہ لائے مستورات

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خواتین سے خطاب فرمایا جنہوں نے اپنے اس خطاب میں عورتوں کی مالی قربانیوں کی تعریف کرنے کے ساتھ ساتھ مستورات کو مالی قربانی کے علاوہ سلائی، تعلیم، معاشی وغیرہ میں دوسری عورتوں سے بڑھنے کی تاکید فرمائی۔

مستورات کے جلسہ میں ڈاکٹر شاہ نواز صاحب، حضرت مولوی غلام رسول راجیکی، حضرت مولوی شیر علی، حضرت میر قاسم علی، حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے بھی تقاریز کیں۔

مستورات میں سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ، استانی مریم بیگم صاحبہ، بیگم حضرت حافظ روشن علی، مبارکہ محمودہ صاحبہ عرفانی نے مضامین پڑھے۔ اور حضرت سیدہ ام طاہر نے لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی۔

بیعت ۲۹ دسمبر کو اجاب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم امور کا تذکرہ فرمایا نیز جماعت کی موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے صبر کے متعلق نہایت لطیف مضمون فرمایا۔

اکتالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور دعا کی کہ اس سورۃ میں جو ہدایات ہمارے متعلق ہیں ان کو پورا کرنے کی خدا ہمیں توفیق دے۔ اور ان کے جواب میں جو اہم وعدے ہیں۔ اس کا فضل محض اپنی رحمت سے وہ وعدے پورے فرمائے نیز فرمایا ”کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے۔ اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے۔ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سائے میں تمام دنیا آرام پائے گی اور تمہارے قلوب وہ زمین ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی معرفت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔“

۲۷ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی و انتظامی امور بیان فرمائے،

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے ۱۹۲۸ء کے موقع پر شروع کئے جانے والے مضمون ”فضائل القرآن“ کے پانچویں حصہ کو بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا،

”بعض مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو سستی باری تعالیٰ کے مضمون کی طرح اتنی وسعت حاصل ہوتی ہے کہ ان کو خواہ کتنی بار بیان کیا جائے ان میں تکرار پیدا نہیں ہو سکتی۔ فضائل القرآن کے مضمون میں بھی تکرار نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اتنے معارف ہیں کہ چاہے ساری دنیا مل کر قیامت تک انہیں بیان کرتی رہے وہ کبھی ختم نہ ہوں گے۔“

اس جلسہ میں گئی جلنے والی تقاریر علمائے سلسلہ احمدیہ کی تفصیل درج ذیل ہے

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب	پس باری تعالیٰ
حضرت مولوی ٹھہور حسین بخارا	سلسلہ خلافت
حضرت چوہدری فتح محمد سیال	دین حق (ناقل) اور بالشویزم
مولوی غلام احمد صاحب	حضرت مسیح موعود کا علم کلام
میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر ”فاروق“	حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ
شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر ”نور“
فلسفۂ احکام شریعت حقہ
حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
اجرانے نبوت از نئے صحف سابقہ
حضرت حکیم مولوی فضل الرحمان
تہذیب و تمدن
حضرت مفتی محمد صادق
دفات حضرت مسیح ناصری
حضرت مولوی جلال الدین شمس
مولوی شامہ اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ
قاضی محمد نذیر صاحب لائپزور

بیز ایک مصری جرنلسٹ مسیحا نے جو اپنے ایک رفیق کے ساتھ جلسہ میں موجود تھے اپنا ایڈریس پڑھا جس میں حضور سے اظہار عقیدت کیا گیا تھا۔ اور ایک ہندو نوجوان نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں بیانی نظیں پڑھیں۔

۲۸ دسمبر کو ایک قرار داد پاس کی گئی کہ ”مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے مطالبات مسلمانوں کے لئے بہت مفید اور ضروری ہیں اور اس کے خلاف یوٹی کانفرنس الہ آباد کی تجاویز مسلمانوں کے لئے ضرر رساں اور نقصان دہ ہیں پس ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے پیش کردہ مطالبات کو ہی صحیح مطالبات سمجھے۔ ہم مسلم کانفرنس کے مطالبات کی تائید میں ہر ایک قسم کی امداد کا وعدہ کرتے ہیں۔“

بیعت: جلسہ سالانہ کے موقع پر ۳۹۰ مرد حضرات نے بیعت کی۔

حاضری گزشتہ سال کی نسبت اتنی زیادہ تھی کہ باوجود یکہ جلسہ گاہ کی اصلاح کی گئی تھی اور ایسیج کے دو طرف گیلیاں بنائی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی جلسہ گاہ تکانی ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضور نے قادیان کی خواتین کو دایں بھجوا دیا تاکہ باہر سے آنے والی خواتین جلسہ سن سکیں۔ اور ہدایت فرمائی کہ خواتین کی جلسہ گاہ بھی ہر سال بڑھائی جائے اور تحریک فرمائی کہ لادڈ اسپیکر بھی ضروری ہے جس کے لئے عورتیں چندہ جمع کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا،

”جس طرح اعصاب اور رگوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں اور مردوں کے تعاون کے ساتھ دنیا کا نظام چلتا ہے۔ دنیا کی ساری اقوام کی عورتیں اپنے حقوق کے لئے جھگڑ رہی ہیں۔ لیکن احمدی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ بجائے جھگڑنے اور حقوق طلبی کی جدوجہد کے دین حق (ناقل) نے جو ان کو حقوق دیئے ہیں ان کا استعمال کرنا سیکھیں اور ان حقوق کا علم حاصل کرنے کے لئے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں۔“ نیز فرمایا کہ ”حقوق سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہو تو قربانی کرو۔“ نیز آپ نے نظام کی پابندی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسہ خواتین سے حضرت مولوی غلام رسول دزیر آبادی اور مولوی محمد ابراہیم بٹاپوری

نے بھی خطاب فرمایا۔

خواتین میں سے محمدی بیگم صاحبہ، اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حثمت اللہ صاحبہ، زبیدہ صاحبہ، روشن بخت صاحبہ حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح استانی مریم بیگم صاحبہ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

بیالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

جلسہ پر ہندوستان بھر کے علاوہ افغانستان اور سیلون سے بھی احباب تشریف لائے تھے۔ نیز صاحب حیثیت معزز غیر احمدی، غیر مبالغ، ہندو اور سکھ حضرات بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

اس سال جلسہ سالانہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آیا۔ اور سخت سردی کے باوجود منتظبین اور کارکن سخت مشقت اٹھا کر روزہ داروں کے لئے افطار و سحر کے وقت کھانا پہنچاتے رہے۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے ابتدائی حالات کا تذکرہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود مہانوں کی آمد پر اپنا کھانا مہانوں کو پیش کر دیتے اور خود چوڑوں پر گزارہ کرتے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اس وقت کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے کہ

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ كَانِ اَكْلِي
فَحَصْرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْاَهَالِي

کہ ایک وہ وقت تھا کہ دسترخوان کے بچے ہوئے مگر ٹے مجھے ملتے تھے مگر اب یہ حالت ہے کہ سینکڑوں خاندانوں کو اللہ تعالیٰ میرے ذریعے رزق دے رہا ہے۔ گویا ایک وہ وقت کہ گھر کی مستورات مہان کو بوجھ سمجھتی تھیں اور کھانا دینے سے انکار کر دیتی تھیں اور حضرت اقدس نے آٹھ پہر کے رتنے رکھے اور کہا یہ وقت کہ (جلسہ سالانہ پر) گزارا آدمی یہاں آتے ہیں اور ان کا رزق ان کے آنے سے پہلے یہاں پہنچ جاتا ہے اور چوبیس گھنٹہ میں ایک منٹ بھی لنگر خانہ کی آگ سرد نہیں ہوتی۔

۲۷ دسمبر کو دوسرا اجلاس میں اپنی دوسری تقریر میں حضور نے اہم جماعتی امور بیان فرمائے اور ضروری ہدایات دیں۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اختتامی تقریر حضرت مسیح موعود پر دہی کے موضوع پر

فرمائی جو کہ نہایت پر معارف اور بے حد ایمان افروز تھی۔

جلسہ میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، مولوی ظہور حسین صاحب بخارا اور میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے بھی تقاریر کیں۔

بیعت: ہر اس جلسہ پر ۲۸ دسمبر کی رات تک بیعت کرنے والوں کی تعداد ۳۶۴۴ شمار کی گئی جن میں معزز تعلیم یافتہ اور بارسوخ احباب کے علاوہ بعض غیر مبالغین بھی شامل تھے۔

جہان لائے مستورات

اس سال جلسہ گاہ کو کافی وسیع کر دیا گیا تھا۔ پھر بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت بہنوں کو ارد گرد کے مکانات میں بیٹھنا پڑا۔

حضور نے ۲۷ دسمبر کی صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب فرمایا حضور نے اپنے اس خطاب میں فرمایا کہ

آج کل عورتوں کا تعلیمی ڈگریاں لین فیشن ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ پہلے

جنون تھا جہالت کا اب جنون ہے علم کا۔ حالانکہ یہ بھی ایک

جہالت ہے۔ حضور نے جماعت احمدیہ کی ضروریات کو واضح کرتے

ہوئے فرمایا کہ ہماری ضروریات ایسی ہیں کہ ہمیں ڈگریوں کی ضرورت

نہیں۔ خواتین کو چاہیے کہ وہ علم دین سیکھیں۔ ادھر بھی حقیقی علم ہے

اس کے بغیر انسان جاہل ہے۔

مستورات کے جلسہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقا پوری، حضرت شیخ یعقوب علی زوفانی، حضرت مولوی غلام رسول راجپکی، حضرت مفتی محمد صادق، بابا حسن محمد خان صاحب مولوی ظہور حسین صاحب بخارا اور میاں احمد دین صاحب نے خطاب فرمایا۔

مستورات میں سے سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ، رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد

صاحب، زینب بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم احمد دین صاحب، زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو

محمد نواز صاحب، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، صالحہ بیگم صاحبہ (ام داؤد) اہلیہ حضرت

میر محمد اسحق نے تقاریر کیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر نے لجنہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

تینتالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۳۴ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۶ دسمبر کو اپنی افتتاحی تقریر میں خدا تعالیٰ کے

فضل اور احسانات جو اس نے جماعت احمدیہ پر کئے، بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان فرمائے، حضور نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کلبے حد احسان ہے کہ اس نے اس دفعہ پھر اس

مقام پر تسبیح و تحید اور توحید کا موقع ہمیں عطا کیا یہ وہ بستی ہے جسے اس

ضلع کے لوگ بھی نہیں جانتے تھے بعض دفعہ حضرت اقدس کے والد ماجد

کے گھر سے دوست بھی حضرت اقدس کا نام سن کر کہتے کہ ہمیں معلوم

نہیں تھا کہ مرزا غلام مرتضیٰ کا کوئی اور بیٹا بھی ہے ان حالات میں اللہ تعالیٰ

نے آپ کو خبر دی کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ہماری مدد تمہارے لئے نازل

ہو دنیا میں تمہارا نام پہچانا جائے نیز فرمایا دنیا میں ایک نذیر آیا

پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا

اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

آپ سب جانتے ہیں کہ کتنے زور آور حملوں سے ہر ایک کا دل حضرت

مسیح موعود کے لئے فتح کیا گیا۔“

جماعت احرار نے اس سال قادیان میں ایک اجتماع کر کے دھمکی دی تھی کہ

وہ جماعت احمدیہ کو مٹا دیں گے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا،

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم قادیان کو مٹا دیں گے یا ہم نے اُسے

مٹا دیا ہے لیکن ہر عقل مند انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ قادیان کو

فتح کرنے والا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا بلکہ قادیان ہی دنیا کو فتح کر رہی ہے“

۲۷ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور

نے اہم جماعتی امور اور وقتی حالات کے بارے میں تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے حضرت مسیح موعود کی وحی کے موضوع

پر گزشتہ سال جلسہ لائے کے موقع پر کی جانے والی تقریر کے مضمون کو مکمل فرمایا۔

جلسہ میں ہونے والی علماء سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فلسفہ احکام شریعت و ادائیگی زکوٰۃ حضرت مولوی عبدالمعنی خان

اجرائے نبوت مولوی محمد سلیم صاحب

حضرت مسیح موعود کا علم کلام حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں حضرت مولوی ظہور حسین نجارا

تقریر مسیح ناصری کی جدید تحقیقات حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

ہستی باری تعالیٰ پر دینسرفاضل محمد اسلم صاحب

پیشگوئی اسماء احمد حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

مسئلہ خلافت حضرت مولانا جلال الدین شمس

غیر مالک میں تبلیغ دین حضرت الحاج مولوی عبدالرحیم تیر

اسلام کے اصول تعلیم کو کیسے نظم اور { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

سوشلزم پر کیا توفیق ہے۔

بیعت : ہر جلسہ کے موقع پر ۵۵ افراد نے بیعت کی۔
احمدی تاجران کی نمائش بھی نظارت امور عامہ کے تحت لگی۔

جلسہ لائے مستورات

اس سال زمانہ جلسہ گاہ کی توسیع کی گئی۔ عارضی قناتیں لگا کر باقاعدہ راستے

اور دروازے بنائے گئے۔ جلسہ گاہ کے انتظام کے لئے منظمہ جلسہ گاہ، ایسیج، بیعت

نمائش، ٹکٹ، اور تقسیم ٹکٹ و استقبال مقرر کی گئیں۔ رپورٹرز اور انکسپٹریس مقرر کی گئیں۔

لجنہ کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ جلسہ گاہ کے انتظام کو اتنے تفصیلی طور پر سرانجام دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۸ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا جس

میں عورتوں کو دین کی خاطر سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا،

”اصل کام ہر احمدی مرد اور عورت کا قربانی ہے۔ تو ہر ایک

عورت مرد سادہ زندگی بسر کرے کیونکہ ہم کو نہیں معلوم کیا کیا قربانیاں

کرنی پڑیں گی۔ دیکھو اگر یہ سب عادت ڈالیں کہ جو ہوا وہ خرچ

کر دیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں صاف حکم ہے کہ اپنے مال میں نہ بخل کرو

نہ اسراف۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ جب دین کے لئے ضرورت ہوگی تو کچھ

بھی دینے کے لئے نہ ہوگا۔“

پھر حضور نے عورتوں کو مانتہ سے کام کرنے اور آمد پیدا کرنے کی تلقین فرمائی

حضرت خلیفۃ المسیح کے علاوہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقا پوری، حضرت مفتی محمد صادق

اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب نیشنل نے بھی مستورات سے خطاب فرمایا۔

خاتون مقررات کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وفات مسیح ناصری استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

عورت کے فرائض اولیٰ کیا ہیں زبیدہ بیگم اہلیہ محمد نواز صاحب

اسوہ صحابیات (حضرت محمد) سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ

پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود حیات بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقا پوری

تعداد ازدواج سعیدہ صادقہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالسلام عمر صاحب

رپورٹ لجنہ امام اللہ حضرت ام طاہرہ صاحبہ حرم خلیفۃ المسیح الثانی

نیز رحمت النساء صاحبہ بنت مولوی رحمت علی صاحب، اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر

شفیع احمد صاحب اور افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ ملک ظفر الحق صاحب نے بھی جلسہ میں

تقاریر کیں۔

چوالیس^{۴۲} واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ رمضان المبارک کی تاریخوں میں آیا اور جلسہ کے معاً بعد یعنی ۲۸ دسمبر کو عید الفطر اجماع جماعت نے قادیان میں منائی خطبہ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ارشاد فرمایا۔
۲۵ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضور نے احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا

”قرآن مجید میں سورۃ الفاتحہ کی ابتداء اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کی گئی ہے جس میں یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ دنیا کے

ہر گوشے میں دین حق (ناقل) کے قبول کرنے والے پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم چاروں طرف دین حق (ناقل) کو پھیلایں اور اس جلسہ کو بہت بابرکت کرے جیسے اس جلسہ کے ساتھ ہی عید آگئی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے لئے روحانی طور پر بھی عید کا وقت میسر کرے۔

مزید فرمایا۔

ہر فرقہ ہر دین اور مذہب کے لوگ احمدیت کی طرف کھینچے چلے آئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ یہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔

۲۶ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے تحریک جدید کے مقاصد اور ان کی اہمیت بیان فرمائی۔

۲۷ دسمبر کی تقریر میں حضور نے ”احمدیت اور سیاسیات عالم“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اصل تقریر شروع کرنے سے قبل حضور نے احرار کے فتنہ پیدا کرنے کی سازش کا تذکرہ فرمایا۔ تقریر کے دوران حضور نے لیگ آف نیشنز اور اس کی ناکامی کے اسباب بتائے اور دین حق کی تعلیمات کی روشنی میں امن عالم کے ذرائع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اور آخر میں اسلامی لیگ آف نیشنز کا خاکہ بیان کرتے کے بعد جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ خیالات دنیا میں پھیلایں تا دین حق اور احمدیت کی برتری ثابت ہو۔ جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وجود باری تعالیٰ کے متعلق فلاسفوں کے غلط اندازے { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

امریکہ کا تبلیغی مشن صوفی مطیع الرحمان صاحب

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

ختم نبوت از روئے اقوال المہدیین و بزرگان سلف { مولوی محمد سلیم صاحب

خلافت احمدیہ کے منکرین کا معاندانہ رویہ مولوی غلام احمد صاحب فاضل

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا عشق { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

موجودہ زمانہ میں دین حق (ناقل) کے خلاف عیسائیت کی جدوجہد { مولوی محمد یار عارف صاحب

عیسائیوں کے قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کے جوابات حضرت مولوی جلال الدین شمس

احمدیہ مشن کے حالات حضرت مولوی محمد صادق

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ کے پہلے روز ۲۵ دسمبر کو خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور کی تقریر ”تربیت اولاد“ کے متعلق تھی۔

اس سال جلسہ خواتین میں درج ذیل تقاریر ہوئیں :-

ذکر حبیب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

احمدی عورت کی حیثیت ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب

ارکان دین حق (ناقل) کی پابندی میں ہماری نجات ہے { صاحبزادی امۃ الشریعہ بیگم

عورت کے حسن اخلاق سے گھر جنت بن جاتے ہیں { سیدہ فضیلت صاحبہ سیاح کوٹ

احمدیت کی ترقی طبقہ منسواں میں کیونکر ہو سکتی ہے۔ { زبیدہ خاتون صاحبہ اہلبہ بابو محمد نواز صاحب

تحریک جدید اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

عورتوں کا قومی ترقی میں حصہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ

رپورٹ لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ ام طاہر

پینتالیس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

بمقام ملحقہ گراؤنڈ بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو جلسہ لانے کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے

مختصر خطاب فرمایا اور اپنے بچپن کے زمانے میں ہوتے والے ایک ابتدائی زمانے کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”اس جلسہ میں جمع ہونے والے حضور سے افراد غریب تھے۔ ان میں سے بہت ہی کم ایسے تھے جو متوسط درجہ کے کہلا سکیں اور اس نیت سے جمع ہوئے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جسے دشمن سرنگوں کرنے کی کوشش کر رہا ہے ہم اسے سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔ بدری صحابہؓ نے کہا تھا یا رسول اللہ! بیشک ہم کمزور ہیں اور دشمن طاقتور۔ مگر وہ آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ہماری لاشوں کو روڈ نہ ہوا نہ گزے۔ یہی قلبی کیفیت قادیان کے اس جلسہ میں جمع ہونے والوں کی تھی۔ ان بے سہارا یتیم افراد کے دل سے نکلے ہوئے خون نے عرش الہی کے سامنے فریاد کی جن کو دنیا حقیقہ و ذیل سمجھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا اور ان کے آنسوؤں سے ایک درخت تیار کیا جن کا پھل تم سوا اگر ان سے اتنا بڑا باغ تیار ہو گیا ہے تو اگر تم بھی اپنے آپ کو اسی طرح قربانیوں کے لئے تیار کرو۔ تو کر دو درخت پیدا ہو سکتے ہیں۔“

۲۷ دسمبر کے دو سہرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے دوران سال

ہونے والی جماعتی ترقیات اور اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء سے شروع ہونے

والے عالمانہ مضمون ”فضائل القرآن“ کا چھٹا اور آخری حصہ بیان فرمایا۔ حضور نے

۴ سال پر محیط اس عظیم الشان مضمون کے اختتام پر فرمایا کہ

”غرض قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی اور کسی کتاب

کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس

فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے اگر

کوئی وید کا پیر دے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا پیر دے تو وہ میرے سامنے

ہے تو وہ میرے سامنے آئے اگر کوئی انجیل کا پیر دے تو وہ میرے سامنے

آئے اور قرآن کریم کا کوئی ایسا استعارہ میرے سامنے رکھ دے جس کو میں بھی استعارہ سمجھوں پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی پیش نہ کر دوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے لیکن اگر پیش کر دوں تو اُسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔“ (فضائل القرآن صفحہ ۴۳۹)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معجزاتِ ہستی باری تعالیٰ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
فلسفہ طرئی نماز حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

اچھوت اقوام کی موجودہ بیداری سے { حضرت الحاج مولوی عبدالرحیم نیر
جماعت احمدیہ کی طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے

قرآن مجید میں نسخ کے عقیدہ کا ابطال حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ

سکھوں کے لئے مسلمانوں سے اتحاد مفید { سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر ”نور“
ہو سکتا ہے یا ہندوؤں سے

حضرت مسیح موعود کے اثر کی وجہ مسئلہ {
وفاتِ مسیح کے بارہ میں لوگوں کے خیالات مولوی محمد یار صاحب عارف
میں تغیر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں {
جو حضرت مسیح موعود کی آمد سے پوری ہوئیں۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل {
جن میں آپ منفرد ہیں۔ حضرت مولانا ابوالعطاء

والہنگانِ خلافت کی منکرانِ خلافت پر { ملک عبدالرحمان صاحب خدام
فضیلت

محمدی بیگم کی پیشگوئی پر ایک نظر حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ

حالاتِ تبلیغ جزائر شرقیہ الہند مولوی رحمت علی صاحب فاضل

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو مستورات سے خطاب فرمایا۔

جس میں خواتین کو اعمالِ صالحہ سبب لانے کی طرف توجہ دلانی نیز مستورات کو تحریکِ جذبہ کے مطالبات پر خصوصاً سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔

خواتین کے جلسہ سے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

اور جناب مولانا ابوالعطاء صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

مستورات میں سے روشن بخت صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب، صاحبزادی

امتہ الرشید بیگم، زبیدہ خاتون صاحبہ، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور سیدہ فضیلت

صاحب نے خواتین سے خطاب کیا۔ حضرت سیدہ ام طاہرہ نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

اس سال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں لاڈواپیکر کا استعمال ہوا۔

حضور نے مردانہ جلسہ کا دین تقریر کرتے ہوئے منتظبین کو خواتین کی طرف سے موصول ہونے والی شکایت کی طرف متوجہ کیا کہ ان کی جلسہ گاہ میں لاڈواپیکر کا انتظام نہیں کیا گیا۔ اور بدایت فرمائی کہ آئندہ سال مستورات کے جلسہ میں بھی لاڈواپیکر کا انتظام کیا جائے۔

بیعت بر جلسہ سالانہ کے موقع پر ۵۷ احباب نے بیعت کی۔

چھبالیسواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء

بمقام ملحقہ میدان، بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

”ہم جلسہ سالانہ پر یہاں جمع ہوتے ہیں تاکہ ظاہر کریں کہ اے خدا! ہم تجھ پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ جس مقصد کے لئے تو نے ہمیں کھڑا کیا ہے وہ پورا ہوگا جس میں تیرے وعدوں پر پورا یقین ہے۔ قادیان کی ہر چیز بلکہ ہر ذرہ کہتا ہے کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کس شان سے اپنے وعدے پورے کئے ہیں۔ ہر سال یہاں جو اللہ تعالیٰ ہمیں جمع کرتا ہے تو اس لئے کہ دکھائے کہ وہ کس طرح اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کی نصرت کرتا ہے۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی و انتظامی امور پر روشنی ڈالی نیز احباب جماعت کو مصری فتنہ کے بارہ میں آگاہ کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ”انقلاب روحانی یا پیدائش عالم جدید“ کے موضوع پر تھا۔ جس کے ابتداء میں حضور نے دنیا کی مشہور تمدنی اور مذہبی تحریکات پر روشنی ڈالنے کے بعد اعلان فرمایا کہ

”اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور احیائے سنت و شریعت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے۔ جب تک میں نے اعلان نہ کیا تھا لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہ تھا مگر اب جبکہ امام

اعلان کرتا ہے کہ احیاء سنت و شریعت کا وقت آگیا ہے کسی کو کچھ

رہنا جائز نہ ہوگا۔ اور اب اگر سستی ہوئی تو کبھی بھی کچھ نہ ہوگا۔۔۔“

اس اعلان کے بعد حضور نے دین حق (ناقل) کے تمدن کے متعلق بطور نمونہ

دس احکام بیان فرمائے اور ہر احمدی سے عہد کیا کہ

”وہ اپنی جائیدادوں سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار

عورتوں کو وہ حصہ دے گا جو خدا اور اس کے رسولؐ نے

مقرر کیا ہے۔“

اس کے علاوہ حضور نے احیائے شریعت و سنت کے پہلے مرحلہ کے طور پر

عورتوں کے حقوق، امانت، خدمت خلق اور احمدیہ دارالافتاء کی طرف رجوع کرنے کے

متعلق تاکید ہدایات دیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیبؒ حضرت مفتی محمد صادق

ختم نبوت کے متعلق غیر احمدی زعماء کے ہم { مولوی غلام احمد صاحب بدولہوی

اعتراضات کے جوابات

اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت اور دنیا میں دکھ { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

در دک فلسفہ

تبلیغ بذریعہ تحریر حضرت مولوی عبدالمغنی خان

احمدی مشن ہائے بیرون ہند کے حالات حضرت مولوی عبد الرحیم تیر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

کی امتیازی حیثیت

آریہ مذہب پر تبصرہ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر ”نور“

پیشگوئی لیسر موعود ملک عبدالرحمان صاحب خادم

سکھ مذہب کی تاریخ حضرت چوہدری فتح محمد سیال

ایک ضروری اسپیل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم حضرت مولانا غلام رسول راجپوتی

مصری پارٹی کا دل آزار اشتہار مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا کیوں { مولوی عبدالغفور صاحب فاضل

ضروری ہے

علاقات کی حقیقت ضرورت اور فوائد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

پیام و فنا حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

کی عذاب جہنم غیر منقطع ہے۔ حضرت مولانا محمد سرور شاہ

جلسہ سالانہ اگرچہ اعلان کے مطابق ۲۶ دسمبر سے شروع ہوا مگر ۲۵ دسمبر کی صبح بھی ایک جلسہ ہوا جس میں علماء سلسلہ نے تقاریر کیں اور ۲۵ دسمبر کی رات کو ذکر حبیبؒ

کاحلیہ ہوا جس میں حضرت مولوی ذوالفقار علی خان، حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت سید محمد سرور شاہ کی تقاریر ہوئیں۔ جلسہ ذکر حبیب کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ”حضرت مسیح موعود کے کارنامے کے موضوع پر تقریر کی۔
۲۶ دسمبر کی شام کو ایک جلسہ ”احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔

۲۷ دسمبر کی شام کو نظارت تعلیم و تربیت کے سیکرٹریان کا اجلاس ہوا۔

جلسہ لائے مستورات

اس سال پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں بھی گئی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر

مستورات سے خطاب فرمایا۔

مستورات کے جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

حقیقت بیعت اور احمدی مستورات کا فرض مولوی عبدالغفور صاحب

ذکر حبیب حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

تبلیغ بنجارا کے حالات مولوی ظہور حسین صاحب بنجارا

مقام خلافت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

نماز کی پابندی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

صحابیات (حضرت محمدؐ) کی قربانیاں بابا حسن محمد صاحب

نظام خلافت کی پہلی منزل خلافت آدم { اقبال خانم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ

علیہ السلام

آداب مجلس سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

رپورٹ مجلس اماء اللہ حضرت سیدہ اتم طاہر

سینتالیس والے جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۷ دسمبر کی صبح دعا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب سے جلسہ کا آغاز ہوا اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ نیز فرمایا۔ ”یہ طبعی امر ہے کہ ہماری مخالفت

ہو۔ لیکن ہمارے مد نظر اپنا مقصد ہونا چاہیئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا اجتماع ہر رباع اور بزدلی سے خالی ہو۔ دین کی خدمت کرنے اور دروازے ملک کی پیاسی روحوں تک اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا پانی پہنچانے کی توفیق وہ ہمیں عطا کرے۔“
۲۷ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب حضور نے ”عالم روحانی کی سیر“ کے موضوع پر فرمایا۔ یہ تقریر ”سیر روحانی“ کے نام سے علمی لیکچروں کے مبارک سلسلہ کا آغاز تھا جو ۱۹۵۸ تک جاری رہا۔

اس جلسہ میں کی جاتے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

توحید باری تعالیٰ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

فلسفہ معلّم ج حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

انگلستان میں میرے تاثرات حضرت مولانا عبدالرحیم درو

غیر مذاہب میں تبلیغ دین (ناقل) کے { حضرت چوہدری فتح محمد سیال

کے مؤثر ذرائع

خلافت ثانیہ اور تائید الہیہ مولوی محمد یار صاحب

مطالبات تحریک جدید مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ افریقہ

تحریک جوہلی فنڈ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان

شان انبیاء علیہم السلام احمد بن قنطرقاہ سے مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی

حضرت مسیح موعود کا افاضہ مال مولوی محمد سلیم صاحب فاضل

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

کی امتیازی حیثیت

خلیفۃ اللہ کا مصداق کامل مولانا ابوالعطاء صاحب

فتنہ مصری مولانا ابوالعطاء صاحب

جنگ بدر واحد کا تذکرہ حضرت میر محمد اسحق

بیعت اس جلسہ کے موقع پر ۱۰۸ افراد نے بیعت کی۔

جلسہ لائے مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ اسپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سننے گئے۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا اپنے اس خطاب میں حضور نے عورتوں کو اپنی اولاد کی صحیح طریق پر تربیت کرنے کی تاکید فرمائی۔ نیز تحریک جدید کے مطالبات پر روشنی ڈالتے ہوئے عورتوں کو سادہ زندگی

بسر کرنے اور کفایت کو اپنا شعار بنانے کی تلقین فرمائی۔

اس جلسہ میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب (مرکز جلسہ گاہ سے) حضرت مفتی محمد صادق

برکاتِ خلافت مولوی ابوالعطاء صاحب

مسند سود حضرت مولوی غلام رسول راجیکی

بچوں کی پرورش حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں

عورتوں کو نصائح حضرت مولوی عبدالرحیم نیر

احدیت کی کامیابی کن باتوں میں مضمر ہے زبیدہ بیگم صاحبہ

جھوٹ کی مذمت ائمۃ العزیز صاحبہ

ابھی ستورات کس طرح خلیفہ وقت کی سلسلہ { صاحبزادی ائمۃ البر شید بیگم کے کاموں میں مدد کر سکتی ہیں

حضرت مسیح موعود کے کارنامے مبارکہ مقرر صاحبہ

تقریر سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

گیت گاتی ہوئی اپنے اپنے جھنڈے لئے جلسہ گاہ پہنچیں۔ تمام جھنڈے جن کی تعداد قریباً ۱۵۰ تھی جلسہ گاہ کی اوپر کی گیلریوں میں کھڑے کر دیئے گئے۔ اب جکر پچاس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سیٹج پر تشریف لائے۔ تلاوت و نظم کے بعد مختلف جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاس نامے پیش کئے گئے جن کے جواب میں حضور نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی نظم ”مجدد کی آہن“ میں اپنے ہائے میں کی جانے والی دعاؤں کی روشنی میں اپنی زندگی کے حالات بیان فرمائے تیر فرمایا

”میں ان دوستوں اور ان کے ذریعہ تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جزا الہیہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی کے اور جو دن باقی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین کی خدمت میں حق (ناقل) کی تائید اور اس کے قلم اور مضبوطی کے لئے صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ جب اس کے حضور پیش ہونے کا موقع ملے تو شرمندہ نہ ہوں اور کہہ سکوں کہ تو نے جو خدمت میرے سپرد کی تھی تیری ہی توفیق سے میں نے اسے ادا کر دیا۔“

حضور کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

بعد ازاں حضرت میر محمد اسحق نے حضرت مسیح موعود کی نظم ”آہن“ کے شعر سے ”اے اس کو عمر و دولت“ کی دعا کا پورا ہونا مختصر بتایا حضرت چوہدری محمد طفر اللہ خان نے چپک کی صورت میں دو لاکھ ستر ہزار روپے کی رقم حضور کی خدمت میں پیش کی جسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے مختصر سی تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا

”انبیاء کی طرح خلفاء کے بھی چار کام ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے نشان

بیان کرنا۔ تزکیہ کرنا، کتاب پڑھنا اور حکمت سکھانا۔ کتاب کے معنی

کتاب اور تحریر کے بھی ہیں اور حکمت کے معنی سائنس کے بھی ہیں۔

اور قرآن کریم کے حقائق و معارف اور مسائل فقہ بھی ہیں۔ پھر خلیفہ کا کام

استحکام جماعت بھی ہے۔ اس لئے اس روپیہ سے یہ کام بھی جو چاہیئے

پس یہ خلفاء کے چار کام ہیں اور ابھی پر یہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔“

اس کے بعد حضور نے لوائے احدیت رَبَّنَا لَقَبَلْنَا مِنْكَ اَنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ

الْعَلِیْمُ پڑھتے ہوئے اور نعرہ ہائے تمکیر کے دوران بلند فرمایا۔ اس کے بعد حضور

نے خدام الاحمدیہ کا علم لہرایا اور پھر زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر لجنہ امداد کا علم لہرایا

اجارہ ریاست ”احسان“ اور پیغام صلح کے نمائندے بھی اس تقریب میں آئے۔

غیر ملکی امدادی نمائندگان اپنے اپنے وطن کے بطووات زیب تن کئے ہوئے جلسہ گاہ میں

آئے۔ اس موقع پر مقامی ہندوؤں لالہ دانا رام صاحب ابن لالہ ملا دامل اور سیٹھ وزیر چند

صاحب نے بھی اپنے اپنے خاندان کی طرف سے حضور کو مبارکباد پیش کی۔

جلسہ سالانہ کے بقیہ پروگراموں کی روداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

اٹالیس واں جلسہ سالانہ

جلسہ خلافت جوہلی

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت چوہدری محمد طفر اللہ خان نے احباب جماعت کے سامنے سیدنا حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک کے ۲۵ سال پورے ہونے پر خدا تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی کے لئے ۱۹۳۹ء کے سال کو خلافت جوہلی کے طور پر منانے کی تجویز رکھی تھی نیز تجویز کیا کہ اپنے محبوب آقا کی خدمت میں احباب جماعت تین لاکھ کی حقیر رقم پیش کریں۔ جسے حضور جہاں چاہیں خرچ کریں۔ جوہلی کے پروگرام کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کی تجویز پر جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو خلافت جوہلی کے جلسہ کے طور پر شانداز طریق اور وسیع پیمانہ پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۸ دسمبر کی صبح سے خلافت جوہلی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں حضرت مسیح موعود کے اشعار پڑھتی اور حمد کے

۲۷ دسمبر کو حضور نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا
 ”احمدیت زندہ رہی، زندہ رہے اور زندہ رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت
 اسے مٹا نہ سکی اور نہ مٹا سکے گی۔ عیسائیت کی کیا طاقت ہے کہ یہاں
 قبضہ چھائے۔ عیسائیت تو ہمارا شکار ہے۔ عیسائیت ہمارے منقلب ہے
 میں گمراہی کی اور ہم انٹرنیشنل فوج پائیں گے۔“

۲۸ دسمبر کے دو سکر اجلاس میں حضور کا خطاب متفرق جماعتی امور کے بارے
 میں تھا۔

۲۸ دسمبر کی صبح خلافت جوہلی کی تقریب ہوئی جس کا احوال اوپر گزر چکا ہے
 ۲۸ دسمبر کو دو سکر اجلاس میں نیز ۲۹ دسمبر کو بھی حضور نے خلافت راشدہ کے
 عنوان پر تقریر فرمائی جس میں دین حق (ناقل) کے نظام خلافت پر بڑی شرح و بسط سے
 روشنی ڈالی اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ حضور نے فرمایا۔

”جہاں تک خلافت کا تعلق میرے ساتھ ہے اور جہاں تک
 اس خلافت کا ان خلفاء کے ساتھ تعلق ہے جو قوت ہو چکے ہیں ان
 دونوں میں ایک امتیاز اور فرق ہے۔ ان کے ساتھ تو خلافت کی بحث
 کا علمی تعلق ہے اور میرے ساتھ نشانات خلافت کا معجزاتی تعلق ہے۔
 پس میرے لئے اس بحث سے کوئی حقیقت نہیں کہ کوئی آیت میری خلافت
 پر چسپاں ہوتی ہے یا نہیں۔ میرے لئے خدا تعالیٰ کے تازہ بازہ نشانات
 اور اس کے زندہ معجزات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ مجھے خدا نے
 خلیفہ بنایا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اگر تم میں سے
 کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں
 رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اٹھ کر دیکھ لے خدا اس کو ذلیل
 اور رسوا کرے گا۔ بلکہ اسے ہی نہیں بلکہ اگر دنیا جہاں کی تمام طاقتیں مل
 کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو چھڑکی طرح مسل
 ٹے گا اور ہر ایک جو میرے مقابلہ میں اٹھے گا گرا یا جائے گا جو میرے
 خلاف بولے گا خاموش کر دیا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش
 کرے گا وہ خود ذلیل اور رسوا ہو گا۔“

پس اے مومنوں کی جماعت اور اے عمل صالح کرنے والو! میں
 تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس
 کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے
 گی خدا اس نعمت کو نازل کرنا چلا جائے گا۔
 اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تفصیل درج ذیل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے فضائل حضرت مولوی شبیر علی

نظام دین حق (ناقل) اور حکومت کی ترقی کا { حضرت مولانا عبدالرحیم درو
 خلافت سے تعلق

دین حق (ناقل) میں خلافت کا نظام۔ اس { حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
 کی حقیقت اور ضرورت
 خلافت اور مسیحی پاپائیت حضرت مفتی محمد صادق
 جماعت احمدیہ کے عقائد مولوی محمد یار صاحب عارف
 سلسلہ احمدیہ کی پچاس سالہ ترقی پر ایک نظر حضرت چوہدری فخر محمد سیال
 خلافت ثانیہ کی برکات مولوی ابوالعطاء صاحب

خلافت دین حق (ناقل) اور ڈکٹیٹر شپ { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 میں فرق
 حضرت مسیح موعود کے کا نام حضرت مولوی غلام رسول راجیکی
 خلافت اور شیعہ امامت قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری
 جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت مولوی محمد سلیم صاحب
 تمدن اسلام مولوی عبدالسلام صاحب عمر

سلسلہ خلافت نہ ہونے سے مسلمانوں کو { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
 کیا نقصان پہنچے
 ۲۷ دسمبر کو شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔

احمدیہ جرائد، ریویو آف ریلیجنس، الفضل، الحکم اور مصباح کے خلافت جوہلی نمبر
 شائع کئے گئے۔
 اس جلسہ میں عرب، افریقہ، ملایا، سامرا اور ترکیستان کے احباب جماعت نے
 شرکت کی۔

جلانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔
 حضور کی تقاریر کے علاوہ صبح ۸ بجے سے دس بجے تک زنانہ جلسہ میں تقاریر ہوئیں
 اور بقیہ سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا جاتا رہا۔

۲۷ دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔
 پہلے حضرت ام طاہرہ صاحبہ نے حضور کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تہنیت نامہ
 پیش کیا جس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”طبقہ نسوان کی اصلاح کا کام ہرگز کسی شخص کا احسان نہیں ہے
 بلکہ یہ ایک فرض ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں اور ان
 کے جانشینوں پر عائد ہوتا ہے۔“

پھر حضور نے عورتوں کو اس امر کی نصیحت فرمائی کہ جو حقوق اللہ تعالیٰ نے
 ان کو دیئے ہیں انہیں یاد رکھیں اور اس کے احسانات کی قدر کریں تاکہ ان کو تنسی حاصل
 ہو اور تاکید کی کہ باہر کی خواتین اپنی اپنی جگہ لجنات قائم کریں۔

حضور کی تقریر ابھی جاری تھی کہ دو انگریز نو احمدی خواتین تشریف لائیں اور حضور

نے اپنا خطاب رد کر انہیں ایڈریس پیش کرنے کا موقع دیا۔

(یہ پہلا موقع تھا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے انگریزوں احمدی خواتین تشریف لائیں۔)

اس جلسہ سالانہ میں مستورات کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اسلام کے فضائل زبیدہ بیگم صاحبہ

احمدی خواتین کی ترقی خلافتِ ثانیہ کے عہد میں صاحبزادی امتہ الرشید

میں کس طرح احمدی ہوئی اقبال بیگم صاحبہ

مصلح کی ضرورت امتہ السلام صاحبہ

اس جلسہ کے موقع پر لجنہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایک گھوڑی اور قلم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ نیز حضرت امال جان اور حضور کی دونوں ہمسرگان کو بھی تحائف پیش کئے گئے۔

انچاس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

بمقام ملحقہ میدان بیت النور قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے افتتاحی خطاب جلسہ کا آغاز ہوا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا:

"آپ (حضرت مسیح موعود) اکیلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يُنصرك**

رجالٌ نوحى اليهم من السماء کہ مت خیال کر کہ تو اکیلا ہے

ہم تیرے ساتھ ہیں، اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ایسے انسان اُسے

میسر آجائیں گے۔۔۔ آج اس بیابان میں جمع ہونے والے تمام لوگ ہی

اس وحی الہی کی صداقت کی دلیل ہیں۔۔۔

ہر احمدی پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی عظمت و شوکت

دنیا پر ظاہر کرے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے۔ احباب

جماعت کو ان کی علم ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا ہوں کہ یہ ایام خشیتۃ

اللہ اور اس کے خاص فضلوں کے ہیں اور جلسہ پر آنے والے احباب

زیادہ ذکر الہی کریں اور زیادہ دعائیں کریں اور زیادہ توجہ سے نمازیں

پڑھیں۔ بارش ہونے پر زمیندار اپنے کھیتوں کی میٹھیں درست کرنا شروع

کرتے تاکہ پانی جمع کر لے آرام سے گھر میں نہیں بیٹھتا۔ پس رحمت الہی

کے پانی سے اپنے سینوں کو بھرتا تاکہ سال بھر کام آئے۔

۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے دوران سال

ہونے والے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا۔ نیز اندرونی مخالفین کی شرارتوں اور بیرونی دشمنوں کے حملوں پر بھی تبصرہ کیا اور آئندہ سال کے لئے ایک عملی پروگرام جماعت کے سامنے

۲۸ دسمبر کو حضور کی اختتامی تقریر ۱۹۳۸ء میں شروع ہونے والے مضمون "سیر

روحانی" کے سلسلہ کا دوسرا حصہ تھی۔

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سلسلہ خلافت نہ بننے سے مسلمانوں کو کیا { سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

نقصان پہنچا { حضرت مفتی محمد صادق

ذکر حبیب { حضرت مولوی عبدالحسین نیر

تبلیغ سلسلہ کے حالات و ضروریات { حضرت چوہدری فتح محمد سیال

نظام خلافت کی ضرورت { مولوی محمد یار صاحب عارف

حضرت مسیح موعود کی دورِ حاضر کے متعلق { مولوی محمد یار صاحب عارف

اندازی پیشگوئیاں { مولوی محمد یار صاحب عارف

اجرائے نبوت کے فوائد اور انقطاع نبوت { حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

کے نقصانات { حضرت مولوی غلام رسول راجپکی

مسئلہ خلافت پر غیر مبائعین کے اعتراضات { قاضی محمد نذیر صاحب لائپوری

کے جوابات { قاضی محمد نذیر صاحب لائپوری

صداقت حضرت مسیح موعود - بحیثیت { حکیم غنیل احمد صاحب مونگیری

موعود ادیان { حکیم غنیل احمد صاحب مونگیری

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کون ہے { ملک عبدالرحمان صاحب خادم

نذیب کے متعلق پروفیسر فرائڈ کی تحریریں { قاضی محمد اسلم صاحب

جنگ کے متعلق دینی قوانین اور اصول { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

کی برتری { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

بہائیت کی حقیقت { مولوی ابوالعطاء صاحب

بیرون ملک سے ایک امریکن جو کیمبرج انگلستان کا طالب علم تھا اور تین افراد

چیکو سلاواکیہ سے آئے تھے۔ ملک کے غیر مسلموں میں سے بعض اعلیٰ سرکاری عہدیدار

اور مسلمانوں میں سے ملک غلام محمد صاحب کنڑ درجنل پریچیز حکومت ہند (لجیڈ گورنر

جنرل پاکستان) شیخ محمد تیمور صاحب والس پرنسپل اور بہت سے اعلیٰ سرکاری عہدیدار

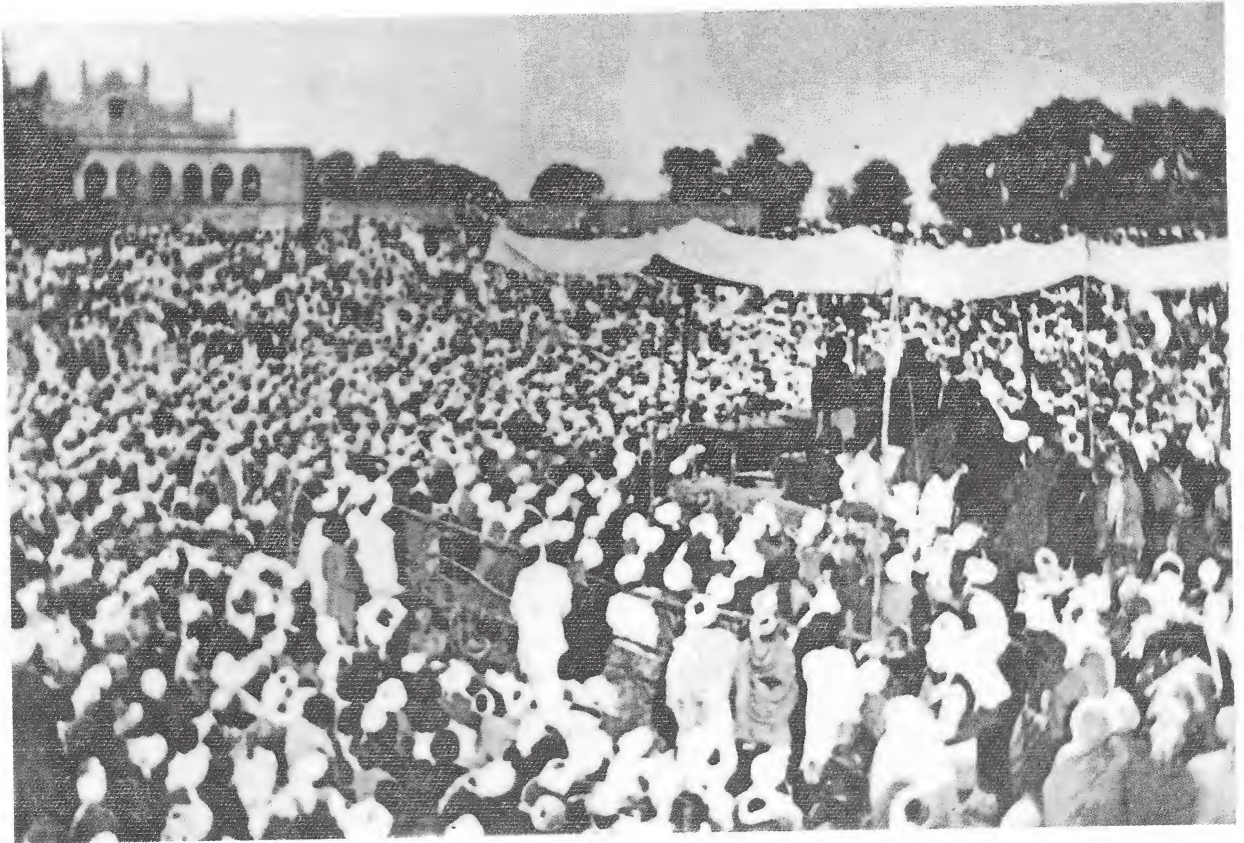
تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حسب سابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔



جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خطاب فرما رہے ہیں



جلسہ سالانہ قادیان کا ایک اور منظر

پیچاس واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۴۱ء

بمقام بیت الاقصیٰ قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب سے جلسہ کا افتتاح ہوا۔ اپنے خطاب میں احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”ہم بظاہر اعلانے کلمۃ اللہ کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں لیکن اگر دل ایسے نیک جذبات سے خالی ہوں تو ہم اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے والے ہوں گے اور داعطین بھی اور سامعین بھی گھائے میں رہیں گے۔ سو میں سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی نیتوں کی اصلاح کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائیں۔ اور نہایت ہی دردمند دل کے ساتھ عرض کریں کہ اے ہمارے رب! ہم اس لیے یہاں جمع ہوئے ہیں تا تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری عظمت اور جلال دنیا میں ظاہر ہو تیرا دین دنیا میں پھیلے۔ تیری حقانیت باطل پر غالب آئے تیرے بھیجے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا میں ظاہر ہو آپ کی لائی ہوئی شریعت پھیلے۔ حضرت مسیح موعود کی قرآن اور احادیث کی بیان کردہ تشریح کو لوگ سمجھیں اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں بھولی بھگی دنیا کو ہم حقیقی بندے بناسکیں سیاہ دلوں کو توبہ عیب بنانے تو ہم سے خوش ہو جائے اور ہم تجھ سے خوش ہو جائیں کہ تو ہم سے راضی ہو گیا۔“

۲۷ دسمبر کو حضور کا خطاب متفرق جماعتی امور کے بارے میں تھا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ میں شروع کیے جانے والے مضمون ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کا تیسرا حصہ تھا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صفت تکلم باری تعالیٰ۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔
ذکر حبیب۔ حضرت مولانا شیر علی۔

قرآن کریم بمقابلہ دیگر کتب سماویہ۔ ملک عبدالرحمان صاحب خادم
حضرت مسیح موعود... کا پیغام ہندو قوم۔ حضرت چوہدری فتح محمد سیال
کے نام۔

ظہور مسیح موعود کی علامات اور ان کا پورا ہونا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف

۲۹ دسمبر کو حضور زمانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا اپنی تقریر میں حضور نے عورتوں پر یہ نکتہ واضح فرمایا کہ خواتین بھی دینی کاموں میں اور قربانیوں میں حصہ لے سکتی ہیں بلکہ لینا چاہیے حضور نے فرمایا۔

”پس یہ خیال اپنے دلوں سے نکال ڈالو کہ عورت کوئی کام نہیں کر سکتی میں آج یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اے احمدی عورتو! تم اپنی ذہنیت کو بدل ڈالو کہ آدمی کے مضمر کے ہیں۔ تم بھی ویسی ہی آدمی ہو جیسے مرد۔ خدا نے جو عقیدے مردوں کے لئے مقرر کئے ہیں وہی عورتوں کے لئے ہیں اور جو انعام و انفضال مردوں کے لئے مقرر کئے ہیں وہی عورتوں کے لئے ہیں۔ پس اول اپنی ذہنیت کو بدلو اور کچھ لو کہ تم کو خدا نے دین کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق اور حضرت مولوی عبدالرحیم نیر کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

اس جلسہ میں ہونے والی مستورات کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خلافت ثانیہ میں عورتوں کی دینی خدمات۔ امۃ الرشید بنت مرزا برکت علی صاحب
تعلیم سے ناجائز فائدہ اٹھانا۔ اقبال بیگم صاحبہ امیہ شیر محمد صاحب

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے اغراض و مقاصد { امۃ السیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطا صاحب

تمدن اسلام سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

احمدی ٹرکیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت۔ امۃ الرشید شاکت صاحبہ

ہمارے جلسہ سالانہ کی اہمیت۔ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو برکت علی صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود۔ رشیدہ صدیقی صاحبہ

رپورٹ لجنہ امارۃ اللہ۔ حضرت سیدہ اتم طاہر

خطاب۔ حضرت سیدہ مریم صدیقی

(یہ پہلا موقع تھا کہ زمانہ جلسہ گاہ کے بیچ سے کسی مرد نے تقریر نہیں کی۔)

بیعت

جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے احباب کی کل تعداد ۳۸۶ تھی جن میں ۱۹۹

مرد اور ۱۸۷ خواتین تھیں۔

ختم نبوت پر قرآن کریم کی روشنی ڈالتا ہے۔ حضرت مولوی غلام رسول راجپوت
عقیدہ حیات مسیح ناصری کے نقصانات قاضی محمد نذیر صاحب لائپزوری
مسئلہ ناسخ و منسوخ اسلام پر ایک شدید مولانا ابوالعطاء صاحب۔
حکم ہے۔

ترقی احمدیت کے ذرائع حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
حضرت محمد علی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
جگلوں کے متعلق۔

حضرت مسیح موعود... کی پیشگوئیاں جماعت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
کی ترقی کے متعلق۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے تمدنی مشکلات کا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حل۔

خلافت احمدیہ اور غیر مبائنین۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔
بعیت جلسہ سالانہ پر بعیت کرنے والے مردوں کی تعداد ۱۳۶ رہی۔

جلسہ کے معمول کے پروگرام کے علاوہ ۲۵ دسمبر کو مجلس انصار اللہ کا جلسہ ہوا۔
جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان حضرت مولوی فرزند علی خاں۔
حضرت مفتی محمد صادق۔ ماسٹر محمد عمر صاحب حضرت مولوی عبدالغفور صاحب قاضی محمد نذیر
صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
نے انگریزی میں تقریر کی اور تبلیغی کانفرنس ہوئی۔

۲۷ دسمبر کے شبینہ اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ، مولوی
ابوالعطاء صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بدو ملہوی نے تقریر کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے زمانہ جلسہ گاہ میں
سنے گئے۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطاب فرمایا۔ جس میں
حضور نے سورۃ ابراہیم کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد فرمایا۔

"صرف کلمہ پڑھ کر تمہیں خوش نہیں ہو جانا چاہیے جب تک لا الہ الا اللہ

کے درخت کو اعمال صالحہ کا پھل نہ دوگی متھارا درخت پھل نہیں لائے

گا بلکہ خشک ہو جائے گا۔" نیز فرمایا "طیبہ کے معنی خوش شکل خوشبودار

اور خوش ذائقہ اور شیریں کے ہوتے ہیں اور سی چار باتیں ہیں جن کا

مومن کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ تمہارا ایمان بھی خوش شکل۔
خوشبودار ہو۔ دین پر عمل ایسا ہو کہ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تمہاری

باتیں ایسی شیریں ہوں جو دل سے تعلق رکھیں اور جن سے حلاوت
ایمان نصیب ہو۔"

حضور کی تقاریر کے علاوہ پہلے دن کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا
گیا اور آخری دن حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

زمانہ جلسہ گاہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پیغام احمدیت نصیرہ نہایت صاحبہ
حضرت محمد کے صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی امتہ الرشید شوکت صاحبہ
جانی و مالی قربانیاں۔

مقام نبوت حضرت مسیح موعود۔ مبارکہ بیگم صاحبہ
عورتیں اپنے حقوق کی حفاظت کس طرح سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ
کر سکتی ہیں؟

اہمیت خلافت اقبال بیگم صاحبہ لاہور
موجودہ جنگ حضور کے خطبات کی روشنی میں استانی امتہ السلام صاحبہ
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

احمدی لڑکیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت امتہ اللہ خورشید صاحبہ مولوی ابوالعطاء صاحب
مسئلہ تناسخ امتہ الرشید زہرہ صاحبہ
امتیازات احمدیت سیدہ بشری بیگم صاحبہ
رپورٹ لجنہ امالہ حضرت سیدہ اُم طاهر



منعقدہ۔ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۴۲ء

مقام۔ ملحقہ میدان بیت النور فادیاں

۲۵ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جماعت
کی ترقی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہماری جماعت کی ساری ترقی کی جڑ یہ ہے کہ ہم الہی وعدوں کو یاد

رکھیں۔ ہمارے سامنے مقاصد حضرت مسیح موعود کے الہامات ہیں آپکے

ہیں مثلاً "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں

تک پہنچاؤں گا۔" اور "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت

ڈھونڈیں گے۔" ان سے ظاہر ہے کہ عزاء و دعاء میں اور اعلیٰ طبقات

میں نہیں تبلیغ پہنچانی چاہیے۔ ہمارے سامنے مقاصدِ عالیہ ہیں اسلئے مسیحی نہیں کرنی چاہیے۔ یورپ میں جو جنگ (جنگِ عظیم دوم) مرتب ہو رہی ہے وہ دنیا کے مستقبل کا فیصلہ نہیں کرے گی بلکہ دنیا کا آئندہ فیصلہ اس اجتماع پر ہوگا جو میدان میں ہو رہا ہے۔“

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن حضور نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی سال بھر کی ترقی کی مختصر مگر جامع تصویر کھینچی۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے اختتامی اجلاس میں حضور نے ”اسلامی نظام نو کی تعمیر“ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں عصر حاضر کی ان تمام سیاسی تحریکات پر روشنی ڈالی جو عام طور پر غریبوں کے حقوق کی علمبردار قرار دی جاتی ہیں اور خصوصاً اثنائے اکیٹ کے سات بنیادی تقاضوں کی نشاندہی کی اور آخر میں اسلام کی بے نظیر تعلیم بیان کر کے اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق دنیا کے نظام کا نقشہ پیش کیا اور فرمایا۔

”قرآن مجید کی عظیم الشان تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کے مامور کے ہاتھوں دسمبر ۱۹۰۵ء میں نظام نو کی بنیاد قادیان میں رکھی گئی جس کو مضبوط کرنے اور قریب تر لانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف ۱۹۳۶ء میں تحریک جدید عیسائی عظیم الشان تحریک کا الفاء فرمایا گیا“ حضور کی یہ تقریر ”نظام نو“ کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے
اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کا ظہور پرنسپس قاضی محمد اسلم صاحب
حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کا انکشاف حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق
میرون ہندی کی احمدیت کی ترقی حضرت مولوی عبدالرحیم نیر
مسیح موعود کی علامات خروج و دجال مولوی محمد یار صاحب عارف
یا جوج ماجوج کا ظہور

کسر صلیب کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ مولوی عبدالغفور صاحب
ہی درست ہے

حضرت مسیح موعود... کی پیشگوئیاں عالمگیر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
جنگ کے متعلق

ضرورت المام و نبوت مولوی عبدالملک خان صاحب
انقطاع نبوت کے ثبوت میں غیر احمدیوں کی ملک عبدالرحمن صاحب خادام
طرف سے پیش کردہ احادیث کی حقیقت

اسلامی فقہ کے اہم اصول مولوی ابوالعطا صاحب

حضرت مسیح موعود کا دعویٰ کرشن اوتار مہاشہ محمد عمر صاحب

فلسفہ قربانی (ذبحہ) حضرت مولوی غلام رسول رابینگی۔

آیت خاتم النبیین کی تفسیر دیگر آیات قرآنیہ مولوی محمد سلیم صاحب
کی رو سے

مقامِ محمدیت حضرت مسیح موعود کی نظر میں حضرت مولوی شیر علی
تمدنِ اسلام کے اصول و دیگر تمدنوں کے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
مقابلہ میں

خلافت و شیعہ امامت قاضی محمد نذیر صاحب لائپزوری
حضرت مسیح موعود... کے علم کلام کی خصوصیات مولوی ابوالعطا صاحب

جلد لائے مستورات

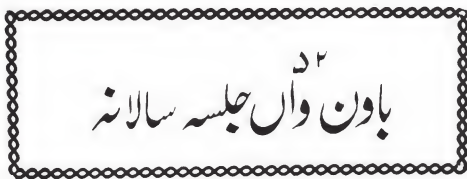
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ براہِ راست زنانہ جلسہ گاہ میں سنی گئیں۔

۲۶ دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے لجنہ کے قیام کی اہمیت بیان فرمائی۔ نیز لجنہ کو نصیحت کرتے ہوئے پانچویں نمازوں میں سے کم از کم ایک نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کو دلیر بنانے، انھیں سچ بولنا سکھانے اور نماز سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ نماز باجماعت کے لیے جب اکٹھی ہوں تو ایک رکوع یا ترجمہ ایک عورت سنا دیا کرے۔

حضرت مولانا شیر علی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ، امۃ الرشید شوکت صاحبہ،
امۃ الرشید زہرا صاحبہ، امۃ اللہ نوریدہ صاحبہ بنت مولانا ابوالعطا صاحب، نصیرہ زہرت صاحبہ،
امۃ السلام صاحبہ، امۃ الحفیظہ صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب، امۃ الرشیدہ
صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ حضرت سیدہ قائم
ظاہر، اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے خطاب کیا نیز لجنہ کی سالانہ رپورٹ حضرت
سیدہ مریم صدیقہ نے پیش کی۔

بیعت :- ۹۶ غواتین نے بیعت کی۔



منعقدہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۳ء

بمقام بیت النور قادیان سے ملحقہ ہائی اسکول گروونڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی باوجود طویل علالت و شدید نقاہت کے نیز باوجود

حضرت ام طاہر صاحبہ (حرم خلیفۃ المسیح الثانی) کی شہیدہ علالت اور لاہور کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہونے کے جلسہ میں رونق افروز ہوئے اور جلسہ سے تینوں دن خطاب فرمایا نیز خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

”دنیا کی روحانی ترقی کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ اللہ کی گود میں داخل ہو جاؤں اور اس کے دامن کو بچھڑا لوں۔ ایسا انسان کبھی بھی خواہ وہ کتنے ہی گناہوں میں ملوث ہو گناہ گاروں کی موت نہیں مرتا سو محبت الہی ساری ترقیات کی جڑ ہے اسے پوری طرح حاصل کر لو پھر کوئی دشمن کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔“

۲۷ دسمبر کو حضور کی تقریر دوسرے اجلاس میں اہم جماعتی امور کے بارے میں تھی۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ”اسوہ حسنہ“ کے موضوع پر تھا۔

اس خطاب میں حضور نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی رو سے آپ کی تصویر پیش فرمائی اور ہر احمدی کو اس تصویر کے مطابق اپنی تصویر بنانے کی کوشش کرنے کی تاکید فرمائی۔

اس تقریر کے بعد حضور نے خدا کے شکر کے طور پر کہ جلسہ پر تقریر کر سکے سجدہ شکر ادا کیا اور ساتھ ہی کئی ہزار حاضرین بھی سجدہ میں گر گئے پھر حضور نے اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

چوہدری جلیل احمد صاحب نامہ

ملک عبدالرحمن صاحب خادم

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

مہاشہ محمد عمر صاحب

حضرت مولوی عبدالغفور صاحب

نظام خلافت کی اہمیت

ضرورت امام

اسلام کا اثر ہندو مذہب اور اقوام پر

ہندو مذہب اور حضرت مسیح موعود

خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنہ کی روشنی

میں اور نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کی

قائم کردہ اطلاعات کا مفہوم

مولوی ابوالعطاء صاحب

گیانی واحد حسین صاحب

ملک عبدالرحمن صاحب خادم

قاضی محمد نذیر صاحب لائپوری

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

مقام حدیث

شاہان اسلام کی رواداری تاریخ کی

روشنی میں

عذاب جہنم دائمی نہیں

اسلام میں پردہ مستورات کی حکمت

حضرت مسیح موعود۔۔ کی انداز کی پیشگوئیاں

ظہور اسلام کے متعلق مخالفوں کے نئے پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نظریے

عصمت انبیا

تربیت اولاد

حرمت سود

حضرت مسیح موعود... کے علم کلام پر اعتراضات

کے جوابات

۲۷ دسمبر کو شبیہ اجلاس میں تبلیغی کانفرنس ہوئی جس میں مبلغین اور باہر

کی جماعتوں کے سیکرٹریان شریک ہوئے۔

جلد لائے مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ نیز حضرت

مفتی محمد صادق، ملک عبدالرحمن صاحب خادم، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد اور

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست

سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور

مستورات سے خطاب فرمایا۔ اپنی تقریر میں حضور نے سورہ کوثر کی نہایت لطیف

تفسیر بیان فرمائی۔

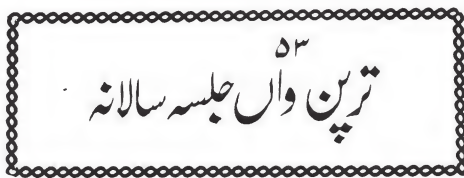
مستورات میں سے محترمہ امیر اللہ صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب۔

امتہ الرشیدہ شوکت صاحبہ، امتہ العزیزہ صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد بھٹی صاحبہ۔

زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحب، امتہ الرحمن نسیم بنت بابو محمد رشید خان

صاحبہ، نصیرہ زہرت صاحبہ، استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ، امتہ السلام صاحبہ،

امتہ الرشیدہ زہرہ صاحبہ اور جمیلہ عرفانی صاحبہ نے جلسہ خواتین میں تقاریر کیں۔



منعقدہ۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء

بمقام ہائی اسکول کاگراؤنڈ قادیان

۱۹۴۴ء کا سال اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل تھا کہ اس سال کے

آغاز میں ۵ اور ۶ جنوری کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے رویا کے ذریعے حضرت

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پر ”مصلح موعود ہونے کا انکشاف فرمایا۔ چنانچہ ۲۸



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ گاہ میں تشریف لارہے ہیں



حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جلسہ سالانہ سے خطاب کا ایک اندازہ

جنوری ۱۹۴۳ء کو قادیان میں پہلی دفعہ اپنے مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ سالانہ میں اپنے افتتاحی خطاب میں آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا۔

”میں وہی ہوں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ۳۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اعلان میں خبر دی ہے اور جس کے متعلق لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپاۃ قبولیت جگہ دی۔۔۔“ سو خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت میں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا اور اس موقع پر بھی اعلان کرنا ہوں کہ پس موعود والی پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے حسب دستور سال کے اہم واقعات پر تبصرہ فرمایا اور آئندہ کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی تقریر میں حضور نے ایک طرف پیشگوئی مصلح موعود کا پورا ہونا دلائل اور واقعات کے ساتھ روزِ روشن کی طرح واضح فرمادیا۔ اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات کو احسن پیرایہ میں رد کیا۔ حضور نے آخر میں جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

”میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود... کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصداق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک دینِ حق (ناقل) اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لیے بہانے کے لیے تیار ہو جائیں۔۔۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنی ذمہ داریوں صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدمِ بقدیم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تاکہ تم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لگاڑیں۔ اور باطل کو ہمیشہ کے لیے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان تل سکتے ہیں مگر خدا کی باتیں کبھی نہیں تل سکتیں۔“

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وحی الہی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر نزائیفین حضرت چوہدری فتح محمد سیال ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق ختم نبوت کی حقیقت کے متعلق بنگان مولوی محمد سلیم صاحب

سلف کا نقطہ نظر

غیر احمدیوں پر عقائد احمدیہ کا اثر و نفوذ مولوی محمد یار صاحب عارف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شان حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ احمدیت کے نقطہ نظر سے

حضرت کرشن کی آمد ثنائی مہاشہ محمد عمر صاحب خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اعتراضات کے جوابات ملک عبدالرحمن صاحب اسلامی سیاست کے اصول حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تمدن اسلام کا اثر اقوام یورپ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد غیر مبائعین کی تبدیلی عقیدہ اور تبدیلی عمل قاضی محمد منیر صاحب لائپزور فلسفہ احکام نماز حضرت مولانا غلام رسول راجیکی احمدی نوجوانوں سے خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد بہائی تحریک کی حقیقت مولانا ابوالعطاء صاحب

۲۶ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد نے تقاریر کیں۔ بعض مبالغین احمدیت نے عین جلسہ کے ایام میں بعض گزرگاہوں پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر حضرت مصلح موعود... اور جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت بدزبانی اور درشت کلامی کا مظاہرہ کیا اور غلیظ گالیاں دینے سے بھی دریغ نہ کیا مگر حضرت مصلح موعود نے جماعت کو صبر کی تلقین فرمائی۔ حضور کی اس نصیحت پر عمل کے نتیجہ میں جلسہ کے بابرکت ایام بخیر و خوبی گزر گئے۔

جلسہ میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے بھی شرکت کی۔ غیر مسلموں کی تعداد ۶۳ تھی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر پر حضرت مفتی محمد صادق، مولوی محمد سلیم صاحب، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی زانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے خصوصی طور پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو ترقی دینے کے لیے ان کو ہدایات دیں۔ آپ نے فرمایا۔

”لجنہ اماء اللہ کا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ جب ان کی تنظیم ہو جائے تو جماعت کی تمام عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے پھر دوسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ نماز روزہ اور شریعت کے دوسرے موٹے موٹے احکامات کے متعلق آسان اردو زبان میں مسائل لکھ کر تمام عورتوں کو سکھا دیے جائیں اور پھر تیسرا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ہر ایک عورت کو نماز کا ترجمہ

یاد ہو جلتے تاکہ ان کی نماز طوطے کی طرح نہ ہو کہ وہ نماز پڑھ رہی ہوں مگر ان کو یہ علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز میں کیا کہہ رہی ہیں اور آخری اور اصل قدم یہ ہونا چاہیے کہ تمام عورتوں کو با ترجمہ قرآن مجید آجائے اور چند سالوں کے بعد ہماری جماعت میں سے کوئی عورت ایسی نہ نکلے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتی ہو؛

جلسہ ستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اگرچہ پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت کرلو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی خلیفۃ المسیح
زندگی کا مقصد حضرت سیدہ بشریٰ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح
نفس انسانی کی تربیت صغریٰ میں بہتر امۃ العزیز صاحبہ
ہو سکتی ہے

کتب حضرت مسیح موعود... کا مطالعہ استانی سیمونہ صوفیہ صاحبہ
دور مصلح موعود اور احمدی خواتین امۃ اللہ صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحبہ
حضرت فضل عمر کے عہد کی مستورات کا امۃ الحفیظہ صاحبہ بنت غلام حسین صاحبہ
مستقبل، حضرت عمرؓ کے عہد کی مستورات کی روشنی میں

اسلامی مجالس کے آداب مکتوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحبہ
احمدیت کی ترقی اور اشاعت میں عورتوں استانی خوربانو صاحبہ
کے فرائض

قدون اولیٰ میں اسلامی خواتین کے کارنامے زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحبہ
رپورٹ لمحہ اماد اللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ

۵۴ چون واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء

بمقام ہائی اسکول کاگراؤنڈ، قادیان

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کے باوجود ۲۶ دسمبر کو جلسہ گاہ میں تشریف لائے حضور کو موٹر سے آرام کر سی پر بٹھا کر سیٹج تک لایا گیا اسی موقع پر سیٹج سے میز پر اور کرسیاں بٹادی گئیں تاہم اطراف کے مشتاقان زیارت دیدار کر سکیں۔

حضور نے اپنے نہایت رقت انگیز خطاب میں فرمایا کہ گزشتہ دو دن تو مجھے

اس قدر تکلیف رہی کہ یہ بھی مشکل نظر آتا تھا کہ سال بعد جمع ہونے والے احباب کو دیکھ سکوں گا یا نہیں۔ ایسی حالت میں میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ لوگوں کو ایک دفعہ دیکھ تو آؤں سو اللہ تعالیٰ نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا ہے۔
۲۷ دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے قریباً ایک گھنٹہ متفرق امور پر خطاب فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا اور بیماری کے باوجود دو گھنٹہ تک تقریر کی جس میں احباب جماعت کو نہایت اہم ہدایات فرمائیں۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق
حقیقت نبوت قاضی محمد نذیر صاحب لائپور

حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کی شان حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
احمدیت کی نظر سے

صفائی و پاکیزگی کے متعلق اسلامی احکام مولوی محمد یار صاحب عارف
خلافت علیٰ منہاج النبوت کا مفہوم اور اہمیت ملک عبدالرحمن صاحب خادم
اشترکیت کے اقتصادی اصول کا اسلامی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
اقتصادی اصول سے موازنہ

بلاد عرب میں احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں
اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت خلیل احمد ناصر صاحب
نبوت کی حقیقت قاضی محمد نذیر صاحب لائپور
وفات مسیح کا غلط عقیدہ مسلمانوں میں کس مولوی محمد سلیم صاحب
طرح پیدا ہوا

سکھ مذہب کے متعلق حضرت مسیح موعود گینا واحد حسین صاحب
کی تحقیق اور سکھوں پر اس کا اثر
حضرت مسیح موعود کی بشارات اور جماعت مولوی ابوالعطاء صاحب
کی ذمہ داریاں

صلحائے اسلام کا طریق تبلیغ مولوی عبدالمنان صاحب عمر
نوجوانوں سے خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
مولوی شہداء اللہ کے اشتہار کا جواب ملک عبدالرحمن صاحب خادم
احرار کی شہادتوں کا ذکر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

جلسہ سالانہ مستورات

مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تینوں تقریریں نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اور مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریریں

بھی مردانہ جلسہ گاہ سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سنی گئیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے علالت طبع کے باعث مستورات سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا۔

جلسہ عواتین میں امتہ العزیز، یکم صاحبہ، امتہ اللہ خورشید صاحبہ، امتہ السلام صاحبہ، حضرت سیدہ مریم صدیقہ رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، زبیدہ بیگم صاحبہ امیہ بالو محمد نواز صاحبہ، جمیلہ عرفانی صاحبہ اور امتہ الحفیظہ صاحبہ آنحضرت نے تقاریر کیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ پیش کی۔ پہلے دن تلاوت قرآن کریم کے بعد اجتماعی طور پر حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا کی گئی۔

۲۶، ۲۷ دسمبر کی درمیانی شب غائبانہ لجنات کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ یہ لجنہ کی پہلی مجلس مشاورت تھی جو حضرت مصلح موعود کے ارشاد مطابق منعقد کی گئی۔ اس اجلاس میں ۵۵ لجنات کی نمائندگان شریک ہوئیں۔

پچپن واں جلسہ سالانہ

متحدہ ہندوستان کا آخری سالانہ جلسہ

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء

بمقام: تعلیم الاسلام کالج کامیدان، قادیان

۲۶ دسمبر کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

”اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا اور یہ دنیا ختم نہیں ہو سکتی جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ لہرانے نہ لگ جائے۔ ہمیں اپنے نفوس و اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے چاہئیں اور اس کے حضور جھکنا اور التجائیں کرنی چاہئیں۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں اجاب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے

سال بھر کی جماعتی کارکردگی کا تذکرہ فرمایا اور جماعت احمدیہ سے غیر معمولی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں اجاب جماعت کو اپنی عملی اصلاح اور

دین حق کی آئندہ جنگ کے لیے تیاری کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نماز باجماعت لجنہ کی اصلاح چمپائی

اور محنت کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

”نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر

میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت کرائی

جائے۔ دوسرے سچائی پر قیام ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ

جائے۔ تیسرے محنت کی عادت۔ ایسی محنت کہ ہما سازی اور عذر زانی

کی روح ہماری جماعت سے بالکل مٹ جائے۔ اور جس کے سپرد کوئی کام کیا

جائے وہ اس کام کو پوری تہجدی سے سرانجام دے۔ یا اسی کام میں فنا ہو جائے

جو تھے عورتوں کی اصلاح۔“

جلسہ سالانہ سے قبل موسمِ ابر آلود تھا اور دو دن قبل بارش بھی ہوئی لیکن پھر

مطلع صاف ہو گیا۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن صبح ہی سے بارش ہوئی شروع ہو گئی نالہ باری بھی

ہوئی مگر جلسہ کی کارروائی حسب پروگرام جاری رہی۔ سامعین کے لیے جلسہ گاہ کے علاوہ ارد گرد

کی عمارتوں میں لاؤڈ اسپیکر نصب کر دیے گئے۔ پھر بھی ایک کثیر تعداد نے بارش اور نالہ باری

کے باوجود جلسہ گاہ میں کھڑے ہو کر حضرت مصلح موعود کی تقریر سنی اور دعا اور اجازت کے بعد جلسہ گاہ

کو چھوڑا۔ جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کے متعلق اسلامی تصور مولوی محمد سلیم صاحب فاضل

قرآن مجید، لحاظ شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میاں عبد المنان صاحب عمر

کی صداقت کا زندہ ثبوت

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

ضرورت عبادت اور وہ عرض اسلامی عبادت سے مولانا ابوالعطاء صاحب

کس طرح پوری ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود... انگلستان میں تبلیغ دین حق (مناقل)

مولوی عبد الملک ثمان صاحب حضرت مولانا جلال الدین شمس

جلسہ کے مبارک اجتماع سے متعلق میرے مشاہدات و السیدہ نیر الحسنی آفندی صاحب دمشق

نمائزات

فلسفہ احکام پروردہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

حضرت مسیح موعود کا سفر کشمیر حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ

تھیو سائیکل تحریک پر تبصرہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

اسلام میں دنیا کے اقتصادی مسائل کا حل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

اسلام و واداری امن اور برکات کا مرکز ہے سر دار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر ”نور“

مصلح موعود کے لیے حضرت مسیح موعود... کی ملک عبدالرحمن صاحب خادم

پیشگوئیوں اور لہامات کے مطابق خلیفہ ثانی ہونا

ضروری ہے

احمدی نوجوانوں سے خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

اس جلسہ کے موقع پر ۳۹ افراد نے بیعت کی۔

اس جلسہ میں ۲۶ غیر مسلموں اور ۵۳ گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران و امر اردو ما

نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا افتتاحی خطاب لاؤڈ اسپیکر کی خرابی کی وجہ سے زمانہ جلسہ گاہ

میں نہ سنا جاسکا۔ البتہ ۲۶ اور ۲۷ دسمبر کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔

نیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد کی تقریر اور ذکر حبیب کے موضوع پر حضرت مفتی محمد صادق کی تقریر بھی جلسہ گاہ سے بڑا راستہ سنی گئیں۔

جلسہ خواتین میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ کی عرض غایت۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

اسلام میں عورت کا درجہ۔ امۃ اللہ نیکم اہلبیہ مولوی خورشید احمد صاحبہ۔

خواتین کا طریق تبلیغ۔ استانی امۃ الرحمن صاحبہ۔

دورِ حاضر میں احمدی خواتین کی جدوجہد۔ امۃ السلام صاحبہ۔

وصیت کی عرض اور اہمیت۔ امۃ المجید صاحبہ

انسانی پیدائش کی عرض اور بیماری و تر داریا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۷ دسمبر کو زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات

سے خطاب فرمایا۔ اپنے اس خطاب میں حضور نے خواتین کو زیادہ لجنات قائم کرنے کی تلقین فرمائی اور عورتوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی نیز فرمایا کہ خواندہ بنیں ناخواندہ کو پڑھائیں اور جہاں کوئی عورت ناخواندہ نہ ہو وہاں مرکز سے عورتیں بھیج کر عورتوں کو پڑھایا جائے۔

حضور نے اس بات کا اظہار بھی فرمایا کہ آجکل ہر طرف یہ شور ہے کہ عورتوں کو بھی مردوں کے برابر ملازمتیں ملنی چاہئیں اگر وہ مردوں کے برابر کام کر سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دین کے میدان میں پیچھے رہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف دین عائشہؓ سے سیکھو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ آدھا دین مردوں کے حصہ میں ہے اور آدھا دین عورتوں کے حصہ میں ہے۔

۲۸۔ دسمبر کو بارش کی وجہ سے زمانہ جلسہ کا پروگرام منعقد نہ ہو سکا۔

خدا تعالیٰ کے تقدیر کے ماتحت ۱۹۴۷ء میں مسلمانانہ ہند کے طویل جدوجہد کے نتیجے میں ملک ہند کے تقسیم ہونے پر اسے تقسیم کے نتیجے میں جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان ملک ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ حضرت موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے ہجرت فرمائی اور لاہور تشریف لے آئے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا اور جماعت کا عارضی مرکز لاہور قرار پایا۔

قادیان میں جلسہ سالانہ حسب روایت ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بیت الاقصیٰ میں منعقد ہوا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح جو اسے تقریب کے روح رواں تھے قادیان کے رستے میں ملنے کی سیاسی مشکلات کا ایک خوفناک سمندر حائل ہونے کے وجہ سے جلسہ میں شرکت نہ کر سکے۔ ۱۹۴۷ء کے جلسہ میں بوجہ فسادات و بد امنی نہ صرف ان علاقوں سے جو پاکستان میں شامل ہوئے بلکہ ہندوستان کے دیگر علاقوں سے بھی کوئی احمدی شریک نہ ہو سکا۔ درویشانہ قادیان نے غفلت کے اس دشت میں امام آخر الزماں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ مسیح موعود و مہدیؒ کے جلوسے میں شیعہ کو خروڑا رکھا

قادیان میں جلسہ سالانہ کا سلسلہ جاری رہا اور بفضلہ تعالیٰ آج بھی جاری ہے۔ اس سال ہم میں سے اکثر اس جلسہ کی روایت کے سوا لے ہوئے پر خدا تعالیٰ کے حمد کے ترانے گاتے ہوئے سو رہے ہیں۔ اللہ کے تقریب میں شمولیت کے لئے دائمی مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جمع ہوئے ہیں اور وہ رخ اور وہ شمع خلافت جس کے نور نے کاروان احمدیت رواں دواں ہے ایک بار پھر ۴۵ سال بعد مسیح موعود کے یادگار جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہونے والے ہے۔

یہاں سے جلسہ کے روداد کے سفر کا رخ پاکستان میں شیعہ خلافت کے نور تلے ہونے والے جلسوں کے طرف ہوتا ہے۔ قادیان میں منعقد ہونے والے جلسوں کے دو بار علیحدہ مضمون کے صورت میں اسے جلوسے میں دوسرے جگہ دی جا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خدائی تحریک کی بنیاد پر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کے خطبہ
 جسے میں اعلان فرمایا کہ ۲۴ دسمبر کو نائٹنگان جماعت کی مشاورت ہوگی اور ۲۸، ۲۹
 دسمبر کو لاہور میں جماعت احمدیہ کا قلمی جلسہ سالانہ ہوگا۔

۵۶ چھپن والی جلسہ سالانہ

منعقدہ :- ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۴۷ء

بمقام :- میدان متصل رتن باغ لاہور

۲۴ دسمبر کو حسب پروگرام مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اسٹیج پر رونق افروز ہوئے اور سورۃ

فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

”آج کا جلسہ غیر معمولی حالات میں منعقد ہو رہا ہے گزشتہ سال قادیان
 میں جلسہ کے موقع پر کوئی احمدی یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اگلے
 جلسہ کے موقع پر ہم اپنے مرکز سے محروم ہوں گے اور ہمیں کسی اور
 جگہ پر اپنا جلسہ کرنا پڑے گا۔ جگہوں کے لحاظ سے تو ساری جگہیں ایک
 ہی حیثیت رکھتی ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے
 لیے ساری زمینیں سجدہ گاہ بنا دی گئی ہیں اگر ہر جگہ ہی خدا کی سجدہ گاہ
 بن سکتی ہے تو وہ مومن کے لیے جلسہ گاہ بھی بن سکتی ہے۔ لیکن بھلا
 عادتیں تعلقات اور محبتیں ضرور قلب پر اثر ڈالنے والی چیزیں ہیں۔
 ہم قادیان نہیں جا سکتے۔ گو آج ہم اس سے محروم کر دیے گئے ہیں لیکن
 ہمارا ایمان اور ہمارا یقین ہمیں بار بار یہ کہتا ہے کہ قادیان ہمارا ہے۔
 وہ احمدیت کا مرکز ہے اور ہمیشہ احمدیت کا مرکز رہے گا (انشاء اللہ)
 حکومت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی بلکہ حکومتوں کا کوئی مجموعہ بھی ہمیں
 مستقل طور پر قادیان سے محروم نہیں کر سکتا۔ اگر زمین ہمیں قادیان
 لے کر نہ دے گی تو ہمارے خدا کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور وہ
 ہمیں قادیان لے کر دیں گے۔ ہم مذہبی لوگ ہیں حکومتوں سے ہمارا کوئی تعلق
 نہیں ہمارا کام دلوں کو فتح کرنا ہے نہ کہ زمینوں کو۔“

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے حالات حاضرہ

کا تذکرہ فرمایا۔

”اگر یہ صحیح ہے کہ دین حق (ناقل) خدا کا مذہب ہے اور اگر یہ درست

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی

نئی شریعت نہیں آسکتی اور جن کے بعد کوئی ایسا حاکم نہیں آسکتا جو آپ
 کے کسی حکم کو بدلے اور اگر یہ صحیح ہے کہ آپ کی بادشاہت قیامت
 تک جاری ہے۔ تو پھر لازماً ہمیں ماننا پڑے گا کہ دین حق (ناقل) کی ترقی
 اور منزل میں خدا کا ہاتھ ہے اور یہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں۔۔۔ بہر حال اس
 میں خدائی طرف سے کوئی نہ کوئی پہلو بھلائی کا ضرور مخفی ہوگا۔ پس اگر
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور دین حق (ناقل) خدا کا مذہب
 ہے تو ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ یہ تکلیف ہمیں سہارا کرنے کے لیے دی گئی ہے
 نہ کہ تباہ کرنے کے لیے۔“

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی مختصر تقریر میں مشرق مسائل پر روشنی ڈالنے کے بعد نہایت

پر جلال انداز میں فرمایا۔

”۔۔۔ ہم نے پھر دین حق (ناقل) کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرا رہا ہے
 ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت و آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے
 کونے میں پہنچا نا ہے۔۔۔ ہم نے دین حق (ناقل) کو اس کی پرانی شوکت
 پر قائم کرنا ہے۔۔۔“
 آخر میں حضور نے فرمایا۔

”قادیان چھوٹ جانے پر بعض لوگوں نے نہایت جزع فرج کیلے اور آنسو
 بسائے ہیں لیکن میں اسے بے غیرتی سمجھتا ہوں یہ رونے کا وقت نہیں
 ہے بلکہ کام کرنے کا وقت ہے میرا آنسو قادیان کے لیے اس دن بہے گا
 جب میرا دوسرا آنسو اس خوشی میں بہے گا کہ میں قادیان میں فاتحانہ داخل
 ہو رہا ہوں جذبات بے شک کام کی تکمیل میں ممد ہوتے ہیں لیکن ہمیں
 اپنے جذبات اس دن کے وقف رکھنے چاہئیں جب ہم قادیان کے
 لیے نکلیں۔“

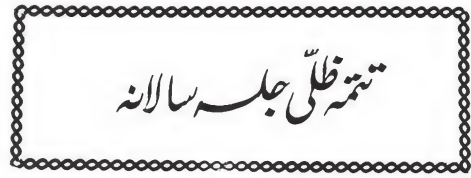
اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تعاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں	مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
انشورنس اور بکننگ کے متعلق اسلامی نظریہ	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد
اناجیل کی حیثیت	قاضی محمد نذیر صاحب لائپوری
حضرت مسیح کے سفر کشمیر کا اثر عیسائی دنیا پر	حضرت مولانا جلال الدین شمس

کوائف مغربی افریقہ میں تبلیغ۔ ایف آر حکیم صاحب مبلغ افریقہ۔

جلہ مستورات

نوائین کے لیے مردانہ جلسہ گاہ سے پروگرام لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنایا گیا۔



برموقع مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء

منعقدہ: ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء

بمقام: جودھال بلڈنگ لاہور

۱۹۴۸ء

پاکستان میں نئے عالمی مرکز سلسلہ احمدیہ ریلوے کی بنیاد حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو رکھی اور سنت ابراہیمی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حق و وق صحر کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کو تمام دنیا میں پھیلانے والے مرکز میں تبدیل کرنے کی داغ بیل ڈالی۔

چونکہ نئے مرکز سلسلہ میں آب و دانگی مشکلات کے باعث فوری طور پر وہاں مرکزی جلسہ سالانہ منعقد کرنا ممکن نہ تھا لہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فیصلہ فرمایا کہ اس بار مرکزی جلسہ سالانہ برائے دسمبر کی تعطیلات کے (۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء) کی تعطیلات میں منعقد کیا جائے گا۔

جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں پر ۲۶/۲۵ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جماعت احمدیہ لاہور نے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی۔ اس جلسہ میں قریباً ۱۷۰۰ احباب جماعت نے شرکت کی۔ اپنے افتتاحی اجلاس میں حضور نے جماعت کو عملی نمونہ پیش کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”جب تک ہم عملی نمونہ پیش نہ کریں ہم غلبہ نہیں پاسکتے۔ پس یہ وہ دروازہ ہے جس سے گزر کر ہم اپنے مقصد کو پالیتے ہیں اور دین حق ناقول کے غلبہ کی عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مقصد کا تعلق ہے وہ واضح ہے کہ قرآن کریم میں ہمارا فریضہ دین حق (ناقول) کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے میں کوشاں رہنا بیان فرمایا ہے لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اس میں ہم تہی دست ہیں۔“

۲۴ دسمبر کو دوسرے اور اختتامی اجلاس میں حضور نے خطاب کرتے ہوئے

فرمایا۔

”قطعاً اور یقینی بات ہے کہ اب دین حق (ناقول) کے غالب ہونے اور

کفر کے مغلوب ہونے کی باری ہے۔ مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کے میدان

میں بھی ہمیں عظیم النظیر نمونہ پیش کرنا چاہیے۔“

نیز حضور نے اعلان فرمایا کہ یہ صرف لاہور کی جماعت کا جلسہ سالانہ ہے جماعت

چونکہ ظلی جلسہ پر مستورات اور بچوں کو بوجہ حالات شریک ہونے کی ممانعت کر دی گئی تھی اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اعلان فرمایا کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۸ء کے ساتھ ایک دن بڑھادیا جائے تاکہ عورتیں اور بچے جوگزشتہ موقع پر نہیں آ سکے اس موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مجلس مشاورت کے اگلے روز یعنی ۲۸ مارچ ۱۹۴۹ء کو سالانہ جلسہ کا تتمہ پروگرام شروع ہوا اس موقع پر ہزاروں احباب مختلف مقامات سے حاضر ہوئے تھے۔

حضور نے صبح افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اجتماع دہی بابرکت ہوتے ہیں جو یکہ الادوں کے ساتھ شروع کیے جائیں۔ ہمارے سامنے دو ارب نفوس کے قلوب کو فتح کرنا ہے۔۔۔۔ پس محض جسے جلوسوں اور اجتماعوں پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بلکہ مومنانہ جوش اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت تبلیغ اور اشاعت حق کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ نیز فرمایا کہ آسمانی تقدیر کے ظہور کے لیے زمینی جد و جد بھی ضروری ہے برابری کی بھی خواہش ہونی چاہیے کہ دنیا کے گورنر جنرل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور دنیا پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو۔

۲۸ مارچ کو اپنے دوسرے خطاب میں اصل موضوع شروع کرنے سے قبل حضور نے چند متفرق امور بیان فرمائے پھر اپنی تقریر ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کی پونہ کڑی یعنی ”عالم روحانی کا بلند ترین معیار یا مقام محمدیت“ پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک عظیم الشان مینار ہے جو قیامت تک روشنی دیتا چلا جائے گا۔ قادیان کا مینار دراصل تصویری زبان میں ہمارا یہ اقرار ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ہمارے مہمان ہیں اور آپ کے لیے ہم قربانی کے لیے تیار ہیں۔“

ریڈیو پاکستان پر بھی اس جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ حضرت اقدس کی تقریر کے دوران پریس گیلری بھی بھری ہوئی تھی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی درج ذیل تقادیر ہوئیں۔

اسلامی نظام حکومت۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب

کوائف تبلیغ امریکہ میں۔ صوفی ایم آر بنگالی صاحب مبلغ امریکہ۔

اتحادیہ کا سالانہ جلسہ نہیں اور یہ کہ جماعت کا سالانہ جلسہ (ایسٹر اپریل) میں ربلوہ میں ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔

”ہمارا آئندہ جلسہ سالانہ انشاء اللہ نئے مرکز میں ہوگا اور وہ اس جگہ کا پہلا جلسہ ہوگا۔۔۔ میں تو ساری جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کرے۔ وہ جلسہ چونکہ نئے مرکز میں پہلا جلسہ ہوگا اس لیے خاص طور پر وہ دعاؤں کا جلسہ ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے نئے مرکز کو ہمارے لیے دین حق (ناقل) کی عظمت اور برائی کو ظاہر کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بابرکت کرے پس ابھی سے تمام دوستوں کو تیاری شروع کر دینی چاہیے۔“

اس موقع پر حضور نے غذائی قلت کے پیش نظر آئندہ جلسہ پر آنے والوں کو تحریک فرمائی کہ زمیندار احباب آتے ہوئے کچھ نہ کچھ غلہ ساتھ لائیں۔

جلسہ کے پہلے روز مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندے الشیخ عبداللہ غوثیہ اور الیہد سلیم الحسینی اور الیہد عبدالحمید بک بھی تشریف لائے الشیخ عبداللہ غوثیہ نے مسئلہ فلسطین اور اتحاد دین حق (ناقل) کے موضوع پر عربی میں ایک موثر تقریر فرمائی جس کا اردو ترجمہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے سنایا۔

ربلوہ کا پہلا جلسہ سالانہ

۵۷ ستاون واں جلسہ سالانہ

منعقدہ :- ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء

بمقام :- نزد ریلوے اسٹیشن ربلوہ

۱۵ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”یہ جلسہ تقریروں کا جلسہ نہیں یہ جلسہ اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے ہے۔ ایسی تاریخی حیثیت جو مہینوں یا سالوں یا صدیوں تک نہیں جاتے گی بلکہ بنی نوع انسان کی اس دنیا میں جو زندگی ہے اس کے خاتمہ تک جائے گی اس میں شامل ہونے والے لوگ ایک جلسہ میں شامل نہیں ہو رہے بلکہ روحانی لحاظ سے وہ ایک نئی دنیا، ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کے بنانے میں حصہ لے رہے ہیں پس اس جلسہ کو تقریروں کا جلسہ مت سمجھو تقریریں ہوں یا نہ ہوں مختلف مضامین پر لکچر سننے کا موقع ملے یا نہ ملے اس

کا کوئی سوال نہیں جو اصل مقصد ہے وہ ہمارے سامنے رہنا چاہیے اور جو اصل مقصد ہے اس کو ہمیں ہر چیز پر اہمیت دینی چاہیے۔۔۔“

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی دعائیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ و حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دادی غیر ذی زرع میں چھوڑتے ہوئے پڑھیں تھیں تلاوت کیں اور تمام حاضرین جلسہ کو اپنے ساتھ ان دعاؤں کو دہرانے کی تلقین فرمائی۔ ان دعاؤں کے بعد حضور نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانیوں کو تفصیل سے بیان فرمایا نیز فرمایا ہماری نصیحت یہ ہے کہ دنیا کے گوشے گوشے میں خانہ کعبہ کی نقلیں بنی چاہیں اور دنیا کے کونے کونے میں تمھیں اس کے ظل تیار کرنے چاہئیں اس کے بغیر دین حق کی کامل اشاعت نہیں ہو سکتی۔

پھر حضور نے ابراہیمی دعائیں جو خانہ کعبہ کی بنیادیں رکھتے ہوئے پڑھیں دہرائیں اور احباب جماعت کو بھی ساتھ دہرانے کی تلقین کی۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا۔

”اے خدا جس طرح تو نے مکہ، مدینہ اور قادیان کو برکتیں دیں اسی طرح تو ہمارے اس نئے مرکز کو بھی مقدس بنا اور اسے اپنی برکتوں سے مالا مال فرما یہاں پر آنے والے اور یہاں پر بسنے والے، یہاں پر مرنے والے اور یہاں پر جینے والے سارے خدا تعالیٰ کے عاشق اور اس کے نام کو بلند کرنے والے ہوں اور یہ مقام دین حق (ناقل) کی اشاعت کے لیے اہمیت کی ترقی کے لیے، روحانیت کے غلبہ کے لیے، خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ادا سچا کرنے کے لیے اور دین حق (ناقل) کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنے کے لیے بہت اہم اور اونچا اور حد درجہ مقام ثابت ہو۔“

اس کے بعد حضور نے ان ہزار ہا مخلصین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی اس کے بعد حضور سجدہ میں گر گئے اور حضور کے ساتھ ہی تمام حاضرین جلسہ بھی سر بسجود ہو گئے اور رب العرش سے اس مقام کے بابرکت ہونے کے متعلق آنسوؤں کی جھری اور آہ و بکا کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔

۱۶ اپریل کو احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے بعض تنظیمی اور متفرق امور کی طرف توجہ دلائی۔ نیز قادیان سے نکلنے کی وجوہات بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا۔

”۔۔۔ وہ وقت ضرور آئے گا جب قادیان پہلے کی طرح پھر جماعت احمدیہ کا مرکز بنے گا۔ خواہ صلح کے ذریعے ایسا ظہور میں آئے یا جنگ کے ذریعے بہر حال یہ خلائی تقدیر ہے جو اپنے معین وقت پر ضرور پوری ہوگی۔ قادیان ملے گا اور ضرور ملے گا لیکن اس وقت اس چیز کی ضرورت ہے کہ ہم نئے مرکز میں نئی زندگی کا ثبوت دیں۔ اور اس تنظیم کو زیادہ شان کے ساتھ قائم کریں

جوانج تک ہمارا طرہ امتیاز رہی ہے۔“

۱۰ اپریل کو حضور نے جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے جلسہ کے بعض انتظامات کا ذکر کرنے کے علاوہ ”جماعت احمدیہ نے قادیان سے ہجرت کیوں کی؟“ کو بھی اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ حضور نے حضرت مسیح موعودؑ سے ہجرت اور اپنے متعدد درو یا بیان فرمائے جن میں قادیان سے ہجرت اور حضور کے ذریعے جماعت کی حفاظت اور نئے مرکز میں جماعت کو اکٹھا کرنے کی خبر دی گئی تھی۔ حضور نے بتایا کس طرح حیرت انگیز رنگ میں یہ تمام امور پورے ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔

”اس وقت تک صبر نہ کرو جب تک دین حق (ناقل) دوبارہ ساری دنیا میں غالب نہ آجائے قادیان سے جماعت احمدیہ کی ہجرت خدائی وعدوں کے مطابق عمل میں آئی۔ میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ پورا ہوا۔ وہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو آج بھی اپنی بستی کے زندہ نشان ظاہر کر رہا ہے۔ دنیا کی اندھی آنکھیں دیکھیں یا نہ دیکھیں اور بہرے کا نسنیں یا سنیں لیکن یہ امثال ہے کہ خدا کا دین پھیل کر لے گا کیونکہ خواہ کتنی طاقت پور جملے وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر رہے گا اس لیے نہیں کہ میرے ہاتھ میں کوئی طاقت ہے بلکہ اس لیے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوں۔“

اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

حضرت مسیح موعودؑ۔۔۔ پر اعتراضات کے جوابات۔ مولوی غلام احمد صاحب بدولہی
بکننگ اسلامی تعلیم کی روشنی میں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد۔
ظہور مسیح موعود کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں حضرت مولانا جلال الدین شمس
تقریر عبدالشکور کسرے جرن

اسلام میں حکومت کا تصور۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔

حضرت مسیح موعودؑ۔ اور تجدید دین حق (ناقل) مولوی ابوالعطا صاحب۔

غیر مسالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد حکیم فضل الرحمن صاحب۔

خطاب احمدیہ اللہ صاحب مالیشس

اسلامی اصول اور کمپوزنگ ملک عبدالرحمن صاحب خادم

پردہ قاضی محمد نذیر صاحب لالپوری۔

پیشگوئی اسماعیل احمد مولوی عبدالغفور صاحب

غیر مسلم رعایا کے متعلق اسلامی حکومت کے شیخ بشیر احمد صاحب

فرائن۔

انقلابات کے متعلق انذارات و بشارات حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
جلسہ سے چند دن پیشتر ہی ربوہ کارپورے اسٹیشن منظور کر لیا گیا جس کی وجہ سے

مہمانوں کو بہت سہولت رہی۔ جلسہ کے لیے مختلف ٹرینوں کے ساتھ اضافی لوگیاں لگائی گئیں اور اسپیشل ٹرینیں بھی چلائی گئیں۔

مہمانوں کی رہائش کے لیے اسٹیشن کے دونوں طرف دو رنگ بیرکیں بنادی گئیں تھیں۔ خواتین کے لیے مخصوص بیرکوں کے گرد چار دیواری بنادی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے کھلے میدان میں خیمے بھی لگا رکھے تھے اور کئی اصحاب رات کو بیرکوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کھلے میدان میں بستہ بچھا کر سوئے۔ خواتین اتنی کثرت سے آئیں کہ ان کی رہائش کے انتظامات ناکافی ثابت ہوئے اور مردانہ بیرکوں کا بھی کچھ حصہ عورتوں کے لیے مخصوص کرنا پڑا۔

ایک پہاڑی کے دامن میں لنگر خانہ قائم کیا گیا جہاں تمام مہمانوں کے لیے کھانا تیار ہوتا۔ اس جگہ ۵۴۔ تنور لگائے گئے تھے۔ پانچ ٹرک لنگر خانہ سے کھانا قیام گاہوں تک پہنچاتے۔

ربوہ کے قریب وادی میدان میں پانی کی فراہمی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا اور کئی ہزار روپے خرچ کر کے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ تاہم حکومت کی مدد سے چند ٹینکر میسر آئے جو پانی کی فراہم کرتے تھے۔ ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے پمپ بھی لگائے گئے تھے۔

جلسہ انتظامات مختلف نظامتوں کے سپرد کیے گئے تھے اور ہر نظامت کے تحت کئی شعبے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح جلسہ کے ہر شعبہ کی خود نگرانی فرماتے تھے۔

جلسہ لائے مستورات

بمقام نزد مردانہ جلسہ گاہ

حضرت خلیفۃ المسیح انسانی نے ۱۰ اپریل کو زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”یہ جلسہ تقریروں کا نہیں دعاؤں کا ہے۔ پھر حضور نے صحابہ (حضرت مصطفیٰ) اور صحابات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے صبر و استقامت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور بتایا کہ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ تکلیفوں سے عزت پاتی ہیں پس اپنے نفس میں اور اپنی اولاد میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ وہی عورت عزت کی مستحق ہے جو پتہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے جو انسان نہیں فرشتہ جنتی ہے۔ یہی وہ کام ہے جو صحابیات حضرت محمد مصطفیٰ نے کیا اور یہی تمہارے لیے حقیقی نمونہ اور حقیقی راہ نمائے۔

حضور کے تینوں خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست زمانہ جلسہ گاہ میں بھی سننے گئے اور پہلے دن کے جلسہ کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئی۔ جلسہ سیرات میں کی جانے والی دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسلمان عورتوں کا لائحہ عمل
ہماری ہجرت اور موجودہ حالات میں ہماری
ذمہ داریاں
جماعت احمدیہ کا مستقبل
وصیت
نیا آسمان اور نئی زمین
قربانی
سید فضیلت صاحبہ نے دفتر لیجنہ اور تعمیر ربوہ کے لیے بیس ہزار روپیہ چندہ کی
تحریک کی۔

۵۸ معاونانِ جلیہ سالانہ

منعقدہ بر ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹

بمقام بریلوے اسٹیشن ملحقہ میدان ربوہ۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور ربوہ میں احباب جماعت کے دوبارہ

اکٹھا ہونے کو ایک الٹی نشان قرار دینا نیز فرمایا۔

"آؤ ہم دشمن کو گھٹنے ٹیک کر یہ اقرار کرنے پر مجبور کر دیں کہ دنیا کا معزز ترین

انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور

نے فرمایا۔

"یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے تمام اقوام میں سے صرف اور صرف

تم کو پراگندگی اور انتشار سے بچایا اور تمہیں قادیان سے نکل کر پھر ایک دفعہ

ربوہ میں جمع ہونے کی توفیق دی۔ بہت بڑے ابتلا اور خطرناک ٹھوکہ کے

باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری جماعت آج بھی پہاڑ کی طرح مضبوطی

سے قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک قائم رہے گی جب

تک کہ کفر اس سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے۔"

۲۸ دسمبر کو جلسہ کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو

بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں علمائے احمدیہ کی تقریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق۔

ذکر جلیب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ایک رویہ سے تعلق
سکھ کتب میں پیشگوئیاں
شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود
کی نظر میں
دین حق ناقول کا احیاء حضرت مسیح ناصری کی
وفات سے وابستہ ہے
احکام حج اور ان کی اہمیت
ابوابشارت مولوی عبدالغفور صاحب۔

یورپین مصنف کے اس اعتراض کا رد کہ
اسلام نے ٹوٹ پرنا جائز پابندیاں عاید کی ہیں
دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

بعثت حضرت مسیح موعود... از روئے قرآن مولانا ابوالعطاء صاحب

انقلابات کے متعلق حضرت مسیح موعود
کے انذالات و لیشارات
حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ

نبوت کے بارے میں اہمیت کا عقیدہ
مولوی عبدالکامک خان صاحب

قیام و استحکام پاکستان کے لیے جماعت کی
مساعی
حضرت مولانا جلال الدین شمس

اللہ تعالیٰ کی صفت علیم اور اس کا اثر انسانی
زندگی پر
پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔

اس جلسہ میں مہمانوں کو ٹھہرانے کے لیے دوسو سیرکس ۵۳۵ عیموں اور

چھوٹا ریلوں کا انتظام کیا گیا، اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور شہر کے مکانات

میں بھی مہمان ٹھہرے۔

ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں ۳۰,۰۰۰ مہمانوں کے لیے پانی کا انتظام

کوئی آسان کام نہ تھا اور گزشتہ سال کافی فاصلے سے ٹینکروں کی مدد سے پانی مٹیا گیا

گزشتہ جلسہ سے واپسی پر حضور کو خدا تعالیٰ نے پانی میا ہوجانے کی خوشخبری دی تھی۔

چنانچہ اس بخیر زمین سے پانی نکل آیا جس نے جلسہ پر آنے والے احباب کی ضرورت کو باسانی

پورا کیا۔

ربوہ میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اس کی کمی گیس کے ہنڈوں اور لائٹوں وغیرہ

سے پوری کی گئی۔

بیعت: ۱۸۲ افراد نے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مفتی محمد صادق، پروفیسر قاضی محمد ندیر

صاحب، حضرت مولوی عبدالغفور صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحیم دردی کی تقریریں

جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۴ دسمبر کو حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور استورات سے خطاب فرمایا اپنے خطاب میں حضور نے پردہ اور خصوصاً چہرہ کے پردہ کی طرف توجہ دلائی۔

پھر وقار عمل کے ذریعے سادگی اور صفائی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا۔

”لجنہ کو اب ہوشیار ہو جانا چاہیے۔ دین حق (ناقل) اور کفر کی لڑائی

ختم نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم، تمھاری مائیں، بہنیں، لڑکیاں، مرد

اور بچے پوری طرح میں شامل نہ ہوں۔ دشمن سمجھتا ہے کہ میرے حملے

لیے ایک عظیم الشان دروازہ کھلا ہے وہ دروازہ عورت ہے جسے گھر کی دہلیز

کہا جاتا ہے۔ لجنہ کو چاہیے کہ وہ عورتوں میں مہراری پیدا کرے قربانی

کی روح جماعت میں موجود ہے صرف عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں

سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔“

جلسہ میں کی جانے والی خواتین مقررین کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تحریک وقف زندگی حضرت سیدہ مریم صدیقہ

حصول قادیان کے لیے ہمیں کیا کچھ کرنا چاہیے امۃ اللطیف صاحبہ

احمدی خواتین اور فریضہ تبلیغ امۃ الرشید شوکت صاحبہ

پردے کی اہمیت جمیلہ عرفانی صاحبہ

اینمائے نواہیات حکم اللہ جمیعاً حضرت سیدہ مہر آبا

حضرت مصلح موعود کے دور کی عظیم ترقیات نصیرہ زہمت صاحبہ

بعثت محمدیہ کا دوسرا دور امۃ اللہ خورشید صاحبہ

اسلامی تمدن سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ

تنظیم لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ

صنعتی نمائش۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر پہلی بار

لجنہ اماء اللہ کی صنعتی نمائش قادیان کی طرح روہ میں بھی نکالی گئی۔

جلسہ کے انتظامات۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر پہلی مرتبہ مستورات کے

لیے لنگر خانہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔

جلسہ کے اختتام پر ۲۸ دسمبر کی رات حضور نے کارکنات سے خطاب فرمایا اور

الوداعی دعا کروائی۔

۲۴ دسمبر کی رات کو لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔

انسٹوٹ وال جلسہ سالانہ

منعقدہ :- ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء

بمقام :- ربوہ

۲۴ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔

”ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کے وہ لا علاج مریض ہیں کہ اس مرض کو دور کرنے

کا خیال بھی ہمارے جسموں پر کیچی طاری کر دیتا ہے۔۔۔ ہم ملک زادیاں

عزت، مال اور جانیں ہم قربان کر دیں گے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑ

سکتے۔“

۲۵ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے متفرق امور پر

تقریر فرمائی۔ نیز حضور نے اپنے خطاب میں علما کے مخالف کی طرف سے لگائے جانے والے

الزامات سلسلہ تقسیم ہند اور جماعت احمدیہ کا برطانوی ایجنٹ ہونے کا مفصل و مدلل

جواب دیا۔ حضور نے اس سلسلہ میں حقائق بیان کرتے ہوئے مخالفین کے اس افترا کی

قلبی کھولی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”باوجود نامساعد حالات کے میرے توجہ دلانے پر جماعت قربانی کا نہایت

اچھا نمونہ پیش کیا۔ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے عشق میں گداز اور آپ کے نام اور عزت قائم کرنے والی

ہے۔“

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے ”سیرِ روحانی“ کے موضوع پر تقریر

فرمائی اور اس سلسلہ مضمون کے پانچویں حصہ کو بیان کیا (یہ مضمون حضور نے ۱۹۳۸ء کے

جلسہ سالانہ سے شروع کیا تھا۔)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق

حضرت مہج موعود کی شدید مخالفت کے باوجود

ان کی کامیابی پر پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

عظیم الشان ہے مولوی عبدالمنان صاحب عمر

پسر موعود کی پیشگوئی کا ظہور قاضی محمد نذیر صاحب لائپزور

نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اسلام

نے کیوں منع کر دیا ہے مولوی عبدالغفور صاحب فاضل

ممالک یورپ میں تبلیغ دین کا مستقبل

دنیا کی اقتصادی مشکلات کا حل اسلام کی رو سے

احمدیت پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات

حضرت مسیح موعود... کی پیشگوئیاں

عقیدہ مذہب کی آزادی کیا اسلام میں

مردک سزا قتل ہے؟

انڈونیشیا کے حالات

چین کے ایک احمدی نوجوان عبداللہ جی صاحب نے بھی تقریر کی

پاکستان بھر کے علاوہ افریقہ، برٹش گی آنا، جرمنی، ہالینڈ، یورپیہ اور انڈونیشیا

کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح اٹھنی کی تمام تقاریر نیز حضرت مفتی محمد صادق، حضرت مولانا

عبد الغفور پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب، چوہدری مشتاق احمد صاحب، حضرت مولانا

جلال الدین شمس اور مولانا رحمت علی صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور زاناہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے خطاب

فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”عورت سمجھتی ہے کہ اس کا دماغ ادنیٰ ہے مگر میں اس کا قائل نہیں۔

میں یہ جانتا ہوں کہ عورت کو ترقی کا موقع کم ملتا ہے مگر عورت کا دماغ

مرد سے کم نہیں۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ عورت کا دماغ ادنیٰ نہیں

ہر زمانہ میں ملتا رہا۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرعون کی بیوی کا واقعہ اور حضرت

مریمؑ کی زیر تربیت ایک بچہ کا نبی ہونا بتا ہے کہ عورت مرد سے دماغی

لحاظ سے کم نہیں پھر حضرت خدیجہؓ کی قربانیوں اور آپ کا دنیا کے

سب سے زیادہ ذہین اور عقل مند انسان کے متعلق رائے قائم کرنا اور

اس کے بعد جو قربانیاں آپ نے کیں وہ تاریخ کا ایک بے بہا جوہر ہیں

پس عورت کی ذہنیت اور عادت کا فرق ہے۔ دماغ کا نہیں۔ پس اب

یہ وقت ہے کہ تم اپنی عادت کو بدل دو اور عورتوں میں تبلیغ کر کے خدمت دین

میں حصہ لو۔“

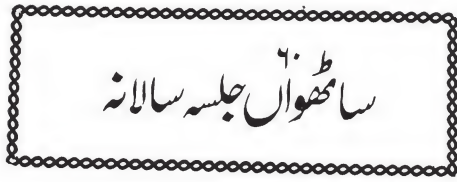
جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ، حضرت سیدہ مہر آریا صاحبہ، بیگم

صاحبہ محمود اللہ شاہ صاحب، سلمیٰ صاحبہ، امت اللہ خورشید صاحبہ، حمیدہ صابو صاحبہ

حقیظۃ الرحمن صاحبہ، امت الحمیدہ صاحبہ اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔

۲۷ دسمبر کی رات کو لجنہ امداد اللہ کی پانچویں مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں

مرکزی عہدیداران کے علاوہ ۶۱ لجنات کی نمائندگان شریک ہوئیں۔



منعقدہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء

بمقام :-

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح اٹھنی نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا: مخالفت

ایک بہترین اہم ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہونے والی جماعتوں کو ملتا کرتا ہے۔۔۔

درحقیقت سب سے محفوظ مقام سب سے عزت والا مقام سب سے مزے والا مقام

اس وقت اگر دنیا میں کسی کو حاصل ہے تو وہ آپ کو ہی حاصل ہے۔ دنیا کے

بڑے بڑے بادشاہ، دنیا کے حاکم۔۔۔ انسانی امداد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں

کے وقت کچھ انسان آگے آتے ہیں مگر تمہاری تکلیفوں کے وقت خدائے واحد خود آسمان

سے اترتا ہے۔ پس یہ ایام بہترین ایام ہیں جو کسی قوم اور کسی فرد کو بھی حاصل ہوئے۔ یہی وہ

اہم ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو حاصل ہوا۔ پس اپنے ان ایام کو شکوہ

گزاروں اور قدر دانوں کے ایام کی طرح گزارو۔ لغو باتوں، فضول باتوں اور بے کار

باتوں میں اپنے اوقات صرف مت کرو۔“

۲۷ دسمبر کو حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کی تبلیغی، تربیتی اور مالی سرگرمیوں پر

تبصرہ کرتے ہوئے مختلف اہم امور کی طرف احباب کی توجہ دلائی اور اسی خطاب کو جاری

رکھتے ہوئے حضور نے تحریک احمدیت کے دس بنیادی اصول اور ان کی برتری بیان

فرمائی نیز دین حق ناقول کے روحانی غلبہ کا شاندار تصور پیش کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۸ء میں شروع کئے جانے والے

مضمون ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کا چھٹا حصہ تھا۔ جس میں حضور نے خدا تعالیٰ کے

دریاب خاص کا قرآن مجید سے روح پرور نقشہ کھینچا اور پھر اس دریاب کے روحانی گونر جنرل

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال مقام پر روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس مقام محمود کی تجلیات کو اور زیادہ روشن اور نمایاں کرنے کیلئے

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو اور آپ کے بعد مجھے پیدا کیا اور ہم سے اس نے آپ کے

حسن کی وہ تعریف کروائی کہ آج اپنے توالک لبے بیگانے بھی آپ کی تعریف کر رہے ہیں

اور یورپ اور امریکہ میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

دروود و سلام بھیجتے ہیں مگر یہ تفتیر کیوں ہوا۔ اسی لئے کہ اس روحانی دریاب خاص کا بادشاہ

جس انعام کا اعلان کرتا ہے وہ انعام چلتا چلا جاتا ہے اور کوئی انسان اس کو چھیننے کی

طاقت نہیں رکھتا۔ جب اس نے اپنے دریاب میں یہ اعلان کیا۔

اکسٹھ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

بمقام :- ریلوہ

۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں بالخصوص یہ توجہ دلائی کہ جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ نئی نئی اصلاحات ہوں اور نئی قیود اور اصلاحات کو خوشی سے برداشت کیا جائے۔

حفاظتی نقطہ نگاہ سے اسٹیج اور بیڈاں میں بیٹھنے والے سامعین کے درمیان غیر معمولی فاصلہ تھا۔ اس لئے حضور نے اس امر پر اظہارِ ناراضگی فرماتے ہوئے کہا کہ حفاظت کے لئے ظاہری تدبیر بھی ضروری ہیں لیکن خلافت کو بادشاہت کا رنگ مت دو۔ پچانچہ فوری طور پر فاصلہ ختم کر دیا گیا۔

۲۵ دسمبر کو اپنی دوسری تقریر میں حضور نے اپنے مستقل طریق و دستور کے مطابق اس سال بھی مختلف اہم اور ضروری امور پر روشنی ڈالی مثلاً پاکستان کے بنیادی اصولوں کے متعلق سفارشات۔ حضرت نصرت جہاں حرم حضرت مسیح موعود کی وفات۔ تعمیرِ ریلوہ، قلم ۱۹۵۲ء مسئلہ فلسطین، مسئلہ کشمیر۔ بیرونی ممالک میں تعمیرِ بیوت الصلوٰۃ، اور جماعت کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت وغیرہ۔

۲۸ دسمبر کو حضور کی افتتاحی تقریر ”تعلق باللہ“ کے موضوع پر تھی۔ جس میں تصوف کے بہت سے باریک اور ضروری مسائل پر آسان اور دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی اور دس ایسے ذرائع کی نشاندہی فرمائی۔ جن سے انسان عجوبانِ الہی کے پاک گروہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ (۱) صفاتِ الہیہ کا ورد۔ (۲) صفاتِ الہیہ پتیدار (۳) خدمتِ مخلوق۔ (۴) گناہ پر نہایت (۵) ضرورتِ دعا کا احساس (۶) تدبیرِ کامل اور توکلِ کامل (۷) انصاف پروری (۸) تقویٰ (۹) صفاتِ الہیہ کی عکاسی (۱۰) محبتِ الہی کے لئے دعا۔

حضور نے اس پر معارفِ تقریری کے اختتام پر فرمایا۔

”مائے کاموں کا آخری انحصار دعا پر ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے اور اس سے کہے کہ الہی تبار وجود مخفی ہے۔ میری عقل سخت ناقص اور ناتمام ہے مگر میرے دل کے خفی گوشوں میں تیرے وصال کی ایک نہ ملنے والی خواہش پائی جاتی ہے میرا دل تجھ سے ملنے کے لئے تیار ہے میں چاہتا ہوں کہ تیری محبت کو حاصل کر دوں مگر اے میرے رب! میری کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک تیرے فضل میرے شامل حال نہ ہوں پس تو اپنی محبت سے مجھے حصہ عطا فرما۔ اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تیرے محبوبین کے پاک گروہ میں شامل ہوں۔“

کہ اے گورنر جنرل ہم تجھے ایسے مقام پر پہنچانے والے ہیں کہ دنیا تیری تعریف کرنے پر مجبور ہوگی تو کون شخص تھا جو خدا تعالیٰ کے اس پروگرام میں حائل ہو سکتا۔ اس نے محمدی انواری تجلیات کو روشن کرنا شروع کیا اور اس کے حسن کو اتنا بڑھایا کہ دنیا کی تمام خوبیتیں اس حسین چہرہ کے سامنے ماتدیر گئیں اور دوست اور دشمن سب کے سب یک زبان ہو کر یکجا اٹھ کر محمد حقیقتاً محمد اور قابلِ تعریف ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم“

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

ذکر حبیب حضرت مفتی محمد صادق

اللہ تعالیٰ کی توحید کیلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کشمیر مولوی عبدالملک خالصاحب

شعائرِ اسلام کی اہمیت قاضی محمد زید صاحب لاٹپوروی

صداقت حضرت مسیح موعودؑ { مولوی عبدالغفور صاحب

کی رو سے

بڑھتی میں تبلیغ کے حالات چوہدری عبداللطیف صاحب

فرانس میں تبلیغ کے حالات ملک عطاء الرحمن صاحب

اسلامی پردہ اور اس پر اعتراضات کے جوابات حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا صاحب

حضرت مصلح موعود کے بارے میں حضرت { حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ

مسیح موعود کی پیشگوئیاں

مخالفین سلسلہ کے بعض اہم اعتراضات کے جوابات ملک عبدالرحمن صاحب خادم

دینِ حق... (ناقل کے عقائد کو صحیح طور پر ہم مانتے ہیں یا ہم نے مخالف

جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی حضرت مولانا جلال الدین شمس

اسلام کی تائید میں مغربی ممالک میں انقلابات حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

اس جلسہ میں پاکستان کے بعض ممتاز صحافیوں نے بھی شرکت کی۔ ۲۶ تا ۲۷ کو شینجیلا میں نظارت و دعوت و تبلیغ کے تحت دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا۔ جس میں دس زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

پاکستان بھر کے علاوہ انگلستان امریکی ترکی جرمنی۔ فرانس سوڈان حبشہ۔ چین جینی ترکستان اور آذربائیجان سے بھی احباب تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقاریر نیز حضرت مفتی محمد صادق، حضرت صاحبزادہ مرزا صاحبزادہ حضرت مولانا جلال الدین شمس، اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب
حضرت مسیح موعود کی اجنت سے ہستی باری

تس لے کا ثبوت۔
اسلام میں خلافت کی اہمیت
سپین میں تسلیت دین۔

عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ
صداقت حضرت مسیح موعود۔ از رشتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ کی دینی (ماقل) خدمات
انڈونیشیا میں تسلیت دین کے حالات

سودا انشورنس
اسلامی معاشرہ

احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات
دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی

بعض ذمہ داریاں
انگریزی تقریر

مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے
نقطہ نظر سے

جہاد اور جماعت احمدیہ
۲۷ دسمبر کو شینہ اجلاس میں غیر ملکی طلباء نے اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر کیں۔

پاکستان کے علاوہ جرمنی امریکہ شام۔ سوڈان حبشہ۔ برما۔ چین۔ انڈونیشیا اور برٹش
گی آنا کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔

جلانہ متوات

اس سال نینوں دن پہلے اجلاس میں متوات کا علیحدہ پروگرام تھا اور دوسرے
اجلاس کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ستایا جاتا رہا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی
تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

احمدی متوات سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے متوات کو تعمیر و ترقی کا قرض
اور تعمیر مجدد بیت الصلوٰۃ ہالینڈ کے چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی حضور نے عورتوں کے
جدید قربانی کی تعریف فرماتے ہوئے انتظامی قابلیت اپنے میں پیدا کرنے کی تاکید فرمائی۔

نیز فرمایا تمہارے اندر قربانی کا جذبہ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ تمہیں خدا
نے قربانی کی ہی جنس بنایا ہے۔ ماں بہن اور بیٹی کی حیثیت میں محنت اور قربانی کے جو نٹائے
عورتوں میں نظر آتے ہیں وہ ایک دفعہ تو انسانی دل کو پکپکاتے ہیں۔ مرد بھی بے شک
بڑی بڑی قربانی کرتے ہیں مگر جو روح فدائیت کی عورتوں میں نظر آتی ہے۔ وہ فوق الانسایت

معلوم ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے اس امتیاز کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اپنے اندر نظام
کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ لہذا کا فائدہ کیا ہوا اگر ہماری متوات میں بد نظمی جاری ہے۔

جلسہ متوات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ کا ایمان حضرت سیدہ مریم صدیقہ

صداقت حضرت مسیح موعود سیدہ بشری بیگم صاحبہ

شرائط بیعت استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

اندرونی تبلیغ کے میدان میں ہماری مشکلات { امتہ المجید صاحبہ

اور ان کا علاج دُعا اور اسکی برکات امتہ الرشید شوکت صاحبہ

حضرت اماں جان کی سیرت طیبہ امتہ اللہ خورشید صاحبہ

اسلامی پردہ امتہ المجید صاحبہ

حضرت مسیح موعود کے کارنامے حمیدہ صابرہ صاحبہ

باسمہ وائ جلسہ لالانہ

منعقدہ:- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۳ء

بمقام:- ریلوہ

۱۹۵۳ء کے پُر آشوب حالات اور ظلم و ستم کی وہ سیاہ آنکھیاں جو خفاغین احمدیت
نے چلائیں تھیں۔ شمع احمدیت کے پروانوں کے مرکز سلسلہ میں جمع ہونے میں رکاوٹ بن سکیں
اجاب جماعت نے جو شورش اور تہمتوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ بھارت، انڈونیشیا
ملایا، آفریقہ، یورپ اور امریکہ کے احباب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آقاسی خطاب میں فرمایا "ہم اللہ تعالیٰ کا
ذکر کرنے اور دین حق (ناقل) کے نام کو بلند کرنے کی خاطر میاں پر جمع ہوئے ہیں، دین حق
(ناقل) پر چاروں طرف سے یورش ہو رہی ہیں اور دین حق (ناقل) کے موڑے پر سوائے احمدی
مبلیغین کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ تبلیغ کا جو عظیم الشان کام ہم نے شروع کر رکھا ہے اس
کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کرو،"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور
اور وقتی حالات کا تذکرہ فرمایا حضور نے فرمایا "مسلمانانِ عالم اس وقت نہایت خطرناک
حالات سے گزر رہے ہیں۔ یہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ وہ باہمی اختلافات کو
فراموش کر کے متحد ہو جائیں۔ ہر احمدی کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ ملک کی حفاظت اور استحکام
کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ ناخواندہ بھائیوں کو تعلیم

دو۔ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو اور اسے بطور چہ پیش کر دو۔ ملک میں بری باتوں کی اشاعت کو روکو اور عوام کو صحیح مشورہ دو؛

۲۸، دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ سے شروع کئے جانے والے علمی مضمون ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کا ساتواں حصہ تھا۔

اس عظیم نشان خطاب کے اختتام پر حضور نے احباب جماعت احمدیہ کو خطاب کرتے ہوئے پُر جلال آوازیں فرمایا۔

اب خدا کی نوبت جوش ملی کٹی ہے اور تم کو باں تم کو باں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت بخاندان کی ضرب نہیں کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقار اے آسمانی بادشاہت کے موسیقار، اے آسمانی بادشاہت کے موسیقار، ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان بچٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس فرمایا میں مہر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس فرمایا میں مہر دو کہ غرض کے پائے بھی لڑ جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہارا دردناک آواز میں اور تمہارے نعرہ ہائے تحکیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سایہ میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہے وہ اپنے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے، اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز ہوں۔ تم میری باتو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔“

نوٹ:- حضور کا یہ سلسلہ ”خطاب“ سیر روحانی کے نام سے تین جلدوں میں کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تقریر کتابی ترتیب میں سب سے آخری مضمون ہے (قرآن) اس جلسہ میں علمائے احمدیہ کی تقریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب جناب حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق کا تحریر نور الدین مین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے حالات میر شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا محبت الہی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم قرآن شریف کی کوئی آیت متسوخ نہیں۔ پر و فیروز قاضی محمد زید صاحب تربیت کے لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں مولوی قمر الدین صاحب فاضل دین حق اناض کی نشاۃ انیک کے متعلق پیشگوئیاں مولوی عبدالغفور صاحب فاضل بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی خدمات صاحبزادہ مرزا مبارک احمد حضرت سید زین العابدین شاہ ولی اللہ اسلام اور تزکیہ نفس

تجارت کے متعلق اسلامی تعلیم حضرت مسیح موعود کی اجنت کا پس منظر حضرت مولوی عبدالرحیم درو شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولوی جلال الدین شمس مذہبی آزادی کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر ملک عبدالرحمن صاحب خادیم

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تینوں تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور اس مرتبہ مستورات سے خطاب نہ فرما سکے۔ چنانچہ آپ نے مردانہ جلسہ گاہ سے ہی اپنی تقریر کے دوران مستورات کو مخاطب فرمایا جس میں خواہن کو تین تحریکیں پیش کیں۔ ۱۔ ہر جن زبان میں ترجمہ قرآن کے شائع کرنے کے لئے اخراجات اپنے ذمہ لیں جس کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۔ پڑھی لکھی عورتیں تمام کی تمام یہ عہد کریں کہ اپنے اپنے وطن جاکر کم از کم ایک یا دو ناخواندہ بیہوش کو ضرورتاً تعلیم دیں گی۔

۳۔ زائد آمدنی پیدا کرنے کی کوشش کریں اگر غریب ہو تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کا ساری بطور چہ پیش کر دو حضور کی تقاریر کے علاوہ مردانہ جلسہ گاہ سے بعض دوسری تقاریر بھی سنی گئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ اور اس کی غرض و غایت استانی میوہ صوفیہ صاحبہ موجودہ زمانے میں احمدی مستورات کی ذمہ داریاں حضرت سیدہ مریم صدیقہ اخلاق فاضلہ اور اسلام امتہ اللہ خورشید صاحبہ خلافت کی اہمیت حضرت سیدہ مہر ابا

محکومات اور بدعات جس کی احمدیت نے اصلاح کی امتہ اللطیف خورشید صاحبہ

احمدی مستورات کے فرائض احمدی ملک صاحبہ بیگم صاحبہ چودھری دوست محمد صاحبہ احمدیت

کائنات عالم کی پیدائش اور حضرت آدم کی امتہ المجید صاحبہ ایم اے خلافت قرآن کریم کی روشنی میں امتہ المجید صاحبہ ایم اے

کیا اسلام بزرگتر مشیر بھیلا؟ اپنے پیارے بندوں سے خدا کے سلوک امتہ الرشید شوکت صاحبہ کی چند مثالیں

طرح نو سیدہ ملک صاحبہ

ترسیٹھ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء

مخالفین احمدیت کے اعتراضات { ملک عبدالرحمان صاحب خادم کے جواب۔
نزل المیخ والمہدی کے متعلق حضرت مولانا جلال الدین شمس محمد کی پیشگوئیوں کا مصدق کون؟

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تینوں خطاب۔ نیز روزانہ صبح گیارہ بجے تک کا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔

ان کے علاوہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم، پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد اور میاں عطاء اللہ صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

حضور نے اس سال بھی مستورات سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۴ دسمبر کو اجاب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے خواتین کو بھی خطاب فرمایا اور ان کو پردہ کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اجاب کو عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی نصیحت فرمائی۔ نیز حضور نے خواتین کو احمدیہ بیت الصلوٰۃ بالینڈ کے چندہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جماعتی تربیت کیلئے ہماری ذمہ داریاں { حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حقوق العباد { امتیانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
ہمارا ماحول اور ذکر الہی { امتہ اللہ صادق صاحبہ
عورتوں پر حضرت محمدؐ کے احسانات { حضرت سیدہ مہر آقا
مسلمانوں کی علمی خدمات { امتہ الرحمن صاحبہ
برکات الدعاء { حمیدہ صابرہ صاحبہ
حضرت محمدؐ کی زندگی کے حالات { امتہ الرشید شوکت صاحبہ
قرآن کریم کی روشنی میں {
جنت آخرت کی حقیقت { امتہ المجید صاحبہ

چونسٹھ واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴ - ۲۵ - ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بمقام۔ احاطہ نصرت گزرہ ہائی اسکول ریلوہ

اس جلسہ میں پاکستان کے علاوہ چین، انڈونیشیا، عدن، شام، فلسطین

۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور

نے فرمایا تم اس مقام پر اپنے عہد کو دہرانے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اخلاص کا تحفہ پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں اور تمہارے خاندانوں کو ہمیشہ خدمتِ دین (ناقل) کا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۵ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ اس امر کو ہمیشہ ملحوظ رکھو کہ دین کی اصل جڑ محبت الہی اور محبت رسول ہے۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اختتامی خطاب میں چند متفرق امور پر روشنی ڈالنے کے بعد ۱۹۳۸ء سے جاری شدہ روحانی مضمون ”سیر روحانی“ کے آٹھویں حصہ کو بیان فرمایا۔ حضور کی یہ تقریر درج ذیل پیشگوئی پر ختم ہوئی۔

”پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے لازماً اس کے معنی ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکلے جائیں گے اور لازماً یہ سارا نظام جس کو یو این۔ او (U.N.O) کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجادیں اور پھر اس جگہ پر لاکھ مسلمانوں کو بسائیں.... سو خدا تعالیٰ کے عبادِ حق الصلحون محمد رسول اللہ کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے... یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہتی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگالے“

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مذہبی رواداری { عبدالمنان صاحب عمر
بین الاقوامی کشمکش کے متعلق { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت یحییٰ موعود کی پیشگوئیاں {
حضرت یحییٰ موعود کا عشق حضرت { عطا اللہ صاحب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے {
عقیدہ وجودیاری پر اہل نسبت { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
کے اعتراض اور ان کے جواب {
قیام پاکستان کا پس منظر { حضرت مولانا عبد الرحیم درود
فضائل القرآن { مولانا ابوالعطاء صاحب

مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، مارشس، ڈچ گیانا، امریکہ اور ٹرینیڈاڈ کے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا۔

”ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ یکے بعد دیگرے دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں اور دین حق (ناقل) کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی کمزوری سے کام نہ لیں گے۔ نوجوان خصوصیت سے یہ کوشش کریں کہ آپ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے۔ بلکہ اس ایمان کے سلسل کو نسل در نسل، وقف کے سلسلہ کو قائم کر کے ترقی دیتے چلے جائیں گے۔“

نیز فرمایا کہ قرآن مجید، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنی دینی تعلیم کو مکمل کرو۔ کیونکہ دینی تعلیم بڑی چیز ہے۔ اگر تم میں سے ہر شخص ایسا عہد کرے تو اللہ تعالیٰ اس عزم کے نتیجہ میں ابراہیمی ایمان عطا کر سکتا ہے۔ ایسا ایمان کہ اگر دنیا تم سے ٹکرائے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے اور خود پاش پاش ہو جائے۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرمانے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور بیان فرمائے۔ نیز نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اپنی اختتامی تقریر کے آغاز میں چند متفرق امور پر روشنی ڈالی بعد ازاں ۱۹۳۸ء سے جاری روحانی مضمون ”سیر روحانی“ کے نویں حصہ کو بیان فرمایا جس میں عالم کی نہروں کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب { حضرت چوہدری فتح محمد سیال
اسلام اور کمونزم { حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
اہل بیت اور اولاد کے ساتھ سلوک { حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
اور ان کی تربیت میں حضرت محمد {
کا بے نظیر نمونہ

جماعت احمدیہ اور اس کے { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
تعلیمی ادارے

تخریک جدید کے بیرونی دشمنوں { صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
کے حالات

قائد احمدیت پر اعتراضات { ملک عبدالرحمن صاحب خادم
کے جوابات

احمدیت کی ضرورت مولوی ابوالعطاء صاحب

منتشرین کے قرآن مجید پر { حضرت مولوی جلال الدین شمس
اعتراضات۔

مغرب اور اسلام { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
شان خاتم النبیین { پروفیسر قاضی محمد نذیر صاحب

جلانہ مستورات

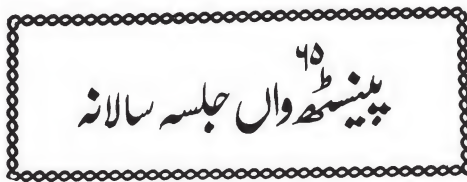
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور نے خواتین سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ مردانہ جلسہ گاہ میں خطاب فرماتے ہوئے عورتوں کو بھی مخاطب فرمایا۔

حضور کی تقاریر کے علاوہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
حضرت محمد نے تبلیغ کے لئے کون سے { نصیرہ نزہت صاحبہ
ذرائع استعمال کئے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور { صاحبزادی امۃ الرشید
ہماری ذمہ داریاں۔

اخلاق فاضلہ کی حقیقت { امۃ الحبیبہ صاحبہ
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ { امۃ الرحمان صاحبہ عمر
احمدی مستورات کی ذمہ داریاں { اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
لجنۃ اماء اللہ مرکزیہ کی مساعی { امۃ اللہ خورشید صاحبہ



منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء

بمقام۔ احاطہ نصرت گرلز ہائی اسکول

پاکستان بھر کے علاوہ انڈونیشیا، چین، مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، ڈچ گیانا، ٹرینیڈاڈ و جمرنی، ہالینڈ، عدن، شام، فلسطین اور بھارت کے نمائندوں نے شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا عملی سلوک ظاہر کر رہا ہے کہ تم یقیناً اس کے ہاتھ کا لگایا ہوا لودا ہو جس کا وہ خود محافظ

ہے۔ وہ دن جلد آنے والا ہے۔ جب تمہارے ذریعے دین حق (ناقل) کو فتح نصیب ہوگی۔ ۲۷۔ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس میں جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے مسئلہ خلافت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا اگر تم خلافت حقہ کے مناسب حال عمل کرتے رہو گے تو عظیم الشان نعمت نہیں قیامت تک حاصل رہے گی۔ اس نعمت کی قدر کرو اور اس کے بھنڈے سے تلے جمع ہو کر ساری دنیا کو فتح کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالو۔

نیز حضور نے دوران سال ہونے والی جماعتی ترقیات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۲۸۔ دسمبر کو جلسہ کی اختتامی تقریر حضور نے ”سیر روحانی“ کے موضوع پر فرمائی۔ یہ تقریر اس بابریکت سلسلہ کی دسویں کڑی تھی جس میں حضور نے قرآنی باغات کے موضوع پر روشنی ڈالی حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دین حق (ناقل) کے عظیم الشان باغ کی نگہبانی آج تمہارے سپرد کی ہے۔ پس دل و جان سے اسکی حفاظت کرو۔ آج احمدیت کے ذریعے اس باغ کے پودے دنیا کے کونے کونے میں لگا دیئے گئے ہیں۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
صفات باری تعالیٰ	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
مقام حدیث	مولانا عبد الملک خاں صاحب
فیضان نبوت محمدیہ	قاضی محمد نذیر صاحب
حیات بعد الممات علوم جدیدہ کی روشنی میں	{ ڈاکٹر میجر شائہ نواز خاں صاحب
تعلق باللہ	حضرت مولوی غلام رسول راجپوت
وفات مسیح (زندگی بعد از)	{ مرزا عبدالحی صاحب
واقع صلیب	
خاتم الانبیاء کا مقام حضرت مسیح موعود کی نظر میں	{ حضرت مولانا جلال الدین شمس
مصلح موعود کی پیشگوئی اور کاظمیہ	ملک عبدالرحمن صاحب خادم
اہل زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
مغرب کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
ضرورت خلافت	مولانا ابوالعطاء صاحب

جلالہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ حضور نے عورتوں سے علیمہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر کی افتتاحی تقریر ہی میں عورتوں کو بھی خطاب فرمایا اور ۲۷ دسمبر کی تقریر میں بھی احمدیہ بیت الصلوٰۃ ہالینڈ کا تذکرہ فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریریں بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ اس جلسہ میں ہونے والی دیگر تقاریب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدی منثورات اور تبلیغ دین	امینہ فرحت صاحبہ
خطاب	بیگم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
برکات خلافت	امتہ اللہ خورشید صاحبہ
پیشگوئی مصلح موعود	مبارکہ بیگم صاحبہ
حضرت محمد کے اخلاق فاضلہ	سیدہ بشری بیگم صاحبہ
حضرت مسیح موعود کی آمد کی عرض	{ نصیرہ نہت صاحبہ
اور آپ کا مشن	
خلافت اسلامی اور اسکی برکات	امتہ الرشید شکر صاحبہ
حضرت محمد کے عورتوں پر احسانات	علیمہ صاحبہ
حضرت فضل عمر کے دریں کارنامے	حمائمہ البشیری صاحبہ
اسلامی پردہ	امتہ الرشید صاحبہ
ناصرات کی تحریک کی تاریخ و مقاصد	نسیم صاحبہ
اس جلسہ میں بعض ناصرات نے بھی تقاریب کیں۔	



منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء

بمقام۔ احاطہ نصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ

پاکستان بھر کے علاوہ بھارت، ہالینڈ، انگلستان، جرمنی اور مشرقی افریقہ کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ محکمہ پوسٹ کی طرف سے سپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا گیا مگر اس کے باوجود جگہ کی کمی کی وجہ سے احباب بسوں کے ذریعے مرکز پہنچے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ایمان اور اخلاص میں روز افزوں زیادتی ہو رہی ہے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ قربانی اور اخلاص کے لاکھوں نمونے ہمیشہ جماعت میں پیدا کرتا رہے۔

۲۷ دسمبر کو پہلے حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر احباب سے خطاب کرتے ہوئے جماعتی کاموں اور تحریکوں پر تبصرہ فرمایا۔ اور آئندہ سال کے پروگرام کی وضاحت

کرتے ہوئے وقف زندگی کی ایک نئی اور اہم تحریک پیش فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب گزشتہ کئی سالوں سے جاری ”سیر روحانی“ کے موضوع پر تھا جس میں حضور نے عالم روحانی کے لنگر خانوں کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ اس سلسلہ خطاب کی گیارہویں کڑی تھی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقادیر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ذکر حبیب { حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
اسلامی حکومت اور مذہبی ادارہ { حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
عقائد احمدیت پر اعتراضات { شیخ عبدالقادر صاحب
کے جوابات

فیضان نبوت محمدیہ قاضی محمد نذیر صاحب

حیات مسیح کے عقیدہ کے نقصانات میاں عطاء اللہ صاحب

اشاعت دین مشرق و مغرب میں { صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اور جماعت کی ذمہ داریاں۔

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق حضرت مولانا جمال الدین شمس

اس عالم کے متعلق اسلامی تعلیم پر وقیر قاضی محمد اسلم صاحب

ایمان باللہ کا انسان کے اخلاق { حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
اور کردار پر اثر۔

حضرت محمد کی مخلوق الہی سے محبت مولانا ابوالعطاء صاحب

ان تقادیر کے علاوہ خالد اسماعیل ہوزیر صاحب جرمن اور ڈکریا عبدالعزیز کپڑو

صاحب نواح احمدی نے بھی انگریزی زبان میں خطاب کیا۔ نیز مولانا عبدالرحمان صاحب
خادم کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

اس دفعہ ہمارا جلسہ سالانہ بعض نمایاں خصوصیات کا حامل تھا۔ حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر صغیر شائع فرمائی۔ جو قرآنی علوم کا بے نظیر روحانی تحفہ ہے
اس طرح حضور ہی کی توجہ سے امسال بتویب منہاجہ منیل کی پہلی جلد شائع ہوئی۔
حضور نے جلسہ سالانہ کے اختتامات کی عمومی نگرانی خود فرمائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں

نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی تقریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

حضور نے مجنہ سے علیحدہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ ۲۶ دسمبر کی اختتامی تقریر ہی میں

ممبرات مجنہ کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا۔

اس جلسہ میں کی جانے والی تقادیر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی عرض مبارک بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

پچھے اور نظم و ضبط فرخندہ شاہ صاحب

یہ خندہ کی اہمیت سیدہ نسیم شفیع صاحبہ

عورت کی ذمہ داریاں امتہ المجیدہ صاحبہ

دین حق (ناقل) اور احمدیت کی مبارک بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر

ترقی خلافت سے وابستہ ہے { محمد عبداللہ صاحب

عورتوں کا نصب العین اسلامی { نصیرہ زہبت صاحبہ

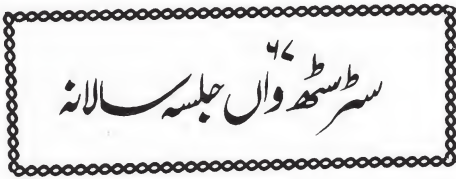
تعلیم کی روشنی میں

برکات احمد سیدہ قاری صاحبہ

تقریر حکمت صاحبہ

احمدی عورتوں کی تعلیم اعلیٰ مقصد حضرت سیدہ مہرپا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر مجنہ مرکز نے مستورات سے عمومی خطاب فرمایا۔



منتقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

بمقام :- احاطہ نصرت گزہ ہائی اسکول

اس سال جلسہ سے پہلے غیر معمولی ہلچل کی وجہ سے تنظیم کو بہت زیادہ محنت سے کام
لے کر پڑا۔ اسٹیج ازمبرہ تو تعمیر کیا گیا جلسہ گاہوں میں کھڑے پانی کو نکالا۔ ابتداً جلسہ گاہ ۳۰ x ۲۵ مربع
فٹ کے رقبہ پر بنی گئی مگر جگہ کم پڑنے کی وجہ سے ۲۷ دسمبر کی شام اس میں توسیع کی گئی
تاہم ۲۸ دسمبر کو حضور کی تقریر کے دوران ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جلسہ کے باہر میدان
میں بیٹھ کر تقریر سنی۔

۲۶ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا: ”عا کرو کہ خدا تعالیٰ
اشاعت دین حق (ناقل) کے سلسلے میں ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے اور اپنے فرشتوں
کو ہماری تائید میں لگا دے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے اس کا
جنتا شک کیا جائے کم ہے۔“ نیز تبلیغی مساعی کے خوش کن اثرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو دوسرا اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے آہم

جماعتی امور اور بیرونی ممالک میں اشاعت دین اور اُس کے خوش کن ثمرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ سے شروع

کئے جانے والے روحانی مضمون ”سیر روحانی“ کے سلسلہ کا بارہواں اور آخری حصہ بیان

فرمایا۔ حضور نے اس میں عالم روحانی کے کتب خانوں کی کیفیت بیان فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید اپنے اندر ہر قسم کے مضامین رکھتا ہے جو بجائے خود کتب



حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کا
جس سالانہ سے خطاب



حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کا
جس سالانہ سے خطاب

جلسہ سالانہ مستورات

خاتون کا درجہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں تمام علوم کا ذخیرہ ہے اور یہ ایک جامع تاریخ بھی ہے۔ جس میں کل عالم کی روداد و روزا زل سے روزِ ابد تک کی محفوظ ہے۔

حضور نے فرمایا: ”غرض قرآنِ کریم کے اندر جو عظیم الشان کتب خانے موجود ہیں۔ ان کی مثال دنیا کے کسی کتب خانے میں نہیں پائی جاتی۔ پھر دنیوی کتب خانے تباہ ہو بھی جاتے ہیں۔ لیکن قرآنِ کتب خانہ وہ ہے جس کی دائمی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہو۔ پس کیا دنیوی بادشاہوں کے کتب خانے اور کجا یہ روحانی کتب خانہ جو زمانہ کی دست برد سے کلی طور پر محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے خاندانوں کا قیامت تک حافظ و ناصر ہو اور دینِ حق (ناقل) آپ کے ذریعہ سے اور آپ کی اولادوں کے ذریعے سے قیامت تک بڑھتا رہے اور دنیا سے شرک اور بدعت مٹ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت پھر دنیا میں قائم ہو جائے اور ایسی مضبوطی سے قائم ہو کہ اسے مٹانے کی کوئی جرات نہ کر سکے۔“

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکر حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد
مذہبی رواداری	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح ناصری کا مقام	قاضی محمد نذیر احمد صاحب
تبلیغ دین بیرونی ممالک میں	شیخ مبارک احمد صاحب
معجزات حضرت مسیح موعود	میاں عطا اللہ صاحب
نبیوں کے سردار	حضرت مولانا جلال الدین شمس
اسلامی معاشرہ	حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
زندہ مذہب اسلام	پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
احمدیت کا اثر	حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان
سنت اور حدیث	مولانا ابوالعطیٰ صاحب

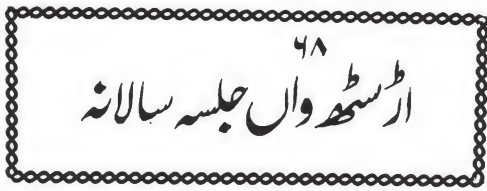
عالمگیر زبانوں میں تقاریر کے پروگراموں میں چالیس سے زائد زبانوں میں تقاریر پڑھیں جن میں اردو، فارسی، عربی، انڈونیشین، جاپانی، چینی، ترکی، روسی، اڑیہ، پہاڑی زبان، عبرانی، فرانسیسی، تامل، ہنگری، اٹلی، ملیالم، بلوچی، ملتان، انگریزی، مارٹیس کی زبان کرلوی وغیرہ شامل ہیں۔

۲۴ دسمبر کو مجلسِ علمی جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام شبینہ اجلاس میں طلباء و جامعہ احمدیہ تقاریریں ادا کر کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جن نئی چیزوں کا اعجاز ہوا۔ ان میں سرفہرست دینی معلومات کے اہم نفسوں اور تبلیغی تصاویر کی عظیم الشان نمائش تھی۔ جسے وکالت بشیر نے ترتیب دیا تھا۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والے لٹریچر بھی اس نمائش میں رکھا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان، میاں عطا اللہ صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین شمس کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب و رپورٹ لیجنہ	حضرت مریم صدیقہ
اسلامی اخلاق	امۃ الرشید شوکت صاحبہ
نظامِ خلافت	مبارک صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحبہ
حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد	امۃ المجیدہ
حضور کی دوسرے انبیاء کے مقابل میں خصوصیات	سجیدہ حبیب صاحبہ
ہماری ذمہ داریاں	ارشادہ صاحبہ خوشاب
رسولِ پاک (حضرت محمد) کی قوتِ قدسیہ	امۃ الممالک فرخ صاحبہ
کا آخر صحابہ پر	
استثنائی مہینہ صوفیہ صاحبہ نے پنجابی زبان میں خطاب فرمایا۔	



متفقہ: ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء

(پاکستان میں عام انتخابات کی وجہ سے یہ جلسہ دسمبر ۱۹۵۹ء کے بجائے ۱۹۶۰ء جنوری میں منعقد ہوا)

پاکستان کے علاوہ ہالینڈ، مغربی جرمنی، امریکہ، عدن، کینیا، ٹانگانیکا، شمالی لیبیا، مارٹیس، گھانا، سیرالیون، انڈونیشیا، فجی، چین اور بھارت کے احباب بھی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

۲۲ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جن میں حضور نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک دفعہ پھر جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر احبابِ جماعت کو روہ میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ نیز احبابِ جماعت کو نہایت زریں اور اہم ہدایات سے نوازا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ احباب اپنی نسلوں کے اندر دینِ حق (ناقل) اور احمدیت کی محبت پیدا کرتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے لگے۔

۲۴ جنوری کو حضور نے جلسہ کا اختتامی خطاب فرمایا۔ اس تقریر میں حضور نے احباب سے دین کیلئے زندگیاں وقف کرنے اور دینِ حق (ناقل) کے جھنڈے کو تاقیامت دنیا

میں بند رکھنے کا تاریخی عہد کیا اس عہد میں کلمہ شہادت کے بعد فرمایا۔

”ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دین حق (ناقل) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف کریں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک دین حق (ناقل) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔“

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے درمیان دین حق (ناقل) کی اشاعت ہوتی ہے اور محمد رسول اللہ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے، اسے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔
اللّٰهُمَّ آمین۔“ (الفصل ۴، فروری ۱۹۹۰ء)

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تعلق باللہ	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
طوفان نوح	مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
حضور اکرمؐ اور عبادات	میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ
جماعت احمدیہ کی علمی خدمات	مولوی عبدالملک خان صاحب
ہماری تبلیغی مساعی کا اثر ممالک غیر پر	حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
ذکر حبیب	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد
احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح	حضرت مولانا جلال الدین شمس
جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں	مولانا ابوالعطاء صاحب
تفسیر سورۃ فاتحہ	حضرت مولانا غلام رسول لاہیجی
حضور کے لئے دعائی تحریک	حکیم بشیر احمد صاحب
اسلام میں خلیفہ کا مقام	ڈاکٹر خلیل احمد ناصر
آخری زندگی	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغ اور رافضی	مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت کے خطاب سے پہلے حضور کی ۵۳۰ کے جلسے کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا

جلالانہ متواتر

حضرت خلیفۃ المسیح کی دونوں تقاریر میں حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد۔

مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت مولوی غلام رسول لاہیجی، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، حضرت

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد مبارک کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔ نیز ۱۹۵۰ء کی حضور کی تقریر کی ٹیپ بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

جلسہ متواتر میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خلافت کی برکات	امت الرشید فضل صاحبہ
انسانی زندگی کا مقصد	تصویر نزہت صاحبہ
احمدی عورت کے فرائض	مسعودہ بیگم صاحبہ
قوم کی تعمیر کوئی نکتہ ہو	امت المحمیدہ رحمن صاحبہ
نظام احمدیت کا پیدا کردہ شاندار افتاب	صاحبزادی امتہ القدوس
ترتیب اولاد اور تسبیح احمدیت	امت المحمیدہ صاحبہ
بچوں کی تربیت	نصیرہ شاہنواز صاحبہ

حضرت سیدہ مہر صدیقہ صاحبہ لجنہ مرکز بیہ نے متواتر سے عمومی خطاب فرمایا۔



منتقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء

پاکستان کے علاوہ بھارت، ہالینڈ، جنوبی افریقہ، گھانا، لائبیریا، انڈونیشیا، عدن وغیرہ سے بھی احباب تشریف لائے۔

۲۶ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح اثنیٰ نے احباب کو دُعا میں کوئے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی تحریک فرمائی۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں خطاب کے لئے ناسازمی طبع کے باعث حضور تشریف نہ لاسکے لیکن حضور کی تحریر کردہ تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنائی۔ حضور نے تحریر فرمایا: ”دین حق (ناقل) کی ترقی اور اشاعت میں ہرگز کسی کے ساتھ حصّہ لوار اور اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے لئے وقف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو عظیم امان کام کیلئے وہ ایک لمبی اور مستقل جدوجہد کے بغیر انجام نہیں دیا جاسکتا۔ ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور دنیا میں نیکی اور تقویٰ کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔“

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسلام اور غیر مسلم رعایا	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد
حضرت مسیح نامری کا صلیبی موت سے بچنا	مولانا شیخ عبدالقادر صاحب
اور شرق میں درود جدید شواہد کی روشنی میں	
تقویٰ اللہ اور اس کے حصول کے ذرائع	مرزا عبدالحق صاحب
عقائد احمدیت پر اعتراضات اور انکے جوابات	قاضی محمد نذیر صاحب

ستروان جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

پاکستان کے علاوہ چین، جاپان، سنگاپور، انڈونیشیا، فجی، مارشس مشرقی افریقہ، ناٹجیریا، جوینی اور انگلستان کے احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکے۔ لیکن جلسہ کے لئے افتاحی اور اختتامی پیغام خود لکھوا کر ارسال فرمائے۔

۲۶ دسمبر کو حضور کا افتتاحی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ سالانہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حقیقت نبوت قاضی محمد نذیر صاحب

جماعت احمدیہ کے عقائد مولانا محمد یار صاحب عارف

جماعت احمدیہ اور تربیت مرزا عبدالحق صاحب

اسلامی پردہ اور اس کی اہمیت حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

تبلیغ دین اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

ذکر حبیب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

ہستی باری تعالیٰ جدید سائنسی معلومات { پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی روشنی میں

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ایمان { شیخ عبدالقادر صاحب افروز واقعات

خلافت راشدہ مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مسیح موعود کی سپش گوئیاں حضرت مولانا جلال الدین شمس

خطاب حضرت چوہدری محظوظ اللہ خاں

۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔

نیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی گذشتہ سال کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا نیز مردانہ جلسہ گاہ میں ہونے والی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس، گیانی واحد حسین صاحب، مولانا ابوالعطاء صاحب اور

دُعا کی اہمیت حضرت صاحبزادہ مرزا نسیم احمد

سیرت نبویؐ احادیث کی روشنی میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

ذکر حبیب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

اسلام کا عالمگیر غلبہ حضرت مولانا جلال الدین شمس

وقفہ جدید کی اہمیت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

ختم نبوت کی دائمی برکات مولانا عبد الملک خان صاحب

اسلام اور تیشلوم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ حضرت چوہدری محظوظ اللہ خاں

بہائی تحریک پر تبصرہ مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مصلح موعود کی ۱۹۵۳ء کی تقریر "سیر روحانی" کا ٹیپ احباب کو سنایا

گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے آخری اجلاس میں مختصر لیکن دل سوز خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کے اجلاس میں

۵۰ مختلف زبانوں میں تقریر ہوئی۔

۲۷ دسمبر کو شبیہ اجلاس میں علمی موضوعات پر گفتاریہ ہوئی۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دونوں تقریریں حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، قاضی محمد نذیر صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ - حضرت چوہدری محظوظ اللہ خاں، اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقریریں مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

وقفہ زندگی کی اہمیت حضرت سیدہ مہر صدیقہ

جنت و دوزخ کی حقیقت حضرت سیدہ مہر آپا

تربیت مبارکہ نیر صاحبہ

حضرت مصلح موعود کے زمانہ بین دین حق

(ناقل) کی ترقی نصرت جہاں صاحبہ

احمدی اخبارات میں مصباح کا مقام امتہ الرشید صاحبہ

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد حمیدہ بانو صاحبہ

جلسہ سالانہ کی اہمیت امتہ الملک صاحبہ

وفات مسیح ناصری مبارکہ انجمن صاحبہ

مسلمان عورتوں کے فضائل امتہ المحجیب صاحبہ

عورت ہی معاشرہ کی بنیاد ہے۔ صاحبزادی امتہ القودس

جماعت احمدیہ اور اس کی قیام کی غرض امتہ الرشید صاحبہ

پردہ مبارکہ بیکم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

مولانا قاضی محمد نذیر صاحب نے جلسہ مستورات میں خطاب فرمایا۔

توالتین میں سے جمیدہ بانو صاحبہ، امتہ الرشید شوکت صاحبہ، حمادہ البشیر صاحبہ، منور سلطانہ صاحبہ، امتہ المنان صاحبہ، مبارکہ نیر صاحبہ، رضیہ درد صاحبہ، حکمت صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آقا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ، صدر لجنہ مرکزیہ اور حضرت تیسو نواب مبارکہ بیگم نے تقاریر کیں۔

پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ مستورات کا افتتاح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے کرنا تھا لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی وفات کے سانحہ کی وجہ سے پہلے دن تشریف نہ لاسکیں البتہ تیسرے دن تشریف لائیں اور مستورات سے خطاب فرمایا۔

اکہتر واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

پاکستان کے علاوہ کویت، عدن، مشرقی افریقہ، سیرالیون، جرمنی اور کینڈے نیویا کے اجاب نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علالت طبع کی وجہ سے جلسہ میں خطاب کے لئے تشریف نہ لاسکے۔ مگر خلیفہ وقت کے ارشادات کی شائق جماعت کے لئے ۲۶ دسمبر کے افتتاحی اجلاس میں حضور کا تحریر کردہ پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا:

”دنیا کی بنیاد اس وقت آپ لوگوں سے وابستہ ہے۔

اس لئے اشاعت دین (ناقل) اور اشاعت احمدیت کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنے نمونہ سے لوگوں کے دلوں کو احمدیت کی طرف مائل کریں۔

۲۸ دسمبر کو حضور کا افتتاحی پیغام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے پڑھ کر

سنایا۔ حضور نے فرمایا:

”یہ امر اچھی طرح یاد رکھو کہ دین حق (ناقل) اور احمدیت کی

خدمت ایک عظیم الشان نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرو اور اپنے

آپ کو دین حق (ناقل) اور احمدیت کا سچا اور حقیقی پیرو بناؤ۔“

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے

نزدول مسیح قاضی محمد نذیر صاحب

اسلامی پردہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

وعائیکہ خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

نوجوانوں کی تربیت مرزا عبدالحق صاحب

ختم نبوت کی حقیقت

خطاب

اسلام اور مفکرین مغرب

شیخ مبارک احمد صاحب

چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی

پروفیسر قاضی محمد اکرم صاحب

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

حضرت مولانا جلال الدین شمس

ملایا اور اندیشہ شباب کے مذہبی حالات

مولانا محمد صادق صاحب سہاگڑی

غیر شرعی رسوم اور ان کا ازالہ

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

فضائل قرآن مجید

مولانا ابوالعطاء صاحب

اتقائے انسانیت اور ہستی باری تعالیٰ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

احمدیت مشرقی پاکستان میں

مولوی محمد صاحب

جماعت احمدیہ کا تبلیغی نظام اور اس کے نتائج

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

منکرین حدیث کے اعتراضات کے جوابات

مولانا غلام باری صاحب سیف

ذکر حبیب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد (مضمون مولانا جلال الدین شمس نے پڑھا)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے جلسہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ نیز درج ذیل تقاریر جو مردانہ جلسہ گاہ میں کی گئی تھیں ان کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، مضمون از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد، تقاریر

حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت مولانا

جلال الدین شمس، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد اور مولانا ابوالعطاء صاحب

جلسہ مستورات میں سونے والی دیگر تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب حضرت نواب مبارکہ بیگم

محمد بہت برہان محمد امتہ الشانی صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا داد احمد

تبلیغ کی اہمیت مبارکہ نیر صاحبہ

نظام خلافت حضرت سیدہ مہر آقا

حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ صاحبزادی امتہ القدوس

اسلام اور عیسائیت مبارکہ قمر صاحبہ (بیگم ڈاکٹر بشیر احمد)

احمدی توالتین کے فرائض اور ذمہ داریاں امتہ البازی صاحبہ

ساز و حکمت صاحبہ سیارہ حکمت صاحبہ

تعلق باللہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ)

ذکر الہی امتہ المجیدہ صاحبہ

۲۶ دسمبر کو موسم کی خرابی کی وجہ سے دوسرا اجلاس نہ ہو سکا

بہترین جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی عدلت طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف لائے ۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضور کا تحریری پیغام حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں حضور نے جلسہ کے ایام دعاؤں اور ذکر الہی میں بسر کرنے اور آپس میں اخوت و محبت بڑھانے کی نصیحت فرمائی، جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ختم نبوت کا صحیح تصور حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

وفات مسیح میں حیات دین حق (ناقل) ہے مولانا ابوالعطا صاحب

ظہور امام مہدی از روئے مسلمات اہل سنت { قاضی محمد نذیر صاحب

موازنہ مذاہب کے اصول اور دین حق (ناقل) پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیخ عبدالقادر صاحب

ذکر حبیب ڈپٹی محمد شریف صاحب

سیرت حضرت مسیح موعود مولوی محمد شریف صاحب

کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

اسلامی معاشرہ مولوی غلام باری صاحب سیف

احمدیت مشرق بعید میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان کام شیخ مبارک احمد صاحب

ذکر حبیب مولانا محمد جی صاحب فاضل

زندہ خدا پر ایمان اور اس کے اثرات صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

عہد حاضر اور احمدی نوجوان مرزا عبدالحق صاحب

جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہموں کا ازالہ حضرت مولانا جلال الدین شمس

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور کا اختتامی پیغام حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ دین حق (ناقل) کی ترقی کے لئے دالہانہ جدوجہد سے کام لو اور اپنی آئندہ نسلوں کو دین حق (ناقل) کا بہادر سپاہی بنانے کی کوشش کرو۔

حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا مجلس قدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام شنبہ اجلاس میں عالمگیر زبانوں کے پروگرام میں ۵۰ سے زائد زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام جو مردانہ جلسہ میں پڑھا گیا اس کی ریکارڈنگ جلسہ مستورات میں سنائی گئی، نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تقریر کا ریکارڈنگ کیا گیا۔ مردانہ جلسہ گاہ سے درج ذیل تقاریر براہ راست سنائی گئیں۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس، مولانا عبدالعطا صاحب، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد، ڈپٹی محمد شریف صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، مولوی غلام باری صاحب، سیف صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، گیانی واحد حسین صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد۔

نیز شیخ عبدالقادر صاحب، مولوی محمد شریف صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کی تقدیر بریپ ریکارڈ پر سنائی گئیں۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

افتتاحی خطاب حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم

احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب حماتہ البشیری صاحبہ

حضرت مسیح موعود کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق { امتہ المائک صاحبہ

سادگی سیدہ حبیبہ صاحبہ

اسلام میں عورت کا مقام زہرہ بیگم صاحبہ

پردہ کی اہمیت حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزی)

ذکر حبیب مبارکہ قمر صاحبہ

تقدیر امتہ القدر صاحبہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکزی) نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

تہترین جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۳ء

پاکستان بھر کے علاوہ ٹانگانیکا، کینیا، یوگنڈا، غانا، جنوبی افریقہ، انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، عدن اور کویت سے احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کو افتتاحی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام حضرت مولوی جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے فرمایا: ”لوئے عزم اور ارادہ کے ساتھ دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس وقت چین نہایت تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی عزت و عظمت پھر دنیا میں قائم نہ ہو جائے۔“
۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی پیغام بھی حضرت مولانا جلال الدین شمس نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا:

”اپنی لگا ہوں ہمیشہ اپنی رکھو اور آسمانی طائرین کر لپٹے خدا کی آواز سننے کی کوشش کرو۔“

نیز احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

جلد میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم { مولانا ابو العطاء صاحب

دین حق (ناقل) میں نبوت کا تصور اور { صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

حضرت مسیح موعود حضرت مسیح موعود کی جماعت پیدا کرنا { مرزا عبدالحق صاحب

چاہتے تھے۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام مولوی سمیع اللہ صاحب

نجات عیسائیت اسلام کی رو سے مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

ذکر حبیب حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری

امریکہ میں تبلیغ دین حق (ناقل) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

موجودہ زمانہ کے مذہبی رجحانات اور اسلام حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

عقائد احمدیت اور ان پر اعتراضات { شیخ مبارک احمد صاحب

کے جوابات {

ملکین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات { پرنسیر قاضی محمد اسلم صاحب

کے جوابات { حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

سرزمین بنگال میں احمدیت کی صداقت { محترم مولوی محمد صاحب

کے نشانات {

اسلام کا اقتصادی نظام حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد

صداقت حضرت مسیح موعود حضرت مولانا جلال الدین شمس

سوس نوا احمدی رفیق جالس صاحب، جماعت احمدیہ غانا کے پرنسپل

جناب محمد آصف احمد پشپن کیپ ٹاؤن کے محمد حنیف ابراہی اور ناگائیکا مشرقی افریقہ

کے رشیدی صبح صاحب نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

جلالہ مستورات

حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم نے جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

نیز درج ذیل تقاریر جو مردانہ جلسہ گاہ میں کی گئی تھیں ان کی ٹیپ ریکارڈنگ مستورات کے جلسہ میں سنائی گئی۔

پیغام حضرت حلیفۃ المسیح الثانی، تقاریر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد، حضرت مولانا جلال الدین شمس، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد، مولانا ابوالعطاء صاحب، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد، مرزا عید الحق صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، شیخ مبارک احمد صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پردہ اور ہماری خواتین حضرت سیدہ مہر آبا

اسلام کی فوقیت دوسرے مذاہب پر ائمہ القدوس صاحبہ

سیرت حضرت مسیح موعود ائمہ الممالک صاحبہ

دعا اور اس کی اہمیت ائمہ الرشید فضل الہی صاحب

قرآن کریم اور ہماری زندگی صاحبزادی ائمہ النور

احمدیت دنیا کے کناروں تک حاتمۃ البشریٰ صاحبہ

کسر صلیب مبارکہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

خطاب صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ

حضرت مسیح موعود کا عشق اپنے آقا { بشریٰ صدیقہ صاحبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے {

اسلامی معاشرہ صاحبزادی ائمہ الرشید

اسلام اور مذہبی رواداری مودودہ طلعت صاحبہ

اسلام ہی زندہ مذہب ہے رضیہ درد صاحبہ

سادہ زندگی ائمہ المجید صاحبہ

صداقت حضرت مسیح موعود ائمہ القیوم صاحبہ

۱۹۶۴ء میں خلافتِ ثانیہ کے ۵۰ سال پورے ہونے پر صدر لجنہ کی

تحریک پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ڈنمارک میں بیت الصلوٰۃ کی تعمیر کے لئے

دولاکھ روپے فراہم کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

اس بابرکت تحریک پر خواتین نے آٹھ ہزار روپے اسی وقت نقد ادا کر دیئے

جیکہ فوری طور پر ایک لاکھ روپے کے وعدے پیش کئے۔

یہ خلافتِ ثانیہ کے بابرکت دور کا آخری جلسہ تھا۔

۸ اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کے درمیان شبِ مسیح موعود کے فرزند

اللہ تعالیٰ کے موعود مصلح خلیفۃ المسیح الثانی نے وفات پائی (انا للہ

وانا الیہ راجعون)

۸ نومبر کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد سند خلافت پر چمکنے ہوئے۔



حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ

رودادِ جلسہ سالانہ

در عہدِ مبارک

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ

چوتھوں سالانہ جلسہ سالانہ

منعقدہ: ۲۰، ۲۱، ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء

پاکستان کے علاوہ مارشیس، یوگنڈا، نیرودی وغیرہ سے بھی احباب تشریف لائے۔

۱۹ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ میں افتتاحی خطاب فرمایا اور پوسٹرز دھاؤں سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

۲۰ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے اہم جماعتی اور قومی امور کے متعلق تقریر فرمائی۔

۲۱ دسمبر کو حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پیغام از حضرت حافظ مختار احمد شاہ بھانپوری حضرت مولانا جلال الدین شمس نے سنایا

مقام حضرت مسیح موعود قاضی محمد نذیر صاحب

حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ شیخ محمد احمد مظہر صاحب

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر اور جماعت

احمدیہ کی ذمہ داریاں مرزا عبدالحق صاحب

اسلام کا عالمگیر غلبہ حضرت مولانا جلال الدین شمس

اشاعت اسلام کے وسائل حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

اسلام اور دیگر مذاہب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

حضرت محمد ہی زندہ نبی ہیں صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

فضیلت بیہاد شیخ مبارک احمد صاحب

خطاب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

دینی عہد مولانا ابوالعطاء صاحب

مغربی افریقہ میں تبلیغ دین (حق ناقل) حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے حضرت مصلح موعود کی یاد میں ایک فنڈ قائم

کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی یادگار کے طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کرنے کے لئے ۲۵ لاکھ روپے جمع کرنے کی تحریک کا اعلان فرمایا۔ ایک دن کے اندر انفرادی اور اجتماعی وعدے بہت مدد لاکھ تک پہنچ گئے۔

۱۹ دسمبر کو مجلس خدام الامجدیہ کے زیر انتظام عالمگیر

زبانوں میں تقریر کے شبینہ اجلاس میں ۴۰ زبانوں میں تقریر ہوئیں۔

۲۰ دسمبر کو شبینہ اجلاس میں مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس

منعقد ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور علمائے سلسلہ نے تقریریں کیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع

پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے لاہور سے ریوہ کو جلسہ سالانہ کی صوتی تصویر

ریکارڈ کی اور مختلف مناظر کی تصاویر تاریں چنانچہ ریڈیو پاکستان کے قومی خبروں کے پلیٹ

میں جلسہ کے اختتامی اجلاس اور بالخصوص حضور کی افتتاحی تقریر کی خبر نشر کی نیز قومی

پریس میں بھی جلسہ کی کارروائی کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام: احاطہ لجنہ ہال

حضرت خلیفۃ المسیح ثالث کا ریکارڈ شدہ افتتاحی خطاب سنایا گیا۔ چونکہ

مردانہ جلسہ گاہ بیت الاقصی منتقل ہوگئی تھی اس لئے بذریعہ لاڈل اسپیکر براہ راست زمانہ

جلسہ گاہ سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ قاضی محمد نذیر صاحب، شیخ محمد احمد صاحب مظہر

مولانا ابوالعطاء صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کی تقریریں

ٹیپ ریکارڈ ہونے مستورات کے جلسہ میں سنائی گئیں۔

۲۰ دسمبر کو حضور نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا: "پہلی بات تربیت کے متعلق ہے۔ تربیت اولاد کی اصطلاح میں نہیں سمجھتا

ہوں سائے گھر والے ہی شامل ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اپنے گھر والوں

ماحول کو روحانی خوشحالی بخشنے کی کوشش کریں۔ آپ اپنا ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے تعلق

رکھنے والے جب اپنا کام ختم کر کے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدائے الٰہی کی حمد کرنے

لگ جائیں کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں اور ہماری

دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے اس گھر کو جنت کا نمونہ بنا دیا۔

تاہم باہر رہ کر جتنا وقت چاہیں دین کی خدمت میں صرف کر سکیں۔

تیسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ دعاؤں پر بہت زور دیتا ہے۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم
پیشگوئی مصلح موعود حضرت صاحبزادی امۃ القدوس
حضرت مسیح موعود کا عشق حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے

حاجۃ البشریٰ صاحبہ

رضیہ درود صاحبہ

خلافت ثانیہ میں احمدی مسورات کی ترقی امۃ الرحمان صاحبہ

حضرت مصلح موعود کے طبقہ نشوون پراحسانات مسعودہ بیگم صاحبہ

حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں جماعت احمدیہ

کا استحکام بشریٰ صدیقہ صاحبہ

حضرت سیدہ میم صدیقہ اور حضرت سیدہ مہر آپا کے خطابات بدرجہ
ٹپ سنے گئے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے جلسے اختتامی خطاب فرمایا۔

پچھتر واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء

بیت الاقصیٰ ربوہ

۱۹۶۶ء کا جلسہ رمضان المبارک کی وجہ سے مؤخر ہو کر ۲۶، ۲۷، ۲۸

۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء میں ہوا۔

پاکستان بھر کے علاوہ کینیڈا، انگلستان، جرمنی، اسپین، تنزانیہ، کینیا، کویت اور

بھارت سے بھی احباب تشریف لائے۔

۲۶ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور

بہت دُعا ئیں کیں۔

۲۷ جنوری کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد اپنے دوسرے

خطاب میں حضور نے اہم تنظیمی امور، دو دن سال جماعت کی ترقی، علیہ دین حق (باطل)

کا جدوجہد اور اس کے خوش کن نتیجے کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ جنوری کو اپنے اختتامی میں حضور نے حصول نصرت الہی کے ذرائع بیان

فرمائے اور صحابہ (حضرت محمد) رضوان اللہ علیہم کی زندگیوں اور پھر حضرت مسیح موعود

کو اپنی ذرائع کو اختیار کرنے کے نتیجے میں ملنے والی ناید و نصرت کا تذکرہ فرمایا۔

جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

تعلق یافتہ اور اس کے حصول کے ذرائع مولانا ابوالعطا، صاحب

حضرت مسیح موعود کا آنحضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم سے شوق { مرزا عبدالحق صاحب ایڈوکیٹ

قرآن کریم کا حسن و جمال صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات شیخ مبارک احمد صاحب

بیرونی ممالک میں تبلیغ دین حق (باطل) مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

اور اس کے نتائج۔

مسیحی عقائد جدید انشائات کی روشنی میں سید میر محمود احمد صاحب نامہ

مقام مسیح موعود۔ بزرگانِ امت کی نظر میں قاضی محمد نذیر صاحب لائبریری

مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ۲۶ جنوری کو شبینہ اجلاس میں علمائے

سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس

میں چالیس زبانوں میں گفت و گو ہوئی۔

جلانہ مستورات

بمقام احاطہ لجنہ ہال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے بدرجہ

لاؤڈ اسپیکر سنٹی گئیں۔

۲۷ جنوری کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

محترم مولانا ابوالعطا صاحب اور محترم میر محمود احمد صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے

نشر کی گئیں نیز حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی خواتین سے خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں ہونے والی خواتین کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رسومات کے متعلق فتاویٰ تعلیم حضرت سیدہ میم صدیقہ (صد لجنہ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بحیثیت انسانِ کامل امۃ الملوک صاحبہ

ہمارے معاشرے میں عورت کا کردار حضرت سیدہ مہر آپا

دور حاضر اور ہماری ذمہ داریاں سلمیٰ جبین صاحبہ کوئٹہ

ذکر الہی

رضیہ درو صاحب

صداقت حضرت مسیح موعود

شیخ مبارک احمد صاحب

خطاب

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدیخہ)

ذکر حبیب

حضرت شیخ محمد امجد منظر

۱۹۶۲ء کے جلسہ سالانہ پر خلافت ثانیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر اظہار تشکر کے طور پر ڈنمارک میں ایک بیت الصلوٰۃ بنانے کے لئے دو لاکھ روپے کی تحریک کی تھی جو خواتین نے ایک سال میں پورا کر دیا۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں بیت الصلوٰۃ ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ لیکن خرچ کا اندازہ پانچ لاکھ روپے لگایا گیا جس پر صدر لجنہ مرکز برلن نے مزید وعدے اور ادائیگی کی تحریک فرمائی۔ جس پر خواتین نے فوراً لیکر کہتے ہوئے نقد اور زر لویات اور وعدوں کی صورت میں عمل کیا۔

احمدیت نے دنیا کو کیا دیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

برکاتِ خلافت

مولانا غلام باری سیف صاحب

یا جوج ماجوج اور ان کا انجام

مولانا ابوالطفاء صاحب

بیرونی ممالک میں دین حق (ناقل) کی اشاعت

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

اقتصادی مشکلات کا حل اسلام میں

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

۱۱ جنوری کو بیت المبارک میں منعقد ہونے والے شبینہ اجلاس میں علماء سلسلہ کی تقریریں ہوئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تینوں تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں نیز مولانا عبدالمالک خان صاحب، شیخ مبارک احمد صاحب، حضرت شیخ محمد امجد منظر اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۱۲ جنوری کو حضور نے زمار جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے خطاب فرمایا۔ جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خطاب

حضرت سیدہ مریم صدیقہ (صدر لجنہ مرکز برلن)

خلافت سے وابستگی اور اس کی اہمیت

حضرت سیدہ مہربا

دین کامل

مبارک خیر صاحبہ

دین حق (ناقل)، کائنات ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں

سید اختر صاحبہ

مختصر خطاب

فاطمہ ام صاحبہ از امریکہ

خطاب

حضرت سید مصطفیٰ حکیم رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم

صاحبزادی امتا القدوس

تحریک تعلیم القرآن

امتنا المالک صاحبہ

عہد رسالت (حضرت محمدؐ) کی مسلمان عورت

نسیم سیدہ صاحبہ

روٹی پکانے والے انسانوں کے غیر متوقع طور پر کام سے انکار کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک پر انیٹار پیئیر احمدی خواتین نے ۷۰ ہزار سے زائد روٹیاں پکائیں۔

سترواں جلسہ سالانہ

مفتیہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء

پاکستان کے علاوہ انگلستان، ہالینڈ، سویٹزرلینڈ، کینیڈا، تنزانیہ، گھانا، سیرالیون، دوہی، کویت، بھارت اور دیگر کئی ممالک سے احمدی احباب جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

چھترواں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء

۱۹۶۸ء کا سالانہ جلسہ مضامین المبارک کی وجہ سے مؤخر کر دیا گیا۔

بھارت، امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی، ہالینڈ، مشرقی افریقہ، مارشلس، دوہی جزائر فجی سے بھی احباب جلسہ میں تشریف لائے۔

۱۱ جنوری کو حضرت مسیح الثالث نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز حضرت مسیح موعود کی پرسوز دعاؤں سے کیا جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کہیں آپ نے ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۱۲ جنوری کو حضور نے خطاب مجدد ارشاد فرمایا۔

نمازِ جمعہ کے بعد حضور نے احباب جماعت سے دوسری مرتبہ خطاب فرمایا جنہوں کی تقریر غلبہ دین اور جماعتی ترقی سے تعلق رکھنے والے متفرق امور کے بارے میں تھی نیز حضور نے اپنے سفرِ یورپ کے ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

۱۳ جنوری کو حضور نے جلسہ میں اختتامی خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کی از سر نو تکمیل اور اس کے نو بنیادی تقاضے بیان فرمائے اور جماعت کو نو بنیادی خوبیاں جو صحابہ کرام (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) رضوان اللہ علیہم میں پائی جاتی ہیں۔ اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مرزا عبدالحق صاحب

معرفت الہی اور اسکے حصول کے طریق

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی محمد زید صاحب لاہور

حضرت مسیح علیائہ السلام کا رفق الی اللہ

مولانا عبدالمالک خان صاحب

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

۲۶ دسمبر کو افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احباب جماعت کو جلسہ

کے بابرکت ایام میں دعاؤں اور ذکر الہی میں مصروف رہنے کی نصیحت فرمائی

۲۷ دسمبر کو حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا :-

ماز جو کہ بعد احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے دوران سال ہونے والے خد کے پیش از فضلوں کا تذکرہ فرمایا ۔

۲۸ دسمبر کے اختتامی خطاب میں حضور نے سورۃ الحج کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

حقیقت محمدیہ جیسے علمی موضوع پر ایک نئے انداز میں خطاب کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا تذکرہ قرآن مجید و بزرگان سلف اور حضرت مسیح موعود کے فرمودات کی روشنی میں کیا۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

سیرت حضرت مسیح موعود۔ بلحاظ تربیت اولاد	حضرت شیخ محمد احمد مظہر
خلافت راشدہ اور تجدید دین	مولانا ابوالعطاء صاحب
سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و مکتی دور	پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب
احمدیت دین حق (ناقل) کی نشاۃ ثانیہ	شیخ مبارک احمد صاحب
بنوت محمدیہ کا تاثرات	قاضی محمد نذیر صاحب لاٹویہ
مکرمین ہتھی باری تعالیٰ کے شکوک کا ازالہ	مرزا عبدالحق صاحب
فلسفہ دہ	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
بلاد عرب میں مسیائیوں کے جدید رجحانات	میر محمود احمد صاحب ناصر
صداقت حضرت مسیح موعود۔ از نئے قرآن	مولوی غلام احمد صاحب فرخ
مشرق بعیدہ کا تبلیغی جائزہ	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
اسلامی نماز اور دیگر مذہب کی عبادتیں	حضرت چوہدری محمد طہر اللہ خان

۲۹ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام شہید اجلاس میں ناگزیر

زبانوں میں تقاریر کا پروگرام ہوا۔

۳۰ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام شہید اجلاس میں اس میں مولانا ابوالعطاء

صاحب نے بہایت اور اسلام کے موضوع پر اور مولانا نسیم سیفی صاحب نے یسوداہ دس تحریک کے موضوع پر تقاریر کیں ۔

جلالہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام افتادہ مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔ نیز حضرت

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔ مولانا ابوالعطاء صاحب۔ مولوی غلام احمد فرخ صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۶ دسمبر کو جلسہ کے پہلے دن حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات

سے خطاب فرمایا۔ حضور نے قرون اولیٰ کی خواتین کی عظیم قربانیوں کو بطور مثال پیش کرتے

ہوئے ارشاد فرمایا۔

”اے احمدی خواتین! اگر آپ نے بھی صحیح معنوں میں مومنہ۔ فائزہ۔ تابہ۔ عابدہ اور صائمہ

بننا ہے تو صحیح معنوں میں دین حق (ناقل) اور احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہو

جائیں۔ دین حق (ناقل) کے معنی پورے طور پر اپنی گردن کو خدا کے سامنے پیش کر دینے اور

قرآنی احکامات کی مکمل پیروی کرنا ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم خدا کے فیوض کو حاصل کریں اپنی

زندگیوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں ڈھال کر اور محبت کے تمام لوازم کے

ساتھ خدا اور اس کے رسول سے محبت کریں؛

جلالہ خواتین میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول	صاحبزادی امۃ القدوس
تعلق باللہ	امۃ الممالک صاحبہ
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جمیلہ عرفان صاحبہ
حضرت مصلح موعود کے کارنامے	بشریٰ بشیر صاحبہ
اسلام اور تزکیہ نفس	حضرت سیدہ مہر آبا
مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا رجحان اور	حضرت سیدہ منصورہ بیگم مرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
احمدی خواتین کی ذمہ داریاں	

اختتامی خطاب

حضرت سیدہ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ

سوئٹزرلینڈ کی دو خواتین محترمہ جمیلہ صاحبہ اور شاہدہ صاحبہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ صدر لجنہ مرکزیہ نے خواتین سے لجنہ کے حشبن

پسپاس لہ کے موقع پر یعنی ۱۹۷۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پانچ لاکھ روپیہ

اہم دینی اغراض کے لئے پیش کرنے کا منصوبہ لجنہ کے سامنے پیش کیا۔ یہ رقم چار سال میں اکٹھی

کرنا تھی۔ لیکن تحریک کے فوراً بعد ہی تین لاکھ دس ہزار کے وعدہ جات ہوئے اور سارے تین ہزار

تھوڑے اور کچھ زیورات وصول ہوئے

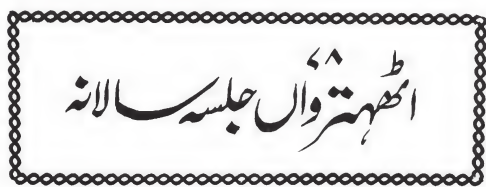
اس چغہ تحریک خاص کی تحریک حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے تین مقامات کو سامنے رکھتے

ہوئے پیش کی۔ ۱) کسی ایک زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ۔ (۲) دفتر لجنہ بال کی تعمیر و توسیع۔

لجنہ اماء اللہ کی پسپاس سالہ تاریخ کی اشاعت۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک پر جلسہ پرائیویٹ قریباً چھ سو (۶۰۰) اور بلوہ

کی قریباً چھ سو (۶۰۰) خواتین نے تجرباتی طور پر ہزاروں روٹیاں پکا کر کنگڑ خانوں میں بھجوائیں۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء

۲۶ دسمبر کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جاسے میں افتتاحی خطاب فرمایا اور

اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز دُعاؤں کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

تربیتِ اولاد

صاحبزادی امتہ القدوس

۲۶ دسمبر کو حضور نے خطبہ جہاد ارشاد فرمایا۔

اختتامی خطاب

حضرت سیدہ میم صدیقہ - صدر لجنہ مرکزیہ

۲۷ دسمبر کو جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دورانِ سال ہونیوالے

خدا کے فضلوں اور اسکی تائید و نصرت کا تذکرہ اور خدا کے حضور تشکر کا اظہار فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اختتامی اجلاس میں حضور نے اپنی ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر

”حقیقت محمدیہ“ کے مضمون کے تسلسل میں خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مولانا غلام باری سیف صاحب

دُعا اور اس کے آداب مرزا عبدالحق صاحب

ذکر حبیب مولانا عبدالمالک خان صاحب

مفت اصدا احمدیت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

میاں بیوی کے حقوق و فرائض شیخ مبارک احمد صاحب

اسلام اور سوشلزم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

دینِ حق (ناقل) کی تائید میں حضرت مسیح موعود

کے تین نشانات مولوی سلطان محمود صاحب انور

خلافتِ ثالثہ کی تحریکات مولانا ابوالعطیہ صاحب

سیکندریہ نیویا میں تبلیغ دینِ حق (ناقل) کمال احمد یوسف صاحب

نوبہ لان جماعت کی ذمہ داریاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

حاضرین جلسہ ناٹجیر یا ادگھاناک کی جماعت نے احمدیہ کے نمائندگان نے بھی خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کی شب مجلسِ خدام الامجدیہ کے شعبہ تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام

عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوا جس میں ۲۱ زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ ۲۷ دسمبر کو نظارتِ اصلاح

ارشاد کے زیرِ انتظام شینہ اجلاس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

جلسہ لائے مستورات

۲۶ دسمبر کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اختتامی خطاب اور پہلے اجلاس کی

کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ ۲۶ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں احمدی مستورات کی

ذمہ داریاں کے موضوع پر محترمہ مبارک قمر صاحبہ اور اسلام کی اخلاقی حالت سے ہی مثالی

معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ کے عنوان پر رضیہ درو صاحبہ نے تقاریر کیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خواتین سے

خطاب فرمایا۔ حضور نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایمان افروز واقعات بیان

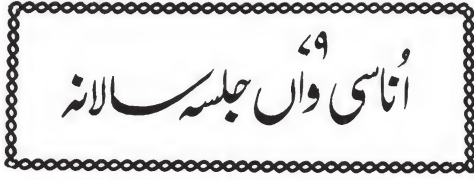
کرتے ہوئے خواتین کو ان کی ذمہ داریاں ادا کرنے اور خدا کا پیارا اور اس کا قرب حاصل کرنے کی

طرف متوجہ کیا۔ شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئی۔

اس جلسہ میں ہونے والی چند دیگر تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فلسفہ دُعا حضرت سیدہ میم صدیقہ - صدر لجنہ مرکزیہ

تعلیم القرآن حضرت سیدہ مہر آپا



منتقلہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

امریکہ۔ انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، یومیا۔ کینیا۔ یوگنڈا، تنزانیہ

تنجیریا، عدن اور سودی عرب احباب جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

۲۶ دسمبر کے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

”ہم یہاں پر اللہ تعالیٰ کے قادرانہ تفرجات کا مشاہدہ کرنے اور ایمان معرفت کو بڑھانے کے

لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہمیشہ عاجزانہ راہوں پر گامزن رہو۔ اور اپنے قلوب کو خدا اور اس کے رسول

کی محبت کی آگ سے روشن رکھو۔“

۲۷ دسمبر کو جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دورانِ سال اللہ تعالیٰ

کی نازل فرمودہ نعمتوں اور فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کے خطاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام اور فہم و

ادراک سے بلا نشان پر روشنی ڈالکر آنحضور کی لعنت کے مقصد اور نشاۃ اولیٰ میں انکی تکمیل

اور نشاۃ ثانیہ کے وقت آخری زمانہ میں دینِ حق (ناقل) کے دنیا میں از سر نو غالب آنے اور

موعودہ عالمگیر علیکے وسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو دنیا بھر میں دینِ حق (ناقل)

علیہ اور ملت واحدہ کے قیام کے یمن میں انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں مرزا عبدالحق صاحب

وحی اور الہام کے متعلق دینِ حق (ناقل) کا نظریہ مولانا ابوالعطیہ صاحب

سیرۃ صحابہ (حضرت محمدؐ) مولانا غلام باری سیف صاحب

خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں شیخ مبارک احمد صاحب

اور ان کے اثرات

جلسہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب - میہ محمود احمد صاحب حضرت صاحبزادہ

مرزا طاہر احمد اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بھی خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو مجلسِ خدام الامجدیہ کے شعبہ تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام شینہ

اجلاس میں عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوا۔

۲۷ دسمبر کو نظارتِ اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام شینہ اجلاس ہوا جس میں مختلف

علمی موضوعات پر تقاریر کے علاوہ دو بیرون ملک کے نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

جلالانہ مستورات

اہمیت واضح کرنے کے بعد اس کے بنیادی اور اہم اصولوں پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو اسوہ رسول کی پرہیز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا اپنے اپنے دائرہ میں مظہر بننے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ ہم احسن رنگ میں غلبہ دین حق (ناقل کی عظیم ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔ اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مختلف مذاہب میں خدا کا تصور	سید جواد علی صاحب
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نظر میں	مولانا نسیم سقفی صاحب
لسن دین کے معاملہ میں اسلامی تعلیم	مرزا عبدالحق صاحب
حضرت مسیح موعود کو مانا کیوں ضروری ہے	قاضی محمد نذیر صاحب لالپور دی
نبوۃ محمدیہ کی فیض رسانی	شیخ مبارک احمد صاحب
ذکر صیب	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	صوفی بشارت الرحمن صاحب
موجودہ بڑھتی ہوئی عالمگیر بے حسنی کی وجوہ اور اس کا علاج	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ حنات
فصل اول القرآن	حضرت مولانا ابوالعطا صاحب
حقیقت نماز	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

نیز دمشق سے شریعت لانے والے بزرگ السید امیر الحسنی صاحب نے عربی میں مختصر تقریر کی ۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔

جلالانہ مستورات

آنگلستان، ڈنمارک، امریکہ، افریقہ کے مختلف ممالک انڈونیشیا، عراق، کویت، سعودی عرب کی نمائندگان بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔

۲۶ دسمبر کا حضور کا افتتاحی خطاب اور لقیہ پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنائے گئے علاوہ ازیں مولانا عبدالمالک خان صاحب، قاضی نذیر احمد صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زنانہ جلسہ گاہ میں خواتین سے خطاب میں سورۃ النصر کی روشنی میں مومنین پر داہم ذمہ داریوں کا ذکر کیا۔ اول تسبیح و تحمید کا ذمہ اسی، دوم تربیت کی ذمہ داری۔

اس جلسہ میں ہونے والی تقریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

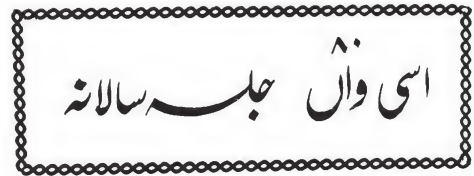
خطاب	حضرت سید مریم صدیقہ
محبت الہی اور اس کے حصول کے ذرائع	خالدہ ممبر صاحبہ
کوئی دین محمد سنا یا ہم نے	نعیمہ سلہری صاحبہ
تزکیہ نفس روح ایمان ہے	رضیہ درد صاحبہ
فصل اول متراک	سعیدہ احسن صاحبہ
احمدی مستورات کی ذمہ داریاں	نادرہ نصیر صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب اور اجلاس اول کی تمام کاروائی نیز میزبانی احمد صاحب، مولانا عبدالمالک خان صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ سے سنائی گئیں جلسہ ستوات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تقویٰ کا مفہوم	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
تربیت اولاد میں ماں کا کردار	رضیہ درد صاحبہ
اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ	طیبہ صدیقہ صاحبہ
حقیقت دعا	صاحبزادی امتہ القدوس
خلافت وحدت قوم کی جان ہے	بشریٰ بشیرہ صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان احسان	حضرت سیدہ مہرپا
خطاب	امینہ صاحبہ (سوئٹزرلینڈ کی احمدی خاتون)
خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم جسم
	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث



۱۹۶۱ء کا جلسہ سالانہ پاکستان اور بھارت کی جنگ کے باعث ملتوی کر دیا گیا۔



منعقدہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

۲۶ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا ۲۷ دسمبر کو دو سبے اجلاس میں حضور نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اہم جماعتی امور کے تذکرہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا تذکرہ فرمایا جو خدا تعالیٰ جماعت پر کر رہا ہے۔

۲۸ دسمبر۔ اختتامی خطاب میں حضور نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی

الْعَظِيمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھ سکتے ہیں
مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ نَصِّرْنَا عَلٰی
الْقَوٰمِ الْكَافِرِيْنَ ه
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شُرُوْرِهِمْ ه

حضور کی خواہش اور تحریک پلاس جلسہ میں پہلی مرتبہ دنیا کے مختلف دور دراز
ممالک کی احمدی جماعتوں کے وفد شامل ہوئے چنانچہ اس سال امریکہ، ناٹجیریا، گھانا
سیرالیون، کینیا، مغربی جرمنی سوئزرلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، مارشس، انڈونیشیا۔
ملائیشیا، انگلستان اور یوگوسلاویہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔

اس جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیت کے مخالفین کی غلط فہمیوں کا جواب۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب۔

ہمارا زندہ خدا۔ مولانا قاضی محمد نیر صاحب لاٹوی۔

آزادی ضمیر کے علمبردار۔ مولانا ابو العطاء صاحب۔

تاریخ انبیاء علیہم السلام۔ میہ محمود احمد صاحب ناصر۔

دین حق (ناقل) کی نشاۃ ثانیہ خلیفۃ الرسول
سے وابستہ ہے { حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

شان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم شیخ مبارک احمد صاحب۔

اسلام اور شفقت علی خلق اللہ۔ مولانا غلام باری سیف۔

حضرت مسیح موعود... کے عجائبات نشانات۔ مولانا محمد منور صاحب۔

حج کے احکام اور ان کا فلسفہ۔ مرزا عبدالحق صاحب۔

ذکر حبیب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔

حضرت فضل عمر کے متعلق چند یادیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر خان صاحب۔

ہدایت ہیولین صاحب نمائندہ مغربی جرمنی، رشید احمد صاحب نمائندہ امریکہ

عثمان کا کوروا نمائندہ کینیا۔ نمائندہ سوئیڈن عزت اولیوچ صاحب، نمائندہ مارشس

حنیف جابر صاحب، ڈنمارک کے نمائندہ عبدالسلام ہیڈرسن صاحب، ناٹجیریا کے حاجی

عبدالعزیز ابیولا، نمائندہ سوئزرلینڈ زبیر صاحب، غانا کے حاجی الحسن عطا، انڈونیشیا کے

یوگی پنتو صاحب اور سیرالیون کے این کے گامانگا صاحب نے حاضر رہنے سے مختصر

خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام عالمگیر

زبانوں کا شبینہ اجلاس ہوا جس میں ۳۳ مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کو شبینہ اجلاس منعقد ہوا جس میں بیرون ممالک کے بعض نمائندگان

نے خطاب کیا۔

اکاسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جماعت

کے احباب کو اپنی جان و مال و اولاد کو غلبہ دین کے لیے وقف کرنے کی تحریک کی۔

۲۸ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطاب میں احمدیت کے سو سالہ

پولے ہوئے پر اور غلبہ دین حق (ناقل) کی صدی کے استقبال کے لیے جس میں ابھی سو سال

باقی تھے انیزا شاعت دین کے کام کو تیز کرنے اور نوری انسان کے دل خدا اور اس کے

رسول کے لیے جیتنے کے لیے ایک عظیم نشان مضمونہ صد سالہ احمدیہ یوبلی فنڈ سکیم کا اعلان

فرمایا۔

اس مضمونہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ابھی دنیا میں بہت سے ایسے

ممالک میں جہاں ہماری منظم جماعتیں اور مشن قائم نہیں ہوئے اس لیے اس مضمونہ کے ایک

ابتدائی حصہ کے روسے تجویز ہے کہ کم از کم سو زبانوں میں دین حق (ناقل) کی بنیادی تعلیم کے

مترجم کر کے بیرونی ممالک میں کثرت سے اشاعت کی جائے نیز فرمایا کہ ہمیں کئی جگہ نئے مشن

کھولنے پڑیں گے اور وہاں بیوت الصلوٰۃ بنانی پڑیں گی۔

اس عظیم مضمونہ کو پانچویں تک پہنچانے کے لیے حضور نے ۴ کروڑ روپیہ کا فنڈ

میا کرنے کے لیے احباب جماعت کو تحریک فرمایا۔

اس مضمونہ کے روحانی پہلو کے لیے حضور نے عرصہ سولہ سال کے لیے جو پروگرام

تجویز فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب ایک نفلی

روزہ رکھ کر جس کے لیے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری مہینے کوئی

ایک دن مقرر کر لیا جائے گا۔

۲۔ دو نفلی روزانہ ادا کیے جائیں جو نماز عشا کے بعد سے کر نماز فجر سے پہلے تک

یا نماز ظہر کے بعد ادا کیے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبیر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف، تسبیح و تحمید نیز استغفار کا در روزانہ ۳۳، ۳۳، بار کیا جائے۔

درود اور تسبیح و تحمید کے لیے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ

جلسہ لائے ستورات

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر نیز مولانا عبدالملک خان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، سید محمود احمد ناصر صاحب، حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ تم اس عظیم الشان بشارت کی حامل ہو کہ آخری زمانہ میں غلبہ دینِ حق (ناقل) تمہارے ذریعے مقدر ہے۔ یہ غلبہ دینِ ایمان کی شرط کے ساتھ مشروط ہے جس کے دو اہم اور بنیادی تقاضے اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول ہیں۔

اس جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ذکرِ حبیب - حضرت نواب مبارک بیگم کا مضمون حضرت سیدہ مریم صدیقہ نے سنایا۔
رحمتہ اللعالمین شگفتہ اسلام صاحبہ

اسلام ایک زندہ مذہب ہے حضرت سیدہ مہر آبا
احمدی ماڈل کے فرائض رضیہ در صاحبہ

خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

قریب چاند اور دل کا ہمارا چاند قرآن ہے نعیمہ سلمیٰ صاحبہ
خطاب حضرت سیدہ مضمون بیگم رحم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

افتتاحی خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ

بیسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء

اس سال انڈونیشیا، آسٹریلیا، ماریشس، مشرق وسطیٰ، یوگوسلاویہ، سوڈان، ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، قادیان سے احباب و فود کی شکل میں تشریف لائے۔

دوران سال ہونے والے واقعات احمدیت کے خلاف چلائی جانے والی ظلم و ستم سے بھرپور تحریک شیعہ احمدیت کے پروانوں کے ذوق و شوق میں کوئی کمی نہ لاسکی اور احباب جماعت حسبِ معمول پہلے سے زیادہ جوش و جذبہ سے جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے اہم جماعتی امور کے بارے میں تقریر فرمائی۔ نیز دوران سال ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے ہمارے عقائد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زندہ خدا اور سلسلہ وحی والہام شیخ مبارک احمد صاحب

شانِ قرآن مجید مولانا دوست محمد صاحب شاہد

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی اور امت مسلمہ کا حق منہ ذرا احمد صاحب لاپوری

مسئلہ جہاد از روئے اسلام مولانا ابوالعطاء صاحب

اسلام میں انسانیت کے بنیادی حقوق سید محمود احمد صاحب ناصر

رحمتہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک { مولانا عبدالملک خان صاحب

جماعت احمدیہ ایک خادمِ جماعت مولانا عطاء الحبیب صاحب راشد

صحابہ کرام حضرت محمد کے صبر و استقامت کے نمونے { مولانا غلام باری صاحب سیف

ذکرِ حبیب مولانا نسیم سیفی صاحب

دینِ حق (ناقل) کا بطلِ جلیل حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

احمدیت نے عالم دینِ حق (ناقل) کو کیا دیا؟ مولانا سلطان محمود صاحب انور۔

۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام عالمگیر زبانوں کا نشینہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اکنافِ عالم سے آئے ہوئے احمدی و فود کے نمائندوں نے چالیس زبانوں میں تقریریں کیں۔

اس سال عید الاضحیٰ کی مقدس تقریب جلسہ سالانہ کے ساتھ یعنی ۲۵ دسمبر کو ہوئی چنانچہ جلسہ سالانہ کے لیے آئے ہوئے ہزاروں احمدیوں نے مرکز سلسلہ عید قربان منائی اور قربانیاں کیں۔

جلسہ لائے ستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام خطابات نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

مولانا عبدالملک خان صاحب، مولانا عبدالسلام طاہر، سید میر محمود احمد ناصر، مولانا ابوالعطاء

صاحب اور مولانا نسیم سیفی کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کی صبح حضور نے جلسہ گاہ زنانہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

افتتاحی خطاب - حضرت سیدہ مریم صدیقہ، صدر لجنہ

احمدیت حماتہ البشریٰ

صحابیات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و جرات کے نمونے { امۃ الصبور بنتِ پیر معین الدین صاحب

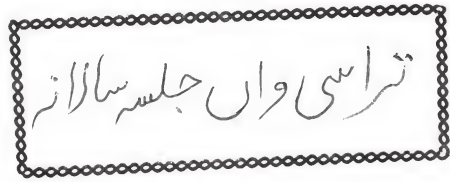
اسوہ حسنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم امۃ الرقیق طاہرہ صاحبہ

حضرت مسیح موعود... اور عشقِ رسول شگفتہ اسلام صاحبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں { امۃ الرشید شوکت صاحبہ

پراحسانات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ
محترمہ نسیم امین صاحبہ صدر لجنہ امریکہ نے بھی بہنوں سے خطاب فرمایا۔



منعقدہ: ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء

۲۶ دسمبر افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح اٹل لٹ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چند دعائیں دہراتے ہوئے جماعت کو نصیحت فرمائی۔

"عاجزی اور دوسروں کے دکھوں کے ازالہ اور ان کی بے نفس خدمت کا جو رفیع الشان مقام تمہیں عطا ہوا ہے، اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ ایک سیکنڈ کے لیے بھی تھکے اندر کبر و غرور نہ پیدا ہوا اور تھکے سر عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور جھکے رہیں!"

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے علوم جدید کے علوم کے خلاف دین حق (ناقل) کے کامیاب دفاع کے لیے لوجوانوں کو علم اور معرفت میں ترقی کرنے کی ترغیب دلائی۔ آپ نے پوری قوم اور جماعت کے قابل طلباء کی بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لیے متعدد وظائف کا اعلان کیا۔ نیز دوران سال اہم جماعتی امور اور ترقیات کا ذکر کیا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے جلسہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہستی باری تعالیٰ حالات انبیاء کی روشنی میں۔ مولوی محمد منور صاحب

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی۔ مولانا غلام باری سیف صاحب

واقعہ صلیب کی حقیقت۔ سید محمود احمد ناصر صاحب

صلابت کے دو متمم با شان نشان۔ مولانا عبدالملک خان صاحب

خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ مولانا دوست محمد شاہ صاحب

فلسفہ زکوٰۃ۔ شیخ مبارک احمد صاحب

حفاظت قرآن مجید۔ قاضی نذیر احمد صاحب لاپوری

علامات ظہور مہمدی۔ مولانا ابوالعطا صاحب

ذکر حبیب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

آزادی ضمیر اور مذہب اسلام۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد

بیرون ملک سے آئے ہوئے درج ذیل نمائندگان نے جلسہ سے مختصر خطاب کیا اور اپنی جماعت کی طرف سے حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا۔

ڈنمارک کے عبدالسلام صاحب میڈسین (نوا احمدی) سیرالیون کے الحاج کاناڈا

لوئیک صاحب جماعت احمدیہ یوگنڈا کے پریڈیٹنٹ زکریا کریم صاحب جرمنی سے عبدالصبور صاحب۔ سری لنکا سے قریشی عبدالسلام صاحب، امریکہ سے مظفر احمد مظفر صاحب انڈونیشیا سے مارٹو لو صاحب گھانا سے الحاج عطا صاحب برطانیہ سے لقمان ویننگ صاحب کینیڈا سے حسین صالح صاحب، بوگو سلاویہ سے عزت اولیٰ وج صاحب، مارشلس سے مقبول احمد سوکیا صاحب اور ناٹیجیرا سے عبدالعزیز صاحب۔ جن بیرون از پاکستان جماعتوں نے پیغامات مبارک بھیجے ان کے نام جلسہ میں سنائے گئے۔

۲۷ دسمبر کو خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام شبینہ اجلاس میں اکناف عالم سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے دنیا کی ۸۸ زبانوں میں تقاریر کیں۔

جملہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح اٹل لٹ کی تمام تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور صاحبزادہ مرزا انس احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنیں گیں۔

۲۷ دسمبر کو حضور نے زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا: "خدا نے کہا ہے کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے انسانی حیات طیبہ کے سامان کوں گا۔ دنیا اس کے ذریعے دین حق (ناقل) کی تعلیم کو اپنائے گی۔ اور اخلاقی و روحانی بیماریوں سے شفا پائے گی۔ ہم ایک روحانی مجاہد کے نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس دور میں سستی غفلت اور لاپرواہی کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ ہم اپنی اصلاح کی کوشش کرو اور دعائیں کرو کیونکہ تم دعا کے بغیر دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتیں"۔ جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی عرض۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ، صدر لجنہ مرکزیہ

اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ۔ امتہ الریفق طاہرہ صاحبہ

اسلام زندہ مذہب ہے۔ نسیم لہری صاحبہ

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح اول۔ امتہ النور صاحبہ

دعا۔ صاحبزادی امتہ الشکور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت {

انسان کامل۔ شگفتہ اسلام صاحبہ

پردہ۔ نسیم سعید صاحبہ

اسلامی معاشرہ۔ حاتمۃ البشری

جماد۔ حضرت سیدہ مہرآپا

خطاب۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ

المسیح الثالث

چوراسی واں جلسہ سالانہ

منعقدہ - ۱۰، ۱۱، ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء

امریکہ - انگلستان - جرمنی - ہالینڈ - ماریشس - تانجیریا - غانا - انڈونیشیا - سپین - بنگلہ دیش کے نمائندہ وفد نے شرکت کی۔

۱۰ دسمبر کو اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا حقیقی علم حاصل کر کے اپنے قلوب کو اس کی خشیت و محبت سے معمور کرنے کی کوشش کرو“ نیز فرمایا: ”ہم اپنے رب کریم کی رضا کے حصول کی خاطر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے معمور ہو کر یہاں جمع ہوتے ہیں اس جلسہ کی فضا میں باہمی اخوت کا جذبہ بڑھتا ہے۔ قرب الہی کی راہیں کھلتی ہیں اور نفاق سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں“

۱۱ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے غلبہ دینی حق (ناقلاً) کی ہم کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کی کامیاب جدوجہد اور اس کے شیرینی ثمرات اور خوش کن نتائج پر روشنی ڈالی۔

۱۲ دسمبر کو حضور کی تقریر اہم علمی اور دینی معارف و نکات پر مشتمل تھی جس کا لفظ لفظ الہام کامل یعنی قرآن عظیم کی برتری اس کی اہمیت اور عظمت نشان اور اس کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت اور اس کے بے مثل و مانند ہونے پر کامل اور محکم یقین کا منظر تھا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اثبات ہستی باری تعالیٰ از صفات الہیہ مولانا عبدالمالک خان صاحب
غزوات النبیؐ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ سید میر محمد احمد صاحب
کا خلق عظیم

نجات کا تصور اور مسیحیت مولوی بشارت احمد صاحب بشیر
حقیقۃ المہدی مولانا ابوالعطاء صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں صوفی بشارت الرحمان صاحب
ختم نبوت کی دائمی برکات مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لاٹپوری
قیام نماز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
خلافت راشدہ پر اہم اعتراضات کے جوابات مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
احمدیت کی امتیازی شان مولانا دوست محمد صاحب شاہد
رفقاء حضرت مسیح موعود مولانا غلام باری سیف صاحب

ذکر حبیب - محبت الہی، خدمت قرآن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

بیرونی ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان میں سے عبدالرحمان صاحب اسپین -

اکم شریف صاحب انڈونیشیا - جے - جی عیسیٰ صاحب گھانا - عبدالمجید خان صاحب ہالینڈ - مظفر احمد ظفر صاحب امریکہ - خضر اللہ الیاس صاحب تانجیریا اور البکر خان صاحب ماریشس نے بھی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

جلسہ خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام عالمگیر زبانوں کے شبینہ اجلاس میں مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ لائے مستورات

اس سال امریکہ - ماریشس - انڈونیشیا اور جرمنی کی ۱۲ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تینوں خطابات نیز سید میر محمد احمد صاحب - مولانا ابوالعطاء صاحب، صوفی بشارت الرحمان صاحب - حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد مولانا دوست محمد صاحب ہذا اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۱۱ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضور زمانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور مستورات سے خطاب فرمایا۔ خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو اور اس طرح اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے خدا کی رضا کی جنت کو حاصل کرو“

جلسہ میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے

خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
دینی تعلیم کیوں ضروری ہے حضرت سیدہ مہر آبا
خطاب حضرت سیدہ منصورہ بیگم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داعیاً الی اللہ ﷻ حمیدہ بالوصاحبہ
بازنہ و سر اجا منیراً

موجودہ دور میں احمدی خواتین کی ذمہ داریاں حمیدہ تدریسیہ صاحبہ

احمدی مستورات اور علم دینی شاہدہ عتیقہ صاحبہ

اخلاقیات کے متعلق اسلامی تعلیم صاحبزادی امتہ القدوس

دعا کی اہمیت رضیہ درد صاحبہ

آزادی نسوان اور اسلام نعیمہ سلہری صاحبہ

علاوہ اذی عائشہ شہید صاحبہ نمائندہ امریکہ - حسنیہ صاحبہ نمائندہ ماریشس -

بیگم اکم شریف صاحبہ نمائندہ انڈونیشیا، سلمیٰ سعید صاحبہ نمائندہ انگلستان اور مونسہ صاحبہ نمائندہ بنگلہ دیش نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

۸۵ پچاسی واں جلسہ سالانہ

منعقد ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

پاکستان کے علاوہ امریکہ، کینیا، غانا، نائیجیریا، سیرالیون، انگلستان، جرمنی، سوئیڈن، ڈنمارک، انڈونیشیا، ناروے، مارٹینیک، کینیڈا، فجی، سویٹزرلینڈ، ملائیشیا، بھارت، بنگلہ دیش، ہالینڈ، ایرلینڈ، ڈریڈن، اٹکے احمدی احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ کل ۳۴ ملکوں کے احباب شریک ہوئے۔ ان میں تین وفد بھی شامل ہیں۔ جو ۳۳ امریکے، ۳۵ انڈونیشین اور پھر غابن دونوں پر مشتمل تھے۔

۲۴ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو جلسہ سالانہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ روحانی برکات حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

۲۵ دسمبر کو دوپہر کے اجلاس میں حضور نے احباب کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا پیہم نزول یاد دلایا کہ انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا کہ انسانی پیدائش کی عرض کو پورا کرنے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے چار بنیادی صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ آج کی دیکھی دنیا ایک ایسی جماعت کی محتاج ہے۔ جو محسن انسانیت کے اسوہ پر عمل کر بلا امتیاز ہر ایک سے ہمدردی اور پیار کرے۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہستی باری تعالیٰ عز و ات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم { میر محمد احمد صاحب ناصر کا عظیم خلق

واقعہ صلیب اور نئی تحقیقات شیخ عبدالقادر صاحب

آرہا ہے اس طرف احزاب اور پیر کا مزاج بشیر احمد خان صاحب رفیق

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی دربارہ ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی

تفسیر خاتم النبیین اور بزرگان سلف مولانا دوست محمد شاہ صاحب

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا مولانا عبدالملک خان صاحب

مسلمان عورت کا مقام اور خلق انسان اشارت احمد صاحب بشیر

قدرت ثانیہ شیخ مبارک احمد صاحب

فلسفہ جج حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

ذکر حبیب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

نمائندہ امریکہ مظفر احمد ظفر صاحب، انڈونیشین نمائندہ شریف احمد صاحب۔

نمائندہ فجی شمس الدین صاحب، نمائندہ مارٹینیک محمد تنویر صاحب، نمائندہ جرمنی برنہارڈ لیش نیز ڈنمارک، غانا، نائیجیریا اور سیرالیون کے نمائندوں نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ۲۴ دسمبر کو شینہ اجلاس بیت الاقصیٰ میں ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل صاحب، مجیب الرحمن صاحب اور عبدالجلیل صاحب نے تقاریر کیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام عالمگیر زبانوں کے شینہ اجلاس میں غیر ملکی احباب نے اپنی اپنی زبان میں مختصر تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تینوں خطاب نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد، میر محمد احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

حضور نے ۲۵ دسمبر کو زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”حقیقی عزت و شرف حاصل کرنے کا ذریعہ صرف قرآن کریم ہے۔ جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق بنادیتا ہے۔ دنیا کی ساری عبتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے ایک جلوہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کے جملہ احکامات پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرے۔“

جلسہ مستورات میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر امۃ الحق فیصلت صاحبہ

خلافت کی برکات اور اہمیت صبیحہ مرزا صاحبہ

فضائل قرآن مجید امۃ الرقیق صاحبہ طاہرہ

شاہدہ غلبہ دین حق (ناقل) امۃ الحفیظہ عابدہ صاحبہ

اسلامی نظریہ اخلاق نعیمہ سلہری صاحبہ

صحابیات حضرت محمد کے نیک نمونے امۃ الرقیق ظفر صاحبہ

سیرت حضرت زوابع مبارکہ زینب سیدہ نسیم سعید صاحبہ

حضرت مصلح موعود کی سیرت کے چند پہلو رضیہ درو صاحبہ

خطاب حضرت سیدہ مہر آریا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت کے چند پہلو صاحبزادی امۃ القدوس

حضرت مسیح موعود... اور غلبہ دین حق (ناقل) نصیرہ صادقہ صاحبہ

خطاب حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

علاوہ ازیں امریکہ، مارٹینیک، برطانیہ، ڈچ گی آنا، انڈونیشیا اور سوئیڈن

کی خاتون نمائندگان نے جلسہ سے خطاب کیا۔

چھبیسویں سالانہ جلسہ سالانہ

منعقدہ۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء

انڈونیشیا۔ مارشس۔ امریکہ۔ ناٹجیریا۔ کینیڈا۔ جرمنی۔ انگلستان۔ گھانا
سنگاپور اور زیمبیا وغیرہ سے وفد جلسہ میں شریک ہوئے۔

۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا
”اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ہمیں اور ہماری نئی نسلوں کو اپنی
اہم اور بڑھتی ہوئی دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔“

۲۷ دسمبر کو جلسہ کے دوسرے دن دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے
حضور نے غلبہ دین حق (ناقل) کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی
تائید و نصرت کے ساتھ اس کے خوش کن نتائج و ثمرات کا تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو اپنی اختتامی تقریر میں حضور نے قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور اللہ تعالیٰ
کی فعلی شہادت کی روشنی میں مہدی موعود مسیح محمدی کی بعثت کی اہمیت بیان فرمائی۔

جلسہ میں علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے

خدا تعالیٰ کی صفت تکلم	مرزا عبدالحق صاحب
مسئلہ جہاد	مولانا عبدالمالک خان صاحب
مغربی افریقہ میں تبلیغ دین کی تاریخ	مولانا بشارت احمد صاحب بشیر
وفات مسیح ناصری اور اچلے دین حق (ناقل)	مولانا دوست محمد صاحب شاہد
اسلام میں اختلافات کا آغاز	مجیب الرحمان صاحب
روزمرہ کے مسائل	ملک سیف الرحمان صاحب
حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	شیخ مبارک احمد صاحب
عہد حاضر اور فیضان نبوت محمدیہ	محمد شفیع اشرف صاحب
سیرت حضرت مسیح موعود	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
فضائل قرآن کریم	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

ان کے علاوہ نمائندہ امریکہ مظفر احمد صاحب ظفر۔ نمائندہ ناٹجیریا الحاج البرک
صاحب۔ نمائندہ جرمنی ہدایت اللہ ہیولیش صاحب۔ نمائندہ مارشس ناصر احمد یوکیا صاحب
نمائندہ گھانا اسماعیل بی۔ کے ایڈ صاحب۔ نمائندہ سنگاپور عبدالحمید السائین صاحب
نمائندہ انڈونیشیا یحییٰ پنتو صاحب۔ نمائندہ انگلستان بشیر آچر ڈ صاحب۔ نمائندہ
زیمبیا ادریس لومبا کاسا کاسا صاحب نے بھی اجاب جماعت سے خطاب فرمایا۔

۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام شدید اجلاس میں اکناف عالم
سے تشریف لائے والے احمدی اجاب کی دنیا کی چالیس سے زائد زبانوں میں ایمانی افروز
تقریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ متواتر

بمقام۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کراچی

پاکستان بھر کی خواتین کے علاوہ غیر ملکی وفد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ امریکہ
سے ۱۱ ممبرات، انڈونیشیا ۱۴ ممبرات، مارشس ۸ ممبرات، جرمنی ۳ ممبرات۔ ہالینڈ
۳ ممبرات۔ سپین ایک ممبر، گھانا ۲ ممبرات، سوڈان ایک ممبر اور جاپان سے ایک ممبر
پر مشتمل وفد جلسہ میں شریک ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تمام خطابات نیز مولانا بشارت احمد بشیر صاحب
مولانا دوست محمد صاحب، مجیب الرحمان صاحب، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد اور حضرت
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زناہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور
متواتر سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”قرآن کریم ایک مکمل شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی احکام
پر عمل کر کے ہمارے لئے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے ہماری روحانی زندگی اور جماعت کی
اجتماعی زندگی اسی میں ہے کہ آپ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں نیز خواتین کو پردے کے
حکم کی طرف توجہ دلائی اور نصیحت فرمائی کہ ازواج مطہرات کا نمونہ اختیار کریں۔“

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب میں حقارت
مسیح موعود کے بعض الہامات کا تذکرہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کو ان بشارتوں کے پورا
ہونے کا ثبوت قرار دیا اور جلسہ کی برکات و اہمیت بیان کرنے کے بعد بہنوں کو
نصائح فرمائیں۔

جلسہ متواتر میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حب ذیل ہے۔

خطاب	حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
خطاب	حضرت سیدہ مہر آقا
تعلق باللہ	امتہ الممالک صاحبہ
خلافت حضرت مسیح موعود	امتہ الشکور پیر صاحبہ
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	صاحبزادی امتہ القدوس
الخیر کلہ فی القرآن	امتہ الحکیم لیتھ صاحبہ
اسلامی پردہ	رضیہ درد صاحبہ

علاوہ ازیں گھانا، جرمنی، مارشس، امریکہ، انڈونیشیا، سوڈان اور انگلستان
کی خاتون نمائندگان نے جلسہ میں خطاب کیا۔

ستائشی واں جلسہ سالانہ

پچودھویں صدی ہجری کا آخری جلسہ سالانہ

منعقدہ۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء

اس سال انڈونیشیا، برطانیہ، مارشس، امریکہ، ہالینڈ، غانا، نائیجیریا، سنگاپور ملائیشیا، ٹرینیڈاد، ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ، ایران، کینیڈا، جرمنی، یوگنڈا، سیرالیون اور اردن کے نمائندہ وفدوں نے شرکت کی۔ (ان وفدوں کے ممبران کی تعداد ۱۱۵۸ تھی) ۲۶ دسمبر کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں حضور نے دوران سال ہونے والی جماعتی تقریبات کا تذکرہ فرمایا نیز جماعت احمدیہ کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ”جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن ذہین بچوں کو سنبھالنے سے غافل نہ ہو۔“

۲۸ دسمبر کو اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا۔ ”جماعت احمدیہ کے سارے پروگراموں کا مقصد خدا کی عظمت دنیا میں قائم کرنے کا ہے جس کا جو بلی منصوبے کی بنیاد تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کو پورا کرنے پر رکھی گئی ہے۔ ہمارا پروگرام قرآن کے گرد گھومنے والا ہے۔“

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت مولانا عبدالمالک خان صاحب
سخوات النبی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
کا خلق عظیم

حضرت مسیح مہدی کی صلیبی موت سے نجات صاحبزادہ مرزا انس احمد
اور اللہ کا نفرنس کے عالمگیر اثرات

فلسفہ زکوٰۃ ملک سیف الرحمان صاحب

باغ احمدیت کے روحانی طور اکانت عالم میں مولانا ندیر احمد صاحب مبشر

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

آیت خاتم النبیین کی تفسیر مولانا محمد شفیع اشرف صاحب

حضرت مسیح موعود کا علمی اعجاز مولوی فضل الہی صاحب انوری

صداقت حضرت مسیح موعود۔۔ از روئے قرآن مولوی چراغ الدین صاحب

ذکر حبیب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

جماعت احمدیہ کی ملی خدمات مولانا دوست محمد صاحب شاہد

جلسہ سالانہ مستورات

بمقام۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں۔

اس سال امریکہ، مشرقی افریقہ، انگلستان، انڈونیشیا، سنگاپور، نائیجیریا۔

مارشس اور یورپ سے آئینوالی ۴۱ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد

صاحبزادہ مرزا انس احمد، مولوی محمد شفیع اشرف صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی

تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنیں گئیں۔

۲۷ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات

سے خطاب فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید کی رو سے عورت کے مقام پر مدلل روشنی

ڈالی اور بتایا کہ قرآن مجید اپنی تعلیم میں اصولی طور پر مرد، عورت میں کوئی تفریق نہیں کرتا۔

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غلبہ دین حق (ناقل) کی ہم میں احمدی عورت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

کا کردار

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول عربیؐ نصیرہ صادقہ صاحبہ

پردہ صاحبزادی امتہ القدوس

ہر نسل میں اعلیٰ اقدار کی ضرورت روضہ درو صاحبہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان شوکت گوہر صاحبہ

اسلام اور عورت اسلام حضرت سیدہ مہر آبا

صداقت حضرت مسیح موعود امتہ النصیر قادر صاحبہ

نوجوان احمدی نسل کی ذمہ داریاں خالد احمد صاحبہ

خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات امتہ الحکیم زاہدہ صاحبہ

قُوْلُفْسُکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا حضرت سیدہ منصورہ بیگم حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بیرون پاکستان سے آنے والے درج ذیل نمائندگان نے جلسہ سے خطاب کیا۔

منظر احمد صاحب ظفر، امریکہ۔ ابراہیم موم ہالٹ صاحب سکٹڈے نیویا۔ رمضان

صاحب، مارشس۔ محمد محمود شائے نو صاحب، نائیجیریا۔ عبدالرحیم صاحب ملائیشیا۔

نراریا کڑیو صاحب، یوگنڈا۔ مصطفیٰ ملیبی ثابت صاحب، کینیڈا۔ حاجی حمزہ محمد سعید

صاحب، سنگاپور۔ ہنس پیٹر عبداللہ صاحب، جرمنی۔ میکلی پنتو صاحب، انڈونیشیا

طہ اقرق صاحب، اردن۔ الفاضل صاحب، سیرالیون۔



معائشه انتظامات جلسه سالانه ۱۹۵۱ء



جلسه سالانه ریلوے کا ایک منظر

اٹھاسی واں جلسہ سالانہ

بیرونی ممالک کے وفد کے درج ذیل نمائندگان نے بھی جلسہ سے خطاب کیا
 مبارک احمد صاحب، ملائیشیا - عبدالسلام صاحب، ہیڈس ڈنمارک
 ظفر اللہ خان صاحب، فجی - محمد امین صاحب، سنگاپور - الحاج سینا الوحمہ، ناٹیجریا
 ضیف بن کیلس، گھانا - مظفر احمد صاحب، ظفر، امریکہ - صدائیں بیچا پنتو صاحب
 انڈونیشیا -

پندرہویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء

اس سال امریکہ - افریقہ - انگلستان - جرمنی - ماریشس - فجی - بنگلادیش
 انڈونیشیا - ہالینڈ - ناٹیجریا اور چین کی ۱۵ نمائندہ خواتین نے جلسہ میں شرکت کی
 جن کے لئے انڈونیشین اور انگریزی زبان میں جلسہ کی کارروائی کا براہ راست ترجمہ
 کا انتظام تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تمام تقاریر نیز مولانا عبدالملک خان صاحب
 حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد - محیب الرحمان صاحب - دوست محمد شاہ صاحب
 اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست سنی گئیں۔
 ۲۷ دسمبر کی صبح حضور نے زنانہ جلسہ گاہ تشریف لاکر متواتر سے خطاب فرمایا
 جس میں سورۃ بقرہ کی آیت فَاَلَا تَخْشَوْنَ هُوَ وَاَخْشَوْا فِیْہِ کی تفسیر بیان کرتے
 ہوئے۔ خدا کی صفات کی معرفت حاصل کرنے اور اپنی زندگیاں خدا کے پیار میں گزارنے
 کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔

”ایک بہت ضروری اور بہت بنیادی پوائنٹ ہے جو میں آپ کے سامنے
 رکھتا ہوں یعنی یہ کہ سوائے خدا کے کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو۔ اور وہ ہمارا
 رب ہے۔ وہ ساری عظمتوں والا ہمارا رب۔ وہ ساری قدرتوں والا ہمارا رب۔
 وہ ہر قسم کے احسان کرنے والا ہمارا رب۔ وہ حسن کا سرچشمہ ہمارا رب۔ وہ رب
 جو انپایا کرنے والا ہے۔ انپایا کرنے والا ہے کہ جب ہم اس کی طرف جھکتے ہیں
 ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے پیار سے ہمارے گھروں کو۔ اپنے پیار
 سے ہمارے ذہنوں کو۔ دلوں کو۔ ہمارے سینوں کو بھر دیتا ہے۔ اس لئے میں نے
 کہا کہ ورد کرو بار بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ کا
 زمانہ ہے۔ لَا اِلٰهَ ہو جائے گا۔ غیر مٹائیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت۔
 اللہ تعالیٰ سے پیار نوع انسان کے دل میں قائم کر دیا جائے گا۔

جلسہ متواتر میں کی جانے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دُعا کی اہمیت و برکات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ
 خدا، رسول اور اولی الامر کی عطا حضرت سیدہ مہر آپا
 کے بارہ میں اسلامی تعلیم

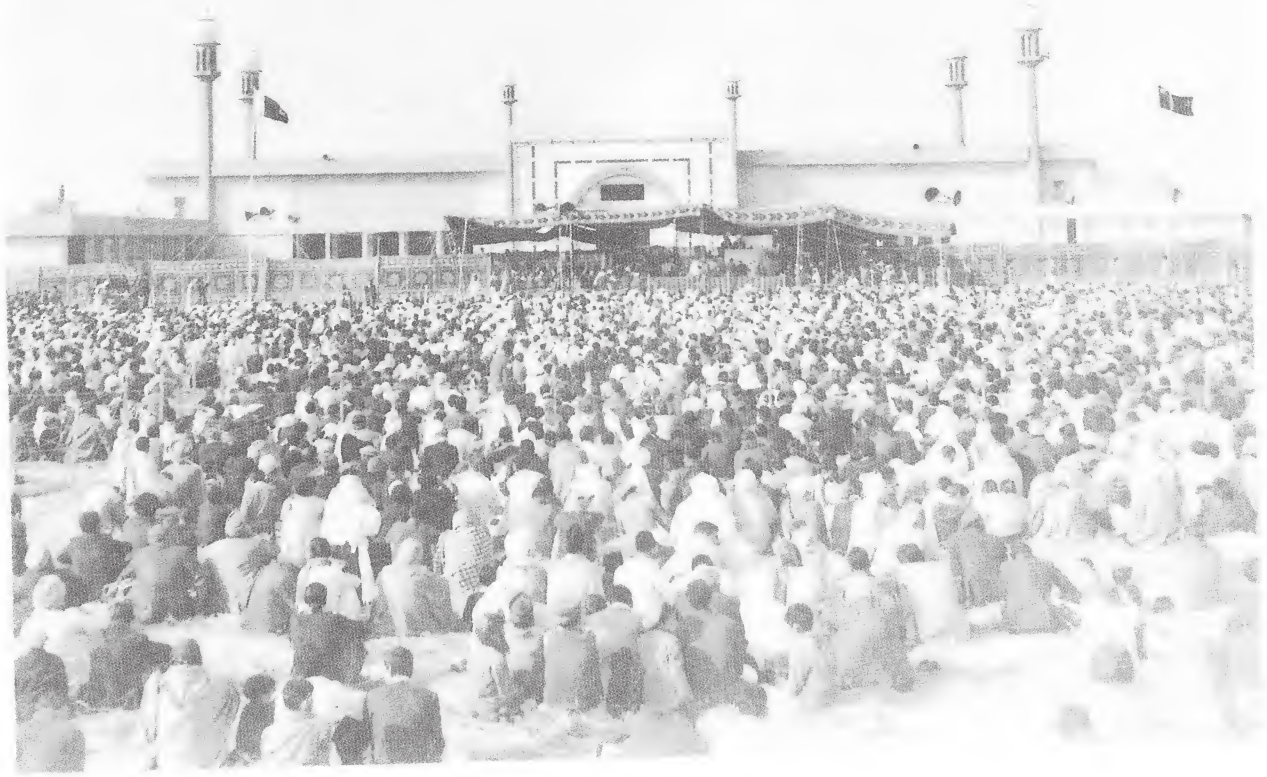
خطاب حضرت ریہ منصورہ بیگم رحمہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
 اسلام میں پردہ کی اہمیت ریحانہ شاہین صاحبہ

اس سال انڈونیشیا - امریکہ - ناٹیجریا - ماریشس - سورینام - جرمنی - ملائیشیا
 فجی - سیرالیون - غانا - ڈنمارک - ہالینڈ - برما - سنگاپور - سویڈن - کینیڈا - یوگنڈا
 اور مصر کے وفد (کل ۱۲۵ اجاب) جلسہ میں شریک ہوئے۔ سیرالیون کے وزیر مملکت
 اور سیرالیون مسلم کانگریس کے پریذیڈنٹ آنریبل الحاج محمد موسیٰ مصطفیٰ صاحب (CBEMP)
 (بیچا احمدی) ربوہ تشریف لائے اور جلسہ میں تقریر بھی کی۔
 ۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کوائی
 ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے حضور نے جماعت کو حصول
 تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ آئندہ دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میرے
 سے پہلے سکول نہ چھوڑے۔ نیز حضور نے دوران سال مختلف ممالک میں جماعتی ترقیات
 کا جائزہ بھی پیش کیا۔ اور صد سالہ جوبلی تحریک کے ثمرات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۲۸ دسمبر کو حضور نے اجاب جماعت سے اختتامی خطاب فرمایا۔
 جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
 نصرت باری اللہ تعالیٰ کی ہستی مولانا عبدالملک خان صاحب
 کا ثبوت ہے۔

غزوات میں حضرت محمد کا خلق عظیم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
 اسلام میں مالی قربانی کا فلسفہ مولانا سلطان محمود انور صاحب
 آداب ملک سیف الرحمان صاحب
 فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم محیب الرحمان صاحب
 حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں مولوی فضل الہی صاحب الزوری
 عالمی تغیرات کے بارے میں

سیرت حضرت مکمل موعود حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
 چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت مولانا دوست محمد صاحب شاہ
 جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن مولوی محمد شفیع اشرف صاحب
 سیرت صحابہ کرام (حضرت محمدؐ) مولوی غلام باری سیف صاحب
 سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد



منظر جلسہ سالانہ ربوہ



جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک اور منظر

عز و اہمیت میں حضرت محمد کا خلق عظیم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفاق مولوی عبدالسلام صاحب عمر
اور اس کے عالمی اثرات
وہ آیا منظر تھے جس کے دن رات مولوی چراغ الدین صاحب
بعض غیر ملکی نمائندگان نے بھی جلسے خطاب فرمایا۔

نزیہت اولاد رضیہ درد صاحبہ
خواتین کا دار اسلامی تعلیم کی روشنی میں شوکت گوہر صاحبہ
مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صاحبزادی امۃ القدوس
قرآن مجید ہماری لئے مشعل راہ ہے راشدہ اشرف صاحبہ
علاوہ ازیں مارشس، امریکہ، انڈونیشیا، فجی، تائیچیریا، بنگلہ دیش اور
جرمنی کی نمائندہ خواتین نے جلسہ سے خطاب کیا۔

کلام اللہ کا مرتبہ اور حضرت مصلح موعود مولانا دوست محمد صاحب شاہد
خلافت حقہ مولانا محمد شفیع صاحب اشرف
عہد حاضر کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں صاحبزادہ مرزا انس احمد
ذکر رفقاء حضرت اقدس حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان
حیات الآخرت مولوی فضل الہی صاحب النوری
سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود مولانا نسیم سیفی صاحب
احمدی حضرت اقدس کی نگاہ میں مجیب الرحمان صاحب
۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتہام تیسرے اجلاس میں علمائے
سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

۲۷ دسمبر کی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام
عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ مستورات

اس سال برطانیہ، امریکہ، غانا، جرمنی، سری لنکا، مارشس، انڈونیشیا
جزائر عرب الہند، جزیریہ افریقہ، بھارت اور ملائیشیا کی ۵۶ نمائندہ خواتین نے
جلسہ میں شرکت کی۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تینوں تقاریر نیز حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد
مولانا دوست محمد صاحب شاہد، صاحبزادہ مرزا انس احمد، مولانا نسیم سیفی اور
مجیب الرحمان صاحب کی تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔
۲۷ دسمبر کی صبح حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور مستورات سے
خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب سے قبل حضور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی
حاصل کرنے والی احمدی طالبات کو تحفے دیئے۔

اپنی تقریر میں حضور نے فرمایا۔ ”ہر چیز کو بھول کر اپنے دین کو غالب کرنے
کی ہم میں لگ جاؤ۔ اور عورتوں کو مردوں کے پہلو پہ پہلو اس ہم میں حصہ لینا چاہیے۔
یاد رکھیں تلواریں دھار اتنی تیز نہیں ہوتی جتنی محبت کی دھار۔ یسٹیاں ترک
کرنے کا زمانہ ہے۔ مرد اکیلا یہ کام سر انجام نہیں دے سکتا۔“

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
سیرت حضرت امال جان حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء
اس سال انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگاپور، برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینڈا
مارشس اور کئی افریقی ممالک کے وفد نے جلسہ میں شرکت کی۔ احمدی انجینئروں کی
ذاتی محنت و کوشش سے انگریزی اور انڈونیشین زبانوں میں ترجمہ کا بندوبست تھا۔
سودا سودا اجاب کو تراجم ملنے گئے۔ جلسہ کی وڈیو کیسٹ بنائی گئی۔ ایک افریقی ملک
نے اپنے خرچ پر جلسہ سالانہ کی کارروائی ریکارڈ کروائی۔
۲۶ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاحی خطاب فرمایا اور درود سوز
میں ڈوبی ہوئی دعا کروائی۔

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے پندرہویں صدی
ہجری کے پہلے سال میں نازل ہونے والے خدائی فضلوں کا تذکرہ فرمایا اور اجاب جماعت
کو ”ستارہ احمدیت“ کا خصوصی اعزاز عطا کیا۔
حضور نے ستارہ احمدیہ عطا کرتے ہوئے فرمایا۔

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کے طفیل اُمت محمدیہ نے چودہ صدیوں کے
اندہ خدا تعالیٰ کے زندہ نشان ایک یا دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دیکھے اور ہر صدی
نے زبان حال سے اللہ اکبر کا نعروں لگایا اس لئے میں نے اس ستارے کے چودہ کونوں
میں اللہ اکبر لکھوا دیا ہے۔“

اس موقع پر حضور نے اجاب جماعت کو ستارہ احمدیت دکھایا اور چودہ صدیوں
کی طرف سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا ورد کیا۔
۲۸ دسمبر کو حضور کا اختتامی خطاب ”مسیحان اللہ“ کے موضوع پر
اللہ تعالیٰ کی توحید اور ذات و صفات کا جامع تذکرہ تھا۔

جلسہ میں کی جانے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
صفت عربہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کی مولانا عبدالملک خاں صاحب
دلیل ہے



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (دورِ خلافتِ ثالثہ کا پہلا) جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (دورِ خلافتِ ثالثہ کا آخری) جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کی جماعت مجتہد صاحبزادی امتہ القدوس
ہستی باری تعالیٰ رضیہ در صاحبہ
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عظیم الشان { شوکت گوہر صاحبہ
معجزات
آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے { ریحانہ شاہین صاحبہ
طبقہ نسوان پر احسانات
غلبہ دینی حق کی مہم میں احمدی { ثریا خانم صاحبہ
خواتین کی ذمہ داریاں
پردہ کی اہمیت شگفتہ اسلام صاحبہ
سیرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ صاحبزادی امتہ القدوس

اذا سألک عبادی عنی فانی قریب حضرت سیدہ مہر آبا
اختتامی خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ
چند غیر ملکی خواتین نمائندگان نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔ غیر ملکی خواتین
کے لئے جلسہ کی کارروائی کا انگریزی اور انڈونیشین زبان میں براہ راست ترجمہ
کا انتظام تھا۔

یہ خلافتِ ثالثہ کا آخری جلسہ سالانہ تھا۔
۸۔ ۹ جو اے ۱۹۸۲ء کے دنیائی شبِ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث نے وفات پائی۔
۱۰ جو اے ۱۹۸۲ء کو حضرت مرزا طاہر احمد بن خلافت پر متکفل ہوئے

در عہدِ مبارک

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے جماعت کے
نظام اور مختلف نظارتوں کے کام کا تعارف اور وضاحت فرمائی اور دورانِ سال
ہونے والے اہم جماعتی امور کا تذکرہ فرمایا
۲۸ دسمبر کو اپنے اختتامی خطاب میں حضور نے 'عدل' کا مضمون بیان فرمایا
حضور نے فرمایا "آج دنیا کی ساری بیماریاں عدل کے فقدان کی وجہ سے ہیں۔ اگر
ہم نے دنیا کو عدل کے قرآنی مفہوم سے آگاہ نہ کیا۔ تو دنیا جہالت میں مرجائے گی۔
آج دنیا کو عدل کا نظام سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ کیونکہ
آپ کا تعلق آسمان سے ہے"

اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔
اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات { مولانا دوست محمد صاحب شاہد
کا اسلامی تصور

غزوات میں حضرت محمد کا { حافظ مظفر احمد صاحب
خلیق عظیم
عیسائیت کی عالمگیر سرگرمیاں عالم { مسعود احمد صاحب دہلوی
اسلام کے لئے لمحہ فکریہ

احمدیت عافیت کا حصار مجیب الرحمان صاحب
اشاعتِ دین حق (انٹرنیشنل کنونشن) مولانا نسیم سیفی صاحب

۹۰
نوے واں جلسہ سالانہ

خلافتِ اربعہ کا پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ۔ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء

اس جلسہ میں دنیا کے ۲۷ ممالک کے نمائندہ وفد نے شرکت کی۔

۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاحی خطاب فرمایا

حضور نے فرمایا

"کوئی دھوکہ کوئی غم نہیں جو ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اعلان
سے باز رکھے۔ آغازِ دین حق کی باتیں کرتے ہوئے محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار
درود بھیجیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید دھوکہ دینے والوں کے خلاف بھی بددعا کرنے
سے انکار کر دیا تھا"

پھر آپ نے صحابہ رسول رضوان اللہ علیہم کی بے مثال قربانیوں اور کفارِ کفر کے
شدید ظلم و ستم کا تذکرہ فرمایا۔

المحراب
لجنة ابناء الله
کراچی
کے لئے پیر خالص
دعاؤں کے ساتھ
دبسم
تہا لکھ
لندن
یکم دسمبر ۱۹۹۱



سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد
خليفة المسيح الرابع ايده الله تعالى بنصره العزيز

احمدی متواتر کی ذمہ داریاں شوکت گوہر صاحبہ
خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات نسیم سعید صاحبہ
اسلام میں پردہ ربیعاہ شاہین صاحبہ
حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ
جماعت احمدیہ کے ذریعے ترقی دین حق (ناقل) رضیہ درد صاحبہ
قرآن ایک مکمل ضابطہ حیات ہے حضرت سیدہ مہر آریا
خلافت کی اہمیت صاحبزادی امۃ القدوس
غلبہ نین حق (ناقل) کی صدی کی تیاری کیلئے طاہرہ صدیقہ صاحبہ مرم حضرت خلیفۃ المسیح
احمدی خواتین کی تربیت اولاد کی ذمہ داریاں (ناقل) الثالث۔

اکانوںے والں جلسہ سالانہ

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء

مقام۔ بیت الاقصیٰ ربوہ

اس جلسہ میں انڈونیشیا۔ نامیجریا۔ مارشس۔ امریکہ۔ ملائیشیا۔ کینیڈا۔ ٹرنیڈاڈ۔
جرمنی۔ جنوبی افریقہ۔ برطانیہ۔ یوگنڈا۔ ہالینڈ۔ غانا۔ تنزانیہ اور مشرق وسطیٰ کے
چار ممالک کے ۸۷ نمائندگان نے شرکت کی۔
۲۴ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں عالم اسلام
کے دکھ درد کرنے کے لئے دعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ ”ہم دوسروں
سے محبت کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ محبت زندہ رہنے کے لئے ہوتی
ہے۔ نفرت اس پر کبھی غالب نہیں آسکتی۔“
۲۵ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے حضور نے اہم جماعتی امور۔
اور دوران سال ہونے والے خدا کے فضلوں کے نتیجے میں جماعتی ترقیات کا تذکرہ فرمایا۔
۲۸ دسمبر کو جلسہ کے آخری اجلاس میں حضور نے ”عدل احسان اور اتیانہ ذی القربیٰ“
کے موضوع پر اختتامی خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں حضور نے فرمایا۔
”دین کے معاملے میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے جبر و اکراہ کو ختم کر دیا ہے
لے احمدیو! پورے جذبہ سے کھڑے ہو جاؤ اور ساری دنیا میں عدل قائم کرنے
کی کوشش کرو۔“

اس سال پہلی بار ۲۵ دسمبر کو حضور کا خواتین سے خطاب زمانہ جلسہ گاہ سے
بلوہ راستہ مرادہ جلسہ گاہ میں بھی منگایا۔
اس جلسہ میں ہونے والی علمائے سلسلہ احمدیہ کی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حاکمیت محمدیہ کی عظیم تجلیات مولانا سلطان محمود النور صاحب
صداقت حضرت مسیح موعودؑ و نزول قرآن مولانا عبدالملک خان صاحب
تفسیر آیت استخلاف مولانا عبدالسلام طاہر صاحب
سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مولانا محمد شفیع اشرف صاحب
ہجرت حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام صاحبزادہ مرزا انس احمد
ذکر حبیب مرزا عبدالحق صاحب
غیر ملکی وفد کے نمائندگان نے بھی اجاب سے خطاب کیا۔
۲۶ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام شبینہ اجلاس بیت الاقصیٰ
میں ہوا جس میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔
۲۷ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر انتظام عالمگیر
زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔
نظارت اصلاح و ارشاد کے تحت دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک تبلیغی
نمائش لگائی گئی۔
۲۸ دسمبر کو تاریخ احمدیت میں پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندوں پر
مشتمل مجلس شوریٰ سرٹے فضل عمر میں ہوئی۔ جس میں ۲۴ ممالک کے نمائندگان
نے شرکت کی۔

جلسہ متواتر

مقام۔ عقب خلافت لائبریری (۲۸ دسمبر کو باش کی وجہ سے بیت المبارک میں ہوا)
اس جلسہ میں امریکہ۔ نامیجریا۔ غانا۔ انڈونیشیا۔ جرمنی۔ سری لنکا۔ مارشس
فجی۔ سنگاپور۔ ملائیشیا اور ڈچ گیانا کی ۳۹ خواتین تشریف لائیں۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تینوں خطابات مرادہ جلسہ گاہ سے سنے گئے نیز
مولانا دوست محمد صاحب ہڈ، مجیب الرحمان صاحب اور مولانا عبدالملک خان صاحب
کی تقاریر بھی مرادہ جلسہ گاہ سے سنی گئیں۔
۲۷ دسمبر کو حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور متواتر سے خطاب فرمایا
جس میں احمدی متواتر کو پردہ کی پابندی کرنے سے متعلق شدید تنبیہ کی۔ اور فرمایا
کہ احمدی خواتین کو جذبہ قربانی اور اطاعت امام سے کام لے کر حقیقی پردہ اختیار کرنا
چاہیئے۔ اگر کوئی عورت پردہ کے معیار پر پوری نہ اتری تو اس کے خلاف سخت توبین
کا رد وائی کی جائیگی۔
خطاب سے قبل حضور نے تعلیمی منصوبہ کی آٹھویں تقریب میں ۶ طالبات کو
تفخے اور تفسیر صغیر کا تحفہ دیا۔

جلسہ متواتر میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل حسب ذیل ہے۔
ذکر حبیب حضرت سیدہ مرم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ
حضرت محمدؐ بحیثیت معلم اخلاق ثمریا خانم صاحبہ

ہستی باری تعالیٰ صاحبزادہ مرزا انس احمد

غزوات میں حضرت محمد کا خلق عظیم حافظ مظفر احمد صاحب

بیرونی ممالک میں تبلیغ دین حق (ناقل) مسعود احمد صاحب جہلمی

ظہور امام مہدی مولانا سلطان محمود انور صاحب

وفات مسیح پر اعتراضات کے جوابات مولوی عبدالسلام صاحب طاہر

عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات مولانا دوست محمد صاحب شاہد

پیشگوئی یا بت جان الیگزینڈر ڈوئی دم مرزا عبدالحق صاحب

مستقبل جماعت احمدیہ

اجتہاد اور ائمہ اربعہ کے نظریات مولانا شفیق اشرف صاحب

شجر احمدیت کے شیریں ثمار مجیب الرحمان صاحب

ذکر صدیق مولانا غلام باری سیف صاحب

علامہ ازیں نمائندہ ناٹجیریا اے آئی یوسف صاحب، نمائندہ جنوبی افریقہ۔

غلام سعید صاحب، نمائندہ کینیڈا مصطفیٰ شامیت صاحب، نمائندہ امریکی کچی شریف صاحب

نمائندہ تھرائی یوسف عثمان صاحب، نمائندہ انڈونیشیا منصور احمد صاحب اور

نمائندہ برطانیہ ناصر وارڈ صاحب نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

۲۶ دسمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیر اہتمام ثانیہ اجلاس میں

عالمگیر زبانوں کا جلسہ ہوا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام ثانیہ اجلاس میں علمائے

سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

نیز احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تبلیغی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔

جلالہ مستورات

مقام۔ عقب خلافت لائبریری

اس جلسہ میں انڈونیشیا۔ ماریشس۔ ناٹجیریا۔ غانا۔ امریکہ۔ جنوبی افریقہ۔

ہالینڈ اور انگلینڈ سے ۲۹ خواتین تشریف لائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ کے تمام خطابات مردانہ جلسہ گاہ سے سنے گئے۔ نیز۔

حافظ مظفر احمد صاحب، مسعود احمد جہلمی صاحب، مولانا دوست محمد صاحب شاہد،

مجیب الرحمان صاحب اور مولانا غلام باری سیف صاحب کی تقاریر بھی مردانہ جلسہ گاہ

سے سنی گئیں۔

۲۷ دسمبر کو صبح کے اجلاس میں حضور زمانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور منور

سے ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کے اسوہ حسنہ“ کے موضوع پر خطاب کیا

حضور نے فرمایا۔

”احمدی گھروں کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کی جنت میں تبدیل کر دیں

معاشرہ کی حسین ترین جنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوئی

آپ نے ہر انبوی نسل کے لئے گھر بلو زندگی کا بہترین نمونہ اپنے پیچھے چھوڑا یہ وہ زندہ بہن

والے نمونے ہیں جو آج دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ یہاں آپ عورت کو اس

کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہیں وہاں اس کے حقوق ادا کرنے بھی سیکھیں“

جلسہ مستورات میں ہونے والی تقاریر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نئی تہذیب کے بد اثرات اور احمدی { حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ

عورت کا کردار

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول سیدہ ناصرہ بارون صاحبہ

دعا کی اہمیت رضیہ درد صاحبہ

دعوت الی الخیر نسیم سعید صاحبہ

احمدی خواتین اور ذلیفۃ تبلیغ ثریا خانم صاحبہ

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں عورتوں { امۃ الرشید سیال صاحبہ

کی قربانیاں۔

اسلام کا عالمگیر تمدن حضرت سیدہ مہر آپا

جماعت احمدیہ اور نصرت الہی صاحبزادی امۃ القدوس

مقصد زندگی اور اس کے حصول { امۃ الشکور پیر صاحبہ

کے طریق۔

حقوق العباد طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح

الثالث



گو پاکستان کے مجبور احمدی آج خلیفہ المسیح کا دیدار کرنے اور جلسہ میں شریک ہونے کے لیے لگے ہیں لیکن دعا ہے
 کہ ایک دفعہ پھر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہمارے درمیان موجود ہوں اور ہم ایک دفعہ پھر پیٹھے بڑھ کر آبِ قناب
 ہے جس لانا کے لیے بارگتے روایت کو جو حضرت مسیح موعود نے آج ہے ایک سو سال قبل شروع کی تھی پاکستان میں جاری
 ہوتے دیکھیں۔

جدید اقوام متحدہ کی تعمیر

(مولانا دوست محمد شاہد)

مؤرخ احمدیت

وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے۔

اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجائے اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی جو) (محبی) اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ تمام جہانوں سے بے پروا ہے۔

اسی آیت سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ قرآنی یو۔ این۔ او کی مرکزی زبان عربی ہے۔ چنانچہ حضرت بانی مسلمانہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں،

”جبکہ بیت اللہ تمام عالم کے لئے ہدایت پانے کا ذریعہ ہوا تو اس میں صاف اشارہ ہے کہ وہ ایسے مرکز پر واقع ہے جس کی زبان تمام دنیا کی زبانوں سے مشارکت رکھتی ہے۔ اور یہی اُمُّ الْاَلْسِنَةِ ہونے کی حقیقت ہے۔“ (مِنْ التَّحْقِيقِ ص ۹۹ حاشیہ)

قرآنی لیگ آف نیشنز کے چارٹر میں امن عالم اور حج کے ساتھ مقام ابراہیم کا نہایت گہرا اور دائمی تعلق ہے۔

مشہور مؤرخ علامہ سر محمد اقبال فرماتے ہیں۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
ضمیمہ کہ ہے جہاں کا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

”حج کے پورے فائدے حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ مرکز اسلام میں کوئی ایسا مقام ہو جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا، کوئی ایسا دل ہوتا جو ہر سال تمام دنیا کے جسم میں خونِ صالح دوڑاتا رہتا کوئی ایسا دارماز ہوتا جو ان ہزاروں لاکھوں خداداد فاصدوں کے واسطے سے دنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرنا، اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا ایک

وَإِنْ حَاطَبْتُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَظْلَمُوا
بَيْنَهُمَا جَإِزٌ لِّبَعْثِ أَحَدِهِمَا عَلَى الْاُخْرَى
فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ
فَأَظْلَمُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسَطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ ○

(سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرادو پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے، تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں ٹٹنے والوں) میں صلح کرادو اور انصاف کو مد نظر رکھو اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۹۲۴ء کی ویسٹ کانفرنس منعقدہ لندن کے دوران قرآن مجید کی سورۃ حجرات آیت ۱۰ کی روشنی میں اسلامی لیگ آف نیشنز (یو۔ این۔ او) کا عظیم الشان انکشاف کر کے دانشورانِ مغرب کو حیرت میں ڈال دیا۔ قرآن مجید اس عالمی تنظیم کا حقیقی اور دائمی مرکز خانہ کعبہ کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا
وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ○ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا وُضِعَ الْكِتَابُ
وَمِنْ وَحَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ ○ (آل عمران آیت ۹۴-۹۸)

سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا

مکمل نمونہ موجود ہوتا۔ اور ہر سال دنیا کے مسلمان دہاں سے دینداری کا تازہ سبق لے لے کر پلٹتے۔ مگر دوائے افسوس کہ وہاں کچھ بھی نہیں۔ مدت ملے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پاری ہے۔ نالائقی حکمران اپنے دین کے مرکز میں بنے والوں کو ترقی دینے کے بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اہل عرب کو علم، اخلاق، تمدن، ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا، آج اسی جہالت میں پتہ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے۔ نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیقتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طبع بے حیائی، دنیا پرستی، بد اخلاقی، بد انتظامی اور عام باشندوں کی ہر طرح گہری ہوئی حالت نظر آتی ہے۔ تو ان کی توقعات کا سارا ظلم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔“ (خطبات طبع ہفتم ص ۱۹۵)

جماعت احمدیہ میں جلسہ لائے اور نظام خلافت جیسے روحانی انسٹی ٹیوشنز قرآنی لیگ آف نیشنز اور یو۔ این۔ او کے معرض وجود میں لانے کے لئے ہی قائم کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۹۲ء کو بذریعہ اشتہار فرمایا۔

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص نایہ حق اور اعلیٰ کلمہ دین حق پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیاد ایٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قوانین طیارہ کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آئیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ... خدا تعالیٰ اس امت وسط کے لئے یمن یمن کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحا پر پڑے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں نے مبارک وہ لوگ جن پر سیحی راہ کھولی جائے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۴۳-۴۲)

حضور نے الوصیت میں قدرتِ ثانیہ (خلافت احمدیت) کا ذکر کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی۔

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق

آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت

رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔“

(الوصیت طبع اول روحانی خزائن جلد ۲ ص ۲۰)

سیدنا حضرت مصلح موعودؑ اپنے مشہور عالم لیکچرر ویلے کانفرنس منعقدہ ۱۹۲۴ء بمقام لندن میں واضح لفظوں میں بتایا۔

”اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی فرد کا نام ہے جس کو لوگ اپنے مشترک حقوق کی نگرانی سپرد کرتے ہیں۔ اس مفہوم کے سوا اسلام میں اور کوئی مفہوم اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق نہیں۔ اور سولے نیابتی حکومت کے اسلام اور کسی حکومت کا قائل نہیں۔ قرآن کریم نے اس مفہوم کو ایک نہایت ہی عجیب لفظ کے ساتھ ادا کیا ہے اور وہ لفظ ”امانت“ ہے۔ قرآن کریم حکومت کو امانت کہتا ہے۔ (سورۃ نساء آیت ۵۹) یعنی وہ اختیار لوگوں نے کسی شخص کو دیا ہو۔ نہ وہ جو اس نے خود پیدا کیا ہو۔ یا بطور وراثت کے اس کو مل گیا ہو۔ یہ ایک لفظ ہی اسلامی حکومت کی تمام کیفیات کو بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔ ہم لوگوں کے نزدیک یہی طریق حکومت حقیقی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ جوں جوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے چلے جائیں گے، اپنی مرضی سے بلا کسی جبر کے خود اس طریق حکومت کی عہدگی کو تسلیم کر لیں گے اور بادشاہ بھی ملک کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے موردنی حقوق کو خوشی سے ترک کر دیں گے۔ اور اپنے حق کو اسی حد تک محدود رکھیں گے جس حد میں ملک کے دوسرے افراد کے حقوق محدود کئے گئے ہیں۔

چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے صرف روحانی خلافت دے کر بھیجا تھا۔ اس لئے ائندہ جہاں تک ہو سکے آپ کی خلافت اُس وقت بھی جبکہ باوثبتیں اس مذہب میں داخل ہوں گی۔ سیاست سے بالارہنا چاہتی ہے۔ وہ لیگ آف نیشنز کا اصلی کام سرانجام دے گی اور مختلف ملکوں کے نمائندوں سے مل کر ملکی تعلقات کو درست رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور خود مذہبی اخلاقی تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے گی۔ تاکہ پچھلے زمانہ کی طرح اس کی توجہ کو سیاست ہی اپنی طرف کھینچ نہ لے اور دین و اخلاق کے اہم امور بالکل نظر انداز نہ ہو جائیں۔

جب میں نے کہا جہاں تک ہو سکے تو میرا یہ مطلب ہے کہ اگر عارضی طور پر کسی ملک کے لوگ کسی مشکل کے رفع کرنے

کے لئے استمداد کریں تو ان کے ملک کا انتظام نیا بتا خلافتِ رُوحانی
کر سکتی ہے۔ مگر ایسے انتظام کو کم سے کم عرصہ تک محدود رکھا جانا
ضروری ہو گا۔“ (احمدیت ص ۲۰۶)

جناب الہی کی طرف سے ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
کو اپنے عہدِ خلافت کے آغاز ہی میں بتا دیا گیا کہ دُنیا کے موجودہ نظاموں اور ازموں
کی بظاہر غریب اُلٹنے والی ہے اور ان کی جگہ قرآن مجید کا پیش فرمودہ نقشہ ابھرنے
والا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

لباط دُنیا اُلٹ رہی ہے جیس اور پائیدار نقشے

جہاں نو کے ابھرتے ہیں۔ بدل رہا ہے نظام کہن

کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسمان پر

نشان فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہن

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں عالمگیر جماعت
احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے جدید اور قُرآنی یو۔ این۔ او کی تعمیر کے لئے خصوصی تحریک
فرمائی۔ جو حضور ہی کے مبارک الفاظ میں درج کی جاتی ہے :-

”یہ نظام کہنہ مٹایا جائے گا۔ آپ یاد رکھیں اور اس بات پر

قائم رہیں اور کبھی محو نہ ہونے دیں۔ یہ اقوام قدیم جن کو آج اقوام متحدہ

کہا جاتا ہے ان کے اطوار زندہ رہنے کے نہیں ہیں۔ یہ قومیں یادگار

بن جائیں گی۔ اور عبرت ناک یادگار بن جائیں گی اور ان کے کھنڈرات

سے آپ ہیں۔ اے توحید کے پرستار وادہ آپ ہیں جو نئی عمارتیں

تعمیر کریں گے۔ نئی اقوام متحدہ کی عظیم الشان فلک بوس عمارتیں تعمیر

کرنے والے تم ہو۔۔۔۔۔ جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ تم دیکھو گے

آج نہیں تو کل دیکھو گے، اگر تم نہیں دیکھو گے تو تمہاری نسلیں دیکھیں گی اگر کل تمہاری
نسلیں نہیں دیکھیں گی تو پرسوں انکی نسلیں دیکھیں گی مگر یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں
اور اسکی تقدیر کی تحریریں ہیں جنہیں دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا۔ آپ وہ مزدور ہیں
جنہوں نے وہ نئی عمارتیں تعمیر کرنی ہیں۔ نئی اقوام متحدہ کی بنیادیں تو ڈالی جا چکی
ہیں۔ آسمان پر پڑ چکی ہیں۔ اُن کی عمارتوں کو آپ نے بلند کرنا ہے۔
پس اُن دو مقدس مزدوروں کو کبھی دل سے محو نہ کرنا جن کا نام ابراہیم
اور اسماعیلؑ تھا اور ہمیشہ یاد رکھنا اور اپنی نسلوں کو نصیحتیں کرتے چلے
جانا کہ اے خدا کی راہ کے مزدور و! اسی تقویٰ اور سچائی اور خلوص کے
ساتھ، اسی توحید کے ساتھ وابستہ ہو کر اُسے اپنے رگ ڈپے میں
سرائیت کرتے ہوئے تم اس عظیم الشان تعمیر کے کام کو جاری رکھو
گے ایک صدی بھی جاری رکھو گے، اگلی صدی بھی جاری رکھو گے۔
یہاں تک کہ یہ عمارت پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اس عمارت کی نیکیں کا سہرا
جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی تھی۔ جن
کے ساتھ اُن کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نے مزدوری کی تھی۔ خدا
کی تقدیر میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سر پر بانڈھا جا چکا ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس تقدیر کو بدل
سکے۔ ہم تو مزبور ہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں
کے غلام۔ آپ کے خاک پا کے غلام ہیں۔“

(الفضل ۴ مارچ ۱۹۹۱ء ص ۵)

مٹ کے نقش و نگار دیں کو یونہی ہے خوش دشمن حقیقت

جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا۔ اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

مٹ کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثار دیں کو تازہ

خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اٹائیں گے ہم

جلسہ لائے کے ثمرات

اُو لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
تو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

وہ (عقل مند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (ہستے) ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے
بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو (ایسے بے مقصد
کام کرنے سے) ہاپک ہے ہیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔
(ال عمران آیت ۱۹۲)

انتہی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور دین حق...
ناقل کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔
(المصلح یکم جنوری ۱۹۵۵ء)

مندرجہ بالا بیان سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی یہ حدیث ہمارے ہی لئے خوشخبری ہے۔

لَا يَلْعَدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّضَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللَّهُ فِي مَن عِندَهُ (مسلم)

(ترجمہ) جو جماعت ذکرِ الہی کے لئے جمع ہوتی ہے اُسے فرشتے آسمان سے
نازل ہو کر اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں وہ اس میں شرکت کرنے والے (خوش
نصیبوں) کے گرد گرد آ جاتے ہیں اللہ کی رحمت ان (خوش نصیبوں) پر چھا جاتی ہے
اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں
سے کرتا ہے۔

جماعتی طور پر روحانیت اور تقویٰ کے معیار میں بلندی کے حصول کے لئے
جلسہ لائے آن گنت برکات کا حامل ہے سب سے بڑا ثمر مامورین اللہ کی

اجتماعی شکل میں قیام و قعود جو محض الہی رضا جوئی کے لئے ہو وقت
کا بہترین مصرف اور عذابِ الہی سے ڈھال ہے۔ جلسہ لائے اجتماعی ذکرِ
الہی کا ایک روح پرور اور وجد آفرین نمونہ پیش کرتا ہے۔ رات کے پچھلے
پہر کی رحمت بار فضاؤں میں دھیر کی شدید سردی میں فرزانے اپنے گرم بستر
چھوڑ کر کم عمر بچوں کو ساتھ لے کر نماز تہجد کے لئے بیوت الصلوٰۃ کی طرف
رداں ہو جاتے ہیں۔ قرآنی دعاؤں اور درود و سلام کی دھیمی دھیمی آوازیں تیز
تیز اُٹھتے ہوئے قدموں کی آواز کے ساتھ مل کر عجب سماں پیدا کرتی ہیں فرشتے
نور کی بارش برساتے ہیں۔ نماز کے لئے بلائے کی دکنش آوازوں کی گونج سے
بستی میں آسمان کی دستغول تک موج پیدا ہوتا ہے۔ امام دقت کی افتدائیں
باجاماعت تمازیں ادا ہوتی ہیں۔ بیوت الصلوٰۃ میں درس القرآن کا دور چلتا ہے
تقاریر کے روحانی ماندے ہر طرف ہر لمحہ ذکرِ الہی اور ذکرِ رسول حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم سے منور ہوتے ہیں۔ تین دن کا روحانی ریفریشنگ کورس لفقائے الہی
کے حصول کی راہوں کو روشن کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشادِ گرامی ہے ”انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے
محبت کرنے اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں مگر

دعائیں ہیں مامورِ خدائی حکم کے ماتحت مانگتا ہے اور جو دعائیں خدائی حکم کے ماتحت مانگی جائیں وہ پہلے سے ہی مقبول ہوتی ہیں اور دائمی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ وہ انقلاب آفریں ہوتی ہیں اور متبعین کو فائز المرام کر دیتی ہیں۔ نسلاً بعد نسل اپنی آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے مذاہبانِ احمدیت اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہیں جو بیچ امام آخر زماں کے ماتحت ہونے لگے آج سد ابہارِ باغ کی طرح نمودار ہیں۔ جماعت کی تدریجی ترقی اُسی فانی فی اللہ کی دعاؤں کا معجزہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی اور اختتامی دعا کے علاوہ بھی بہت سے مواقع مل کے دعا کرنے کے میسر آتے ہیں۔ لاکھوں کے مجمع میں کوئی دین کی ترقی کوئی عاقبت کی خیر کوئی بچوں کی کامیابی کوئی بیماروں کی صحت کوئی اولاد کوئی دیگر مشکلات کے لئے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری دعائیں مل کر عرش پر جاتی ہیں تو دعائیں سننے والا خدا تعالیٰ قبولیت کے درکھول دیتا ہے پھر ان مانگنے والوں کی انگ انگ دعا ہر ایک کے حق میں قبول ہو جاتی ہے۔

امامِ وقت کی زیارت بجائے خود روحانی سیرابی کا ذریعہ بنتی ہے وہ ہمہ وقت مہبود سے لہے ہوئے درختِ احمدیت کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔

ان دعاؤں سے زندہ اجاب ہی فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ فیضان کی یہ جاری و ساری نہروں وفات یا فتنگان کو بھی سیراب کرتی اور ان کی بلندئ درجہ کا باعث بنتی ہے۔ جلسوں میں معمولاً دورانِ سال وفات پانے والوں کے لئے دعا ہوتی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں غیر معمولی دعاؤں کے سیلاب کا بہاؤ رہتا ہے۔ افراد و زمانہ ان مقابر کی زیارت اور دعا کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔ ان کے اسلام علیکم یا اہل القبور میں سر وفات یا فتنہ بلا تخصیص شامل ہوتا ہے۔ قبرستانوں میں جلتے ہوئے کارِ ارشاد الہی صحیح معنوں میں یہیں تعمیل پذیر ہوتا ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان اور ربوہ پُرورد دعاؤں سے ہمکنار رہتا ہے۔ فضائیں کسی اور ہی پُرسکون جہان کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ یہی کشش کشن کشن زائرین کا جو جم جمع رکھتی ہے۔ لوگ دوراں سال وفات پانے والوں کے اعزاء سے مل کر ان کا دکھ بانٹتے ہیں اور دیگر مسائل کے حل میں مدد دیتے ہیں۔

بہی تعارف، میل ملاقات، خلاصہ، علیک سلیک اور دید وادید سے ایک بنا جہاں پیدا ہو رہا ہے جس کی بنیادیں ٹھیکہ دینی اصولوں پر استوار ہیں۔ تفرقوں عداوت اور نفرتوں کے بواغث اپنی موت آپ مرنے لگتے ہیں۔ احمدیت کی چھاپ مشرق کے احمدی پر بھی دبسی ہی نظر آتی ہے جیسی مغرب کے احمدی پر یا شمال کے احمدی پر اور جنوب کے احمدی پر نظر آتی ہے۔ امتیازات کا رُخ تقویٰ کی طرف مڑ گیا ہے چشمِ تصور آنے والے بیک رنگ دینی معاشرے کی جھلک جلسہ ہائے سالانہ پر دیکھ سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے ہر ملک میں پہنچ کر ان کو عملی نمونہ دکھانا مشکل کام ہے۔ جلسہ سالانہ کی شکل میں

ایسا انتظام ہو گیا کہ زمین کے کناروں سے احباب اپنے اپنے ملکی لباس اور شکل و شادیت کے ساتھ مرکز میں آئیں اور چشمِ خود دیکھیں کہ الہی جماعتیں کیسی ہوتی ہیں۔ پھر یہ طیور اُڑ کر واپس اپنے مسکن میں جائیں تو ایسی خوشبو ساتھ لے جائیں جو ان کا ماحول معطر کرتی ہے۔

قرآنی ارشاد ہے۔

ترجمہ: ”کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آئے ہیں۔“ (المرعات ۲۲)

مختلف نسلوں رنگوں قومیتوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے افراد یکجا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی محبت کے سائے میں بیک رنگ یک روحِ کجھت معاشرہ جنم لیتا ہے۔ پرانے تربیت یافتہ افراد نو واردان کی تربیت کرتے ہیں۔ آنکھیں احمدیت میں ایک سی اقدار نمویاتی ہیں اور جماعت روحانی لحاظ سے سیدہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط و مستحکم ہوتی رہتی ہے۔ نئے سماجی تعلقات جنم لیتے ہیں نئے رشتے نئے استوار ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر تعداد میں نکاح شادیاں برکات کا نیا باب کھولتی ہیں۔

سالانہ اجتماع مستقبل میں جہاں گیری کی تربیت مہیا کرتا ہے۔ نوہالان جماعت نچتہ عمر بچوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ نئے نئے تجربات سے گزرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ملتے ہیں جن کے کارناموں کے متعلق کبھی سُنا یا پڑھا ہوتا ہے۔ فراہمی آب و دانہ میں چھوٹی چھوٹی خدمات مستقبل کے جہاں بانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فرشتہ صفت بزرگ اور ننھے فرشتے دعائیں دینے اور دعائیں لینے سے ہمہ وقت ربوبہ خدا لہتے ہیں۔

مرکز سلسلہ کی ترقی اور اہل مرکز کی تربیت میں جلسے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اہل مرکز در دیوار و در دل واکے مقدور بھر استقامت کے ساتھ جہانِ ان جلسہ کی مدارت کے لئے چشمِ براہ رہتے ہیں۔ لیبرٹلاف چادر کی تیاری ہو یا دایلیں مصالحے جمع کئے جائے ہوں مکانوں میں گنجائش نکالی جا رہی ہو مقصد صرف جہانوں کو آرام دینا ہوتا ہے کیونکہ میزبان اور جہان دونوں مسیح کے حوالے سے محترم ہو جاتے ہیں۔

جہانِ ان مسیح موعود کو خود لکیف اٹھا کر کچھ آرام پہنچانا عین راحت محسوس ہوتا ہے جس کے گھر زیادہ جہان ٹھہرے ہوں وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے۔ اور جس گھر میں جہان نہ ٹھہری اُسے شدید کوفت ہوتی ہے۔ اہل مرکز کی شہری حقوق کے شعور (CIVIC SENSE) کی تربیت ہوتی ہے۔ گلی محلوں کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا کام نوجوان ذوق و شوق سے کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر رضا کارانہ کام کرنے کی انہی وسیع مثال رائے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی۔ عام ماحول میں خوشگوار تبدیلی ظاہر کرنے لگتی ہے کہ مرکز میں کوئی پُر وقار تقریب ہونے والی ہے ادنیٰ اور ریڑھوں پر پرانی قیام گاہوں پر پہنچائی جاتی ہے۔ چکیاں مسلسل آٹا پیستی ہیں۔ ایک طرف لنگرخانوں میں

تیار ہوتی ہے دوسری طرف علمائے کرام شبانہ روز بہترین علمی مضامین کی تیاری میں لگن لگن سے نئے نئے زاویوں سے دلائل کھوجتے ہیں۔ بازاروں کی چہل پہل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایسے مقامات جہاں سیاحوں کی کثرت سے آمد و رفت ہو بڑے بڑے تجارتی مراکز بن جاتے ہیں۔ جلسہ لاند کا ایک نمونہ بھی ہے کہ مہانان گرامی کی آمد سے ملک ملک کی اشیاء سے اہل مرکز کا اور ملکی مصنوعات کا بیرون ملک سے آنے والے مہانوں سے تعارف ہوتا ہے۔ جس سے ملک کا نام روشن ہوتا ہے بازاروں کا ماحول عام و بنیادی بازاروں سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ دیانتداری توکل اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے ہر عمر کے خریداروں کی ٹوبیاں خاص طور پر ایسی چیزوں کی طرف لپکتی ہیں جنہیں وہ جلسہ لاند کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں اور دوست احباب کو تحفہ دے سکیں۔

جلسہ لاند کے بابرکت موقع پر کتب سلسلہ کی نشر و اشاعت خرید و فروخت کا کام بھی عروج پر ہوتا ہے۔ صرف اسی ایک پہلو سے بھی جائزہ اندازہ ایمان کا باعث ہو سکتا ہے ۱۹۶۷ء کے جلسہ لاند میں طے ہوا تھا کہ اشاعت دین کے لئے ایک مطبع جاری کیا جائے جس کے لئے لوگ حسب استطاعت بخوشی چندہ دیں۔ ۹۲ دوستوں نے ساڑھے پانچ پیسے سے دس روپے تک ماحوار چندہ لکھوایا جو کل ملا کر ایک مہینے میں ۷۰ روپے دو آنے چار پائی بنتا تھا۔ یہ ابتداء تھی جس کی تدریجاً ترقی کا عالم یہ ہے کہ کئی جدید پریس جماعت کی مطبوعات شائع کر رہے ہیں۔ جلسہ کے دوسرے دن کی تقریریں جن مطبوعات کا تعارف امام وقت کی زبان مبارک سے ہو جائے وہ زیادہ اشتیاق سے خریدی جاتی ہیں۔ جلسہ کے ایام میں جماعت کے اخبار و رسائل کے لئے چندے جمع کر لئے جاتے ہیں۔ ثمرات کے ذریعہ علوم و ایمان میں ترقی اور دین کے مستقبل کو سونارنے کی تدبیر بہت اہم ہیں۔ جید علماء کی تقاریر سے فیض رسانی سچی میں انقلاب پر پا کر دیتی ہے۔ بعض احمدی احباب جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ تقاریر کے توسط سے میدان مناظرہ و مباحثہ میں اپنے مقابل کو چاروں شانے چیت کرانے کے مشاق ہو جاتے ہیں۔ امام وقت کی زبانی ترقی کا سال بہ سال جائزہ حمد و شکر کے ساتھ مقابلے کی طرح پیدا کرنا ہے۔ نو واردان خود کو مضبوط زمین پر مہربان آسمان کے سامنے تلے محسوس کرتے ہیں۔ ایسے مجاہدین کو تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھانا ہے ان کے لئے جلسہ لاند دعوت الی اللہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ میں لے کر آتے ہیں اس طرح وہ براہ راست علمائے سلسلہ احمدیہ سے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر مدلل جامع و مانع تقاریر سنتے ہیں۔ ہر احمدی شخص عالم اور فصیح الزبان نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ اپنا فرضیہ دعوت الی اللہ مہانوں کو لاکر کم حق پورا کر سکتا ہے۔

کرہ ارض پر زمین کا کوئی حصہ اگر ایسا موجود ہے جسے صحیح اور مثالی دینی معاشرہ

کہا جاسکے تو وہ بلاشبہ احمدیت کے مراکز ہیں۔ مشاہدہ کرنا ہو تو جلسہ لاند پر آکر مہانوں کو شب و نور گزارتے اور دعوت شیراز کھاتے دیکھ لیں۔ سادگی، درویشی، فقر اور فرزانگی کی اس سے بہتر مثال کہیں اور نہیں ملے گی۔ جلسہ ہر مرتبے کے احمدی کے لئے صرف بنیادی ضروریات کے ساتھ زندگی گزارنے کی مشق کرنا ہے۔ تکلفات سے اجتناب کی عملی تربیت دیتا ہے۔ جسم و روح کا ضعف کمزوری اور کسل دور ہو کر ایک حالت انقطاع پیدا ہوتی ہے۔ اس دنیا کی لذات کو چھوڑ کر اخروی زندگی کی تیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

جلسہ لاند روحانی قوت کی ایسی پیڑی ہے جو ہر سال نئے تعلق کی بجلی سے چارج ہو کر احباب جماعت کی ترقی کے سامان کرتی ہے جلسہ کا کسی وجہ سے انعقاد نہ ہو سکتا اس روم میں تعطل کی بجائے اضافی قوت عطا کرتا ہے ۱۹۶۳ء میں جلسہ کے انشاء سے حضرت مسیح موعود نے جماعت کے لئے زیادہ دعائیں کیں۔ الہی جماعت پر آزمائشوں کے کئی دور آئے۔ اگر جلسہ نہ ہوتا تو دل کا کرب دعاؤں میں ٹھل گیا۔ انفرادی طور پر اگر کوئی شخص جلسہ پر شامل نہ ہو سکتا تو اسوں اشکوں اور دعاؤں کی فریاد آسمان گیر ہوتی۔ جلسہ میں شمولیت کے شوق میں سوطرچ کی آزمائشوں سے گذرنے کی انفرادی داستانیں یکجا کر لی جائیں تو اخلاص و قربانی کا بحر ذخار دکھائی دے گا۔ کہیں تو کڑی آزمائش آئی تو استغنیٰ دے دیا۔ کوئی بیمار ہے تو شافی خدا پر توکل کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ نانِ شینہ کے محتاج نے بھی پیٹ کاٹ کر سفر خرچ جمع کیا مگر ابراہیمی طور کی پرواز جاری رہی۔ جلسہ کی بندش بھی بے ثمر نہیں رہی۔ ایک در بند ہوا تو ہزار در کھل گئے۔ ایک ہی شجر ایمان کی شاخیں آسمانی پانی سے جگہ جگہ نمونے بن گئیں۔ قریہ قریہ ملک ملک جلسے ہونے لگے اگر ہر جلسے کی حاضری کو یکجا کیا جائے تو کئی کئی ہزار آئے۔ اک سے ہزار اور وہ بھی بابرگ و باریر سب محقق فضل خداوندی ہے۔ از دیاد ایمان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے توسط سے یہ وعدہ سب اہل جماعت کے ساتھ ہے

اِنِّیْ مَعَكُمْ وَمَعَ اَهْلِكُمْ وَمَعَ كُلِّ مَنْ اَحَبَّکُمْ

(الہام حضرت مسیح موعود تذکرہ ص ۵۴۹)

”میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہارے اہل کے ساتھ ہوں اور ان سب کے ساتھ ہوں جو تم سے محبت کرتے ہیں۔“

محبت کرنے کا سلیقہ یہ ہے کہ کامل اطاعت کی جائے اور ایم کے منشاء و احکامات کی طرح کو سمجھ کر عمل کیا جائے۔ تاکہ الہی مدد شامل حال ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”الہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود ذہنی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والی قوم کی پشت پر آ جاتا ہے اور اس

کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک
 جگہ لگا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے
 مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ
 کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی
 ہاں یہ الہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد حیب قوم خراب
 ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ
 غائب ہو جاتا ہے پس کوشش کرو کہ تمہارا خدا تمہیں اور تمہاری اولادوں
 کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ممتد سایہ بنا دے اور تمہیں ایسی
 توفیق عطا فرمائے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو ہمیشہ
 قائم رکھنے اور اس کو آگے بڑھانے کا موجب بنو تا کہ شمس والی دلیل ہمیشہ
 قائم رہے اور تمہارے لئے الہی نصرتیں ظاہر ہوتی رہیں اور انسانی تدابیر تمہارے
 مقابلہ میں ہمیشہ ناکام رہیں۔

(تفسیر صغیر جلد ششم ص ۵۱)

”یہ (نان) تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کیلئے ہے“

لنکر خانہ حضرت مسیح موعود

لَتَصْعَدُنَّ لِمَنْ يَخْلُقُ اللَّهُ وَلَا تَسْمَعُنَّ مِنَ النَّاسِ الْقَوْلَ عَيْنَيْكَ مُحَبَّبَةً
مِسِّيٍّ وَلِتَقَنَّ عَلَى عَيْنَيْ

ترجمہ: یہ لکھنے والوں کیلئے ایک امام بناؤں گا۔ یعنی وہ تیرے پیرو ہوں گے اور تو ان کا پیروا ہوگا۔
وہ ہر ایک دُور دراز راہ سے تیرے پاس آئیں گے اور انواع و اقسام کی نقد اور جنس تیرے لئے
لائیں گے میں ایک جماعت کے دلوں میں الہام کروں گا تا وہ مالی مدد کریں پس وہ تیری مدد
کریں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور ایک دنیا ہمارى طرف رجوع لے آئے
گی تب یہ کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا جو آج پورا ہوا اور تجھے چاہیے کہ جب خدا کی مخلوق
تیری طرف رجوع کرے تو تم نے اُن سے پہلے ہی نہ کرنا اور نہ اُن کی کثرت کو دیکھ کر تمہلکا میں
اپنی طرف سے دلوں میں تیری جنت ڈالوں گا تو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائے
اور اپنے مقصود کیلئے طیار کیا جاوے۔ (روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۶)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ”سوا یہاں ہی ہوا اور ایک مدت دراز کے بعد خدا نے
دلوں میں میری محبت اس قدر ڈال دی کہ علاوہ مالی مدد کے بعض نے میری راہ میں مرنے کا بھی قبول
کیا اور وہ ہنگامہ بھی کئے گئے مگر کم نہ مارا اپنی جان میرے لئے چھوڑ دی مگر مجھے دھچکڑا
میرے لئے دکھ اُٹھائے اور صدمہ کوس سے محبت کر کے قادیان آگئے۔“

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۷)

اور ایسا ہی ہوا دست قدرت نے آپ کی طرف جگ کی مہار موڑ دی خدائی مہمانِ کثرت
سے قادیان کا رخ کرتے لگے۔

پھر فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی موت میں دیکھا جو
ایک انچے چوٹے پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان
اس نے مجھے دیا اور کہا۔

یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔

یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جبکہ میں نے کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھا تھا اور نہ میرے
ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں
نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے
اور اپنے قریب دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں۔
اور ان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ تکفل ہوگا اور
رزق کی پریشانی ہم کو پرکھ نہ نہیں کرے گی۔ (فیروز ۱۸۷۲ء تذکرہ حضرت مسیح موعود ص ۱۸)

حضرت مرزا غلام احمد دہلوی بانی سلسلہ عالمیہ احمدیہ کا آفتاب علم دین طلوع ہوا تو متلاشیان
حق کشان کشان اس رُخِ انور کے گرد جمع ہونے لگے۔ انتشارِ روحانیت کا زمانہ تھا کوئی متوالا
خواب دیکھ کر حاضر ہوتا۔ کوئی کشف و القاد کے نتیجے میں سفر کرتا۔ کوئی مسیح کی آمد کی نشانیوں
کو پورا ہوتے دیکھ کر تلاش میں نکل کھڑا ہوتا کوئی مضامین و کتب پڑھ کر نافع روزگار معتقد
کی طرف راہِ سفر ہونا کوئی تحقیق و جستجو میں سرگرداں ہو کر آتا۔ غرض ہر سمت سے سعید
رومیں ایک ہی چشمہ نور کی طرف رواں دواں تھیں۔ ایک طرف خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں
میں تحریک پیدا فرما رہا تھا تو دوسری طرف استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ خدا تعالیٰ
تو واردان کی روحانی پائیں سجھانے کے ساتھ جسمانی سیری کا انتظام بھی کر رہا تھا۔ اُسی
دودھ سے جو چودہ سال پہلے ام القریٰ کی چھاتیوں میں اُترا تھا۔ اور صاحبِ کوثر کے توسط
سے اُس کا فیضانِ اول و آخر کے لئے جاری کر دیا گیا تھا۔

حضرت اقدس کا زندگی کے اس دور کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اپنے دینی
مشاغل سے اتنا شغف تھا کہ حصولِ رزق کی طرف توجہ دینے کا مطلقاً وقت نہ تھا۔ پھر کوئی
مستقبل ذریعہ آمد بھی نہ تھا۔ صاحبِ جاوید اور بزرگوں کی اولاد تھے لیکن فطری سادگی اور خلوت
پسندی کی وجہ سے نہ محفلیں جانے کا شوق تھا۔ نہ قوتِ لامیوت کے سوا کسی قسم کی خاطر
کام و دہن کی طرف توجہ تھیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

ابتداء سے گوشہ خلوت رہا مجھ کو پسند

شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار

پر مجھے تُو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کر

میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگِ بار

نادر و قیوم خدا نے فیصلہ فرمایا کہ آپ کو دنیا پر ظاہر فرمائے اور تجدیدِ دینِ حق کا کام لے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام آپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

فَجَانِ أَنْ تَعَانَ وَ تَعْرِفُ بَيْنَ النَّاسِ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ ص ۵۵)

اب وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تجھے لوگوں میں نیک نامی سے شہرت دی جائے۔

نیز خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا يَا تَوْنُ مِنْ كُلِّ فِجْ عَمِيْقٍ يَاتِيَتِكَ

مِنْ كُلِّ فِجْ عَمِيْقٍ يَنْصُرُكَ رِجَالٌ تَوْحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ۔ (اِذَا جَاءَ

نُصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهَى أَمْرُ الرَّمَاْنِ إِلَيْنَا الْيُسْ هَذَا بِالْحَقِّ وَكَأ

آپ خدائی تربیت یافتہ تھے آنے والے مہانوں پر کرم کی انتہا کرتے تھے منکسر مزاج، خلیق ملتسار، دوسرے تواذ، متعلیٰ اور شدت سے محبت کرنے والے تھے ان صفات کے ساتھ وہ اپنے ماننے والوں اور ماننے والوں کی تخصیص نہیں کرتے تھے۔ آپ کو مہانوں کی عزت نفس ان کے ذوق و رجحان، اکل و شرب کی علاقائی عادات، ذہنی جسمانی کیفیت کا اپنی فطری ذکاوت سے جائزہ لیتے ہیں کوئی وقت نہ لگتا۔ آپ مہانوں کا منہم چہرے سے احتیال فرماتے۔ ان کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانا خود پرہیز کر لیتے اور عزت و تحکم سے رخصت فرماتے۔ آپ کا انداز الیا ہونا کہ جانے والا جدائی کا دکھ عیسوں کو آتا اور آپ بھی اپنی بے تدری چھپا نہ پاتے۔ اکرام ضیف کے متعلق آپ کے علمی درس کے نمونے اور ارشادات اس بے مثال کیفیت کا اندازہ لگانے میں مدد ہوں گے۔

آپ فرماتے ہیں۔

”میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لیے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرہ سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔“
(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۵ ص ۵۸)

اسی سلسلہ میں آپ کا ارشاد ہے۔

”لنگرخانہ کے منتہم کو تاکید کر دی جائے کہ وہ ہر شخص کی احتیاج کو مد نظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لیے کوئی دوسرا شخص اسے یاد دلا دیا کرے کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہیے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو سننے اور ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا * ایک ایسے موقع پر جب مہمان بڑی کثرت سے آئے ہوئے تھے آپ نے مہمانوں کی تکمیل ملحوظ رکھنے کا اہتمام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت

کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔۔۔ تم پر میرا احسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھٹیا مکان میں سر دی ہو تو کلمی یا کونسلہ کا انتظام کرو۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۵ ص ۲۲)

* حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مد نظر رکھیں۔ بعض اوقات کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے اس لیے ضروری ہے کہ مہمانوں کے ضروریات کا بڑا خیال رکھا جائے میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لیے معذور ہوں مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لیے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔۔۔“ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۵ ص ۲۲)

حضور مہمانوں کی جملہ ضروریات کا کس فکر مندی اور تعہد سے خیال رکھتے تھے

اس کا اندازہ ذیل کے ایک فقرے سے ہو سکتا ہے جو اخبار الحکم نے آخری ایام کی ایک بات کے عنوان سے ریکارڈ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”بعض اوقات مہمانوں کو ایک چیز چاہیے مگر وہ نہیں ملتی تو یہ علم میری روح کو کھاتا ہے۔“

مہمان کا اکرام دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی معمولی مہمان نہ تھے بلکہ خدا کے مہمان تھے خدا کے پیارے مسیح کے مہمان تھے وہ چند مہمانوں کا بھوکا سو جانا عرش کو نہ ہلا دیتا ایک دن بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر بہت دیر سے کھانا ملا اور بعض مہمان تو بغیر کھانا کھائے بھوکے ہی اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے نہ تو انہوں نے شکایت کی نہ کسی سے ذکر کوئی ان سے ہمدردی کرتا مگر جب انہوں نے صبر کیا اور کسی سے ذکر تک نہ کیا تو خود رب العرش نے جس کے وہ مہمان تھے اپنے فرستادہ کو الامام کیا۔

”أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَنَزَ۔“

بھوکے اور مضطر کو کھانا کھلاؤ صبح سویرے حضور نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بعض مہمان رات بھر بھوکے رہے اسی وقت حضور نے لنگر کے منتظمین کو بلایا اور بہت تاکید فرمائی کہ مہمانوں کی ہر طرح خاطر تواضع کی جائے۔

نثر میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا سارا خرچ حضرت اقدس خود برداشت کرتے تھے اگرچہ وسائل کی کمی تھی مگر خدائی کفالت کے وعدوں پر اتنا توکل تھا کہ کبھی تردد نہ ہوا آپ فرماتے ہیں۔

”جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آئے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہیے کہ وہ شریک میں مبتلا ہے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہاں ہمارا عیال ہو جائے تو چھالے مہمان کا تکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ یہیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص ۵۵)

حضرت منشی ظفر احمد کپور تھلوی بیان کرتے ہیں۔

”ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا ان دنوں جلسہ سالانہ کے لیے چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا حضور اپنے پاس ہی سے صرف فرماتے تھے۔ میرا صاحب صاحبم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لیے سالن نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کیلئے سامان ہم پہنچا دیا دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لیے کچھ پھر نہیں فرمایا کہ

”ہم نہ بر رعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیتا تھا اب یہیں ضرورت

نہیں جن کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔“

انگلہ دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رسال آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔

چٹھی رسال کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب مٹی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے

آئے ہوئے تھے سو سو پچاس پچاس روپے کے۔ اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں معانوں کے لیے یہ روپے بھیجے جلتے ہیں۔ آپ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی کہ جیسا کہ ایک دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے تو فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۲۷۷)

ایک دفعہ قحط پڑ گیا اور آثار روپے کا پانچ سیر ہو گیا لنگر کے خرچ کا فکر ہوا اور خدا تعالیٰ نے بذریعہ امام تسلی دی۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا

کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔

پھر نہ صرف حضرت اقدس کی ساری عمر بلکہ جماعت احمدیہ کی ساری عمر، مہمانوں کے لیے خرچ کی کبھی تنگی نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ انسان کی قلوب میں تحریک پیدا کرتا ہے اور وہ از خود روپیہ لاکر امام وقت کے قدموں میں رکھ دیتے ہیں کہ مسیح کے لنگر کی خدمت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ مہمانوں میں اضافہ حضرت اقدس کی صداقت کی ایک واضح دلیل ہے۔

فیل کے کچھ اقتباسات سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی حالات معلوم ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں ایک گنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زواہد گناہی میں بڑا ہوا تھا پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیش گوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں۔۔۔ اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہیے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار ایک خرچ ہو جاتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱، روحانی خزائن ۲۲ ص ۲۲)

پھر فرماتے ہیں۔

”یادہ زمانہ تھا کہ باعث تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آگیا کہ بحساب اوسط تین آدمی ہر روز معیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی بڑا اور درویش اس میں روٹی کھاتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳، روحانی خزائن ۲۲ ص ۲۴، ۲۴ ص ۲۴)

”رجوع خلائی کا اس قدر مجمع بڑھ گیا کہ بجائے اس کے کہ ہمارے لنگر میں ساٹھ یا ستر روپیہ ماہوار خرچ ہوتا تھا۔ اب اوسط خرچ کبھی پانچ سو کبھی چھ سو ماہوار تک ہو گیا اور خدا نے ایسے مخلص اور جان فشان ارادتمند ہماری خدمت میں لگا دیے کہ اپنے مال کو اس راہ میں خرچ کرنا

اپنی سعادت دیکھتے ہیں۔“ (انجامِ حق ص ۳۱۲)

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء کے اشتہار سے اس وقت کے لنگر خانے کے خرچ کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

”جو تک کثرت مہمانوں اور حق کے طالبوں کی وجہ سے ہمارے لنگر خانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور کل میں نے جب لنگر خانہ کی تمام شاخوں پر غور کر کے اور کچھ مہمانوں کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چارپائیاں اور برتن اور فرش اور مرمت مکانات اور ضروری ملازموں اور سقا اور دھوبی اور ابھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہیں ان سب کو جمع کر کے حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ ان دنوں میں آٹھ سو روپیہ اوسط ماہوار خرچ ہوتا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۲۶، ۲۷ ص ۲۶)

قادیان تشریف لانے والے مہمان گرامی کے لیے حضرت مسیح موعود کی محبت بھری میزبانی

میں حضرت اتان جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا حسن تدبیر بھی شامل تھا بلکہ یہ کہنا سب سے کہ پہل خاتون افسر لنگر خانہ حضرت اتان جان ہی تھیں۔ مہمان حضرت حکیم مولانا نور الدین والے دالان اور شمال مغربی کوٹھڑی میں ٹھہرا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے ’الدار‘ میں (جو اس وقت بہت ہی مختصر مکان تھا) نو دس خاندان کچھ بیتا علی و بیوگان اس طرح رہتے تھے جیسے کوئی سرائے یا مہمان خانہ ہو۔ دائیں بائیں اوپر نیچے اندر باہر ہر طرف مہمان ہی مہمان ہوتے تھے۔ ادلاً حضرت اقدس نے مہمان خانے کے لیے دو کوٹھڑیاں بنوائیں دالان بعد میں بنا اس میں معمولی قسم کی پانچ چھ لکڑی کی کرسیاں ہوتی تھیں ان دونوں قادیان میں کوئی ذریعہ معاش نہ تھا احباب لنگر خانے سے کھانا کھاتے تھے۔ ایک طویل عرصہ تک متواتر اس کے جملہ اخراجات و انتظامات حضور اور حضرت اتان جان نصرت جہاں بیگم کے ذمے تھے۔ خدا کے پیارے مسیح کا لنگر اولاً گھر کے اندر ہی جاری ہوا وہیں کھانا تیار ہوتا تھا ابتدا میں چپائیاں ہوا کرتی تھیں جو گھر کے اندر ہی خادماں پکاتی تھیں ترقی ہوتی گئی تو توڑے کی بجائے لوہے پر کئی کئی عورتیں مل کر چپائیاں پکاتے لگیں۔ ۱۸۹۵ء میں لنگر خانہ ’الدار‘ کے اس حصہ میں تھا جہاں تقسیم ملک سے قبل حرمِ اول سیدنا حضرت مصلح موعود کی ڈیوڑھی تھی جہاں مشرق کی طرف سے ’الدار‘ کے نچلے حصے میں داخل ہوتے ہیں۔ اس ڈیوڑھی میں ملک خادم حسین سائیں پکاتے تھے بعد ازاں لنگر خانہ اس ڈیوڑھی کے ملحقہ شمالی کمرے میں منتقل ہو گیا۔ کھانے میں عموماً دال اور کبھی کبھی بھری گوشت بعض اوقات ایک وقت دال اور دوسرے وقت (کسی بھری کا) سائیں ہوتا تھا دال عموماً چنے کی دال ایسی پتلی مگر لذیذ ہوتی تھی کہ کھانے والے پیالہ اٹھا اٹھا کر گھونٹ گھونٹ پی جایا کرتے تھے۔ آئے کی فراہمی میں حضرت میزنا صر نواب، حضرت بھائی عبدالرحیم قادیانی، حضرت میان کرم داد ملک غلام حسین حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی خدمت سر انجام دیتے تھے۔ کئی سال اس حال میں گزرے۔ سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ لنگر نے بھی ترقی کی۔

گھر کی بجائے باہر انتظام کرنا پڑا۔ روٹی کے لیے تنور کا اور دال سالن کے واسطے دیگچوں کی بجائے دو بڑے دیگچوں اور پھر دیگوں کا ہوا۔ (تخلص از... احمد جلد نم ۵، آبا ص ۱۹)

لنگر خانہ کی تعمیر

حضرت نواب محمد علی خاں کی روایت کے مطابق ابتدائی لنگر خانہ کی تعمیر ۱۸۹۲ء کے اواخر میں شروع ہوئی تھی۔ لنگر خانے کا مینو حضرت حکیم مولوی نور الدین نے تجویز فرمایا تھا اور کھانے کی مخصوص لذت ہماری دہلی والی حضرت اماں جان کے تجربہ اور ذہانت کی بدولت نصیب ہوئی۔

اولین خدمت گزار

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لنگر خانہ کے خدمات بجالانے کی سعادت حضرت مسیح

یعقوب علی عرفانی، حضرت حکیم فضل الدین، حضرت مفتی فضل الرحمن، حضرت قاضی امیر حسین، حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی، مدرسہ احمدیہ کے استاد اور بورڈنگ ہاؤس کے بہت سے طلباء کو حاصل رہی۔ جب حضرت اقدس اپنے آخری سفر لاہور پر روانہ ہوئے تو لنگر خانے کا انتظام مولوی محمد علی صاحب کے سپرد ہوا۔ (البدر قادیان)

حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی ان ایام میں خدمت کو فرمایا کرتے ہیں۔

" ۱۹۰۸ء کا جلسہ آیا، یوٹیاں لگائی گئیں مجھ کا وہ کبھی کسی لائق سمجھ کر سیدنا امام ہام خیر الانام حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت بجالانے کا موقع دیا گیا چنانچہ اپنے آقاؐ نامہ دار کی قائم کردہ اس یادگار کی تقریب پر اخلاص شوق اور محبت سے اس طرح خدا بجا لانے کی توفیق ملی کہ صدر انجمن احمدیہ نے بھی ایک ریزولوشن کے ذریعے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور حافظ عبدالرحیم صاحب مالہ کو ٹکوی مرحوم کو اور مجھ کو دس دس روپے نقد انعام بھی دیا۔ میں اور حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم دونوں مل کر انتظام جلسہ میں خدمات بجالاتے رہے۔

مگر اس سے کہیں بڑھ کر وہ نعمت تھی جو میری حقیقی ماں سے بھی کہیں بڑھ کر مسند سیدۃ النساء، حضرت اماں جان (ناقل) نے ازراہ کرم اور غریب نوازی یہاں حسان فرمایا کہ خود چل کر غریب خانہ پر تشریف لائیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک دستار مبارک مجھے بطور تبرکے سے کرنوازار (سیرت اماں جان ص ۲۹۳)

لنگر خانہ حضرت مسیح الاول کے دور میں

حضرت مسیح موعود کے

خلیفۃ المسیح الاول کے منشا کے مطابق لنگر خانہ کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی نگرانی میں سے دیا گیا اور اس کے لیے سالانہ بجٹ ۱۲۷۶ روپے منظور ہوا خلافتِ اولیٰ میں جو بزرگ لنگر خانہ کے مستم ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت حکیم فضل دین بھیردی، حکیم محمد عمر صاحب، حضرت قاضی خواجہ علی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۲۳)

دور خلافتِ اولیٰ میں مہمانانِ گرامی کے اضافے کے ساتھ ساتھ انتظامات میں بھی وسعت آتی گئی حضرت شیخ یعقوب علی، حضرت مفتی فضل الرحمن، قاضی امیر حسین صاحب، منشی برکت علی صاحب، ماسٹر مامون خان صاحب، ماسٹر عبدالرحیم صاحب، میاں غلام محمد صاحب، سیکھواں، منشی سکندر علی صاحب، قاضی عبدالرحیم صاحب، منشی محمد نصیب صاحب،

مولوی محمد علی صاحب، ماسٹر عبدالعزیز صاحب، ماسٹر محمد دین صاحب، میاں فخر الدین صاحب، ماسٹر فقیر اللہ صاحب، حضرت قاضی خواجہ علی صاحب، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، قاضی امیر حسین صاحب، مولوی محمد اسماعیل صاحب، میاں امیر احمد صاحب، مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور قادیان کی مقامی آبادی میں سے کچھ اصحاب لنگر خانہ کی خدمت، دیگر انتظام قیام و طعام میں پیش پیش رہے۔

عمر خلافتِ اولیٰ کے آخری جلسہ سالانہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو خدمتِ مہمانانِ مسیح موعود تفویض کی گئی۔ آپ نے بہت قلیل عرصے میں سب انتظامات کیے دونوں وقت خود پاس کھڑے ہو کر دو ہزار کا کھانا تقسیم کراتے اور سب مہمانوں کے کھانا کھانے کے بعد گھر تشریف لے جاتے دن میں کئی بار انتظامات جلسہ کا معائنہ کرتے اور مناسب ہدایات دیتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۵۴)

خواتین کی قیام گاہوں میں قیام و طعام کا سارا انتظام حضرت سیدہ امان جان اپنے خاندان کی خواتین کے ساتھ سرانجام دیا کرتیں۔ لنگر خانہ کے متعلق امور میں آپ ذاتی دلچسپی لیتیں اور حضرت مسیح موعود کی یادگار کے خیال سے اس کا احترام کرتیں۔

لنگر خانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور میں

دور خلافتِ

میں جلسہ کے انتظامات اور لنگر خانہ کی عام نگرانی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اور مولوی محمد الدین صاحب کے سپرد تھی سینکڑوں احمدی ان کی معاونت کرتے تھے۔ ۱۹۱۶ء میں لنگر خانے کے موقع پر پانچ ہزار مہمان متوقع تھے ان کے لیے اخراجات کا اندازہ فی کس ایک روپیہ لگایا گیا اور چنہ کی اپیل کی گئی (تشیخہ الاذہان)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان مستعدی سے اسٹور کے لیے راشن کی خریداری فرماتے۔ ۱۹۲۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت میر محمد اسلمی کو افسر لنگر خانہ مقرر فرمایا۔ حضرت میر صاحب ہمہ صفت موصوف عالم باعمل خدا ترس اور غریب پرور بزرگ تھے۔ اپنی دوسری اہم خدمات کے ساتھ ساتھ اس کام کے لیے موزوں ترین وجود ثابت ہوئے۔

حضرت میر محمد اسلمی صاحب مہمان خانہ کو صاف ستھرا رکھتے۔ بیاروں اور بوڑھوں کا بطور خاص الگ اکرام تھا۔ سامان لنگر برتن دیگیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جمع رکھتے مہمان خلعے کے خرچ کے لیے ایسے رنگ میں تحریک فرماتے کہ مخاطب اس کا بغیر میں شوق سے حصہ لیتے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں فخر محسوس کرتے۔ ہمیشہ سب سے آخر میں کھانا کھاتے۔ کھانے میں کسی قسم کا تکلف پسند نہ فرماتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا فرداً فرداً اجاب کی مزاج چڑھی فرماتے اور ان کی تکلیف دور کرنے کے لیے مستعد رہتے۔ مہمان کی نفسیاتی کیفیت کا اندازہ لگا کر ضروریات مہیا کرتے۔

(مضامین مظهر)

۱۹۲۰ء میں لنگر خانہ کی عمارت کے لیے علیحدہ کمرے بنائے گئے آئندہ وہ دو سالوں میں مزید توسیع کی گئی۔

۱۹۲۴ء میں سہولت کے خیال سے جلسہ سالانہ کے انتظامات

مختلف عہدوں اور مدت میں تقسیم کیے گئے۔ لنگر خانہ کا انتظام بدستور حضرت میر صاحب کے پاس رہا۔

حضرت مرزا غلام نبی صاحب مسکراہو تسری کو یہ سعادت حاصل رہی کہ جلسہ سالانہ کے لیے امرتسر سے دیگس قادریان بس میں لے کر چلتے شروع میں دیگس کرائے پر حاصل کی جاتیں، لانے لے جانے قلعی کرانے پر بہت اخراجات اٹھاتے آپ نے حضرت میرا سخی صاحب کو تجویز دی کہ ہر جماعت کو ایک دیگ عطیہ دینے کی تحریک کی جائے حضرت میر صاحب کو یہ تجویز پسند آئی اور فرمایا ”کیونکہ یہ تجویز آپ کی ہے اس لیے سب سے پہلی دیگ بھی آپ ہی دیں“ چنانچہ آپ نے لنگر خانہ کو پہلی دیگ عطیہ لینے کا شرف حاصل کیا اس دیگ پر یہ الفاظ کندہ کروائے ”لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیے۔ منجانب غلام نبی مسکراہو“

مستورات میں ۱۹۲۲ء سے مہمان نوازی کے فرائض حضرت سیدہ ام داود صاحبہ نے کمال محنت و جانفشانی سے ادا کرنے شروع کیے آپ کو کام کرنے اور کام کروانے کا بہت سلیقہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے دردمند مزاج دیا تھا مہمانوں میں کسی قسم کی تفریق پسند نہ کرتیں۔ آپ کی زیر تربیت تیار ہونے والی ٹیم زمانہ دور از ملک احسن رنگ میں خدمات ادا کر کے گویا آپ کے فیضان کو متذکر رہی ہیں۔

حضرت میرا سخی صاحب کے ساتھ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد، حضرت نواب محمد عبداللہ خان، ماسٹر علی محمد صاحب، ماسٹر محمد طفیل صاحب، حضرت مولانا شیر علی حضرت خان ذوالفقار علی خان، شیخ عبدالرحمن صاحب اور قاضی محمد عبداللہ صاحب اچھے عرصے تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے حالات کا تیزی سے جائزہ لے کر کمزور حصوں کی نشاندہی فرماتے اور کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہدایات سے نوازتے۔ جلسہ سالانہ کو یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہی کہ حضرت مسیح موعود اور ان کے خلفائے کرام بنفیس نفیس سے انتظامات کے مکران اعلیٰ ہوتے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہمانان مسیح موعود کی خدمت کو عین سعادت سمجھتے اور ہر آنے والے مہمان کو خدا تعالیٰ کا خاص نشان قرار دیتے۔

۱۹۳۳ء کی جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مہمانان جلسہ

کی کثرت دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور وہ دن یاد فرمائے جب حضرت اقدس خود دوسروں کے بھجوائے ہوئے کھانے پر گزارا فرماتے تھے حضور نے فرمایا

”حافظ معین الدین صاحب حضور کے خادم جب گھر سے کھانا لینے جاتے

تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ انہیں تو ہر وقت

مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے ہمارے پاس کھانا نہیں ہے حضور اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گزارا کر لیتے اس وقت کا نقشہ حضور نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے۔

لُفَا ظَاثُ الْمَوَائِدِ كَانَ اُكْلِي

فَصِرْتُ الْيَوْمَ مَطْعَامَ الْاَلْهَالِي

کہ ایک وقت وہ تھا کہ دسترخوان کے بچے کچھ ٹکڑے مجھے ملتے تھے مگر اب حالت یہ ہے کہ سینکڑوں خاندانوں کو اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ رزق دے رہا ہے گویا ایک وقت وہ تھا کہ گھر کی مستورات مہمان کو بوجھ سمجھتی تھیں اور کھانا لینے سے انکار کر دیتی تھیں اور حضرت نے آٹھ پھر روزے رکھے اور بکریہ وقت کہ جلسہ سالانہ پر ہزار ہا آدمی یہاں آتے ہیں اور ان کا رزق یہاں آنے سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور چوبیس گھنٹوں میں ایک منٹ بھی لنگر خانہ کی آگ سرد نہیں ہوتی۔

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

۱۹۳۲ء کے جلسے میں لنگر خانے کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ تین مقامات پر ۸

تنویر دن رات کام کر کے پونے چوبیس ہزار مہمانوں کا کھانا تیار کرتے تھے حضرت میرا سخی کی خدمات کا زمانہ ۱۹۳۲ء تک متد ہے آپ کے عرصہٴ حیات کا بیشتر حصہ مہمانان حضرت مسیح موعود کی خدمت کرنے، لنگر کے نظام کو مضبوط و مستحکم کرنے میں گزر گیا یہ درویش صفت بزرگ اپنے پیچھے تربیت یافتہ خادمین کی وسیع تعداد چھوڑ گئے جماعت احمدیہ کے وہ خوش نصیب جن کو حضرت میر صاحب کی رفاقت میسر آئی بڑے کرب انگیز سرور سے ان کو یاد کرتے ہیں ع

خدا رحمت کنداں عاشقان پاک طینت را۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم پاک و ہند کے بعد جبکہ ملکی حالات کے باعث جماعت کو

قادیان سے ہجرت کرنا پڑی قادیان میں لنگر خانے کا انتظام مستحکم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد کی نگرانی میں رہا۔

تقسیم برصغیر کے بعد جماعت احمدیہ عارضی طور پر رتن باغ لاہور میں منتقل ہوئی۔ رتن باغ کے ایک حصے میں لنگر خانہ کھول دیا گیا ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظر ضیافت مقرر ہوئے اور ان کی امداد کے لیے شیخ محبوب الہی صاحب کا تقرر ہوا۔ چونکہ کوئی خاص انتظام لنگر اور کارکنوں کا نہیں ہو سکتا تھا اس لیے پہلے آٹھ ماہ میں بازار سے قریباً سات ہزار کے نان خریدنے پڑے۔ سامان کی کمی کا یہ عالم تھا کہ قادیان سے صرف آٹھ دیگیں منگوائی جاسکیں۔

۱۹۴۷ء کے آخر میں ناظر ضیافت کی ذمہ داری حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب

کو سونپ دی گئی۔ آپ کے ساتھ چوہدری حبیب اللہ خاں صاحب سیال نے کام کیا۔

(خلاصہ تاریخ احمدیت جلد ۸ ص ۲۷، ص ۲۸)

لنگرخانہ رلوه

دسمبر ۱۹۴۸ء میں جماعت احمدیہ کے نئے مرکز رلوه میں پہلی عارضی عمارت کی تعمیر شروع ہوئی اس کے سات کمرے تھے ان میں سے ایک کمرے میں لنگرخانے کے لئے گندہ کام اسٹاک رکھا گیا۔ اپریل ۱۹۴۹ء میں اس پہلی عارضی عمارت میں لنگرخانہ قائم ہوا۔ تاریخ احمدیت جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۴

۱۹۴۹ء کے مہانوں کے لئے اسٹیشن کے دونوں طرف ۵۰ بیرکیں بنائی گئی تھیں ایک پہاڑی کے دامن میں لنگرخانہ قائم کیا گیا جہاں تمام مہانوں کے لئے کھانا تیار ہوتا اس جگہ ۴۵ تنور لگائے گئے تھے۔ پانچ ٹرک لنگرخانہ سے کھانا قیام گاہوں تک پہنچاتے۔ رلوه کے حق و قد میدان میں پانی کی فراہمی ایک بہت مشکل مسئلہ تھا اور کئی ہزار خرچ کر کے بھی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی تاہم حکومت کی مدد سے چند ٹینکرز میسر آ گئے جو پانی فراہم کرتے ان کے علاوہ متعدد مقامات پر پانی کے ٹمپ بھی لگا دیئے گئے تھے۔ جلسہ سے واپسی پر حضور کو رلوه میں پانی نکل آنے کی خوشخبری ملی۔ چنانچہ آئندہ سالوں میں مہانوں کو پانی کی فراہمی آسان ہو گئی۔

۱۹۴۹ء میں مہانوں کے قیام و طعام کا بندوبست حضرت سید محمد اللہ شاہ کے ذمہ تھا۔ لنگرخانے کے منتظم صوفی غلام محمد صاحب تھے۔ دن رات چالیس تنور گرم رہے اور ایک ایک وقت میں ساٹھ ساٹھ دیگیں سالن وغیرہ کی تیار ہوتی ہیں مہانوں کی کثرت کی وجہ سے کام کی زیادتی کا بوجھ باورچیوں اور نانباٹوں پر پڑا۔ وہ بے ہوش ہو جاتے بعض اوقات کھانے میں کچھ تاخیر بھی ہوتی مگر مہانوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کی۔

۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء کی شام تک ۷۳۷۱ مہانوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لنگرخانے کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کا بازار بھی لگا گیا مگر مہان اس قدر تشریف لائے کہ جس طرح لنگرخانے کا انتظام عاجز رہ گیا اسی طرح بازار میں بھی اشیائے ضرورت ختم ہو جاتی رہیں۔

حضور نے انتظامات جلسہ کے ہر شعبہ اور ہر پہلو کی ذاتی نگرانی فرمائی چنانچہ حضور لنگرخانہ میں تیاری و تقسیم طعام کی مشکلات کو حل کرنے اور دیگر ضروری اور فوری ہدایت کے لئے بعض اوقات خود تشریف لاتے رہے چنانچہ ایک موقع پر رات کے ایک بجے اور ایک دن اڑھائی بجے دوپہر حضور لنگرخانہ میں تشریف لائے اور اپنی مفید اور ضروری ہدایات سے مشکل کشائی فرمائی۔ (تاریخ احمدیت ۱۳ ص ۲۴۳-۲۴۴)

جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر پہلی مرتبہ مستورات کے لئے لنگرخانہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جس میں غایاں کامیابی ہوئی۔ مجموعی طور پر کام میں سہولت رہی مستورات نے اپنی لیاقت حسن کارکردگی اور تنظیمی صلاحیت کا نہایت خوش کن مظاہرہ کر کے ثابت کر دکھایا کہ لجنہ اُمہ اللہ کی زیر نگرانی تربیت حاصل کرنے والی مستورات نظم و ضبط میں اعلیٰ معیار پر پہنچ چکی ہیں۔ عورتوں کی تعداد چار ہزار کے قریب تھی اگرچہ لنگرخانہ کا انتظام مردوں کے ہاتھ میں تھا لیکن مستورات منتظمین کی زیر ہدایت ہی اس کے جملہ انتظامات

پائے تکمیل کو پہنچے تھے وہ اپنی ضرورت کے مطابق کھانا تیار کروائیں۔ مستورات کے لئے علیحدہ لنگرخانہ کا قیام ایک نیا تجربہ تھا جو بلفصلہ تعالیٰ خاطر خواہ طور پر کامیاب ثابت ہوا۔ (ریسر قیام گاہ جلسہ لائے)

۱۹۵۴ء میں دارالرحمت کے لنگرخانہ کی مستقل عمارت مکمل ہو گئی۔ اس میں ۱۲ × ۲۵ کے چھ بڑے کمرے بنائے گئے۔ اس سال دارالصدر دارالعلوم اور دارالرحمت میں تین لنگرخانے کام کرتے رہے۔ لنگرخانوں میں سینٹ کی ہودیاں بسری، گوشت دھونے کے لئے تعمیر کی گئیں۔

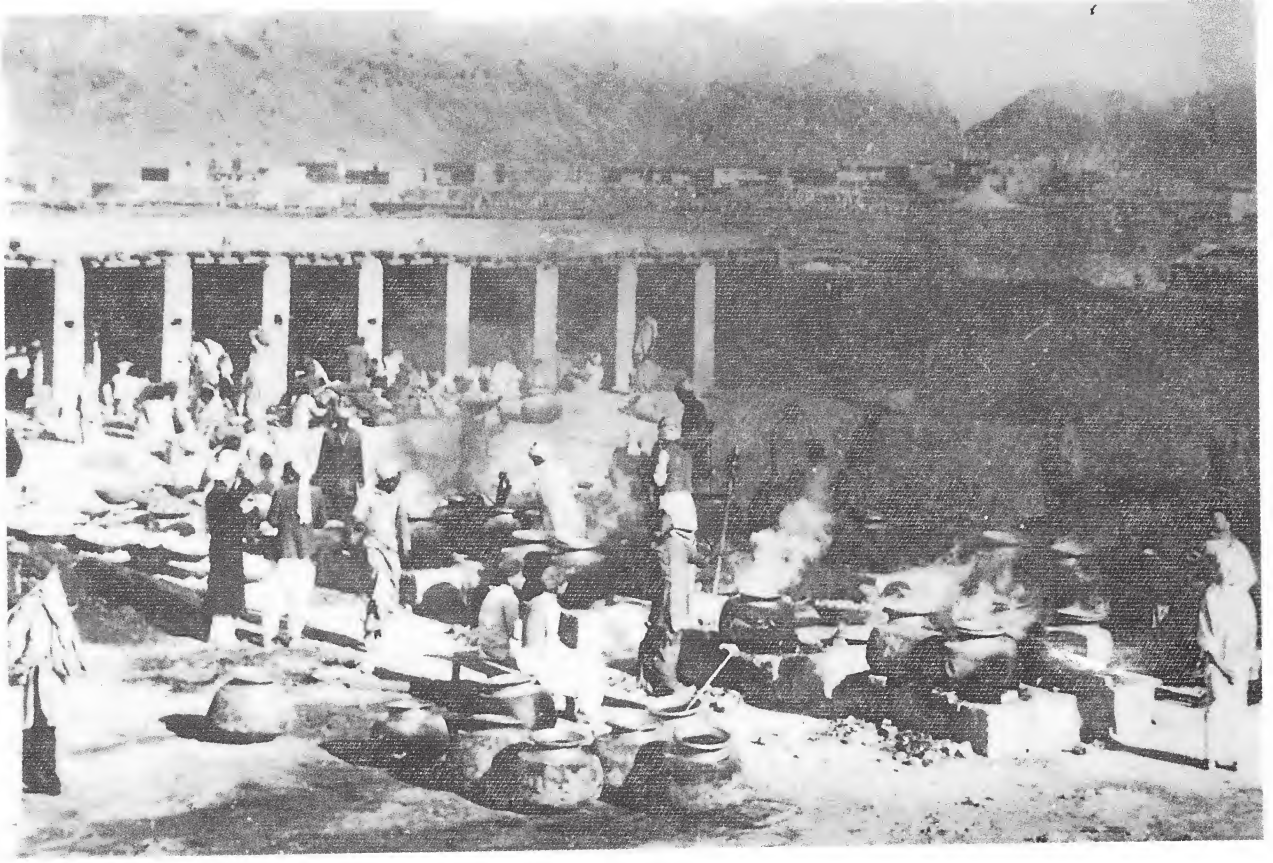
۱۹۶۰ء سے قبل جلسہ لائے کے تینوں لنگروں کے تنوروں پر کوئی چھت نہ تھی اور کرایہ کے شامیانے لگا کر کام چلانا پڑتا تھا۔ یہ انتظام تسلی بخش نہ تھا اور ہمیشہ ہی اس سے تکلیف ہوتی تھی۔ ۱۹۶۰ء میں دارالصدر کے مرکزی لنگر کے تنوروں پر باقاعدہ چھت ڈالی گئی۔

۱۹۶۱ء میں لنگرخانہ نمبر ۲ واقع غلہ منڈی کے تنوروں پر چھت ڈالی گئی جبکہ محلہ دارالعلوم میں شامیانوں سے کام چلایا گیا البتہ شامیانے یا نسوں کی بجائے پختہ ستونوں کے ذریعے بلندی پر لگائے گئے تاکہ آگ اور دھوئیں سے دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو رلوه میں جدید لنگرخانہ کی عمارت کی بنیاد حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد نے رکھی۔ نصرت گز پر انٹری اسکول کی وسیع عمارت جو ۱۹۶۲ء میں بنیاد ہوئی تھی لنگرخانہ کے لئے مخصوص کر دی گئی۔ اس عمارت کے سات کمروں کو رانٹ لگانے میں منتقل کرنے کے علاوہ باورچی خانہ، سنور اور کھانے کا ہال بنایا گیا۔ نئی عمارت کا رقبہ چار پانچ ہزار مربع فٹ تھا جبکہ ۶۵-۷۵ء میں تکمیل کے بعد پوری عمارت کا مجموعی رقبہ پندرہ سولہ ہزار مربع فٹ ہو گیا۔

لنگرخانہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں

۱۹۶۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ناظمین لنگرخانہ سید سعید احمد صاحب اور پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب کے ساتھ انتظامات کا جائزہ لیا دارالصدر کے مرکزی لنگرخانہ میں پہلی مرتبہ سوئی گیس سے کھانا تیار کرنے کا انتظام کیا گیا چنانچہ اس لنگر میں مسلسل کئی روز تک دن رات کام کر کے ایسے چولہے اور تنور تیار کئے گئے جن میں سوئی گیس ایندھن کے طور پر استعمال کی جاسکے۔ مہتری عبدالرحمن اور ان کے بھائی کا اور جامعہ کے ۱۶ سولہ سالہ سب و روز محنت کی انہوں نے ۵۰ × ۴۰ فٹ کے رقبہ میں زمین کو کٹی کٹی ٹکڑے کر رکھو دھڑکی باہر نکالی اور پھر اس میں تنور لگا کر اس مٹی کو دوبارہ ان کے گرد بھرا نیز ان کے درمیان سوئی گیس کی پائپ لائنیں بچھانے اور اسے ریگولیشن کرنے والے آلات نصب کرنے کے لئے خاصے گہرے اور کشادہ راستے بنائے۔ حضرت صاحب نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور سید میر داؤد احمد صاحب افسر جلسہ لائے کو بوقت ضرورت نوائین سے روٹیاں پکانے کا انتظام مکمل رکھنے



جلسہ سالانہ - کھانے کی تیاری کا ایک منظر



جلسہ سالانہ، لنگر خانہ میں کھانے کی تیاری کا منظر

کی تاکید فرمائی۔

۱۹۹۶ء میں روٹی پکانے کی دو مشینیں لگائی گئیں۔ چھوٹی مشین پر ایک وقت میں دو نانباتی کام کرتے تھے۔ حضور معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے تو روٹی کشین چل رہی تھی۔ حضور نے بچی پکائی روٹیاں نکلتی ہوئی دیکھ کر اظہارِ مسرت فرمایا۔ بعض روٹیاں اٹھا کر اور چکھ کر روٹی کی کوٹھی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ دوسری مشین پر کراچی کے دو انجینئر فیض احمد خان اور نعیم احمد خان صاحب دو ماہ سے مسلسل کام کر رہے تھے تو قحہ کھی گئی تھی کہ دو ہزار روٹیاں فی گھنٹہ بغیر نانباتی کی مدد سے تیار ہوں گی۔ مشینوں کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ریلوہ میں پُر زے تیار کئے گئے۔ میکینیکل پیچیدگیاں اور باریکیاں حل کرنے میں مندرجہ بالا دو انجینئر کا ساتھ دیکر سہ ایم ایس سی کے طالب علم مرزا لقمان احمد صاحب نے دیا۔

۱۶ نومبر ۱۹۹۶ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ کے لئے نانباتیوں کی فراہمی کی دقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جذبہ تحریر فرمائی کہ ایسا انتظام رکھیں کہ فوری طور پر خواتین پیڑے اور روٹی بنانے کے لئے تیار ہوں آپ نے فرمایا۔

”اگر ضرورت پڑے گی تو ہم اپنی بہنوں کو روٹی پکانے والی مشینوں پر بٹھا دیں گے۔ اپنی ماؤں کو بٹھا دیں گے اور اپنی بیٹیوں کو بٹھا دیں گے اور کہیں گے پیڑے بناؤ اور روٹیاں لگاؤ تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قلعہ میں آنے والے مہمانوں کو کھانا مل سکے اپنے گھروں میں جب مہمان آنے ہیں تو بعض دفعہ ایک ایک عورت دس دس، پندرہ، پندرہ سیر آٹا گوندھ کر روٹیاں پکالیتی ہے تو خدا کے محمد کے مہدی کے گھر مہمان آئیں اور عورتیں باہر بیٹھی رہیں یہ تو نہیں ہو سکتا“

(الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء)

۱۹۹۳ء سے چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔

۱۹۹۷ء میں جماعت کے لئے مشکلات کا ایک نیا صبر آزما دور شروع ہوا۔

رحیم و کریم خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے سکینیت کے سامان بھی کئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو ایک مرتبہ پھر دَسِّحَ مَکَانَتَکَ کا الہی حکم ملا اور اس حکم کے بجالانے کے سامان بھی ہم ہوتے گئے کثرت سے مہمان خانے تعمیر ہوئے جو جدید سہولتوں سے آراستہ تھے۔ اہل ریلوہ نے اکثر و بیشتر اپنے مکانوں کو وسعت دی اور مہمانوں کے لئے زیادہ گنجائش نکالی۔

۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اخبار الفضل لکھتا ہے۔

”اس سال جو اجاب لنگر خانہ حضرت مسیح موعود سے کھانا کھاتے رہے ان کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ تھی گزشتہ سال ۷۸ ہزار آٹھ صد تھی اس میں ریلوہ کے وہ ہزار ہا احمدی شامل نہیں جو جلسہ کے ایام میں بھی لنگر خانہ سے کھانا نہیں لیتے“ ۱۹۹۹ء کے جلسے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بڑا دلچسپ تبصرہ سنایا۔

حضور نے فرمایا

”گزشتہ سال جلسہ سالانہ ریلوہ کی آبادی سمیت مہمانوں کی تعداد ہمارے اندازے کے مطابق ایک لاکھ پچاس ہزار تھی۔ اتنے لوگوں کو وقت پر کھانا کھلا دینا خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے لندن کی ایک بوڑھی عورت جلسہ پر ریلوہ آئی۔ جب اس نے لنگر خانہ دیکھا اور مہمانوں کو وقت پر کھانا مہیا کئے جانے کے انتظامات کا مشاہدہ کیا تو وہ بہت حیران ہوئی اور کہنے لگی کہ اگر میں واپس جا کر یہ تیناؤں کرکس طرح تھوڑے سے وقت میں اتنے بڑے اجتماع کو تازہ پکایا ہوا کھانا مہیا کیا جاتا ہے تو میرے رشتہ دار یقین نہیں کریں گے اور کہیں گے یہ وہاں سے پاگل ہو کر آئی ہے“ (خطبہ نمبر ۸، اگست ۱۹۸۰ء لندن)

جلسہ سالانہ لنگر خانہ کے انتظامات میں عموماً سات شعبے سات افسرانِ میز کے ماتحت ہوتے ہیں (۱) نظامت لنگر خانہ (۲) انتظام۔ (۳) آٹا گندھواؤں۔ (۴) انتظام روٹی پکوائی (۵) انتظام تقسیم روٹی (۶) انتظام دیگ پکوائی۔ (۷) انتظام تقسیم سالن اور انتظام پہرہ ہر لنگر خانے کا الگ چارٹ بنا ہے اور اوسطاً ۴۰۰۰ ہزار رضا کار ڈیوٹی دیتے ہیں۔

۱۹۸۰ء تک چھ لنگر خانے کام کرتے رہے بیرونی ممالک کے مہمانوں اور پرہیزی کھانے کا علیحدہ انتظام تھا۔

۱۹۸۱ء میں محلہ دارالیمین میں نیا لنگر خانہ تعمیر کیا گیا اس طرح لنگر خانے سات ہو گئے۔ نئے لنگر خانے میں سوئی گیس نہ ہونے کی وجہ سے کمزوری استعمال کی گئی اس میں ۳۶ تنود لگائے گئے پرہیزی کھانے کا لنگر خانہ ملا کر کل آٹھ لنگر خانوں میں کام ہوا اس سال دیگوں کے لئے جو عطیات جمع ہوئے تھے اُن سے ۲۶۰ دیگیں خریدی گئیں جو پہلی دفعہ ۱۹۸۲ء میں استعمال ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث انتظامات کا جائزہ لیتے اور ہدایات دیتے رہے۔ ۱۹۸۱ء میں ایک لاکھ پچاس ہزار افراد نے مسیح موعود کے لنگر خانہ سے کھانا کھایا۔

لنگر خانہ خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں ۱۹۸۲ء میں نو بڑے لنگر خانے

کام کرتے رہے ایک نیا لنگر خانہ دارالنصر عربی میں تعمیر کیا گیا جس میں دس ہزار افراد کے لئے کھانا پکینے کی گنجائش تھی۔ روٹی پکانے کی مشینوں کی تعداد ۶۶ ہو گئی۔ کریم منیر احمد صاحب کی سرکردگی میں روٹی پکانے والی مشینوں کے ساتھ آٹومیٹک یونٹ تیار کئے گئے اُس وقت تک ان مشینوں سے یہ کام لیا جاتا تھا کہ آٹا گوندھ کر اس کا پیسٹر بنا کر اور روٹی بنا کر مشین میں ڈالی جاتی تھی جس کو شین پکاتی تھی۔ آٹومیٹک یونٹ تیار ہونے کی صورت میں گندھا ہوا آٹا ڈالنے سے روٹی تیار ہو جاتی۔ مرزا غلام احمد صاحب اور مبارک مصلح الدین صاحب لنگر خانے اور مہمان نوازی کے جملہ انتظامات میں چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ کے ساتھ بطور نائب خدمات بجالاتے رہے۔

انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمنی میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا۔ ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا۔ عرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا۔
(”سیر روحانی“ جلد سوم ص ۱۲۷)

۱۹۸۳ء میں روٹی پکانے کی چودہ نئی مشینیں بنوائی گئیں۔ ایک نیا لنگر خانہ دارالرحمت شرقی میں تعمیر کیا گیا جس میں ایک وقت بیس ہزار مہانوں کا کھانا تیار کرنے کی گنجائش تھی۔ دو نئی مشینیں بیڑے بنانے کے لئے تیار کی گئیں۔ روٹی بنانے کے لئے آٹومیک مشین بھی بنائی گئی جو محکم منیر احمد خاں صاحب نے تیار کی۔
برہنہ نئی لنگر خانے سمیت ۹ لنگر خانے کام کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا

حضرت اقدس مسیح موعود نے جو نظام جماعت قائم فرمایا اس کی پانچوں شاخوں

سے ایک نظام لنگر خانہ یا نظارت ضیافت تھی۔۔۔

گزشتہ اعداد و شمار کے مقابل پر اس سال کے اعداد و شمار بھی بتاتے ہیں کہ اس سال نمایاں اضافہ کے ساتھ ہمان تشریف لائے گزشتہ سال کل ہمان تین لاکھ تریسٹھ ہزار آٹھ سو چونتھ تھے اور اس سال چار لاکھ چونتھ ہزار چھ سو پینتیس ہوئے بعض مہینوں میں تو مہانوں کی تعداد اکانوے ہزار تک پہنچ جاتی رہی چونکہ ان کے لئے راشن کی دقت ہو جاتی تھی باوجود بار بار وسعت دینے کے پھر مزید ضرورت پیدا ہو گئی اور انشاء اللہ ابھی بھی پیدا ہوتی رہے گی۔ تو اس کے لئے ایک جدید بلاک تعمیر کیا گیا ہے جس میں بارہ بیڈ رومز ہیں ان میں ایک سے زائد مہانے ٹھہر سکتے ہیں اس طرح کھانے وغیرہ کے کمرے الگ۔ الگ بنائے گئے ہیں۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء، الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع علیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اب جلے کا یہ نظام دنیا کے بیس سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر انشاء اللہ ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلے پیدا کر دے گا کہ ۱۰۰ ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلے ہو کر یں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہوگا پس چونکہ جماعت کو یہ نام بہت پیارا ہے اور مسیح موعود کے لنگر کے ساتھ ہی دل نرم ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں بے شمار محبت جوش مارتی ہے اس لئے جلے کو کارکنان کی کمی نہیں ہو سکتی،

(خطبہ فرمودہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۹ء برطانیہ، مطبعہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء الفضل)

ماہ و سال کی سوسالطوالت پر ایک طائرانہ نظر سے کہیں زیادہ ایمان افزہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ پُر جلال پیش گوئی ہے جو روشن تر مستقبل کا نقشہ انکھوں کے سامنے لے آتی ہے۔

اگر احمدی اپنے ایمان پر قائم رہے تو یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا کیونکہ اس کی بنیاد خدا کے مسیح موعود نے قائم کی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آ جائیگی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا۔ ایک

جلسہ سالانہ ربوہ لنگر خانہ میں مشینوں کے ذریعہ روٹی پکوائی کا ایک اور منظر
مشین میں آٹے کے پیڑے بنا کر ڈالے جا رہے ہیں۔



جلسہ سالانہ ربوہ لنگر خانہ میں مشینوں کے ذریعہ روٹی پکوائی کا ایک منظر
مشین سے روٹی پک کر نکال رہی ہے۔



جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء کا ایک منظر



جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء کا ایک اور منظر



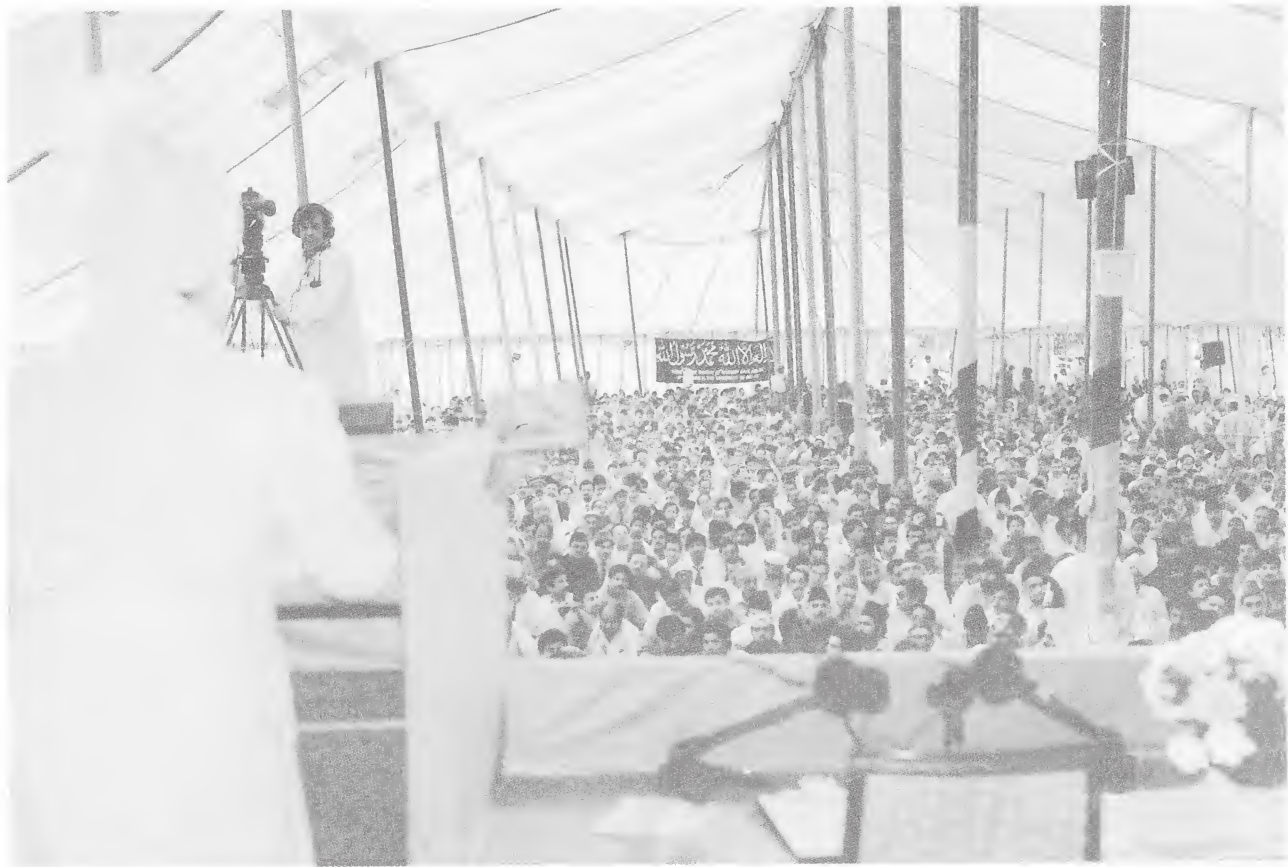
مردانه جلسه گاه ربوہ (۱۹۸۳ء) کا ایک منظر



زنانه جلسه گاه ربوہ (۱۹۸۳ء) کا ایک منظر



جلسہ سالانہ ربوہ کا ایک منظر



جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء کا ایک منظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع
خطاب فرما رہے ہیں۔

مختصر تاریخ جلسہ لائے

مستورات

نمبر شمار	سال	مہینہ	تاریخ	مقام	حاضر	مقام	حاضر
۱	۱۸۹۱ء	دسمبر	۲۷	بیت الاقصیٰ قادیان	۷۵		حاضر
۲	۱۸۹۲ء	"	"	قادیان میں دھاب کے کانسے	۵۰۰		مقام
۳	۱۸۹۳ء	X	ملتی	X	X	X	حاضر
۴	۱۸۹۴ء	دسمبر	۹	بیت الاقصیٰ قادیان	۹		مقام
۵	۱۸۹۵ء	"	۹	" " "	۹		حاضر
۶	۱۸۹۶ء	"	۳۵ دسمبر تک بمبئی	" " "	۹		مقام
۷	۱۸۹۷ء	۹	۹	" " "	۹		حاضر
۸	۱۸۹۹ء	دسمبر	۲۸	" " "	۹		مقام
۹	۱۹۰۰ء	"	۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۵۰۰		حاضر
۱۰	۱۹۰۱ء	"	۹-۲۸-۲۷	" " "	۹		مقام
۱۱	۱۹۰۲ء	X	ملتی	X	X	X	حاضر
۱۲	۱۹۰۳ء	دسمبر	۹-۲۷-۲۶	بیت الاقصیٰ قادیان	۹		مقام
۱۳	۱۹۰۴ء	"	۳۰-۲۹	" " "	۲۵۰		حاضر
۱۴	۱۹۰۵ء	"	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۹		مقام
۱۵	۱۹۰۶ء	"	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۲۵۰۰		حاضر
۱۶	۱۹۰۷ء	"	۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۳۰۰۰	حضرت اندس کے دور کا آخری سال جلسہ	مقام
۱۷	۱۹۰۸ء	"	۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۲۵۰۰	خلافت اولیٰ کا پہلا سال جلسہ	حاضر
۱۸	۱۹۰۹ء	"	۲۷-۲۶-۲۵	" " "	۳۰۰۰ کے لئے		مقام
۱۹	۱۹۱۰ء	"	۲۷-۲۶-۲۵	" " "	۲۵۰۰		حاضر
۲۰	۱۹۱۱ء	"	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۳۰۰۰		مقام
۲۱	۱۹۱۲ء	"	۲۷-۲۶-۲۵	" " "	۲۵۰۰		حاضر
۲۲	۱۹۱۳ء	"	۲۸-۲۷-۲۶	بیت النور قادیان	۳۰۰۰	خلافت اولیٰ کے دور کا آخری سال جلسہ	مقام
۲۳	۱۹۱۴ء	"	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۲۵۰۰	دور شامیہ کا پہلا جلسہ لائے	حاضر
۲۴	۱۹۱۵ء	"	۲۸-۲۷-۲۶-۲۵	تعلیم الاسلام کالج کے منتظر ہال	۴۰۰۰	مستورات کا جلسہ	مقام
۲۵	۱۹۱۶ء	"	۲۸-۲۷-۲۶	بیت النور قادیان	۵۰۰۰	تعلیم الاسلام کالج کے ہال کی گیلریاں	حاضر
۲۶	۱۹۱۷ء	"	۲۹-۲۸-۲۷-۲۶	" " "	۹	بیت الاقصیٰ قادیان	مقام

۳۷	۱۹۱۹ء	مارچ ۱۹۱۹ء	۱۷۱۴'۱۵	بیت النور قادیان	۵۰۰۰	بیت الاقبلی قادیان	۹
۳۸	۱۹۱۹ء	دسمبر	۲۹'۳۸'۳۴	"	۷۰۰۰	"	۹
۳۹	۱۹۲۰ء	"	۲۹'۳۸'۳۴	"	۷۰۰۰	"	۹
۴۰	۱۹۲۱ء	"	۲۹'۳۸'۳۴	"	۷۱۹۲	"	۹
۴۱	۱۹۲۲ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۹۰۰۰ تا ۹۰۰۰	"	۹
۴۲	۱۹۲۳ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۱۲۰۰۰ سے زائد	حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کے	۳۰۰۰
۴۳	۱۹۲۴ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	بیت النور قادیان سے ملحق میدان	۱۵۰۰۰	ٹھہر کے صحن میں	۳۰۰۰ سے زائد
۴۴	۱۹۲۵ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۱۱۳۸۳	"	۳۰۰۰ ازنگر خانہ
۴۵	۱۹۲۶ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	بیت النور قادیان سے ملحق تعلیم الاسلام	۱۲۱۱۷	قادیان کے شرقی جانب منارک پر	۳۵۰۰ تقریباً
۴۶	۱۹۲۷ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	اسکول کے گراؤنڈ میں	۱۳۰۲۰	اندرون تعصیہ قادیان	۳۵۰۰ تک
۴۷	۱۹۲۸ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۰۰۰۰	"	۵۰۰۰ تک
۴۸	۱۹۲۹ء	"	۲۹'۳۸'۳۴	"	۱۷۳۱۶	"	۳۰۰۰ تک
۴۹	۱۹۳۰ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۱۷۳۱۶	"	۷
۵۰	۱۹۳۱ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۱۸۰۷۷۶	"	۷۰۰۰ قریب
۵۱	۱۹۳۲ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۰۰۷۷۶	"	۷
۵۲	۱۹۳۳ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۱۹۰۱۳۳	قادیان سے مشرق جانب ایک چڑھ دار	۷۰۰۰ قریب
۵۳	۱۹۳۴ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۵۰۰۰۰	مکان میں	۷
۵۴	۱۹۳۵ء	"	۲۷'۳۶'۳۵	"	۲۷۸۱۸	آٹھ کرائے	۷
۵۵	۱۹۳۶ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۵۰۸۵۶	"	۷
۵۶	۱۹۳۷ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۳۱۰۸۲۰	مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	۷
۵۷	۱۹۳۸ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۳۲۰۳۷۹	"	۲۰۰۰
۵۸	۱۹۳۹ء	"	۲۹'۳۸'۳۴	"	۳۹۰۹۵۰	بیت النور قادیان کے شمالی میدان میں	۸۰۰۰
۵۹	۱۹۴۰ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۲۰۰۰۰ سے زائد	"	۹۰۰۰
۶۰	۱۹۴۱ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۷۰۳۰۹	"	۹
۶۱	۱۹۴۲ء	"	۲۷'۳۶'۳۵	"	۲۳۰۷۶۰	"	۹
۶۲	۱۹۴۳ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۷۰۲۵۶	"	۱۲۰۰۰
۶۳	۱۹۴۴ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۲۲۰۶۰۰	"	۹
۶۴	۱۹۴۵ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۳۳۰۳۳۵	"	۷۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰
۶۵	۱۹۴۶ء	"	۲۸'۳۷'۳۴	"	۳۳۰۷۸۶	"	۸۰۰۰
۶۶	۱۹۴۷ء	"	۲۸'۳۷	لاہوریہ جوڑا علی بڈنگ رتن باغ	۲۵۰۰ سے زائد	مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	
۶۷	۱۹۴۸ء	مارچ	۲۸	کے قریب	۲۲۵۰	"	
۶۸	۱۹۴۸ء	دسمبر	۲۷'۳۵	لاہور	۱۷۰۰۰	"	
۶۹	۱۹۴۹ء	اپریل	۱۷'۱۶'۱۵	عقب بیت مبارک دیوہ	۱۶۰۰۰	دیوہ مردانہ جلسہ گاہ کے قریب	

۵۸	۱۹۴۹ء	دسمبر	۲۸۰۳۴۰۳۶	۳۰,۰۰۰	برہو مراد بیلگاہ کے قریب	۹
۵۹	۱۹۵۰ء	"	" " "	۲۵,۰۰۰	"	۹
۶۰	۱۹۵۱ء	"	" " "	۱۸,۰۰۰	"	۹
۶۱	۱۹۵۲ء	"	" " "	۲۹,۰۰۰	"	۹
۶۲	۱۹۵۳ء	"	" " "	۳۱,۰۲۲	"	۹
۶۳	۱۹۵۴ء	"	" " "	۹	"	۹
۶۴	۱۹۵۵ء	"	" " "	۵۰,۰۰۰	نصرت گراؤنی اسکول کی عمارت	۹
۶۵	۱۹۵۶ء	"	" " "	۶۰,۰۰۰	کے احاطہ میں	۹
۶۶	۱۹۵۷ء	"	" " "	۷۰,۰۰۰	" " " "	۹
۶۷	۱۹۵۸ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۲۵,۰۰۰
۶۸	۱۹۵۹ء	جنوری	۲۳۱,۲۳۰,۳۲	۷۰,۰۰۰	" " " "	۹
۶۹	۱۹۶۰ء	"	۲۸۰۳۴۰۳۶	۷۵,۰۰۰	" " " "	۱۵,۰۰۰
۷۰	۱۹۶۱ء	"	" " "	۸۵,۰۰۰	" " " "	۹
۷۱	۱۹۶۲ء	"	" " "	۹۰,۰۰۰	" " " "	۹
۷۲	۱۹۶۳ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۷۳	۱۹۶۴ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۷۴	۱۹۶۵ء	"	۲۱۰۳۰۱۹	۸۰,۰۰۰	ملحق میدان بیت الاقصیٰ برہو	۹
۷۵	۱۹۶۶ء	جنوری	۲۸۰۳۴۰۳۶	۸۵,۰۰۰	" " " "	۹
۷۶	۱۹۶۷ء	جنوری	۳۱۰۳۰۱۱	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۷۷	۱۹۶۸ء	دسمبر	۲۸۰۳۴۰۳۶	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۲۳,۰۰۰
۷۸	۱۹۶۹ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۷۹	۱۹۷۰ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۸۰	۱۹۷۱ء	پاک بھارت جنگ کے وجہ سے جہ ملے تو ی کر دیا گیا۔				۷
۸۱	۱۹۷۲ء	دسمبر	۲۸۰۳۴۰۳۶	۱,۰۰,۰۰۰	مراد جہ گاہ ملحق میدان بیت الاقصیٰ	۵۵,۰۰۰
۸۲	۱۹۷۳ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۸۳	۱۹۷۴ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۹
۸۴	۱۹۷۵ء	"	" " "	" " "	" " " "	۹
۸۵	۱۹۷۶ء	"	۳۸۰۳۴۰۳۶	" " "	حضرت صاحبزادہ مرزا سید احمد صاحب	۵۳,۵۵۷
۸۶	۱۹۷۷ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	کے مکان سے ملحق گراؤنی میں	۹
۸۷	۱۹۷۸ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	نفاذی لائبریری کے عقب میں	۶۰,۰۰۰
۸۸	۱۹۷۹ء	"	" " "	۱,۰۰,۰۰۰	" " " "	۴۵,۰۰۰
۸۹	۱۹۸۰ء	"	" " "	۷۵,۰۰۰	" " " "	۵۵,۰۰۰
۹۰	۱۹۸۱ء	"	" " "	۲,۰۰,۰۰۰	" " " "	۴۹,۰۰۰
۹۱	۱۹۸۲ء	"	" " "	۲,۰۰,۰۰۰	" " " "	۷۱,۰۰۰
۹۲	۱۹۸۳ء	"	" " "	۲,۰۰,۰۰۰	" " " "	۸۰,۰۰۰

۱۹۸۳ء سے اس حال حکومت کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جیلے منعقد ہو سکے۔

قیام گاہیں

مردانہ قیام گاہیں

زنانہ قیام گاہیں

تادیان

تادیان

دارالمسیح

دارالمسیح

مدرسہ احمدیہ

دار حضرت خلیفۃ المسیح الاول

مہمان خانہ

مکان مرزا گل محمد صاحب

تعلیم الاسلام سکول

مکان مستری عبدالرحمان صاحب

دیگر عمارات سلسلہ

دارالبرکات میں قیام گاہیں بنائی گئیں

ربوہ

ربوہ

دفاتر صدر انجمن احمدیہ

نصرت گریز ہائی سکول

تعلیم الاسلام ہائی سکول

دارالانوار میں خیمہ حیات

تعلیم الاسلام کالج

اسٹیشن کے قریب بیرکیں

دارالضیافت

دفتر لجنہ ملحقہ برآمدے ہال

جامعہ احمدیہ و ہاسٹل

جامعہ نصرت عمارت و ہاسٹل

ایوان محمود

احاطہ لجنہ ہال میں بیرکیں اور چھو لدریاں

دفاتر انصار اللہ

دارالضیافت کے عقبی حصہ میں مخصوص حصہ

مدرسۃ الحفظ

گیٹ ہاؤس برائے غیر ملکی خواتین

مختلف گیسٹ ہاؤسز

مستقل مہمان خانہ مستورات

لنگر خانہ سے ملحق ۶ بڑے کمرے

اہلیان ربوہ کے مکانات

مدرسۃ الحفظ میں نیا کیمپنگ گراؤنڈ

سلسلہ کی کمی عمارتیں

خیمہ حیات بالمقابل دارالضیافت (پرائیویٹ قیام گاہ)

خیمہ حیات بالمقابل دفاتر صدر انجمن احمدیہ (پرائیویٹ قیام گاہ)

خیمہ حیات بالمقابل احاطہ جامعہ احمدیہ (پرائیویٹ قیام گاہ)

خیمہ حیات دارالرحمت وسطی (پرائیویٹ قیام گاہ)

مہمان خانہ کراچی

دفاتر وقف جدید

مردانہ مہمان خانہ احاطہ بیت الاقصیٰ، جدید پریس

مردانہ مہمان خانہ دارالنصر، بیت النصرت

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کے کام کی نگرانی حضرت خلیفۃ المسیح خود فرماتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کا انتظام دو حصوں پر منقسم ہے۔ جن کے لیے دو افسران کا تقرر ہوتا ہے۔ ۱۔ افسر جلسہ گاہ۔ ۲۔ افسر جلسہ سالانہ۔

افسر جلسہ گاہ

جلسہ کی اصل کارروائی تقاریر کا انتظام اور جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات۔ نظارت دعوت و تبلیغ یا اصلاح و ارشاد کے ذمہ ہوتے ہیں اور ان تمام انتظامات کے انچارج افسر جلسہ گاہ کھاتے ہیں۔ افسر جلسہ گاہ کے ماتحت جلسہ گاہ کے انتظامات مختلف شعبوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور ہر شعبہ کا ایک علیحدہ منتظم نائب اور معاونین ہوتے ہیں۔ جلسہ گاہ کے مختلف شعبوں میں سیٹج، حلقہ خاص، تقسیم ٹکٹ سیٹج، حلقہ خاص، اندرون جلسہ گاہ، بیرون جلسہ گاہ، سپرہ، شعبہ صفائی، شعبہ آب رسانی، شعبہ خدمتِ خلق، شعبہ طبی امداد، شعبہ تعداد شماری، دفتر معلومات اور ترجمان برائے غیر ملکی مہمانان، وغیرہ کے شعبے شامل ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ

جلسہ کے دیگر انتظامات کے ذمہ دار افسر جلسہ سالانہ کھاتے ہیں۔ جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے استقبال، قیام و طعام اور جملہ دیگر ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری افسر جلسہ سالانہ کے فرائض میں شامل ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کے ماتحت جلسہ کا کام مختلف شعبوں میں منقسم ہے اور ان شعبہ جات کے ناظمین اور منتظمین افسر جلسہ سالانہ کی ہدایت کے مطابق تمام کام سر انجام دیتے ہیں۔ افسر جلسہ سالانہ کے تحت کام کرنے والی مختلف نظامتیں درج ذیل ہیں۔

شعبہ جات معلومات و فوری امداد :-

نظامت سپلائی :- اس شعبہ کے فرائض میں تمام اجناس اور جلسہ سالانہ کی ضروریات کے سلسلہ میں مہیا کی جانے والی تمام دیگر اشیاء کی سپلائی کی فراہمی شامل ہے۔

نظامت اسٹور :- اس نظامت کے ذمہ تمام نگرہوں میں اجناس وغیرہ کی تقسیم اور حسب ضرورت و ہدایت تمام اشیاء کا پہنچانا ہوتا ہے۔

نظامت طبی امداد :- جلسہ سالانہ کے موقع پر قسم کی طبی امداد کا متیا کرنا اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

نظامت معائنہ یا انسپکشن :- اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کرنا اور انتظامات میں کسی نقص یا کمی کی صورت میں افسر جلسہ سالانہ کو اس سے مطلع کرنا۔

نظامت مکانات :- اس شعبہ کے ذمہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانان کی رہائش کا انتظام ہے۔

نظامت معلومات :- اس شعبہ کے فرائض میں جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لانے والے احباب کو جلسہ کے متعلق ہر قسم کی معلومات مہیا کرنا۔ گم شدہ اشیاء کی بازیابی اور ان کا اصل مالکوں تک پہنچانا اور ہر قسم کی فوری امداد شامل ہے۔

نظامت استقبال و وداع :- اس نظامت کے کارکنان کے فرائض میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کا خیر مقدم کرنا اور جلسہ کے اختتام پر انھیں الوداع کہنا۔

نظامت خدمت ریلوے اسٹیشن :-

نظامت خدمت اڈہ لاریاں :-

نظامت صفائی :- تمام قیام گاہوں کے لیے ہیونٹالک کی تعمیر اور ان کی بروقت صفائی اسی طرح شہر کی عمومی صفائی کا انتظام بھی اسی شعبہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

نظامت آب رسانی :- جلسہ قیام گاہوں اور لنگر خانوں میں پانی کی فراہمی کا انتظام اس شعبہ کے سپرد ہوتا ہے۔

نظامت روشنی :- تمام قیام گاہوں، راستوں اور لنگر خانوں میں روشنی کا انتظام اس کے ذمہ ہوتا ہے۔

نظامت پرچی خوراک :- اس نظامت کے تحت مہمانوں کو کھانا کھانے کی مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچی خوراک جاری کی جاتی ہے۔

نظامت مہمان نوازی :- اس نظامت کے فرائض میں اپنے حلقہ کے مہمانوں کے قیام، طعام اور دیگر جملہ ضروریات کا انتظام اور ان کی سہولت اور آرام کے سامان فراہم کرنا شامل ہیں۔

نظامت تعمیرات :- جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق ہر قسم کی تعمیر کا کام اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

نظامت حاضری و نگرانی معاونین، نظامت سپلائی، نظامت پختہ سامان، نظروف گلی، نظامت سونی گیس، نظامت محنت، نظامت گوشت، نظامت خدمت خلق۔

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر اوسطاً ۶۰۰۰ رضا کار بحسن و خوبی سالے معوضہ فرائض سر انجام دیتے ہیں ان کے علاوہ کچھ ریزرو میں بھی رکھے جاتے ہیں۔ بعض مہمانان خود خدمت کیلئے پیش ہو جاتے ہیں ہر سال ڈیوٹی شیڈ طبع کروائی جاتی ہے۔ جلسہ سالانہ سے قبل افسر جلسہ سالانہ سارے انتظامات کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس معائنہ فرماتے ہیں۔ جلسہ سے قبل ہدایات اور جلسہ کے بعد وصلہ افزائی اور دعاؤں سے کارکنوں کا دل بڑھاتے ہیں خدمتِ خلق کا اس سے وسیع اور شاندار مظاہرہ روئے زمین پر کسیں موجود نہیں۔ الحمد للہ علی ذالک

لولائے احمدیت اور حبلہ لائے

لولائے مایہ ہر سعید خواہ بود

ندائے فتح نمایاں بنام ماشد

احضرت مسیح موعود

جھنڈا کسی بھی قوم کی سر بلندی، عظمت اور وقار کے اظہار کی علامت ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جلسہ کے افتتاح سے قبل لولائے احمدیت (جماعت احمدیہ کا جھنڈا) کا لہرایا جانا ایک اہم تقربیب ہوتی ہے۔ (اس روایت کا آغاز تاریخ احمدیت میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل کی سطور میں پہلے لولائے احمدیت کی تیاری کے مراحل اور اس کے لہائے جانے کی تقربیب کی رواج بیان کی جا رہی ہے۔ جسے بشیر الدین صاحب عباسی نے ترتیب دیا ہے۔

طرح (رفقاء.... ناقل) ہی اچھی سی کڑی تراش کر لائیں۔ پھر اس کو بانٹنے کے بعد جماعت کے نمائندوں کے سپرد کر دیا جائے کہ یہ ہمارا پہلا قومی جھنڈا ہے۔ پھر آئندہ اس کی نقل کروائی جائے۔ اس طرح جماعت کی روایات اس سے اس طرح وابستہ ہو جائیں گی کہ آئندہ آنے والے لوگ اس کیلئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوں گے (تاریخ احمدیت جلد ۸ ص ۵)

لولائے احمدیت کی تیاری کا کام:۔ کمیٹی کے سامنے جو کام پیش تھے۔ ان میں سب اہم "لولائے احمدیت" کا تیار کرنا تھا جس کے مندرجہ ذیل پیلو تیار ہوئے تھے۔

- ۱۔ جھنڈے کے ڈیزائن یعنی شکل کا فیصلہ۔
- ۲۔ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء اور رفیقات.... ناقل) سے جھنڈے کے اخراجات کے لئے چہرہ وصول کرنا۔
- ۳۔ ان سے کچڑا تیار کرنا۔
- ۴۔ جھنڈے کی لمبائی چوڑائی کا فیصلہ کر کے اس کو بنوانا۔
- ۵۔ پول تیار کرنا۔
- ۶۔ جھنڈے کا نصب کرنا۔
- ۷۔ اس کو لہرانا۔

جھنڈے کے بارے میں مندرجہ بالا امور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کافی دقت طلب تھے اور یہ کام کمیٹی کے لئے بالکل نئی قسم کا تھا۔ اس لئے ہر مرحلہ پر اور آخر وقت تک کمیٹی کو مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمادی تھی جس کے ممبران حضرت مرزا بشیر احمد ایم لے، حضرت میر محمد الحق اور حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) تھے۔ اس کمیٹی نے نومبر میں اپنی رپورٹ تیار کر کے بھیجی جو حضور کی خدمت مبارک میں پیش کی گئی اور بالآخر حضور نے جھنڈے کی ایک مین شکل منظور فرمائی۔ احمدیت کے جھنڈے کی اہمیت:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ "اگر آپ ہم لوگ کوئی جھنڈا مین نہ کریں گے تو بعد میں آنے والے ناراض ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر

۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ نے اپنے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کے سچاس سال پورے ہوئے، سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کی عمر کے سچاس سال تکمیل پانچواں حضور ہی کے عہد خلافت کے پچیس سال پورے ہو جانے کی خوشیاں جو ملی کی شکر میں منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا اور اس طرح تین جوبلیاں شان و شوکت سے منائی گئیں۔

جوبلی کے پروگرام کی تشکیل تکمیل کے لئے ایک سب کمیٹی حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل کی صدارت میں بنائی گئی ممبران میں حضرت مرزا بشیر احمد ایم لے، حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث) اور حضرت مولوی عبد الغنی شمل تھے اور کمیٹی کے سیکرٹری حضرت مولانا عبد الرحیم ورد تھے۔ کمیٹی نے ۲۵ ستمبر کو پرمٹ چارٹ تیار کر کے ٹبلر مٹ اور ۱۹۳۹ء میں نظارت عیالیا کی سب کمیٹی کو پیش کیا۔ ان تجاویز میں "لولائے احمدیت" کی تجویز بھی شامل تھی کہ جماعت احمدیہ کا کوئی مناسب جھنڈا مقرر کیا جائے جسے باقاعدہ طور پر جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے نصب کرانے کی درخواست کی جائے۔

لولائے احمدیت سے متعلق تجویز کی منظوری:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خلافت جوبلی سے تعلق سب کمیٹی کا ہر ضروری تجویز پر خدام سے مشورہ کر کے فیصلے فرمائے۔ چنانچہ احمدیت کے جھنڈے کی نسبت منہ مایا:۔

"یہ تو ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا قائم رکھا جاتا تھا۔ بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ اب تک ترکوں کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا موجود ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں بھی جو ابھی احمدیت کا ابتداء نہیں ہے۔ ایسے جھنڈے کا بنایا جانا اور قومی شان قرار دینا جماعت کے اندر خاص قومی جوش پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء.... ناقل) سے پیسہ پیسہ یا دھیلہ دھیلہ کر کے مخصوص (رفقاء.... ناقل) سے ایک مختصر رقم لے کر اس سے روٹی خریدی جائے اور (رفیق.... ناقل) (حضرت اقدس) کو دیا جائے کہ وہ اس کو کاتیں اور اس موت سے (رفیق.... ناقل) درمی پڑا تیار کریں۔ اسی

حضرت مسیح موعود کے رفقاء... (ناقل) ہی جھنڈا بنا جاتے تو کیا اچھا ہوتا میں نے حضرت مسیح موعود کے سنے ایک مجلس میں یہ سنا ہے کہ ہارل ایک جھنڈا بننا چاہئے۔ جھنڈا لوگوں کے جس ہونے کی ظاہری علامت ہے اور اس سے نوجوانوں کے دلوں میں ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ

سہ لوٹے مایہ پر سعید خزاہ بود

یعنی میرے جھنڈے کی پناہ ہر سعید کو حاصل ہوگی۔ اور اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنا جھنڈا نصب کریں تا سیدرو میں اس کے نیچے اگر پناہ لیں۔ یہ ظاہری نشانی بھی بہت اہم چیز ہے ہوتی ہیں۔

لوٹے احمدیت کی تیار سی ہیں حضرت مسیح موعود کے رفقاء اور رفیقات... (ناقل) کی مالی قربانی کی جیل میں کمیٹی نے رفقے کو رام (حضرت مسیح موعود) سے چندہ کی اپیل کی اور اس فتد میں دفتر محاسب اقدادیاں کے پاس تیس روپے آٹھ آنے تین پیسے جمع ہوئے۔ لیکن پچھو کسی کی گئی کہ اخراجات اس سے بہت زیادہ ہوں گے۔ اس نے مزید روپے کئے دوبارہ اپیل شانی کی گئی، اور ایک خاص عقل کے ذریعے کوشش کی اور تادیان اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں ان دلوں جو رفقے... (ناقل) حضور اقدس موجود تھے ان سے خاص طور پر چار آنے تک کی رقم فراہم کی گئی اور بعض نے اس سے بھی زیادہ رقم عطا فرمائی اس طرح ایک سو تیس آنے کے قریب دوسرے جمع ہو گئے

لوٹے احمدیت کیلئے رفقے کو رام کے [روٹی کی خرید کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ہاتھوں کاشت کردہ روٹوں کے] اشانی کی یہ خواہش تھی کہ اگر ایسی کس بل جائے جسے حضرت مسیح موعود کے رفقے... (ناقل) انے کاشت کیا ہو تو بہت اچھا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس مبارک خواہش کو پورا فرمایا اور وہ اس طرح کہ حضرت میاں فقیر محمد امیر جماعت احیہ وخواص مسکن گورداسپور جو حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے تادیان تشریف لائے اور کچھ سوکھت حضرت اداں جان کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا کہ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے ہاتھ سے مسیح یوں اور پانی دینا دیا۔ اور پھر چلتا اور رفقے... (ناقل) حضرت مسیح موعود سے دھتوا اور اپنے گھر میں اس کو کتوا۔ یہ سوکھت پنہیجے پر حضرت مولانا عبدالرحیم دودسی کی طرف سے امیر جماعت احیہ وخواص کو مننام بھیجا کہ ان کے پاس اگر ان کی کاشت کی ہوئی روٹی میں سے کچھ اور ہو تو وہ بھی بجا بجاویں۔ جس پر حضرت میاں عبدالرحمن قادیانی کے ذریعے مرزا آٹھ دس سیر روٹی قادیان پہنچ گئی، جو محترم مولانا دودسے حضرت سیدہ ام طاہر جنرل سیکریٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھیج دی کہ وہ رقیقات... (ناقل) حضرت اقدس اسکے ذریعہ حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت اس روٹی کا سوت تیار کروائیں۔ چنانچہ انہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ طرا المسیح موعود میں رقیقات... (ناقل) سے سوت کتوا۔ جس سے رقیب... (ناقل) بانڈیگان کے ذریعے قادیان آمد تو ٹیڈی میں کچڑا بنوا گیا۔ ان اور رفقہ... (ناقل) میں سے ایک بزرگ حضرت میاں خیر الدین سے درمیانی بھی تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص ۵۵)

جھنڈے کا پول :- اس معاملہ میں ممبران کلیسیا کو بہت غور و غوض کرنا پڑا۔ اور مسیحی فیصلہ کرنا پڑا کہ پاپ کرانے پر لکیر کام چلانا جائے کیونکہ گولڈ ۲۲۲ فٹ لمبی، خوبصورت دیرپہ مٹی شکل تھی اور اس کے کمرے کرنے کا سوال بہت بڑھا تھا۔ چونکہ وقت بہت محدود تھا اس لیے حضرت بابا کبر علی کی کوشش سے یہ کام خیر و خوبی انجام پانے لگا۔

جھنڈے کی بناوٹ وغیرہ :- جھنڈا سیاہ رنگ کے کپڑے کا تھا جس کے درمیان مینارۃ المسیح ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل میں رنگ بنائی گئی تھی۔ کپڑے کا طول اٹھارہ فٹ اور نو فٹ تھا اور اسے لہڑ کرنے کیلئے جلد کے اسٹیج کے شمال مشرقی کونہ کے ساتھ بائیں فٹ بلند آٹھ پون پانچ فٹ چوتھہ بنا کر نصب کیا گیا تھا۔

لوٹے احمدیت لہڑنے جانے سے پہلے جماعت دار اپنے اپنے [جھنڈوں کے ساتھ جلد گاہ میں داخل ہونے کا نظارہ]

۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کی صبح سے خلافت جوبلی کی مبارک تقریب کا پروگرام شروع ہوا۔ تمام جماعتیں سائے نو بجے اپنی خود گاہ سے جلد گاہ کی طرف آئے گئیں۔ ہر جماعت کے ساتھ اس کا جھنڈا تھا جسے دواوی اٹھائے ہوئے تھے اور جس پر اس جماعت کا نام اور بعض عائدہ فقرات لکھے تھے۔ اس طرح مختلف علاقوں اور مختلف ممالک کی جماعتیں ڈرشیں کے شمار پڑھتی، اور خدا تعالیٰ کے حکم کی گت گات۔ ہر مجلس جلد گاہ میں پہنچیں۔

تمام جھنڈے جلد گاہ کی گیلریوں کے اوپر کے حصے میں کھڑے کھینچے گئے۔ ایسے جھنڈوں کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۵۵) جلد گاہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اشانی نور اقدس کی تشریف آوری :- دس بجے کو سچا منٹ پر حضور اقدس اسٹیج پر تشریف لائے۔ اس وقت اسٹیج کا سائبان ڈار دیا گیا تاکہ تمام مجمع آسانی سے اس پر وقت و قدر کا نظارہ کر سکے۔

لوٹے احمدیت بلند کیا گیا :- حضرت خلیفۃ المسیح اشانی نور اقدس اسٹیج پر آکر ہر جگہ ۲۲ منٹ میں چپڑے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمام احباب ربنا تھقین بننا اذک انت السمیع العلیہ کہ کدہ مارہتے رہیں۔

یہ مٹا رہتے ہوئے اور اس نظارے سے متاثر ہو کر بیٹوں کا آنکھوں میں آنسو بہانے اور تمام مجمع ہر وقت طاری ہوئی حضور اقدس ہی ومارقت انگیز آواز میں آواز بلند پڑھتے تھے۔ پہلے ہوئے پھر یہے کے کہنے کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی کبریا کی نعروں کے درمیان جھنڈے کی دسی کو کھینچا اور جھنڈا اوپر کو بلند ہوتا شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کے نعروں کے دوران میں پوری طرح بندی پر پہنچ گیا۔

قدرت الہی کا ایک عجیب کوشش :- جھنڈے کے بلند ہوتے وقت ہوا بالکل ساکت تھی اور جھنڈا اوپر تک اس طرح پٹا ہوا گیا کہ اس کے نعروں نظر نہ آسکتے تھے لیکن اس کے اوپر پہنچتے ہی ہوا کا ایک ایسا جھومکا آیا کہ پورا جھنڈا کھل کر لہڑنے لگا اور حضور کی دسی کے بعد جب تمام مجمع نے اچھی طرح دیکھ لیا تو ہر اچھوٹے گٹھ اور حضرت خلیفۃ المسیح اشانی نے لوٹے احمدیت اپنے دست مبارک سے ہر جگہ کس منٹ پر دسی سے باز ہوا۔ ہر جگہ گیارہ منٹ پر بند کرنا شروع کیا اور حضور کے ہاتھوں کی تین مرتبہ کی جنبش سے ۲ بجکر بارہ منٹ پر جھنڈا پول کی آدھائی تک پہنچا۔ ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر حضور نے جھنڈے

کی رسی کو ستون سے باندھنا شروع کیا اور ۱۵ منٹ پر باندھنا ختم کیا۔
 لوٹے احمدیت بلند کرنے کے بعد جماعت کے اقرار :- لوٹے احمدیت بلند کرنے کے بعد حضور
 اقدس ایٹج پر تشریف لے گئے اور پھر جماعت سے یہ اقرار لیا۔

”میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اور احمدیت کے قیام اس کی مضبوطی اور
 اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا ہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر
 ممکن قربانی پیش کروں گا، کہ احمدیت یعنی حقیقی (دین حق - باطل) دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب
 رہے اور اس کا جھنڈا کبھی نہ گھون نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے۔“

اللَّهُمَّ آمین۔ اللَّهُمَّ آمین۔ اللَّهُمَّ آمین

رَبَّنَا قَتِّلْ مَنْ رَاتَكَ أَنْتَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ

احمدیہ جھنڈے کی حفاظت کا انتظام

جھنڈے کی حفاظت کے لئے حضور نے فرمایا :- اس وقت سے اس جھنڈے کی
 حفاظت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بارہ آدمیوں کا پہرہ مقرر کرے اور کل نماز جمعہ کے بعد اسے
 دو ناظروں کے سپرد کر دے۔ جو اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے۔ وہ نہایت مضبوط تالہ میں رکھیں جس
 کی دو چابیاں ہوں اور وہ دونوں ملکر اسے کھول سکیں

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو پرچم احمدیت کو بلند سے بلند تر اور بلند تر سے بلند ترین رکھنے کی توفیق اور
 سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین

ذکر سالانہ جلسوں میں پڑھی جانے والی نظموں کا

ثاقب زبیری - لاہور

”کل صبح اٹھ بیٹھے کہ نظم لے جانا۔“ میری وہ رات کیونکر گزری ہوگی اور میں نے اپنی خوش بختی پر کیا کیا ناز کئے ہوں گے اس کا اندازہ اور احساس میرے سوا اور کون کر سکتا ہے!... بہر حال اگلی صبح وقتِ معینہ پر حاضر ہوا۔ حضور نے پید کے ایک درجہ پر جس کا ایک کونہ مچھا ہوا اور غائب تھا۔ لکھے ہوئے چند اشعار میرے ہاتھ میں دینے کے بعد فرمایا۔

”ذرا مٹھو! “ میں مریم سے کہتا ہوں کہ انہیں صاف کر کے لکھ دیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میں پڑھ لوں گا۔

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ”مجھ سے تو کبھی کبھی اپنا لکھا خود نہیں پڑھا جاتا تم کیسے پڑھ لو گے“

ادھر مجھے یہ زعم کہ میں تو سیشن کورٹ کی ملازمت میں پولیس اہلکاروں کی کھد دی کاغذوں پر پرنسپل سے لکھی ہوئی ضغینیاں پڑھ لینا رہا ہوں۔ میں نے پھر دُہی گزارش دُہرا دی تو فرمایا۔

”اچھا کوشش کر دیکھو۔ اگر سارے اشعار ٹھیک پڑھ لئے تو انعام ملے گا۔“ میں نے جب اشعار پر دو دفعہ نظر دوڑالی تو اجازت ملنے پر تمام اشعار تحت اللفظ پڑھ کر سنا دیئے حضور خوش ہوئے۔ فرمایا: ”ٹھہرو میں تمہارا انعام لاتا ہوں۔“ اور چند منٹوں کے بعد حضور ایک پلیٹ پر بیشے کا ایک دودھ بھرا گلاس لے کر نمودار ہوئے۔ گلاس جالی دار نیپن سے ڈھکا ہوا تھا۔ فرمایا: ”لو اسے پی لو“ اللہ سے خوش بختی۔ میں نے فوراً جالی ہٹائی اور پینا شروع کر دیا۔ دودھ گرم تھا۔ حضور نے میرا شوق اور میری بے تابی بھانپتے ہوئے متنبہم لہجے میں فرمایا۔

”دیکھو اس میں سے میں ہرگز نہیں پیوں گا۔ یہ سارا تمہارے ہی لئے ہے۔ آہستہ آہستہ پیو۔ دودھ گرم ہے۔ اگر گلاس خراب ہو گیا تو کل میری نظم خراب پڑھو گے۔“ اس نظم کا مطلع تھا۔

معصیت و گناہ سے دل مرا داغدار تھا
پھر بھی کسی کے وصل کے شوق میں بیقرار تھا

احمدیت کے اسٹیج سے میرے نظم پڑھنے کے سلسلہ کا آغاز ۱۹۳۹ء میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے دوران میں بیت الاقصیٰ (قادیان) کے صحن میں منعقد ہونے والے اس خصوصی اجلاس سے ہوا جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب سے قبل مجھے اپنی نظم پڑھنے کی اجازت مرکزی قائد خدام الاحمدیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے ہزار چپکی ہٹوں کے بعد عطا کی تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ حضور کی موجودگی میں معمولاً حضور ہی کا کلام پڑھا جاتا ہے اور اکثر وہ صاحب پڑھتے ہیں جنہیں حضور خود اجازت مرحمت فرمائی جو صحیح تلفظ ہوں اور جن کا طرزِ ادائیگی پسندیدہ ہو۔ میرے عاجزانہ اصرار بسیار پر نظم دیکھ لینے کے بعد موصوف مجھے ”مشرط“ اجازت دینے پر آمادہ ہوئے شرط یہ ٹھہری کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نظم پڑھتے وقت اسٹیج کے سامنے بیت الاقصیٰ کی سیڑھیوں کی ایک بُجی پر کھڑے ہوں گے میں اُن کی طرف بھی دیکھتا رہوں۔ اگر وہ ہاتھ ہلا کر بیٹھ جانے کا اشارہ کریں تو میں نظم پڑھنا بند کر دوں۔ الحمد للہ کہ ایسا کوئی نسخہ پیش نہ آیا بلکہ جب حضور نے مجھ سے نظم کا یہ دوسرا شعر بقرائش کریمانہ مکر پڑھوایا کہ

زخمِ نور سے یوں چھیرُ بابِ ہستی
قلبِ بیتاب کا ہر ذرہ دُعا لے ساقی

تو حضرت صاحبزادہ صاحب دہاں سے غائب ہو گئے اور میں زیادہ اطمینان سے پڑھنے لگا۔ اس کے بعد حضور نے مزید تین چار شعر مکر پڑھوائے

تمام راستے صاف ہو گئے

جس کے بعد بے قند تعالیٰ اُندہ کے لئے تمام راستے صاف ہو گئے اور میں اُسی سال جب جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان آیا تو جماعت احمدیہ زبرہ (ضلع فیروز پور) کی ملاقات کے دوران میں اس ناچیز کو شرفِ مصافحہ سے نوازتے وقت حضور نے فرمایا،

”کیا آپ برسوں میری تقریر سے قبل میری نظم پڑھ دیں گے؟“
اللہ اللہ یہ کرم بے حساب کہ کواں پید سے دریافت کرے۔ کیا تم میرے پانی سے اپنے کام و دہن کو سیراب کرنا پسند کر دو گے؟ جواب میں حضور فرما دیے۔ کے الفاظ کے ساتھ ہی میری آنکھوں سے مسرت کے دوا آنسو بھی چھپک پڑے۔ حکم ہوا۔

اخلاق عالیہ کی ایک جھلک

اور پھر یہ اعزاز، یہ شفقت، یہ کرم یہ سعادت مجھ کو نہ تاراش کے لئے گویا وقف و خفق ہو گئی۔ اور وہی اس اخلاق عالیہ کے ساتھ کہ ہر سال دسمبر کے آغاز میں مجھے پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کی طرف سے ایک رجسٹرڈ لفافہ ملتا کہ حضور فرماتے ہیں۔ ”کیا آپ اس سال ۲۷ یا ۲۸ دسمبر کو یا ۲۹، ۲۸ اور ۲۸ دسمبر دونوں دن میری نظم یا نظمیں پڑھ دیں گے؟“

ہر سال تاری بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ غلام کا کیا جواب ہوتا ہو گا۔ پھر کرم نہ آتا کہ ۲۷ دسمبر کو فلاں وقت اگر نظم لے جائیں میرا معمول تھا کہ میں نظم شروع کرنے سے قبل تعارفاً کبھی ”غلام محمود بربانہ ثابت“ کبھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین مکتوب ارشادات“ اور کبھی ”غلام الامام“ کے الفاظ کہتا۔ جنہیں سنتے ہی سامعین بہترین گوش ہو جاتے اور مطلع ایک بہترین گوش ہی ہوتے۔ عام طور پر حضور ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کے لئے دو نظمیں کہہ لیا کرتے تھے لیکن جس سال صرف ایک نظم کہنے کی فرصت ملتی تو مجھے اپنی سلسلہ سے متعلق کوئی نظم یا نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے لئے ارشاد فرما دیا جاتا۔

قیام پاکستان کے بعد بھی

یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد دارالہجرتہ دہلہ میں بھی حضور کی آخری عیادت تک اسی اہتمام سے جاری رہا۔ یہاں تک کہ عیادت کے باعث ایک جلسہ لاندہ چھوڑ کر ۲۷ دسمبر کو خطاب کے لئے تشریف نہ لاسکے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے اپنی جلال انگریز آواز میں کمی ہوتی تقریر پڑھنے سے قبل مجھے نظم پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمیل ارشاد میں حضور کی صحت کے لئے ایک دعا پڑھ کر پڑھی جسے عشاق احمدیت نے بہتے ہوئے آنسوؤں سے سنا۔ لیکن مجھے خبر نہ تھی کہ ابھی ایک اور امتحان سے بھی گزرنا باقی ہے۔ ۲۸ دسمبر کو حضور پاکہی میں میٹھ کر جلسہ میں تشریف لے آئے اور تلاوت کے بعد اپنے مختصر ترین خطاب سے قبل فرمایا۔

”ثابت کو بلاؤ اور کہو کہ وہ اپنی کل والی نظم پڑھے۔“

حضور کی موجودگی میں حضور کی فرمودہ یا اپنی کوئی نظم پڑھتے وقت تو ایسے ہی عجیب احترام، خوف اور خرد انبساط کی ملی جلی کیفیت طلب و ذہن پر مستولی رہتی تھی۔ مگر آج تو صورت حال کا مٹا مختلف تھی۔ آج مجھے اپنے اُن اشعار کو اُسی مرکز حسن و خوبی کے سامنے پڑھنے کے مرحلے سے گزرنا تھا۔ جس کی صحت و نفاہیت سے متعلق وہ کہے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل کہ یہ مرحلہ جوں توں گزر گیا۔ میں نے وہ اشعار پڑھے اور سننے والوں نے انہیں جیوں اور کراہوں کے ساتھ سنا۔ اس دعا پڑھنے کے چار اشعار ملاحظہ ہوں۔

چشم میگوں میں یہ دلدرد سی حسرت کیا ہے

دوئے روشن پر پریشانی گہمت کیا ہے

تجھ کو دیکھا تو مجھے دل کو قرار آ ہی گیا

تیری بیمار نگاہوں میں بھی برکت کیا ہے

جس نے ہر سانس بیا دین محمد کے لئے

اس کی ہستی کے سوا میری ضرورت کیا ہے

شیخ افسردہ ہو پروانوں کی حالت معلوم

جانے اس کرب میں ملک کی مشیت کیا ہے

ساری دنیا کے مریضوں کو شفا سے یار رب

آج معلوم ہوا ہے کہ عیادت کیا ہے

لیکن اپنی تقدیریں تو وارد ہو کر رہتی ہیں۔ مسیح موعود کا گرامی وار مجھ فرزند دلبند

ایک دن آسمان سے بلاوا آنے پر اپنے خانی حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔

عہد خلافت ثالثہ کا پہلا جلسہ لاندہ

اپنی سلسلوں کے کام تو نہیں رکھتے۔ اس سال کے آخر میں بھی سلا لاندہ جلسہ منعقد ہوا اور نگاہوں نے کرسی صدارت پر سیدنا محمود کی بجائے آپ کے سپر کا مگر سیدنا ناصر کو متنگن پایا۔ تلاوت کلام پاک ہو چکی تو ارشاد ہوا نظم پڑھو اور آپ کے غلام نے نہایت شلوکے عنوان سے رچ ذیل ”نوحہ تاخیر مقدمہ“ پڑھا۔

تو نے کی شعل احساں فروزاں پیاسے

دل بھلا کیسے بھلائے ترا احساں پیاسے

پہلے بخش مرے بیکے ہوئے نفوں کو گداز

پھر میری ریح پہ کی درد کی افشاں پیارے

اب نگاہیں تجھے دھندیں بھی تو کس جا بایں

جانے کب پائے سکوں یہ دل ویراں پیاسے

شکر ایزد کر تیری گود کا پالا آیا

اپنے دامن میں لئے دولتِ عرفاں پیاسے

بکر میں جس کے سرایت تیری خشک کی صو

گشتگو میں بھی وہی حسن نمایاں پیارے

دیکھ کر اس کو گی دل کی بھجلا لیتا ہوں

آنے والے پہ نہ کیوں جان ہو قرآن پیارے

تیری کس شمع کا پروانہ صفت ہو گا طواف

تیرے ثابت کھسے اب تجھ سے یہاں پیاسے

اگلی صبح جب میں جلسہ گاہ میں پہنچا۔ تو ناظر صاحب اصلاح وارشاد دے

تیرے پاس ثاقب ہے تو انہیں یہ سب خدا کی باتیں
اُسی در پہ جا کے بھجائیں یہیں بھی 'دل بھی نگاہ بھی

مختصر لیکن بہترین تبصرہ

اس مجلس ملاز پر حکومت نے جلسہ گاہ کے ارد گرد خصوصی پولیس خاص طور
پر تعین کی تھی۔ نظم پڑھنے کے بعد میں نے بے تابانہ معائنہ کرنے والوں کے چہروں کو
دیکھ کر محسوس کیا کہ جیسے میں نے اپنے دل ہی کی نہیں ان کے دل کی بات بھی کہی ہے۔
مگر اگلی صبح ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ میں مجلس گاہ کی سیٹیں کے پاس پہنچا تو ناظر صاحب
اور علامہ چودھری امجد احمد صاحب باجمہ نے مجھے ایک طرف سے جا کر بتایا کہ ایک
"میں پی" نہیں رات سے ڈھونڈ رہا ہے۔ میں نے کہا: پاگل ہے اب ڈھونڈنے کا کیا
فائدہ؟ نظم تو میں نے پڑھ لی۔ جس باخبر کو نظم پڑھنے سے پہلے مجھے ڈھونڈنا چاہیے تھا۔
مگر میں یہ بتائیں کہ اس بات کا حضور کو علم تو نہیں ہوا؟ جواب ملا: وہ تو میں نے بتا دیا
ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ باجود صاحب نے مضطرب ہو کر حضور کو بھی پریشان کیا۔ میں
نے کہا میں اسٹیج پر فلاں جگہ بیٹھوں گا اگر اب وہ ایس پی صاحب یا ان کا کوئی ماتحت
پولیس افسر ادھر آئے تو مجھے بلوالینا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے مجھے باہر کالے
کا اشارہ کیا۔ میں اسٹیج سے اُترا تو دیکھا کہ میرے ایک پرانے شناسا ادب پرست
پولیس افسر ہیں۔ قریب آئے اور ہم بڑی گرمجوشی سے جو ایک دوسرے سے لپٹے تو
باجود صاحب کے چہرے پر اطمینان کی لہر دو گئی۔ میں نے حیرت سے پوچھا: شاہ جی!
اتنے سارے پھول کیسے لگ گئے؟ کہنے لگے: آج ہم سات سال کے بعد مل رہے ہیں۔
کیا سات سال میں مجھ ایسے لائق پولیس افسر کا آپکڑے ایس پی ہو جانا اچھے کی
بات ہے؟ اسٹیج کے پیچھے حضرت مولوی محمد دین صاحب کے بے جیب کھڑی تھی۔
مکرم باجود صاحب، حضرت چودھری امجد محمد صاحب، مولانا احمد خان نسیم، شاہ صاحب
(ایس پی) اور خاکسار کو لے کر اُس میں جا بیٹھے۔ اور مہمان کی چائے اور خشک میوے
سے تواضع کی۔

پھر شاہ صاحب اپنے ماتحت افسروں کے ساتھ راؤنڈ پر چلے گئے اور
اور میں بھاگا بھاگا قصر خلافت پہنچا کہ حضور کی پریشانی دور کر دیں۔ اس وقت شاہ
سیاکوٹ کی جماعت کی ملاقات ہو رہی تھی حضور نے مجھے دیکھا۔ میرے چہرے کا بغور
جائزہ لیا کہ پریشان نہیں ہے پھر اشارے سے اپنے پاس بلایا دو منٹ کے لئے
ملاقات روک دی گئی۔ میں نے من و عن سارا واقعہ بتایا تو حضور اپنے مزاج اور ملاقات
کے خلاف بے ساختہ کھینکھار کر ہنس پڑے اور فرمایا:

"تو تمہارا نہیں میں ہوں" لاہور کا ایک متعل کالم ایجن گیا۔ اس
سے بہتر اور جامع تبصرہ اس صورت حال پر نہیں ہو سکتا۔

حالات حاضرہ کی عکاسی یہ ماہ و سال ہی ایسے تھے کہ ان سالوں

مجھے حضرت ثواب مبارک بیگم صاحبہ کا یہ ارشاد پہنچا یا کہ

ثاقب ہماری (خواتین کی) جلسہ گاہ میں آکر اپنی کل والی نظم پڑھیں۔

اس واقعہ کو پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ میں نے کل کیا کچھ کہہ دیا ہے اور سننے والوں
نے اس قدر تاخیر مقدمہ بیٹھے کو کن کانوں سے سنا ہے۔ مگر میرے دل سے کسی
لے کسی استحقاق سے کم نہ تھا۔ میں نے اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے ناظر صاحب
محترم سے گزارش کی کہ نظم ٹیپ ہو چکی ہے۔ آپ وہ ٹیپ "دل بھی بھجوا دیں" موصوف نے
تو تعاون کیا۔ لیکن چند منٹوں کے بعد جواب آیا

جب ثاقب موجود ہے تو ٹیپ "پکیوں کتنا کیا جائے۔"

جس کے بعد سرشاری و معذرت کی تمام جراتیں ختم ہو گئیں۔ پہنچا تو حضرت ثواب مبارک
بیگم صاحبہ فوراً مقدمہ نے ان الفاظ میں نظم کا تعارف کرایا۔

اب آپ ثاقب زبیری صاحب کی زبانی ان کی دلوں کو آسوں سے

دھوکاؤں میں لائے امام کی محبت بھر دینے والی نظم سنئے۔

اور پھر نظم پڑھتے ہوئے میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی چسکیاں میری سماعت سے
نکل گئیں۔ میرا دل اس وقت بھی انہیں سن رہا ہے۔

سیاست دین بن گئی

خلافتِ ثلاثہ کے دور میں پاکستان کی سیاست نے ایسا رنگ بدل دیا کہ دین کا
لبادہ اوڑھ لیا۔ دلائل و براہین سے عاجز آئے ہوئے مولویوں کے حلقہ نے حکومتی غلام
گردشوں کا طواف شروع کر دیا اور بالہوس مقتدر نے اپنے دور حکومت کو طوک دینے
کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآن
کریم کے تمام فرامین کو بالائے طاق رکھ کر خدائے جبار و قہار کے غضب کو کھاتے ہوئے
پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کھوکھے باخداؤ کو غیر مسلم قرار دے دیا جس سے اس عاجز کی
سرچ کا انداز تبدیل ہو گیا۔ جلسہ ملاز اس سال بھی ہوا۔ وارھکان احمدیت مرکز سلسلہ
میں جوق در جوق پہنچے اس سال ۲۰۰۰ ممبر کو میں نے حضرت سیدنا ناصر کے ارشاد پر رعایت
حاضرہ پر یہ نظم پڑھی ہے

یہ بھاکر راستہ پر نظر ہے ستم کی رات سیاہ بھی

مگر اہل دل کو ہو فکر کیوں کہ جنوں ہے مثلِ رام بھی

جو گزر گئی ہیں قیامتیں، نہ کہیں گے ان کی حکایتیں

کوئی کرے غلم کی انتہا نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی

جو لگے تھے زخم وہ سہ لے جو ملے تھے شک پئی لے

در شکوہ سائے ہی بند ہیں نہ سونگے دل کی کراہ بھی

میں فیانے دین ہدی بھی ہوں در مصطفیٰ مگاہ بھی ہوں

میری فرد جرم میں مرج ہو میرے سر پہ یہ نگاہ بھی

میں جس سال پر ۲۰ دسمبر کو میرا حالاتِ حاضرہ پر نظم پڑھنا معمول کا رنگ اختیار کر گیا جو ۱۹۸۳ء تک جاری رہا۔ ان سالوں میں پڑھی جانے والی دو ایک نظموں کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

وہ جو گروسی تھی جی ہوئی وہ جیس سے ہم نے اندر دی
شبِ نیم اگرچہ طویل تھی شبِ نیم بھی ہنس کے گزار دی
دبجائیں انہیں آنکھیاں جو چراغِ ہم نے جلانے تھے
کبھی تو ذرا سی جو کم ہوئی تو ہوس سے ہم نے ابھار دی
وہی ٹھہرے سُرور کفر بھی جنہیں دین جاں سے عزیز تھا
وہی خادین کے کشکبہ ہے ہیں جنہوں نے فصل بہار دی

۲

نے کی مانند ہر ایک جام میں ڈھلتے رہنا
ہم نے سیکھا نہیں ایمان بدلتے رہنا
ٹھوکر کی کھا کے بہر گام سنہلتے رہنا
دوستو! تم کو قسم ہے یونہی چلتے رہنا
خود بخود دے گی صدا تم کو کہاروں کی ہوا
دل میں موجوں کی تڑپ لے کے چلتے رہنا
گلشنِ دین محمدؐ کے ہنکتے پھول
لاکھ ہوں جو خزاں چھوٹے چھلتے رہنا
اور بھی آئیں گے ان راہوں میں کچھ سخت مقام
عزم کی شمع لئے سینوں میں چلتے رہنا

ایک اور سرکش

یہاں تک ۱۹۸۱ء میں متعدد وقت ہیں زندان پہنچ گیا۔ چنانچہ میں نے حضرت
خلیفۃ المسیح اٹلؒ سیدنا ماسر کی اجازت سے ۱۹۸۱ء کے جلسہ سالانہ میں ۲۰ دسمبر
کو ایک نظم ”انجام“ کے عنوان سے پڑھی جس کے چند اشعار یوں تھے۔
فرمت ہے کہے جو سوچ سکے پس نظر ان افسانوں کا
کیوں خوابِ طرب سب خواب ہوئے کیوں خون ہوا رمانوں کا
طاقت کے نشے میں چور تھے جو توفیقِ نظر حق کو نہ ملی
مغرور نہ سمجھے وہ نادانِ قدرت کے لکھے فرمانوں کا
پتے ہیں بالا خروہ اکِ دن اپنے ہی ستم کی پٹلی میں
انجام بھی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا
جب زخم لگیں تو چہروں پر پھولوں کا ہنسن لہرائے
فرزانوں کا اناظرِ کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

اے صبر و رضا کے متوالو! اٹھو تو سہی، دیکھو تو سہی
طوفانوں کے مالک تھے آخر رخ پھیر دیا طوفانوں کا
لب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے تحصیل پرائے

اس راہ پر ہر سو پہرہ ہے کم نقیوں کا نادانوں کا
اندھی کی طرح جو اٹھے تھے وہ گرد کی صورت میں تھے
ہے سیری نگ ہوں میں ثاقبِ انجام بلند بالوں کا
۱۹۸۱ء کے اس جلسہ سالانہ میں جنگ کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کے علاوہ
حکومت کی طرف سے ایک فوجی کرنل صاحب بھی آؤں ڈیوٹی (on duty) تھے
راولپنڈی کے ایک صحافی نے جو رپورٹنگ کے لئے بطور خاص آئے تھے بتایا کہ نظم
پڑھے جانے کے دوران حاضرین کے بے عابا جوش و خروش اور نعرہ بازی کو دیکھ
کر (جیسے موصوف اشتعال سمجھتے تھے) کرنل صاحب بہت مضطرب تھے انہوں
نے دو ایک دفعہ بڑے اضطراب سے کہا کہ مجمع قابو سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ عجب
تیسری دفعہ بھی انہوں نے اسی رنگ میں اپنے اضطراب کا اظہار کیا تو ڈپٹی کمشنر (جنگ)
نے چند منٹ اور صبر و ضبط سے نظارہ دیکھنے کی استدعا کرتے ہوئے کہا۔
”آپ شاید اس جماعت کے مزاج سے واقف نہیں۔ نظم ختم
ہونے کے بعد جو بھی اس کے امام مالک کے سامنے آئیں گے۔
آپ کو یوں محسوس ہوگا جیسے یہاں کوئی بیٹھا ہوا ہی نہیں۔“
اور وہی ہوا جو تھی مرزا صاحب نے سورت فاتحہ کی تلاوت شروع کی ہر
طرف ایک گھبراہٹ مچا گیا۔ جس پر کرنل صاحب نے بڑی حیرت سے کہا۔
”یکس ملک کے باشندے ہیں؟ کس قدر کنٹرول ہے انہیں
اپنے جذبات پر“

۲۸ دسمبر کو نعتِ رسولؐ

دہوہ کے جلسوں میں ۲۸ دسمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی علمی تقریر کی رعایت
سے نعتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتا تھا گو ۱۹۸۱ء کے بعد نعتوں میں بھی
دلی کرب کا اظہار ہونے لگا تھا۔ ایسی نعتوں کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔
شعور دے کے محمدؐ کے آئندے کا
مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانے کا
یہ میرا دل ہے دنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے شرب کے بادہ خانے کا
مرے بغیر ہستی کے ناخدا ہیں حضورؐ
مجھے نہیں کوئی اندیشہ ڈوب جانے کا
نہے نصیب کر میرا تھو بھی کام آئے
مجھے جنوں ہے چراغِ حرم جلانے کا

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑے ثاقب
دلوں سے عشق محمد نہیں ہے جانے کا

ایک شعر لوں تھا۔

پڑی ہے دھوم زمانے میں حسن یوسف کی
وہ عکس تیرے ہی سائے کا ہو بہو ہو گا

حضور تے نعت دیکھی اور اس پر معمول کی ایک نظر دوڑانے کے بعد مجھے
لوٹادی یہ فرما کر کہ ”ہاں پڑھ دیں“ اس کے بعد کوئی ادھ گھنٹے تک یہ غلام خدمت
میں حاضر رہا۔ بالآخر جب رخصت ہونے لگا تو فرمایا۔ ”وہ حسن یوسف والا کیا شعر
تھا؟“ میں نے پڑھا تو بڑے ہی کریمانہ لب و لہجے میں فرمایا

”حضرت یوسف کی نبوت تو واقعی نبوت تھی عکس نبوت تو نہ تھی“

میں نے فوراً عرض کیا حضور یہ شعر نہیں پڑھوں گا۔ فرمایا۔ ”ہاں نہ پڑھیں“
اس کے ساتھ ہی مجھ پر یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ نگاہ خلافت کس قدر جلد اشعار
میں مضمر بنیادی مضامین کو پا جاتی ہے جس کے بعد میرا دل اپنی اس فکری لغزش پر
دیکھ استغفار کرتا رہا۔

ہر التجا سے پہلے ہر اک التجا کے بعد
آتا ہے لب پر نام محمد خدا کے بعد
ہے ذات حق حضور کی صورت میں جلوہ گر
آئیے سب ہیں مانند رخ مصطفیٰ کے بعد
ہے کون بد نصیب جو باندھے گا غیر سے
عہد وفا حضور سے عہد وفا کے بعد
یارِ مجھ بنا دے در مصطفیٰ کی خاک
مانگوں گا اب نہ کوئی دعا اس دعا کے بعد
ثاقب پہ ہو حضور! کبھی وہ عطائے خاص
رہتی نہیں ہے کوئی طلب جس عطا کے بعد

جہاں مہر و وفا کے قصبے کمال صدق و صفا کی باتیں
جو ہو سکے تو سائے جاؤں تمہیں حبیب خدا کی باتیں
وہی ہیں اول، وہی ہیں آخر وہی ہیں طاہر وہی ہیں باطن
رہیں گی تا حشر اب زبانوں پہ خاتم الانبیاء کی باتیں
میں داعی دین مصطفیٰ ہوں ندائی دین مجتبیٰ ہوں
ڈرا سکیں گی نہ میرے دل کو کبھی سزا و جزا کی باتیں
قدم قدم ان کی رہنمائی جہاں جہاں ان کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکوت غارِ حرکات باتیں
ہری لگن ان کا آستان ہے ہی ترپ تو متاعِ جاں ہے
کبھی تو ہوں گی شفیع محشر سے ثاقب بے نوا کی باتیں

نگاہ خلافت

خلافتِ ثالثہ کے دور میں جماعت کی مخالفت زیادہ ہونے لگی تھی۔ اور زبان
وقلم پر قدغوں میں آئے دن اضافہ ہوتا رہتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ جلسہ میں پڑھی جانے
والی نظم یا نعت میں کسی نہ کسی رنگ میں حضور کو دکھا ضرور دیتا تھا حضور کا غزمیر سے
ہاتھ سے لیتے رواری میں اس پر ایک سرسری نگاہ دوڑاتے اور کاغذ مجھے واپس دے
دیتے جس پر مجھے یہ دہم سا تھا کہ شاید حضور صرف حق نعتی بھری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
پڑھتے نہیں جبکہ میرے دکھانے کا مقصد تو یہ تھا کہ چونکہ مجھے یہ اشعار حضور کی موجودگی
میں پڑھنے ہیں اس لئے ان کی ذمہ داری حضور پر بھی آسکتی ہے۔ اسی طرح ایک سال
میں نے اپنی ایک نعت حضور کی خدمت میں مطالعہ و ملاحظہ کے لئے پیش کی جس کا

روداد جلسہ سالانہ

قادیان

عمدہ درویشی کا پہلا جلسہ سالانہ

حضرت سیدنا سیح موعود نے ۲۳ دسمبر ۱۹۴۳ء کو خواب میں دیکھا تھا کہ "میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بھڑکا چلا رہا ہے میں نے دیکھا کہ واقع میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے اور یہ عجیبہ ہوا کہ چل رہا ہے جیسے ساپ چلا کر ہے ہوا پس چلنے میں کابھی راستہ نہیں اور یہ بڑا خوفناک ہے" البدر ۲۰ جنوری ۱۹۴۴ء

یہ دو الفاظ اور معنی تیز دیا اگرچہ سیدنا حضرت مصلح موعود کی ہجرت پاکستان سے بھی پوری ہو چکی تھی مگر اس کی عملی تعبیر کا ایک نہایت ہیچ اور عجیب سا پہلو پہلی دسمبر ۱۹۴۳ء کے آخری ہفتہ تک یہ سامنے آیا کہ امن پسندی اور حکومت وقت کی اطاعت و وفاداری میں مشغور جماعت، جماعت احمدیہ اپنے مقصد کی فکر سے باہر لاہور میں جلسہ کرنے پر مجبور ہوئی اور حضرت مصلح موعود اس مقدس تقریب کے حقیقی معنوں میں مدعو ہوئے تھے اس وجہ سے قادیان کے سالانہ جلسہ میں رونق افزا نہ ہو سکے کہ قادیان کے رہنے والے اس سب سے مشکلات اور پیچیدگیوں کا ایک خوفناک سمندر مائل ہو چکا تھا قبل ازیں اس تقریب پر شیعہ احمدیت کے خوارزمیوں پر دوائے بغیر کیے چاروں اطراف سے پہنچ جاتے تھے اور اس کی برکت سے قائمہ اہل خانہ بچتے تھے مگر ۱۹۴۳ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں پاکستان کے ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے بھی کوئی احمدی شامل جلسہ نہ ہو سکا جو سلسلہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا امم انگریز ساتھ تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۴۳)

منعقدہ: ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۳ء

یہ جلسہ بیت اقصیٰ میں ہوا۔

جلسہ میں ۲۵۳ درویش اور ۹۶ غیر مسلم حضرات نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی سننے والی احمدی خواتین صرف تین تھیں چار غیر احمدی خواتین اور ایک ننھی بچہ نے بھی بے پردہ کیے تھے جو برآمدہ بیت کے شمالی حصہ میں بیٹھیں ان کے ساتھ نصب کیا گیا تھا) سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ جلسہ کا بیچ بیت کے شمالی حصہ میں پنجوں پر بنایا گیا تھا جس کا رخ جنوب کی طرف تھا اور اس پر حضرت مولوی عبدالرحمن جٹ اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد آتش فرماتے تھے۔ جلسہ کا پروگرام صاحبزادہ مرزا خلیل احمد ظفر دعوت و تبلیغ قادیان نے مرتب کیا تھا جلسہ کا سارا پروگرام نہایت درد و اہتمام کے ساتھ اور اہتمام سے پڑھا۔ مجلس نصیب زخمی دلوں سے نکلنے والے دعاؤں عرض ہلائی رہیں۔

اس جلسہ پر حضرت مصلح موعود کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا جس نے جملہ حاضرین کے کرب و الم اور محرومی کے احساس کو فزون تر کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اٹلی کا پیغام حضرت مولوی عبدالرحمن جٹ نے پڑھا کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

"میں آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں جو قیصلہ آسمان پر موزمین اسے رو نہیں کر سکتی اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔ سو تسلی پاؤ اور خوش ہو جاؤ اور دعاؤں اور دعاؤں اور انکساری پر زور دو اور اپنی نوع انسان کے بھروسہ دہی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔"

منعقدہ: ۲۴، ۲۵، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۳ء

جلسہ میں قادیان کے درویشوں اور غیر مسلموں کے علاوہ ہندوستان کے دوسروں علاقوں سے ۱۶۶ جناب تشریف لائے تھے۔ جن میں ایک غیر مذہبی اور پانچ غیر از جماعت بھی شامل تھے۔ جلسہ پر حاضری زیادہ سے زیادہ ۶۰۰ آدمی ان میں احمدی احباب ۲۵۰ تھے۔ ۲۴ دسمبر کو ۱۰ افراد پر مشتمل مختصر سا بچہ لکھنؤ کا قافلہ قادیان پہنچا۔ اس جلسہ پر حضرت مصلح موعود حضرت امتاں جان اور حضرت صاحبزادہ بشیر احمد کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا۔

حضرت نواب مبارک بیگ صاحبہ کی نظم
خوش نصیب کہ تم قادیان میں رہتے ہو

بڑھی گئی تو دل کا درد نہ تھمتے والے آنسو بن کر بہ نکلا۔

حضرت امتاں جان نے پیغام بھیجا تھا۔

"میں شکستہ میں بیایا جا کر قادیان میں آئی اور پھر خدا کی مشیت کے ماتحت مجھے ۱۹۴۳ء میں قادیان سے باہر آنا پڑا۔ اب میری عمر اسی ۱۹ سال سے اوپر ہے اور میں نہیں کہہ سکتی کہ خدا کی تقدیر کا آئینہ کیا مقدّر ہے مگر ہر حال میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔۔۔ چند دن سے مجھے قادیان خاص طور پر زیادہ یاد آ رہا ہے شاید اس میں جلسہ سالانہ کی آمد آمد کی یاد کا پرتو ہو یا آپ لوگوں کی اسی دلی خواہش کا محض اثر ہو کہ میں آپ کے لیے اس موقع پر کوئی پیغام لکھ کر بھیجاؤں میری سب سے بڑی تمنائیں ہیں کہ جماعت ایمان و اخلاص اور قربانی اور عمل صالح میں ترقی کرے اور حضرت مصلح موعود کی خواہش اور دعا کے مطابق

میری جہانی اور روحانی اولاد کا بھی اس میں داخلہ حصہ ہوگا

اتم محمود

رکن بلا لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء

اس جلسہ علمائے سلسلہ کی پندرہ تقریری ہوئیں، مجرم حکیم فضل الرحمن صاحب (افریقہ) اور مجرم صوفی طبع الرحمن صاحب (امریکہ) نے بھی مختصر تقاریر کیں۔

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

جلسہ میں قریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی تقسیم ہند کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ اڑہائی سال کے بعد ۵۶ پاکستانی اہم می شامل ہوئے۔ زائرین میں پاکستان کے دینی دانشور، مفسرین، علماء، شیعہ، سنی، ہندو، مسیحی، سکھ، جٹ، گجر، پارسی، اور دیگر مذاہب کے علمائے کرام شامل تھے۔

حضرت مولوی عبدالرحمن جٹ امیر جماعت تھریان نے اپنی افتتاحی تقریر میں بعض معتد اہم ائمہ کے پیغامات اور دنیا بھر کے اہم مشنوں کے مراسلات سنائے۔ اڑاہائی بعد پاکستانی قافلہ کے امیر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے صدارتی تقریر میں بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیگر بابرکت ارشادات کے علاوہ مجھ کو یہ پیغام پہنچانے کے لیے فرمایا تھا کہ

"پسے رب پر بھروسہ رکھو اس کی کامل اطاعت کرو اس پر کامل یقین اور

اس کی کامل اطاعت کے ساتھ دنیا میں اس کا قیام ہو سکے گا"

علمائے سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ محرم شیخ مبارک احمد صاحب اور محرم مولوی محمد صدیقی صاحب امرتسر نے انگریزوں کے موضوع پر اظہار خیال فرمایا۔ اخبار رسول اینڈ ملٹری گزٹ کے خصوصی نامہ نگار نے اس جلسہ کی مفصل روداد لکھی جو اس اخبار کی ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں شائع ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۳)

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء

جلسہ میں ۳۵۰ مقامی درویش اور پاکستان سے ۹۷ افراد شریک ہوئے، اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً حیدرآباد، بمبئی، بہار، یوپی، بنگال اور کشمیر سے ۱۲۵۰ اہم می شامل ہوئے۔ ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں نوسو کے قریب غیر مسلم حضرات موجود تھے۔ شہر کے ہندو معززین کے علاوہ حکومت کے بعض اعلیٰ عہدے دار بھی شریک ہوئے۔ پروفیسر علی محمد صاحب سابق سفیر حکومت ہند متعینہ جگہ بھی تینوں دن جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔

قواتین کے بچے حضرت علامہ سید محمد رشید شاہ کے مکان میں جلسہ سنے کا انتظام ہوا۔

۲۸ دسمبر کی رات کو بیت اقصیٰ میں محترم شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور کی صدارت میں ایک عمومی جلسہ ہوا۔

جلسہ کے اقام کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیت وہ دعائیں، غزلیں اور عبادتیں تھیں جو دارالامین کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے معمور رکھتی تھیں۔ بیت مبارک بیت اقصیٰ، دارالامین خصوصاً بیت المدعا، بیت الذکر اور بیت الفکر خشوع و خضوع سے نکلے ہوئی دعاؤں اور سنا جاتوں کی آماجگاہ بنی رہیں۔ علاوہ ان کے صبح پانچ بجے صلوٰۃ میں باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی جس میں اجاب بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے تھے۔ بہشتی مقبروں میں مزار حضرت مسیح موعود پر حاضر ہو کر دعا کرنے والوں کا بھی ناشائستہ ہار ہوتا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجپلی کے پڑاثر خطابات حاضرین جلسہ کے لیے نعت ثابت ہوئے۔

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

ہندوستان بھر کی جماعتوں کے علاوہ پاکستانی زائرین کا قافلہ بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے قادیان پہنچا جلسہ سے ہندوستان کے علاوہ انگلستان، انڈونیشیا اور بالینڈ کے بعض اہم می اجاب نے بھی خطاب فرمایا۔

زنانہ جلسہ گاہ کے طور پر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیان کا مکان استعمال کیا گیا۔ جہاں آلجبر الصوت کے ذریعے مراد جلسہ گاہ کی تمام کاروائی سنبھالی گئی۔

۲۹ دسمبر کو ۱۰۰۰ خواتین کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا غیر مسلم خواتین کی تعداد تسک تھی۔ خواتین میں سے محترمہ امنا السلام صاحبہ امیر محمد یونس صاحبہ اہل علم اور مبارک قر صاحبہ امیر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور صدر لجنہ امداد شہ قادیان نے تقاریر کیں۔

پاکستانی زائرین کا قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی امداد میں قادیان پہنچا قادیان کے درویشوں کے لیے اور قادیان کے لیے کتے ہوئے مہمانوں کے لیے جلسہ سالانہ پر قادیان میں اجتماع نعت غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ سوز و گداز سے قطعاً الی اللہ کے نکلنے دیکھنے میں آئے۔

منعقدہ :- ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

حاضرین ۳۰۰ سے زائد۔

دوسو پاکستانی افراد کا قافلہ پانچ لاکھوں پر ۲۹ دسمبر کی درمیانی شب قادیان پہنچا۔ درویشان قادیان نے علامہ آباؤ کی سڑک پر اُھلاؤ مہلاؤ مہرجیا کے نعروں سے استقبال کیا۔

غیر مسلم معززین اور سکھ اجاب جلسہ کے ہر اجلاس میں ہزار ہارہ سو کی تعداد میں شریک ہوتے تھے۔ برصغیر کے علاوہ شام اور مشرقی افریقہ سے بھی مہمان آئے۔

جلسہ کے لیے دہلی سے رنگینی پولیٹیک کروائے گئے جو قادیان کے علاوہ گورداسپور و دھارم پور، بنالہ اور امرتسر میں آویزاں کیے گئے۔ لاڈلہ اسپیکر خدیو گپتا جس کا انتظام محمد اسلمی صاحب ننگلی کے سپرد رہا۔ (اس سے پہلے کرائے کے لاڈلہ اسپیکر استعمال کیے جاتے تھے)

تقسیم ملک کے بعد پہلا جلسہ تھا جس میں افتتاحی اجلاس سے اختتام تک
لوٹے احمدیت لبرار اور عشاق احمدیت والہانہ جذبہ سے سرشار ہو کر اس کی پاسبانی
کافریں ادا کرتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالرحمن جٹ نے افتتاحی خطاب کیا۔ محرم چوہدری اسد اللہ خان
صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح انٹی کاپ پیغام پڑھ کر سنایا۔ اہل قادیان کے لیے پیغام
در اصل جماعت کے ہر فرد کو معین کرنے کے لیے تھا۔

"اپنے اندر ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر و جلد سے جلد علماء پیدا کرو جلد
سے جلد تعلیم دینا کام اپنے ہاتھ میں لو جلد سے جلد لٹریچر پکڑنے
اور اس کو شائع کرنے کی کوشش کرو اور تم میں سے ہر شخص اپنے عمل
میں تبدیلی پیدا کرے اپنے دل میں محبت الہی پیدا کرے اور اپنے آپ کو
اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرے۔"

کاش! خدا تعالیٰ ہمارے دلوں میں ان باتوں کی خلعت اور اہمیت
ڈال دے اور کاش! اس جلسہ پر ہم ایک نئے وجود بن کر جاؤ۔
ملک کو روحانی دعوت دینے والے ملک کو روحانی ترقی بخشنے والے
اور پھر ساری دنیا کے لیے مفید وجود ہونے والے بن کر جان خدا کے بندوں
کو ساتھ لے کر جان خدا کی مدد کو ساتھ لے کر آؤ! آمین اتم آمین

مرزا محمود احمد

۸ دسمبر ۱۹۵۲ء خلیفۃ المسیح انٹی راء جماعت احمدیہ بارہ۔

(تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۳۶۴)

اس جلسہ میں حضرت شیخ یعقوب علی عمر فانی نے کی تقریر "ذکر حبیب"
سیٹھ معین الدین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔

ملک احسان صاحب مغربی افریقہ۔ مولوی سے

رشیہ احمد صاحب ٹرانس جارجن، مولوی مقبول احمد صاحب انگلستان نے ان ملک
میں تعلیم دینے کے لیے اپنی مساعی پر روشنی ڈالی۔ سلیم حسن الجبانی صاحب نے عربی
میں تقریر کی۔

جلسہ میں علمائے مسلمہ کی پرمختار تقریر توجہ اور دلچسپی سے سنی گئیں۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

جلسہ کے لیے دہلی سے رنگین پوسٹر بھجوائے گئے جو گورداسپور دھارویاں بنارہ
اور امرتسر میں بھی آویزاں کیے گئے۔ دہلی، یوپی، سی پی، مدراس، مالابار، حیدرآباد وکن
بمبئی، بھیل، بہار، اڑیسہ اور پاکستان کے ۱۹۲ خوش نصیب لائبرین کے قافلہ نے چوہدری
اسد اللہ خان صاحب کی حیت میں شرکت کی۔

برصغیر پاک و ہند کے علاوہ شام اور مشرقی افریقہ کے بعض احمدی دوست بھی
شامل جلسہ ہوئے۔ علاوہ انہیں محرز طبقہ کے غیر مسلم احباب اور خواتین کی تعداد
ہر اجلاس میں ایک ہزار سے بارہ سو کے گنگ بھگ رہی۔

خواتین کا جلسہ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ کے مکان سے متصل عبد اللہ
خان صاحب کے احاطہ میں ہوا۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء

جلسہ پلنی جلسہ خواتین میں ہوا اور خواتین کے لیے اس کے بالمقابل ایک مکان میں
انتظام تھا پاکستان سے ۱۵۰ مرد و زنان کا قافلہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی
امارت میں پہنچا۔ ہندوستان بھر سے ۲۰۰۵ احباب شریک ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی میں تلاوت نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح انٹی کاپ پیغام پڑھ کر سنایا
گیا۔ خواتین میں یہ پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعے سنایا گیا۔

منعقدہ: ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بھارت سے ۲۲۰ احباب اور پاکستان ۲۰۰ افراد نے بصورت قافلہ
جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ انفرادی طور پر بھی کم و بیش ۸۰۰ احباب تشریف
لائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح انٹی کاپ پیغام اور حضرت
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیان کا مضمون "ذکر حبیب" پڑھ سنایا۔

خواتین کی تعداد ۲۶۰۰ سے زائد تھی جس میں ۳۰۰ غیر مسلم خواتین تھیں۔ خواتین
کی جلسہ گاہ مولوی عبدالمعنی صاحب کے مکان سے ملحق چار دیواری کے اندر بنائی گئی تھی۔
جلسہ کے متعلق غلط پروپیگنڈا کیا گیا جس کا حکومت کی طرف سے نوٹس لیا گیا۔ پانچ
ایک چٹھی کی نقل اخبار بد میں شائع کرنے کے بھجوائی گئی۔

سٹی کانگریس کی طرف سے اخبارات کے نام چٹھی

جناب پریذیڈنٹ صاحب سٹی کانگریس نے مندرجہ ذیل چٹھی اخبارات کے نام بھجوائی
جس کی ایک نقل اخبار "بدر" کو بھی بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے۔
شرعی مان ایڈیٹر صاحب "بدر" جے ہند سرائی کر کے مندرجہ ذیل چٹھی شائع
کر کے مشکور فرمائیں۔

"تقسیم وطن کے بعد حالیہ سر ڈویژن میں صرف قادیان ہی ایسا قصبہ ہے جہاں
ہندوؤں سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی آباد ہیں قصبہ کی آبادی گیارہ ہزار سے زائد ہے
اس میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش ساڑھے پانچ صد کے قریب ہوگی۔ سب لوگ
بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو فطرتاً امن کے ماحول کو
پسند نہیں کرتے۔ اسلئے مقامی مسلمانوں نے اجوا احمدی ہیں اپنا سالانہ جلسہ منعقد
کیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے آدمی بھی شریک
ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لیے دعوت نامے جاری کیے گئے اور جن لوگوں کے
پیغامات پڑھ کر سندے گئے ان میں پنجاب اور اڑیسہ کے گورنروں کے علاوہ وزیر عظم
پنجاب اور ان کے ساتھی اور ہائیکورٹ کے جج بھی شامل تھے۔ ضلع کے اعلیٰ افسران
کے علاوہ بڑی بڑی شخصیتوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔ اس موقع پر جو تقریریں
ہوئیں وہ اگرچہ روحانیت اور اتحاد پر مبنی تھیں مگر ہرے کر کسی کی دلانداری مقصود

نہ تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے بلاوجہ فرقہ وارانہ مضا کو مکدر کرنے کے لیے جلسوں کا اہتمام کیا اور مضا کو مکدر کرنے کی کوشش کی نیز جلسہ سالانہ کی غلط رپورٹ "پرستاب" میں شائع کرادی علاوہ انہیں جلسہ کی رپورٹ (ردیاد) بھی اشتعال انگیز طور پر شائع کرائی گئی۔ یہ اقدامات قصبہ کے خوشگوار ماحول کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسروں کی دل آزاری نہ کی جائے اور حکومت وقت کی وفاداری ہمیشہ پیش نظر رہے یہ بات بھی عیاں ہے کہ اتنی چھوٹی اقلیت اکثریت کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگا سکتی۔ اس لیے سٹی کانگریس کمیٹی قادیان ایسے لوگوں کی طرف سے کی گئی اشتعال انگیز کپی نہیں کرتی۔

جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے جس کے ماننے والے تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے مرکز میں ان کو آرام اور سہولت پہنچانا چاہیے ملک اور نیشن کی عزت اور شہرت کو چارچاند لگانا ہے اور ہماری سبکو برپا لیبی کا بزنس بیوت ہے لہذا جو لوگ اس بین الاقوامی مرکز کی پراسن مضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہ ملک کے خیر خواہ نہیں بلکہ درپردہ دشمن ہیں۔ احمدیہ جلسہ سالانہ پتیسویں یینے سے ہماری راج ہتی کی تمام ملکوں میں تعریف ہوگی۔

ہم اپنے ملک کے معززین ہی خواہوں اور سرکاری افسران سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ اور اختیارات کو کام میں لا کر ایسی شرانیکہ حرکات کو جو ہمارے امن، اتحاد کے لیے نقصان دہ ہیں روکیں گے اور فتنہ انگیز اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے عناصر کو پھینچنے نہ دیں گے۔

منعقدہ: ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

حکومت ہند نے دسہرہ کے انتظامات کی وجہ سے پاکستان سے قافلہ کی آمد کی اجازت نہ دی۔ جلسہ سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے سے برسات شروع ہو گئی قادیان ایک جزیرہ کی شکل اختیار کر گیا۔ جلسہ سے ایک دن قبل ٹرین کی آمد و رفت روک دی گئی۔ جو جلسہ کے انتظام کے روز شام کو بحال ہوئی۔ اہل قادیان کے لیے خوشگوار حیرت کا سامان اس وقت ہوا جب جلسہ کے آغاز سے ایک روز قبل ہندوستان اور پاکستان سے سینکڑوں احباب کپڑوں اور سامان سمیت بھیجتے ہوئے قادیان پہنچ گئے۔ پاکستان سے آنے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۴۴، ۴۵ اور ہندوستان سے ۱۵۳ احباب تشریف لائے۔ درویشان قادیان نے ہاتھ رُکے ہوئے افراد کو کھانا پہنچایا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ایک اور نشان دکھایا اور مسلسل بارش یک دم ختم ہو گئی اور جلسہ روایتی وقار سے منعقد ہوا۔

منعقدہ: ۶، ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ انڈونیشیا سے بھی بعض احباب تشریف لائے۔ حسب معمول حضرت خلیفہ المسیح الثانی کا پیغام حضرت

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے پڑھ کر سنایا۔

۵ اور ۶ اکتوبر کی درمیانی شب مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت تقریری مقابلہ کا ایک پروگرام ہوا ۱۱ اور ۱۲ اکتوبر کی درمیانی شب نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر انتظام بیت مبارک قادیان میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ مستورات میں مردانہ جلسہ گاہ سے تقابیر کے علاوہ صاحب علم خواتین نے تقابیر کیں۔ ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کی درمیانی رات ناصرات الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوا۔

منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء

بھارت کے دور دراز علاقوں سے ۱۵۰ احباب تشریف لائے گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی پاکستانی قافلے کو اجازت نہ مل سکی۔ مشرقی افریقہ سے پانچ احباب تشریف لائے۔

دوران ایام جلسہ نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر بیت مبارک میں درس کا بھی روزانہ اہتمام رہا۔

بیت اقصیٰ میں بعد نماز فجر حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس بھی دیا جاتا رہا۔ خواتین کے جلسہ میں بیت بالینڈ کے لئے ہنگامی چندہ جمع کیا گیا۔

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

برما، عدن، مشرقی افریقہ اور پاکستان سے تشریف لانے والے ۱۲۰ سے زائد احباب نے جلسہ میں شرکت کی حضرت خلیفہ المسیح الثانی کا پیغام حکم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کا پیغام حضرت مولانا عبدالرحمان جٹ نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی دیگر تقاریر کے علاوہ شبنہ اجلاس میں ۴۰ زبانوں میں تقاریر ہوئیں جہانان گرامی کے قیام کا مجموعی انتظام مدرسہ احمدیہ دار المسیح اور نصرت گریڈ اسکول میں کیا گیا تھا۔ (دبر ۲۴ دسمبر ۱۹۵۹)

جلسہ مستورات میں مردوں کے پروگرام سے تقابیر سنائی گئیں۔ صرف دو اجلاس خواتین کے ہوئے جن میں گیارہ تقابیر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء

پاکستان سے پورے تین سو احباب شریک ہوئے۔ افریقہ، برما، یورپ اور بعض دیگر بیرون ممالک کے ۱۲۰ احمدیوں نے شرکت کی۔

ہر طبقہ کے معزز علم دوست اور سنجیدہ مزاج ہندو اور کچھ دوست کثرت سے شریک ہوئے۔ بعض اعلیٰ سرکاری حکام بھی تشریف لاتے رہے۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

غیر احمدی عالم سید غلام نبی صاحب اور ایل سی گیتنا صاحب نے جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک خیالات کا اظہار کیا۔

۱۷ دسمبر کو قادیان میں سکھ اور ہندو بھائیوں کی طرف سے پاکستان سے آئے ہوئے

۷ دسمبر کو ۲۸ زبانوں میں تقاریر کا شبنہ یہ وگرام ہوا۔

جلسہ مستورات میں ایک جرمن بہن نے حلقہ تجرش اسلام ہونے کے دلچسپ واقعات سنائے۔ تاہم اس کا پروگرام بھی ہوا۔

منعقدہ ۲۰، ۲۱، ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء

پاکستان اور ہندوستان کی جنگ کی وجہ سے یہ جلسہ دسمبر میں ملتوی کرنا پڑا تھا اور بعد میں ماہ فروری میں یہ جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ ہندوستان کے علاوہ بنگلہ دیش کے لوگوں نے بھی شرکت کی۔

منعقدہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ۱۹۷۷ء

فلسطین، لندن، انڈونیشیا، گھانا، نائجیریا، لوگنڈا، بلاویر، روس اور گھانا کے مہمان نے شرکت کی۔

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان سے ۱۰۰ افراد کا قافلہ اور جزائر فجی سے مہمان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام محترم میرزا داہم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر کا موضوع ”خلافتِ ثالث کی شکات“ تھا۔ پنجاب کے ایک سابق وزیر بھول راجندر سنگھ صاحب نے جلسہ سے خطاب کیا۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے جلسہ کی کاروائی کا ریکارڈ ۲۶ اور ۲۷ نومبر کو دہلی کی نشریات میں پیش کیا۔

مستورات کا جلسہ مرادہ جلسہ گاہ کے قریب دارالانوار جاتے والی سڑک کے دوسری جانب ہوا۔ محترم صدر راجندر سنگھ صاحب نے بھارت نے مستنایا خواتین کی حاضری ۴۰۰ تھی۔

منعقدہ ۸، ۹، ۱۰ جنوری ۱۹۷۹ء

صبح کا اجلاس جلسہ گاہ میں اور شام کا بیت اقصیٰ میں ہوتا رہا۔ جلسہ کے آغاز میں مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل کی افتتاحی تقریر ہوئی بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام میرزا داہم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا داسیم احمد کی تقریر ”جماعت احمدیہ میں تقاضا“ کے موضوع پر تھی۔ جلسہ سالانہ مستورات ۸ جنوری کو ہوا۔ (دہرہ ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء

ہندوستان بھر کے علاوہ پاکستان سے ۸۰ افراد کے قافلے۔ ایک سو اسی احمدی اور جرمن سیلون کے ایک بزرگ نے بھی شرکت کی۔

صدارتی تقریر ”محترم حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے کی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام ”صوفی غلام محمد صاحب میرٹھ نے پڑھ کر سنایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دوسرا پیغام جو بذریعہ تار موصول ہوا مولانا شریف احمد صاحب ایمنی نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا داسیم احمد صاحب کی تقریر کا عنوان تھا ”دین حق (ناقل) مجھے کیوں پایا ہے“ ۱۸ دسمبر کی رات بیت مبارک میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی بیت الاقصیٰ میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے درس کا اہتمام بھی ہوتا رہا۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

اندرون ملک کے دور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک بنگلہ دیش، نائجیریا، غانا، لندن، کینیا، اور کینیڈا سے خاصی تعداد میں احباب تشریف لائے۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ، مولانا منور احمد صاحب سابق مری مشرقی افریقہ اور محترم مولانا فضل الہی بشیر صاحب بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لائے۔

منعقدہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۷۷ء

ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ انگلستان، ماریشس، اڈیلیڈ، پاکستان اور بنگلہ دیش سے احباب تشریف لائے۔ جلسہ صبح ۱۳ دسمبر شروع ہوا مگر بارش کی وجہ سے تیسرے دن بیت اقصیٰ میں ہوا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سنایا۔ مرزا عطاء الرحمن صاحب انگلستان، محرم عبدالرحمن صاحب آندھرا، محرم بشیر احمد صاحب ماریشس، سردار نذیر احمد صاحب غانا افریقہ اور چوہدری عنایت اللہ صاحب تنزانیہ نے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اختتامی خطاب محترم صاحبزادہ مرزا داسیم احمد صاحب کا تھا۔ ۱۵ دسمبر کی رات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ۱۹۷۳ء کے سالانہ مجلسوں کی ٹیپ سنائی گئی اس سال حیدرآباد سے پہلی بار احمدی احباب ریلوے لوگ ریور کوڑکے آئے۔ جلسہ سالانہ کے آخری دن دو بزرگ رفقاء درویش حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب اور حضرت حافظ عبدالرحمن صاحب پشاور دی وفات پا گئے۔

جلسہ مستورات میں دو دن پروگرام مرادہ جلسہ گاہ سے نشر کیا گیا۔ ۱۴ دسمبر کو مستورات نے تقاریر کیں۔

منعقدہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۹۷۶ء

حیدرآباد اور میسور سے ریلوے کی دو بوگیاں مہمانوں سے بھر کر آئیں۔ بیرونی ممالک میں سے کینیڈا، ماریشس، سیلون، نائجیریا، امریکہ اور بنگلہ دیش سے مہمان آئے۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۷۷ء

ہندوستان کے مختلف صوبہ جات کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور پاکستان

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء

قادیان کی سرزمین میں جلسہ پوری شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ ہندوستان کے شمال سے لے کر جنوب تک اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی جماعتوں کے نمائندگان پہلے سے بہت بڑھ کر آئے۔ حیدرآباد اور یادگیر سے لڑکیاں آئیں۔ ۱۶ ممالک سے اجاب تشریف لائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سنایا۔ صاحبزادہ صاحب نے سیرۃ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی اور افتتاحی خطاب بھی فرمایا۔ غیر ملکی نمائندوں نے بھی خطاب کیا۔ ۲۰ دسمبر کو بعد نماز فجر بیت المبارک میں غیر ملکی مہمانوں کی ایک تعارفی تقریب ہوئی۔

جلسہ متواتر کی زیادہ تر کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔ کراچی، مارشس اور انگلستان سے مہمان خواہین نے بھی خطاب کیا۔ ایک ہزار سے زائد خواہین نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء

قادیان توحید ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے۔ ۱۹ ممالک کے نمائندگان تشریف لائے۔ جلسہ کے پروگرام میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی تقریب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام سنایا۔ یہ جلسہ خلافت رابعہ کے دو کابھلا جلسہ تھا۔ ہر چھٹی کا دل جانتا ہے کہ وہ قدرتِ ثانیہ کی برکات کے جاری و ساری ہونے کی سلسلِ عمل سے کس قدر تقویت پاتا ہے۔ تیرہ علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔ ان کے علاوہ بارہ غیر ملکی نمائندوں نے خطاب کیا۔

قادیان کے جلسوں کی ایک خوش کن روایت ہے کہ وہ آخری دن نماز فجر کے بعد غیر ملکی مہمانوں سے تعارف کا پروگرام رکھتے ہیں۔ ۱۸ اور ۲۰ دسمبر کو جالندھار اور امرتسر ٹیلی ویژن نے جلسہ سالانہ کی چھٹکیاں پیش کیں۔ جلسہ متواتر میں حاضری ۱۰۵۰ تھی مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام کے علاوہ صاحب علم خواہین کی پندرہ تقاریر ہوئیں۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء

ہزاروں اجاب شریک ہوئے ۱۹ ممالک سے نمائندے تشریف لائے حسب معمول پروگرام کے علاوہ درج ذیل غیر ملکی نمائندوں نے بھی تقاریر کیں۔ عبد الحمید الرحیمت (مارشس) علی یوسف صاحب (نائیجیریا) طہر افترق صاحب (اردن) علی قاضی صاحب (ٹرینیڈاڈ) ذاکر حلیم صاحب (انڈونیشیا) طارق احمد شریف صاحب (امریکہ) مصطفیٰ ثابت صاحب (کینیڈا) مظفر احمد ظفر صاحب (امریکہ) عبداللہ صاحب (جزیرتی) شفیع احمد صاحب (بنگلہ دیش) محمد اکرم صاحب (لیبیا) مائیکل کلاک صاحب (لندن) ڈاکٹر نظام الدین صاحب (نائیجیریا)

سے اجاب تشریف لائے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد تقریباً تین چار ہزار تھی۔ افتتاحی خطاب کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام سنایا۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ غیر ملکی معززین نے بھی خطاب کیا۔ محترم ظفر احمد صاحب ظفر اور محترم جمیل الرحمن صاحب امریکہ سے آئے تھے۔ محترم حافظ شیر الدین عبداللہ صاحب مرنی مارشس اور محترم ہدایت اللہ جیش صاحب جرمنی نے بھی خطاب کیا۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب (سوٹزرلینڈ) محترم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب اور محترم سید شریف احمد صاحب منصورہ کینیڈا اور محترم سچو ہدی خلیل احمد صاحب (امریکہ) نے بھی ایمان افزہ واقعات سنائے۔

۱۹ دسمبر کو بعد نماز فجر مہمانان گرامی کا تعارف کروایا گیا

۲۰ دسمبر کی رات مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جلسہ متواتر حضرت مولوی ذرند علی صاحب کے مکان کے غریب جانب تیار کردہ وسیع احاطہ میں ہوا۔ برطانیہ، افریقہ، امریکہ اور جرمنی سے مہمان بہنوں نے شرکت کی۔ لمحہ کی طرف سے صنعتی غائش لگائی گئی۔ حاضری ۷۵۰ تک تھی

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء

ہندوستان کے تمام مختلف صوبوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ مارشس، نائیجیریا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، انگلینڈ، انڈونیشیا اور پاکستان سے کل ۱۲۱ اجاب جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء

ہندوستان کے علاوہ مارشس، جرمنی، ڈنمارک، برطانیہ، امریکہ، پاکستان، بنگلہ دیش، اسرائیل، اردن، غانا، ہالینڈ، ٹرینیڈاڈ، سوٹزرلینڈ، انڈونیشیا، سنگاپور اور ملائیشیا سے آنے والوں کی تعداد ۲۰۰ تھی۔

نوٹ: ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۲ء کے رپورٹس ہمیں نہ مل سکیں۔
(مرتب)

منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۸ء

جلسہ پر بعض ممالک سے اجاب پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مثلاً نائیجیریا اور سوڈان اس طرح ۱۶ ممالک سے مہمان آئے۔ ذوق و شوق کا عالم دیدنی تھا۔ سینکڑوں کے اجتماع میں روایتی روح پرور جلسہ ہوا۔ حیدرآباد اور مدراس سے ریزرو بگیوں سے سفر ہوا۔ باقی کارروائی حسب معمول ہوئی۔

جلسہ گاہیں

۱۹۹۲ء کا جلسہ جو بڑا جلسہ کہلاتا ہے۔ ڈھاب کے کنارے ایک وسیع چوڑے پر ہوا جو ڈھاب کی بھرتی سے جلسہ کے قریب ہی تیار ہوا تھا۔ یہی وہ چوڑے ہے جس پر بعد میں مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مکان تیار ہوا مگر جلسہ کے وقت ان عمارتوں کی فقط بنیادیں اٹھی تھیں۔۔۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ کے سوا باقی سالانہ جلسے بیت الاقطی میں منعقد ہوئے۔ خلافت اولیٰ کے ابتدائی پانچ برسوں میں بھی ان کا انعقاد بیت الاقطی میں ہی ہوتا رہا لیکن ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۳ء تک بیت نور جلسہ گاہ رہی۔ اس کے بعد ۱۹۲۴ء میں سامعین کی کثرت کے پیش نظر بیت نور سے باہر میدان میں اس مبارک اجتماع کا آغاز ہوا اور ۱۹۲۶ء تک ۲۲ جلسے اس سرزمین میں منعقد ہوئے ملکی تقسیم کے بعد قادیان میں پہلا جلسہ سالانہ دوبارہ بیت الاقطی میں ہی منعقد ہوا اور پھر ۱۹۴۶ء میں باب الانوار کے پرانے جلسہ گاہ میں منتقل کر دیا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم)

ربوہ کا پہلا جلسہ بیت مبارک کے نیچے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی کوٹھیل کی جگہ پر ہوا تھا جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا نور احمد صاحب کی کوٹھی تعمیر ہوئی ۱۹۵۷ء سے مردانہ جلسہ گاہ نصرت گروہاٹی اسکول میں اور زنانہ جلسہ گاہ جامعہ نصرت میں بنی۔

اظہار تشکر

اس جملہ کی طباعت کے دشوار مراحل میں ہمارے ساتھ بچہ خلوص معاونت کرنے والے احباب کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

ذکاء اللہ ڈھڈی (خوشنویس)

ابوالحسن اعوان

محمد کلیم طابق جاوید (خادم ڈرگ روٹی)

محمد اکرم نوشاہی (خادم النور)

عون علی صاحب (رائل کیلینڈرز) غیر از جماعت

رفیق احمد صدیقی صاحب

علیم احمد صاحب

جلسہ لائے ربوہ ۱۹۸۳ء کی بڑی تصویر (پوسٹر) نیز

ٹائٹل کی تصویر کی ٹرانسپیرنسی

جناب سلیمان احمد طاہر صاحب

فجر اکم اللہ احسن الجہاد

جلسہ منورات کا پروگرام زیادہ تر مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔ محترم مصباح النور فیوم صاحبہ رائڈویشیا، محترم الحاج عائشہ ظفر میاں صاحبہ ریکنیڈا، شادہ ریاض صاحبہ لندن نے بھی خطاب کیا۔ حسب معمول صنعتی نمائش بھی لگائی گئی۔

منعقد ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۰ء تک

اخبار و رسائل کی بے قاعدگی کے باعث مفصل رپورٹیں دستیاب نہ ہو سکیں مخفف رپورٹیں جو موصول ہوئیں ان کا مضمون ایک سا ہے۔ جلسے کی تاریخیں ۱۹۱۸، ۲۰ دسمبر ہی رہیں۔ ۲۰ تک ممالک سے نمائندگان تشریف لاتے رہے۔ حضرت صاحبزادہ وسیم احمد صاحب اقتدائی خطاب اور حضور ایدہ الودود کا بیغام سناتے رہے۔ اختتامی خطاب بھی صاحبزادہ صاحب کا ہوتا رہا۔ غیر مسلم معززین بھی خاصی تعداد میں تشریف لاتے رہے۔ ہر سال کی رپورٹ میں یہ جملہ بھی موجود ہے کہ اس سال حاضری آج تک کے جلسوں میں سب سے زیادہ تھی، جلسہ منورات بھی حسب معمول ہوتا رہا۔

۱۹۸۹ء میں پاکستان سے ۸۰۰ احباب تشریف لائے۔ جلسہ گاہ محلہ ناصر آباد جو ہشتی مقبرہ کے قریب ہے کہ وسیع احاطہ میں تھی جبکہ منورات کا جلسہ ہشتی مقبرہ سے ملحق باغ میں ہوا۔ جلسہ میں کچھ معززین کثرت سے آئے۔ ۱۹ دسمبر کی رات ایک عالمگیر محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ موسلا دھار بارش ہونے کی وجہ سے آخری دن مردانہ جلسہ بیت الاقطی میں اور زنانہ بیت مبارک میں ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا اختتامی خطاب مخفف رہا۔ غیر ملکی زائرین نے بھی خطاب کیا۔ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کی وجہ سے رونق دو بالا رہی۔

۱۹۹۰ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام (جو شابل اشاعت ہے) سنایا گیا اور جملہ احباب حاضر و غیر حاضر یہ دعا کرتے رہے کہ قادرِ قیوم خدا حضور پر نور کی دلی خواہش پورے ہونے کے سامان فرمائے۔ تین سو سالانہ اپنی پوری شان سے خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود کے ساتھ قادیان دارالان میرے منعقد ہو سکے۔

جلسہ لائے ۱۹۹۱ء قادیان

تخت گاہ مسیح خلیفۃ المسیح کے قدم چومنے کو بے قرار ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا بیٹا جو اس وقت منصب خلافت پر متمکن ہے تشریف لانے والا ہے ہم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کو اس جلسہ سالانہ میں شمولیت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کی آوازیں آواز ملا کر کہتے ہیں۔

بنا ہے مبہط الزوار قادیان دیکھو

وہی صدائے سنو! جو صدائے اٹھی ہے

کنارے گونج اٹھے ہیں زمین کے جاگ اٹھو

کہ اک کز وڑ صدائے اک صدائے اٹھی ہے

رودادِ جلسہ سالانہ برطانیہ

کے اس پروگرام میں خوشگوار تبدیلی کی گئی۔ آخری خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ عنہ العربیہ کا تھا۔ قاریان اور ریلوے سے باہر پہلی دفعہ وہاں مقیم خلیفۃ المسیح نے خطاب فرمایا۔ برطانیہ کی جماعت کے ہر فرد کو ریلوے اگر خلیفۃ المسیح کی زیارت اور مبارک آواز سننے کا موقع نہیں مل سکتا تھا۔ گزاردلوں، بہتے اشکوں اور قبول کرتے ہوئے دلوں کے ساتھ خوش نصیبوں نے پیارے آقا کا داعی الی اللہ کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب سنا۔ حاضری تین چار ہزار تھی۔

منعقدہ ۵، ۶، ۷ اپریل ۱۹۸۵ء

یہ جلسہ نئے خرید کردہ یورپین سنٹر اسلام آباد واقع ٹلفورڈ سروس میں منعقد ہوا۔ دنیا کے پانچ براعظموں کے کم و بیش ۲۸ ملکوں کے ۷ ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ آسٹریلیا، جاپان، فجی، انڈونیشیا، ملائیشیا، سنگاپور، بنگلہ دیش، بھارت، پاکستان، ایران، مشرق وسطیٰ کے اکثر ممالک گیمبیا، سیرالیون، ناٹجیریا، غانا، کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، زامبیا، زیمبیا، مالیشیا، جنوبی افریقہ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، بلجئیم، آئرلینڈ، فرانس، جرمنی، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، سپین، کینیڈا، امریکہ، ٹینیسیا کی آنا وغیرہ سے احباب تشریف لائے۔

۵ اپریل کو بعد نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ افتتاحی خطاب میں حضور نے ان افضال باری تعالیٰ کا ذکر فرمایا جو حضور کے انگلستان تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر فرمائے۔ احباب جماعت کی پرجوش مالی قربانیوں اور یورپ و امریکہ میں مراکز کے قیام کا تذکرہ فرمایا۔ قرآن کریم اور کتب حضرت بانی سلسلہ کے تراجم، کمپنیز و دینی لٹریچر کی اشاعت کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کی بے لوث رضا کارانہ خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

۶ اپریل کو اختتامی خطاب میں حضور نے جماعت احمدیہ کے خلاف سناٹے شدہ قیاس ابیض کے اس مرکزی الزام کا جواب دیا کہ (نعمو باللہ) جماعت احمدیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ حضور نے اپنے توقف کی تائید میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور بزرگان سلف کے متعدد حوالہ جات پیش فرمائے۔

(ضمیمہ خالد اپریل ۱۹۸۵ء)

ٹلفورڈ کے نئے مرکز میں ہزاروں مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا گیا مہمانوں کی اکثریت کو گیسٹ ہاؤس (موجودہ مشن ہاؤس) کے قرب وجوار کے احمدی گھروں میں مرکزی جلسہ کے طریق پر ٹھہرایا گیا۔ دو چنگیوں میں لنگر کا بھی انتظام تھا۔ ایک ٹلفورڈ دوسرے

برطانیہ میں ایک لمبے وقفے کے بعد جلسہ سالانہ کے انعقاد میں باقاعدگی ۲۹ ستمبر اگست ۱۹۸۴ء کے جلسہ سے شروع ہوئی۔ اس جلسہ میں برطانیہ کی گیارہ جماعتیں شامل ہوئیں حاضری کم و بیش ستر سے اسی افراد تھی۔ ابتدا میں جلسے مشن ہاؤس کے لان میں تقیات وغیرہ لگا کر ہوتے رہے بعد میں لان میں شامیانے لگائے گئے۔ یہ جلسہ دو دن کے ہوتے تھے۔ جیسے جیسے جماعت نے دعوت اختیار کی یہ جلسے پارکوں میں ہونے لگے جہاں حاضری دو اڑھائی ہزار تک ہو جاتی روٹنٹن پارک میں دو جلسے ہوئے۔

برطانیہ کے جلسوں کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ سرکردہ افراد جن میں ممبران پارلیمنٹ کونسلر، سیاسی، مذہبی، دانشور اور سرکاری حیثیت کے حامل افراد بجز نکتہ گلے دل سے شامل ہوتے رہے اور جلسہ سے بھی خطاب کرتے رہے۔ خاص طور پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی شرکت اور خطابات اہل برطانیہ کے لئے نعمت ثابت ہوتے رہے۔

۱۹۸۳ء میں پندرہواں جلسہ سالانہ کریں فورڈ پارک ہنسلو برطانیہ میں منعقد ہوا ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یورپ، افریقہ، امریکہ اور انگلستان کا دورہ فرما رہے تھے اہل برطانیہ کی خوش بختی کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں آپ برطانیہ میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کے جلسہ میں جو وہاں کے لارڈ بیرک کی صدارت میں ہوا۔ حضرت صاحب نے رونق افروز ہو کر بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”میں نے سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تندر سے مطالعہ کیا ہے اس لیے میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور ایک غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو.... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام نے لوگوں کے دلوں کو محبت پیارا اور ہمدردی سے جیتا تھا اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

برطانیہ میں جلسہ ہائے سالانہ کی روایت کا اُنیسواں سال تھا۔ ۲۴، ۲۵ اگست ۱۹۸۴ء کو منعقد ہونے والے جلسہ کا پروگرام مرتب ہو چکا تھا۔ اہل برطانیہ گمان بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس جلسہ کو کیا تاریخی اہمیت حاصل ہونے والی ہے یہ جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق TOLWORTH RECREATION CENTRE مگر اس طرح

مشن ہاؤس۔ سچی پکائی کا انتظام تھا جبکہ سالن اور چاول رضا کار خود پکاتے تھے۔ بلوہ کے لنگر خانہ کے عادی افراد کو دال اور آلو گوشت کی جگہ روسٹ مرغ دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی پالی کی بجائے فوم کے گدے تھے۔

جلسہ گاہ زمانہ و مرداد کے لئے دو ڈبھی مارکیٹ نصب کی گئیں تھیں اور چالیس کاروانز کرائے پر لئے گئے تھے۔ اُردو تقاریر کا انگریزی، عربی اور انڈونیشین زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کے مجملہ انتظامات جماعت احمدیہ انگلستان اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے رضا کاروں نے انجام دیئے۔ نمائش کُتب کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔ ان میں سب سے نمایاں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم تھے۔

منعقدہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء

یہ جماعت برطانیہ کا ایک سو اسی جلسہ تھا حضور ایدہ الودود نے تینوں دن خطاب فرمایا احباب جماعت نے مجموعی طور دس گھنٹے اپنے آقا کے خطابات سُنے۔

۲۵ جولائی کو حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ ”خدا کا بے حد شکر و فضل و کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور دیوانے دنیا کے ایسے ایسے دور دراز ملکوں سے جو مشرق کا کنارہ اور ایسے ایسے ملکوں سے جو مغرب کا کنارہ کہلاتے ہیں اور ان جگہوں سے جہاں مشرق اور مغرب کا امتیاز مشکل ہے۔ وہاں سے اللہ کے ذکر کے لئے تشریف لائے ہیں اور حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔“

(ضمیمہ تحریک جدید جولائی ۱۹۸۶ء)

۲۶ جولائی کو حضور نے عورتوں سے خطاب فرمایا جس میں عورت کے مقام پر روشنی ڈالی اور عورت کے حقوق کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔

(عورتوں سے خطاب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی آزادی کی جو تحریک چلائی وہ عالمی زندگی کو جنت بنانے والی ہے جبکہ موجودہ آزادی نسوان کی تحریکیں مذہبی جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں۔ دین حق نے عورت کے حقوق کی مکمل حفاظت کی ہے اور عورتوں کو مرد کے ساتھ برابری کا حق دیا ہے۔ (ضمیمہ خالد اگست ۱۹۸۶ء)

۲۷ جولائی جلسہ کے آخری اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور نے قتل مرتد کے عقیدہ کی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اور اس کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خطاب کے آخر میں حضور نے افراد جماعت کو پاکستان کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے تمام مصیبت زدگان کے لئے بیواؤں کے لئے اور مظلوموں کے لئے دُعاؤں کی تحریک فرمائی۔

کتابوں اور دیگر لٹریچر کی نمائش لگائی گئی۔

تعداد حاضرین ۵۰۰۰ سے ۶۴۸۰ تک

منعقدہ ۳۱ جولائی تا ۲ اگست ۱۹۸۶ء

بمقام: اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ

۳۱ جولائی جلسہ کا پہلا دن جمعہ کا دن تھا حضور ایدہ الودود نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد شام چار بجے حضور جلسہ کا تشریف لائے۔

اس جلسہ کے اہم بات یہ تھی کہ جلسہ گاہ مختلف قسم کے جھنڈے بھی لہرائے گئے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ پہنچ کر سب سے پہلے بولائے احمدیت لہرایا۔

حضور نے افتتاحی خطاب میں فرمایا ”دنیا کا ہر مذہب اور اس کے ماننے والے قابل احترام ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان اصول ہے جو صرف قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ جو شخص حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا اس پر کفر کا فتویٰ ہی لگے گا لیکن یہ نہیں کہ وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ خدا سبحان کے چنانچوں سے ملے گا جو تقویٰ کے اس معیار پر اُترتا ہے وہ دین کے پیغام کو جب بھی سُنے گا اس کو قبول کر لے گا۔

یکم اگست کو دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے دُنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کی تیز رفتار ترقی کا ایمان افزہ تذکرہ فرمایا۔

اس وقت خدا کے فضل و کرم سے ۱۴ ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہے۔ گزشتہ تین سال میں ۲۰۶ نئے خاندانے خدا اور مرکز نماز قائم ہوئے ایک سال میں ۲۵۸ نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۷ ممالک میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر دو گرام نشر ہوئے۔ افریقہ میں ۱۸ ممالک میں ۱۶۲ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ امریکا، مالدیو، یونان، غنا، سینیگال، اور آئرلینڈ میں عمارت اور قطععات خریدے گئے۔ ۱۴۰۰۰ امریکی سٹیٹس تیار کی گئیں، ۱۶۸ اخبارات میں جماعت کے بارے میں لکھا گیا۔ حضرت صاحب کے خطبات اور مجالس عرفان، انٹرویوز ۱۰۹ گھنٹے ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے۔ تین نئی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمے ہوئے پریس قائم کیا گیا۔

۲ اگست کو افتتاحی خطاب میں قرآنی تعلیمات کی رو سے عدل کا مضمون بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کے عہدوں کو پورا کرنے والوں کو سب کچھ عطا کیا جاتا ہے عہد شکنی اس قدر قابل نفرت عادت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی یہ علامت بیان کی ہے: ”آخر میں حضور نے احباب جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ”دُعائیں کرتے ہوئے آئیں اور دعائیں کرتے ہوئے جائیں ہمارا اور دُعا پچھو نا دُعا دُعا ہی ہونا چاہیئے۔“

اسلام کی تعلیم بڑی حسین ہے بڑی دلکش ہے لیکن اس پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر عمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کے لئے دُعا کی بہت ضرورت ہے اور آپ کا آخری قدم خدا کی جانب بڑھنا چاہیئے اس لئے جب تک وہ خدا توفیق نہ دے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف انسان کا قدم نہیں بڑھ سکتا

اس لئے دعائیں کریں اور دعائیں کریں۔

(ضمیمہ انصار اللہ اگست ۱۹۸۶ء)

یکم اگست کو مستورات سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ”مغرب کا نظام عورت مرد کی برابری کے نام پر عورت پر ظلم کر رہا ہے۔ عورتوں پر کمائی کرنے اور گھر کا نظام چلانے کی دوسری شکل عائد کر رکھی ہے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق کمائی کرنا مرد کا کام ہے اس لئے اسے قوام کہا گیا ہے (ضمیمہ مصباح اگست ۱۹۸۶ء)

یکم اگست کو ٹونگ کے رکن پارلیمنٹ نے انگریزی میں تقریر کی یہ گزشتہ سال جلسہ میں تشریف لائے تھے اور تقریر کی تھی اس تقریر میں انہوں نے جماعت کے تمام عالم میں پھیلنے کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ جماعت بہت ہی ہمدرد ہے اور پارلیمنٹ کے ممبر کی طرف سے حاضرین کی خدمت میں سلام عرض کیا اور پینٹال سے باہر جواتنے ممالک کے جھنڈے لہرا رہے ہیں یہ اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ یہ جماعت عالمی جماعت ہے اور ان کو متحد کرنے والا صرف ان کا ایمان ہے۔

اس جلسہ پر حضرت صاحب کا منظوم کلام، ہجر گزیہ لوگوں کو ٹوٹا گیا۔ تم چلے آئے میں نے جو آواز دی، تم کو مولانا توفیق پرواز دی پر کریں، پر شکستہ جو پیچھے پڑے رہ گئے دوستان کیلئے ایسے طاثر بھی ہیں جو خود اپنے ہی آئینے کے تنکوں میں محصور ہیں ان کی بگڑی بنا میرے شکل کشا، چادرہ کر کچھ علم بے کساں کے لئے

ایک زبردست نشان۔

”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“

(ضمیمہ انصار اللہ ص ۱۱۰، ۱۱۱)

منعقدہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی ۱۹۸۸ء

افتتاح سے قبل سواتین بجے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفہ المسیح الرابعی جلسہ گاہ کے اس حصے میں تشریف لے گئے جہاں ۱۱۷ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے یہ جھنڈے ان ملکوں کے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے افراد موجود ہیں۔ اس جگہ تشریف لے جا کر حضور نے اپنے دست مبارک سے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں حضور زبردست دینی نعروں کی گونج میں جلسہ گاہ کے پینڈل میں داخل ہوئے اور اجاب کرام کو اپنے زندگی بخش خطاب سے نوازا۔

حضور پر نور نے فرمایا

”آج امام جماعت احمدیہ دنیا کے ایک سو سترو ممالک کا امام بن چکا ہے یہ جلسہ تاریخ احمدیت کی پہلی صدی کے آخری سال کا جلسہ ہے اس پہلو سے اسے ایک خاص تاریخی اہمیت حاصل ہے لیکن اس پہلو سے بھی یہ جلسہ غیر معمولی اہمیت حاصل کر گیا ہے کیونکہ یہ احمدیت کی صدی کے آخری

سال کا جلسہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل اور نصرت کے ساتھ تمام معاندین احمدیت کو مابلہ کا چیلنج دینے کی توفیق عطا فرمائی۔“ ۲۳ جولائی جلسے کے دوسرے دن ۱۱۷ ممالک میں جماعت احمدیہ کی برق رفتار ترقی کا ایمان افزہ جائزہ ارشاد فرمایا ”دوران سال ۸۲ نئی جماعتیں، ۱۰۷ نئی بیوت الذکرہ ۱۷۵ نئے مراکز احمدیت سیرالین میں ۹۴ دیہاتوں کے پونے چھ ہزار افراد کا قبول احمدیت، چار نئی زبانوں میں ترجمہ قرآن شائع ہوا تحریک وقف توہین ۶۵۵ بچے پیش کئے گئے۔ سینگال میں چند سالوں میں ۶۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

۲۳ جولائی کو صبح کے اجلاس میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ”قرآنی تعلیمات کی رو سے عورت کے بلند و بالا مقام ماں کے قدموں میں جنت رکھ کر بتا دیا کہ ماں کے ذریعے خدا تک پہنچا جاسکتا ہے“

۲۴ جولائی کو افتتاحی خطاب عدل و احسان اور ایثار و ذی القربی کے بارے میں تھا۔ حضور نے فرمایا

”انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے حقوق کے لئے قرآن کریم نے کھلی کھلی واضح تعلیم نہ دی ہو۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر اور حکمت بیان نہ فرمائی ہو اور پھر عملاً وہ تعلیم آپ کی زندگی میں جاری نہ ہوئی ہو۔ تمام قرآنی تعلیم جو ہم قرآن میں دیکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں اس کی تفسیر سنتے اور اس تعلیم کو ہم صحابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملوں میں ڈھلتے ہوئے بھی دیکھتے ہیں۔ قرآن کریم قول کے عدل میں سب کتابوں سے ایک منفرد کتاب ہے۔“

حضور نے تینوں دن مجموعی طور پر گیارہ گھنٹے خطاب فرمایا

۲۴ جولائی عید الاضحیٰ کا دن تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا اور سب احمدیوں کو مبارکباد دی۔

اس جلسہ میں ۸۸ ممالک کے ۵۱۱۹ افراد نے شرکت کی۔ ۵۵ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی ریڈیو نے جلسے کی خبر اور مکرم منیر الدین صاحب شمس مری سلسلہ کا انٹرویو نشر کیا۔

منعقدہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء

بمقام: اسلام آباد ٹلفورڈ سربطائینہ

جلسہ میں شرکت کے لئے متعدد حکومتوں نے اپنے نمائندے بھولنے ۱۲ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور بڑھم گشتائی کی تقریب کے فوراً بعد جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ افتتاحی اجلاس کے موقع پر مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کے وزراء اور کینیڈا کے بعض ممبران پارلیمنٹ، میئر نیوزی لینڈ کے موری قبیلہ کے چیف اور کئی دیگر

معززین شامل تھے۔

”آج بھی اگر توبہ کرو تو ہماری دعائیں جن پر تم نے ظلم توڑے ہیں۔ خدا کی قسم آج بھی تمہیں بچا لیں گی۔۔۔ ایک ہی راہ ہے اور صرف ایک راہ اور صرف ایک راہ کہ یہ توبہ کریں اور اگر موت آج بھی گئی ہو تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدیوں کی دعا سے موت ٹل جائے گی اور ملک بچ جائے گا۔“

۲۸ جولائی کو حضور نے فرمایا۔ اس سال ایک لاکھ تیس ہزار افراد احمدی ہوئے ۱۲۴ ممالک میں احمدیت کو تسلیم کرنا شروع کیا ہے۔ ایک سال میں ۳۴۴ نئی بیویاں لکھیں گے۔ ۱۴۴ نئے جماعتی اخبار و جرائد کا اجرا ہوا۔ ۳۴ ممالک کے ریڈیو۔ ۲۸ ممالک کے ٹیلی ویژن نے جماعت کے بارے میں پروگرام نشر کئے۔ تحریک وقف نو میں پانچ ہزار بچے شامل ہو چکے ہیں۔

۲۹ جولائی کو اختتامی خطاب میں فرمایا

”جماعت احمدیہ عالم انسانیت کے لئے آخری پناہ گاہ ہے۔ ہم کم دریں مگر وہ خدا کر۔ وہ نہیں جس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ ہماری ہتھیار محبت اور دلائل کے ہتھیار ہیں۔ ہم قوموں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مارنے کے لئے نہیں۔“
برطانیہ کے ممبر پارلیمنٹ ہیروگوسومرن، WAVERLAY کے میئر اور کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ نے خطاب کیا۔ حاضری۔ تقریباً ۸ ہزار

منعقدہ: ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء

۲۴ جولائی کو اسلام آباد میں میدان حضرت امام جماعت احمدیہ مزار طاہر احمد صاحب نے ساتھے چار بجے شام کو لائے احمدیت لانے کے بعد جلسہ سالانہ یو۔ کے کا افتتاح فرمایا افتتاحی تقریر میں حضور نے نظام قدرت بنا کر سے وابستگی، اللہ کی رستی کو مضبوطی سے پکڑنے اور نظام جماعت کی اطاعت کی ضرورت اور اہمیت کا مضمون بیان فرمایا افتتاحی اجلاس میں ۴۴ ممالک کے ۲۵۰ نمائندے شامل تھے جن میں سے ۱۰۲۳۱ کا تعلق انگلستان کے علاوہ دوسرے ممالک سے تھا۔ حضور کی تقریر کا ترجمہ یک وقت سات زبانوں میں کیا جا رہا تھا اور گیارہ مختلف ممالک میں احباب جماعت اپنی اپنی جگہ براہ راست حضور کا افتتاحی خطاب سن رہے تھے۔



۱۱ اگست ۱۹۸۹ء کو افتتاحی خطاب میں حضور نے فرمایا

”جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے اور دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں جماعت احمدیہ صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہے۔ اس موقع پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیغام جس طرح دنیا کے کونے کونے تک پہنچا اس کا ذکر انسان کو سراہا احمد سے بھر دیتا ہے۔“

۱۲ اگست کو خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

”ماں باپ کے متعلق اسلام کی تعلیم اگر دنیا میں رائج ہو جائے تو انسانی معاشرہ بہت ہی زیادہ حسین ہو کر اظہار کتا ہے۔“ حضور نے عورت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بھی تذکرہ فرمایا اور اسلام میں عورت کے حقوق کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۱۳ اگست کے دوسرے اجلاس میں احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا کے انعامات اور جماعت احمدیہ کی ترقیات کا تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا۔ احمدیت کی ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز صورت پیدا ہو چکی ہے خدا نے آنا کچھ دیا کہ میرے تصور کی انتہا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ جو بلی کے سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ بیعتوں کی خواہش کا اظہار۔ اخلاق کی حکومتوں میں پائی جانے والی انسانیت اور شرافت قابلِ داد ہے۔

۱۴ اگست کو اختتامی خطاب میں حضور نے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں مختلف ممالک میں اپنے دوروں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ”آج احمدیت ساری دنیا میں احسان اور عزت کے ساتھ یاد کیا جا رہا ہے۔ میرا جو بلی کا پیغام ایک عالمی پیغام ہے جو ہر قسم کے ظلم اور فحاشی کی نفی کرتا ہے۔“

(الفضل ۱۶ تا ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء)

اس جلسہ کی ایک خصوصیت رفیق مسیح حضرت مولوی محمد حسین صاحب کی تشریف آوری تھی جنہیں خاص طور پر حضرت صاحب نے بلایا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ”ہماری اصل عورت اس بزرگ کی ذات میں ہے جس نے بانی سلسلہ کی محبت پائی تھی آپ ان کی برکتیں حاصل کریں تاکہ آئندہ صدی میں ان برکتوں کو پھیلانے والے بن جائیں اور وہ صدی ان تابعین سے برکت پائے جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء سے برکت پائی ہو۔“

منعقدہ: ۲۴، ۲۵، ۲۶ جولائی ۱۹۹۰ء

برطانیہ کا سلور جو بلی جلسہ

۲۷ جولائی کو افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ”خدا کی قسم اگر یہ ملک بچ سکتا ہے تو صرف دعاؤں سے۔ پاکستانی احمدیوں نے بے مثال جرأت صبر اور استقلال کا مظاہرہ کیا ہے۔ حضور نے پُر جلال الفاظ میں فرمایا۔“

رودادِ حیاتِ اسلامی

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کے طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کو خواص و
تایید حق اور اعلائے کلمہ (دیوبند حق) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کو اینٹ خدا تعالیٰ سے
اپنے ہاتھ سے رکھو ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کر رہے جو عنقریب اس
میں آملیں گے کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اٹھو نہیں
نہیں ہے۔ (مجموعہ اشتہار جلد اول)

ایک آسمانی درخت وجود کے شاخیں جہاں بھی نمودیر ہوئی ایک سے اٹھارے سے ایک ہجرت و بار سے پھیلنے چلی
گئی۔ ہر زمینوں ان کے لیے ذریعہ ہو گئے ہر قسم کو آب و ہوا انھیں اس آگے۔
کیونکہ ان کو تخم ریزی کرنے والے کے ہاتھ معمولی انسان کے ہاتھ نہیں تھے۔ ان کے لگائے ہوئے درخت ہر سمت ہر دم بڑھتے چلے
جائیں گے۔ دنیا کو کوئی طاقت نہیں جو انھیں روک سکے۔

قبضہ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیرے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"اب جلسے کا یہ نظام دنیا کے ۲۰ سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر انشا اللہ
تعالیٰ ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ ۱۰۰ ممالک سے زائد دیسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت مسیح موعود کا لنگر
جاری ہو گا" (خطبہ جمعہ ۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء)

دنیا کے جن ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان کے نام اور جن سن سے جلسہ کا آغاز ہوا درج ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض ممالک میں مسلسل
جلسے نہیں ہو سکے مگر جلسہ کی روایت جاری ہے حضرت مسیح موعود کا لنگر جاری ہے اور جماعت ہر لمحہ ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے۔

ملک	سن آغاز	ملک	سن آغاز	ملک	سن آغاز
بنگلہ دیش	۱۹۲۳ء	نائیجیریا	۱۹۵۰ء	برمنی	۱۹۷۶ء
ماریشس	۱۹۲۳ء	تنزانیہ	۱۹۶۱ء	کینیڈا	۱۹۷۷ء
ٹانا	۱۹۲۳ء	برٹش گی آنا	۱۹۶۳ء	بنین	۱۹۷۸ء
انڈونیشیا	۱۹۲۷ء	برطانیہ	۱۹۶۴ء	سری لنکا	۱۹۷۸ء
مشرقی افریقہ	۱۹۴۲ء	لائبیریا	۱۹۶۷ء	جاپان	۱۹۸۱ء
کینیا	۱۹۴۵ء	آئیوری کوسٹ	۱۹۶۸ء	ہالینڈ	۱۹۸۱ء
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۹۴۸ء	فجی	۱۹۷۰ء	سوئٹزرلینڈ	۱۹۸۳ء
سیرالیون	۱۹۴۹ء	گیمبیا	۱۹۷۵ء	سرینام	
				ٹرینیڈاڈ	

مارشس

۱۹۲۳ء ۲ نومبر دارالسلام روزہل میں پہلا سالانہ جلسہ ہوا۔ لمبے تعطل کے بعد دسمبر ۱۹۵۲ء میں دوسرا سالانہ جلسہ ہوا۔ پھر جنوری ۱۹۵۶ء دارالسلام کے نئے ہال میں سالانہ جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب، احمدیہ بھنوی صاحب اور احمد حسین صاحب سوکھ نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد ۵ جنوری ۱۹۶۹ء کو سالانہ جلسہ ہوا جس کی افتتاحی تقریر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے کی اس جلسہ میں وزیر صحت اور بینک آف مارشس نے تقاریر کیں۔ ان کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں یکم اور دو اگست کو جلسہ ہوا۔ جلسہ کا افتتاح مکرم قریشی محمد اسلم صاحب نے کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

”ہم سب احمدی افراد کو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے جب تک دین حق (ناقل) کا پیغام دنیا کے کونوں تک نہیں پہنچا لیتے“

جلسہ کے دوران تراجم قرآن اور کتب کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا اور گورنر جنرل سر آر تھریو نارڈ ولیم کو قرآن کریم انگریزی کا تحفہ دیا گیا جلسہ میں بعض ہندو اور عیسائی حضرات بھی شامل ہوئے۔ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۷۱ء)

یکم دو اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام روزہل مارشس جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حاضری ۲۰۰۰ تھی۔ قائم مقام وزیر اعظم عزت ماب سرگاشیاں جیوال صاحب نے شرکت کی۔ چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی، چوہدری شہیر احمد صاحب وکیل اہمال اول نے بھی شرکت کی۔ ملکی ٹی وی نے جھلکیاں دکھائیں۔

گھانا

۱۹۲۳ء میں اسپام کے مقام پر ۳۰۳ اگست کو ساری جماعتوں کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اگلے سال ۱۰۰۹ جنوری ۱۹۲۴ء کو اسپام میں پھر ایک کامیاب جلسہ کیا گیا۔ یہ جلسہ شروع میں سالٹ پانڈ سے باہر کی جماعتوں میں ہر سال باقاعدگی سے کیے جاتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں سالانہ جلسہ کما سی شہر میں منعقد ہوا تیسواں جلسہ ۸، ۹ جنوری ۱۹۵۴ء کو ہوا جس میں ۱۵۰۰ اجاب شریک ہوئے اس کے بعد عموماً جنوری میں سالٹ پانڈ میں جلسے ہوتے رہے۔ سالٹ پانڈ کے جلسوں میں مرکزی جلسوں کی طرح مہمان خوش و خوش سے حمد کے ترانے گاتے ہوئے لاریوں میں بھر بھر کر آتے ہیں۔ ۱۹۵۷ء میں جلسہ کے شرکاء کی تعداد ۵۰۰۰ سے زائد تھی۔ ۶ جنوری ۱۹۷۹ء میں بمقام سالٹ پانڈ گھانا منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کی تعداد ۲۰،۰۰۰ تھی۔ ۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کی تعداد ۳۰،۰۰۰ تھی۔

۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء میں جلسہ سالانہ میں ۳۰۰۰ افراد نے شرکت کی۔

گھانا کے جلسوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں بغیر کسی تعصب کے اعلیٰ ترین

سرکاری عہدے دار شریک ہوتے اور پیغامات ارسال کرتے ہیں ذرا تلخ ابلاغ بردوار طریق پر تشہیر کرتے ہیں۔

۱۴ تا ۱۶ جنوری ۱۹۸۴ء میں شرکاء جلسہ کی تعداد ۴۰ ہزار تھی۔ سیکرٹری آف سیٹھ اور پیرا ماؤنٹ چیفس نے شرکت کی گیارہ لاکھ سے زائد سیڈیز مالی قربانی پیش کی۔ ٹیلی وژن، ریڈیو اور اخبارات نے وسیع پیمانے پر خبریں شائع کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پر جلال پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

”یہ خدا کی تقدیر ہے کہ افریقہ دین حق کی نشاۃ ثانیہ میں خاص رول ادا کرے میں ان قدموں کی چاب سن رہا ہوں جو فوج در فوج دین حق کے قلعہ میں داخل ہوں گے میری آنکھ دین حق کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے“

انڈونیشیا

۱۹۲۴ء ۲۵ دسمبر جماعت احمدیہ پاڈانگ نے پہلا کامیاب جلسہ کیا جس میں بہت سے دیگر مسلمانوں اور علماء نے شرکت کی اس جلسہ کی خبر وہاں کے کثیر الاشاعت اخبار ’راڈیو‘ میں شائع ہوئی۔ یہ سب سے پہلی غیر جماعت کے ہائے میں کسی اخبار نے حریت کر کے شائع کی۔ اس اخبار کے ایڈیٹر عبد الوہاب خٹہ جنھوں نے جماعت احمدیہ کے علماء کی علمیت پر مؤثر تبصرہ شائع کیا اور عوام الناس کو احمدیت اور احمدیوں کی مخالفت سے باز رکھنے کی تلقین کی۔

(الفضل قادیان ۳ فروری ۱۹۲۸ء)

۲۴ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ۱۹۵۲ء کو انڈونیشیا کا چوتھا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حضرت مصلح موعود کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (تاریخ احمدیت ۱۵ ص ۳۵) ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء بمقام جی ساروا (بوگور) مغربی جاوا میں انڈونیشیا کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔

دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ (الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء)

۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء کو انڈونیشیا میں ۲۹ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ

میں تقریباً ۳ ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔

حکومت کے ایک نمائندے نے شرکت کی۔

انڈونیشیا کی مشہور اخبارات نے اس جلسہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔

۳۷ افراد نے اس جلسہ میں احمدیت قبول کی۔ (الفضل ۸ مئی ۱۹۸۲ء)

جماعت ہائے مشرقی افریقہ

۱۹۲۴ء میں نانگانیکا کی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا بطول و عرض سے

تشریف لائے ہوئے عہدیداران کی ایک میٹنگ میں فیصلہ ہوا کہ ہر سال ایک کانفرنس

ہو کرے۔ چنانچہ پہلی سالانہ کانفرنس ۱۹۴۵ء میں نیروبی میں منعقد ہوئی۔ جس میں

کینیڈا ٹانگانیکا یوگنڈا سے اجاب نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں معززین سلسلہ شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ، مولوی نور الحق انور صاحب، شیخ امری عبیدی صاحب اور شیخ صالح صاحب شریک ہوئے۔ (ایریلو آف یلینگز اگست ۱۹۷۳ء)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

۱۹۴۸ء ۵ ستمبر بروز اتوار ڈیٹن میں پہلا سالانہ کنونشن ہوا۔ شاہیہ نے احمدی خواتین نے خود تیار کیے سرکری کے ذریعے اعلان کیا گیا ایک سرکری مہمانوں کی رہائش اور طعام اور باقی برڈرام پر شاہیہ کی قیام و طعام کا انتظام جماعت ڈیٹن نے کیا۔ اس کنونشن میں شکاگو، پٹس برگ، انڈیانا پوس، کلیولینڈ، ٹیکساڈن، ڈکائن، ہوم سٹیٹ نیویارک کنساس سٹی سینٹ لیوئس اور ڈیٹن کے ۹۰ احباب نے شرکت کی۔

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء)

۱۹۴۹ء ۱۸ ستمبر کو دوسری سالانہ کانفرنس پٹس برگ میں ہوئی جس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعے روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ انسانی کا خصوصی پیغام چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور نے فرمایا۔

”آج سے ۲۹ سال پہلے میں نے مفتی محمد صادق صاحب کو جو حضرت مسیح موعود کے پرانے رفقاء میں سے ہیں آپ کے ملک میں (دین حق) کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا تاکہ وہ آپ کے سامنے خدا تعالیٰ اور ہدایت کا راستہ پیش کریں اس وقت شایدان کی باتوں کو ایک بوڑھے مجدد کی بڑ سمجھا گیا مگر آخراں آواز کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے وہ لوگ پیدا کئے جو امریکہ میں سچائی اور صداقت کے علمبردار ہوئے“

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

اس کے بعد مختلف شہروں میں ہر سال جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ اخبارات ایڈیو ٹیلی وژن پوری دلچسپی لیتے ہیں۔ بعض دفعہ علمائے سلسلہ کے انٹرویو شائع ہوتے ہیں ذیلی تنظیموں لجنہ ائمہ اقدس، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ کے الگ الگ اجلاس ہوتے ہیں۔ ۵۴ ستمبر ۱۹۸۱ء واشنگٹن ڈی سی ہونے والا جلسہ سالانہ انتہائی شاندار تھا امریکہ کے مشرقی ساحل سے مغربی ساحل تک پھیلی ہوئی ۲۵ جماعتوں کے ۵۰۰ نمائندے شریک ہوئے۔

۲۳ اگست ۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا پیغام سنایا گیا جس میں آپ نے کتاب فتح اسلام انربانی سلسلہ احمدیہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء کا ایک حوالہ درج فرمایا۔

”دین حق (ناقل) کے لیے پھر اس تنازگی اور روشنی کا دن آنے کا جو پہلے وقتوں میں آپ کا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے (المام) وہ وقت دور نہیں بلکہ

بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے“ ۲۴ جون کو احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے نصیحت فرمائی۔

”احمدی خواتین ایسا نمونہ پیش کریں کہ دین حق ہونے والے اعتراضات جھوٹے ثابت ہو جائیں۔۔۔ احمدی عورت بامقصد زندگی بسر کرتی ہے اسے دنیا کی گھاگمی میں حصہ لینے سے کوئی نہیں روکتا۔۔۔ حصول لطف کے طریق کا رخ پاکیزگی، لطافت اور نفاست کی طرف موڑ دیا جائے“

(الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۸۹ء)

جون ۱۹۸۹ء میں امریکہ کے سالانہ جلسہ جو نیو یورک سٹی آف میری لین ہالٹی مور میں منعقد ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے ۲۵ جون ۱۹۸۹ء کو اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی۔

”خودکشی کی جانب بڑھتے ہوئے معاشرہ کو بچانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔۔۔ اخلاقی اقدار کے احیاء کا کام صرف اور صرف احمدیوں کے ذریعے پورا ہو سکتا ہے۔۔۔ دینی تعلیم کو اپنی زندگیوں کے سانچے میں ڈھال کر ساری دنیا کے لیے نمونہ بن جائیں۔۔۔ میاں بیوی کے تعلقات اور مالی معاملات میں بہتری کے لیے بھرپور کوشش کریں“ (الفضل یکم اگست ۱۹۸۹ء)

سیرالیون

۱۹۴۹ء ۱۲، ۱۳، ۱۴ دسمبر کو کے مقام پر پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں سیرالیون میں پھیلی ہوئی ۳۳ جماعتوں کے ۱۹۰ احباب نے شرکت کی سیرالیون کے مقامی اخبار ابزرور OBSERVER میں خبریں شائع ہوئیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک ہر سال باقاعدگی سے جلسے ہو رہے ہیں سیرالیون کے مسلم زعماء اور حکومت کے وزراء بھی ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں نامور شخصیتوں میں سے ایم ایس مصطفیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

”موجودہ وقت میں مسلمانوں کی مشکلات کا صحیح حل صرف جماعت احمدیہ ہی پیش کر سکتی ہے اس جماعت کی کوششوں جدوجہد کا ثمر ہے کہ آج نہ صرف سیرالیون بلکہ تمام مغربی ممالک میں دین حق (ناقل) ہمیں تیزی سے پھیلنا ہوا نظر آ رہا ہے مغربی ممالک میں عجائبات احمدیہ نے بیوت تعمیر کی ہیں جن میں سے بعض کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ یہ جماعت ایک فعال جماعت ہے اور شاعت دین کا صحیح جذبہ اور جوش ان میں پایا جاتا ہے۔ (فائل تاریخ سیرالیون ص ۱۱۲، ۱۱۳)

۱۹۷۹ء کے جلسہ کی اخبارات ریڈیو اور ٹی وی نے وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔
۱۹۸۰ء میں حاضری دو ہزار تک پہنچ گئی۔ وزیر اہلکار مارڈنٹ چیف اور اسلامی تنظیموں کے لیڈر بھی جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ ۱۹۸۰ء میں ۳۰ افراد نے جلسہ کے موقع پر احمدیت قبول کی۔

۸ تا ۶ فروری ۱۹۸۱ء کے جلسہ میں صدر مملکت ڈاکٹر سیال کا سٹیونز نے اپنے پیغام میں کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ جلسہ سالانہ آپ کی جماعت کے اس مثبت عمل کا ایک بڑا ہدف ہو گا جو کہ آپ نے اس ملک میں مذہب کی ترقی کے لیے روا رکھا ہے۔

اس جلسہ کے موقع پر ۲۵ افراد نے بیعت کی۔ ۵ تا ۴ فروری ۱۹۸۲ء کے جلسے میں ۱۰ افراد نے بیعت کی۔ حاضری دو ہزار تھی۔ ۳ تا ۲ فروری ۱۹۸۳ء کے جلسے میں غیر از جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے جنہیں شہر کے چیف اور امام بگورہ بھی تھے۔ امام صاحب نے بتایا کہ انھیں خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زیارت ہوئی، آنحضرت نے فرمایا کہ احمدی حق پر ہیں۔ انھوں نے کانفرنس میں یہ رویہ سنا اور احمدیت قبول کرنے کا اعلان فرمایا۔

وزیر تعلیم (جو بفضل خدا احمدی ہیں) جناب ابوبکر کھانا نے بھی خطاب کیا۔
۶ افراد نے جلسہ کے دوران احمدیت قبول کی۔

(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۸۳ء)

۸ تا ۶ فروری ۱۹۸۵ء کا جلسہ پہلی دفعہ احمدیہ اسکول بوکی بجائے کھلی جگہ پنڈال میں ہوا۔ پہلی دفعہ کارروائی کی ڈکوی کیسٹ تیار کی گئی۔ خوانین کا علیحدہ پروگرام تھا۔ ۹ افراد نے بیعت کی۔ اس جلسے میں پیر مارڈنٹ چیف گیمبیا نے ایک اجلاس کی صدارت کی۔

تشرانیہ

۱۹۷۹ء ۶، ۵، ۴ اگست دارالسلام میں پہلی سالانہ کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں اکثر افریقی احمدی شریک ہوئے۔ کانفرنس کی کارروائی سواحیلی زبان میں تھی۔ اخبار ٹانگانیکا سٹینڈرڈ نے اس کانفرنس کی خبر شائع کی۔ پھر ۱۹۷۶ء میں سالانہ کانفرنس ہوئی اس وقت سے اب تک ہر سال باقاعدگی سے مختلف شہروں میں جلسے ہوتے ہیں۔

۱۹۷۴ء ۲۳، ۲۲، ۲۱ اگست دارالسلام میں ساتویں کانفرنس کے موقع پر حضرت امام جماعت الثالث کا پیغام پڑھا گیا۔

”پس اس اجتماع میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں پر بہت زور دیا اور تسبیح و تحمید استغفار اور درود و شریف کثرت سے پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔ اپنے قول و فعل کا جائزہ لیں اور نئے سرے سے خدائی وعدے کے بعد غلبہ دین حق (ناقل)

کے دن کو قریب نزلانے کے لیے ہر قربانی پیش کرنے کا عزم کریں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے کاموں میں برکت ڈالی جائے تو اپنے اعمال کو قرآن و سنت کے مطابق بنائیں جن غلطیوں میں ہو کر پہلے مسلمان نقصان اٹھا چکے ہیں۔ ان کا اعادہ نہ ہونے دیں۔

(الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

۱۹۷۹ء ۲۸، ۲۹، ۳۰ ستمبر مکونگو کے مقام پر ہونے والے گیارھویں جلسہ سالانہ میں ایک افریقین احمدی مکرم ابراہیم چیمبوی نے مثال جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے میں مسلح شہرپندوں کے شر کا مقابلہ کیا۔ ۱۰ الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء ۵ افراد نے بیعت کی۔

لائبیریا

۱۹۷۶ء ۵ نومبر قصبہ پیگ ڈے میں ایک روزہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے صبح اور شام دو اجلاس ہوئے جس میں غیر از جماعت بھی شریک ہوئے چار بیعتیں ہوئیں حضرت خلیفۃ المسیح کا پیغام پڑھ کر سنا گیا۔

(تحریک جدید دسمبر ۱۹۷۶ء)

۳، ۲، ۱ دسمبر ۱۹۷۸ء اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے پیغام میں حضرت بانی سلسلہ کا پیغام دہرایا۔

”میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو (ترجمہ) اتم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں پیدا کر دی ایاد رکھو الفت ایک اعجاز ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص ۱۴)

آپ نے دعا کی ”اللہ کرے کہ دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لائے ہوئے آپ دعوت الی اللہ میں آگے سے آگے بڑھتے رہیں اور لائبیریا میں عظیم الشان روحانی تغیر پیدا کریں“ آمین۔

(ہفت روزہ النصر لندن ۲ دسمبر ۱۹۷۸ء)

آئیوری کوسٹ

۱۹۷۶ء ۱۳، ۱۲، ۱۱ اپریل پہلا جلسہ سالانہ ہوا پھر کچھ تعطیل کے بعد ۳، ۲، ۱ مئی ۱۹۷۸ء احمدیہ دارالذکر آبی جان میں کامیاب جلسہ ہوا پھر تین سال کے بعد ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۸۰ء کو آبی جان میں جلسہ ہوا جس میں بیس جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی ریڈیو، ٹی وی سے تشہیر کروائی گئی حاضری اٹھائی تین صد رہی غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

(فائل تالیخ آئیوری کوسٹ)

۱۹۸۶ء کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا۔

گیمبیا

۱۹۸۵ء مئی ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس کے لیے حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے بہت محنت کی۔ اپنی بیماری کی وجہ سے خود جلسہ میں شریک نہ ہو سکے جلسہ قصر فیرفینی FERRAFENI کے کیونٹی ہال میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ گیمبیا کے صدر ابراہیم مہمو صاحب نے کی اور افتتاحی تقریر نولوی واڈو احمد حنیف صاحب قائم مقام امیر جماعت نے کی ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح اٹھارہ اور وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھا کر سنایا گیا کارروائی کی تفصیلی خبر ریڈیو گیمبیا پر نشر ہوئی۔ (فائل تاریخ گیمبیا والفضل)

جرمنی

۱۹۸۶ء میں ہیمبرگ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ ۱۹۸۵ء سے جلسے فریکفرٹ میں ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء میں حضور نے دعا فرمائی کہ وہ اجلاس سرزمین عرب پر گزرا تھا غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے جرمنی کی سرزمین پر بھی گزر جائے۔ (ضمیمہ تحریک جدید جون ۱۹۸۵ء)

۱۹۸۵ء کا جلسہ ناصر باغ گلاؤس گیرڈ باغ میں ہوا۔ جس میں ۱۳۵۰۰ احباب شریک ہوئے۔ ۵۰ افراد جن کا تعلق جرمنی اور عرب سے بھابھیت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔

جرمنی کے جلسوں کے جہان ہائے خصوصی نور احمد ہوسٹل (ناروے) عزت اولیوچ صاحب (سوڈن) منیر الدین صاحب شمس (انگلستان) امیر مسعود احمد صاحب (ڈنمارک) عزت مآب سفیر غانا عماد لیل بالیقو (غانا) مبارک احمد صاحب ساقی (انگلستان) اکرم الہی ظفر صاحب سپین (عبدالکیم اکل صاحب) بالینڈ (کمال یوسف صاحب) (ناروے) مصطفیٰ ثابت صاحب (انگلستان) نعمان نوین صاحب (انگلستان)

۱۲ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کے جلسے میں ۱۵ ممالک کے ۹ ہزار افراد نے شرکت کی۔ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے ارشاد فرمایا۔ جلسہ گاہ میں شیخ پرکاش دیاں کے مینارۃ المسیح کے فونے پر ڈانس بنایا گیا عقلمند احمدیہ کی نئی صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح شرکت فرما رہے تھے۔ آپ نے جماعت جرمنی کو گزشتہ کامیاب صدی پر اظہارِ فخر کے طور پر سوویت الذکر توجہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ۱۴ مئی کو خواتین سے خطاب میں دین حق میں عورت کی عظمت کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے رچی رشتوں کی نگہداشت اور سوسائٹی میں باہمی محبت کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی۔ ۱۶ مئی کو اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا۔

• اگر آپ نے اپنی خرابیوں کو دور کیا تو دعوت الہی اللہ میں ناکام رہیں گے

نئی صدی میں خدا تعالیٰ کی تقدیر حالات کو بدل دی ہے۔ ایسے در سے دعا کریں کہ وہ تقدیر بہت سے نازل ہو جائے جس کے ہم دیر سے منتظر بیٹھے ہیں۔ (الفضل جولائی ۱۹۸۹ء)

شام کی مجلس عرفان میں ۱۶ ملکوں سے تعلق رکھنے والے ۳۵۰ افراد موجود تھے۔ ۲۷ افراد اور ایک فیملی نے بیعت کی۔ نوکلٹی وی پراجاٹات میں بحیرہ شان ہوٹل میں۔

کینیڈا

کینیڈا میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ ۲۵، ۲۶ دسمبر، ۱۹۸۶ء نورنٹون منعقد ہوا جس میں تقریباً ۵۰۰ احباب نے شرکت کی۔

کانفرنس کا افتتاح عطا اللہ کلیم صاحب مرقی انجیل امریکہ نے کیا حضرت خلیفۃ المسیح اٹھارہ اور وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ مکر مونی مونی صاحب تبشیر مرقی انجیل کینیڈا کے علاوہ بعض دوستوں نے علمی اور تربیتی تقاریر کیں۔ ریڈیو نے کانفرنس کی رپورٹ بڑے اچھے پیرایہ میں نشر کی۔

کینیڈا کے جلسوں کو یہ خصوصیت حاصل رہی ہے کہ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات مفصل خبریں دیتے رہے۔ مزید برآں مقرروں کے انٹرویوز بھی نشر کرتے رہے۔ ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کے متعلق جو ۳۱ جولائی ویکم اگست کو منعقد ہوا ٹی وی پر پنڈت کا پروگرام دکھایا گیا۔ یہ ایک انٹرویو کی شکل میں تھا جس میں منیر الدین شمس صاحب نے جماعت کا تعارف اور تاریخ بیان کی۔ اس دوران ٹی وی پر حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کی تصاویر پیش کی جاتی رہیں۔ ۱۹۸۲ء کے جلسہ کی حاضری ۶۰۰ تھی۔

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا

قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد

لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر

جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مَرور روزگار

(دُشمن)

یوم احتجاج کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا ارشاد

اور کہا جائے کہ

اے ہمارے رب! ہمارے نزدیک تو ساری عظمتیں تیری ہی ہیں اور ہم تیرے سوا غیر اللہ کے عظمتوں کی کلیتہً نفی کرتے ہیں۔ ایک کوڑی کی بھی نہیں پڑا نہس دنیا کی عظمتوں کی۔ اور ہمارے نزدیک صرف تو اعلیٰ ہے اور ہر غیر تیرا جو اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جھوٹا ہے اور لاف نا کام و نامراد ہونے والا ہے۔ پس تیرے حضور ہم اس دنیا کی عظمتوں کے دعوے کرنے والوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک تو سوائے تیرے نہ کسی کو عظمت حاصل ہے نہ کسی کو علو حاصل ہے۔ پس اس روح کے ساتھ اس جذبہ کے ساتھ ۲۶ دسمبر کو یوم احتجاج بنادیں اور سارے عالم میں احمدی حمید الرحمن بن کر خدا کے حضور یہ احتجاج کی آواز بلند کریں۔“

بیت الفضل لندن میں ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے خطبہ کے آخر میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ایک تحریک کی جس میں فرمایا کہ ۲۶ دسمبر کو اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منایا جائے۔ حضور نے فرمایا میں ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں آپ کو پتہ ہے کہ جلسہ سالانہ مکزیق کے اقامت قریب آرہے ہیں اور گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی جو ۲۶ دسمبر کو ہونا تھا تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ ہم اس دن اپنا احتجاج کا دن منائیں۔ حضور نے اعلان فرمایا تمام دنیا میں سب احمدی احتجاج کریں مگر کوئی ایک لفظ بھی احتجاج کا غیر اللہ کے سامنے نہ ہو۔ اس دن روزہ رکھا جائے۔ اس دن جماعتیں کی جائیں۔ دن کو بھی عبادت کی جائے رات کو بھی عبادت کی جائے اور تمام تراجم احتجاج رب اعلیٰ کے حضور کیا جائے۔ رکوع میں بھی احتجاج کیا جائے اور مسجدوں میں بھی احتجاج کیا جائے

جلسہ سالانہ کے مقرر ایام اہل ربوہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعہ دعاؤں میں گزارے

نفسی روزہ، ذکر الہی، نماز تہجد باجماعت اور دیگر عبادات کا اہتمام

طور پر تیار کردہ درس بھی دیے گئے۔ ان درسوں میں نماز کی اہمیت کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات عالیہ اور ائمہ جماعت احمدیہ کے فرمودات کے اقتباسات شامل تھے۔

اس روز کی مناسبت سے نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے تازہ خطبات بابت تحریک نماز اجاب میں وسیع پیمانے پر تقسیم کرائے۔ اجاب نے خصوصی دعاؤں اور عبادات و لوافل اور تسبیح و تحمید میں یہ دن گزارا اور اس طرح کسی غیر اللہ کے سامنے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ یوم احتجاج منایا۔

ربوہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی اجاب جماعت نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے ماتحت یہ دن دعاؤں اور ذکر الہی میں گزارا اور روزہ رکھنے کے علاوہ خصوصی دعاؤں اور درسوں کا اہتمام کیا۔

جلسہ سالانہ مقررہ تاریخوں یعنی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کے تینوں دن ربوہ میں نماز تہجد باجماعت خانہ ہائے خدا میں ادا کی گئی اور تینوں دن خصوصی دعاؤں اور درس و تدریس کا التزام جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و دلچاہہ کہ وہ معین اپنے فضل کرم سے ابتلا کا دور فتح نمایاں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے۔ اپنے دین کو چار دانگ عالم میں جلد سے جلد سر بلند کرے اور ہم اجاب جماعت احمدیہ کو دن رات اپنے رب کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جانے کی توفیق بخشے۔ آمین

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ

ربوہ ۲۶ دسمبر آج یہاں اہل ربوہ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کا انعقاد نہ ہو سکنے پر زمینیں رکاوٹوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منایا گیا۔ آج کے دن خصوصی عبادات اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا نیز اہل ربوہ نے آج نفسی روزہ بھی رکھا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اجاب جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور یوم احتجاج منائیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ربوہ کے تمام محلوں میں خانہ ہائے خدا میں اعلانات کر دیے گئے جس میں اس دن کے پروگرام کی تفصیلات بیان کی گئی تھیں آج کے دن کا آغاز گھر میں روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانے سے ہوا محلوں میں اطفال الا احمدیہ نے تین ساڑھے تین بجے سے صبح علی کے ورد کرتے ہوئے اجاب کے گھروں پر دستکیں دے کر انھیں سحری کھانے کے لیے بیدار کیا۔ گھروں میں روزہ رکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ بہت سے اجاب نے گھروں میں نوافل ادا کیے۔ صبح پانچ بجے کے لگ بھگ تمام خانہ ہائے خدا میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اجاب اس تعہد اور ذوق و شوق سے خانہ ہائے خدا میں نماز تہجد کے لیے حاضر ہوئے کہ ربوہ کے خانہ ہائے خدا میں تنگی کا احساس پیدا ہو گیا۔ شہر بدری کے باوجود پچھتے جوان بوڑھے تہجد کی نماز ادا کرنے دیوانہ دار خانہ ہائے خدا میں چلے آئے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر یوم احتجاج منایا۔ اجاب کی گریہ فزاری سے لرزہ طاری ہو جاتا تھا نہ خوانین نے گھروں میں نماز تہجد ادا کی نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد جملہ اجاب خانہ ہائے خدا ہی میں رہے۔ نصف گھنٹے بعد چھ بجے صبح نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ جس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی تازہ تحریک نماز کے بارے میں خصوصی

جستہ

انسانی فطرت کبھی پورا باغ دیکھ کر اطمینان نہیں پاتے کبھی ایک گلے سے ٹھیکے دل کے نشے پر گھومتے ہیں۔ لہذا باغ کے ساتھ چند انوکھے کلبات پیش کی جا رہے ہیں۔ گلشنِ احمد کے رنگا رنگی کو اپنے تمام تر وسعت کے ساتھ پیش کرنا ممکنات کے حدود میں نہیں رہا لہذا چند واقعات سے اندازہ لگا لیے۔ جذب و قبول کرنے والے ذہنوں کے لئے سلسلے کا لٹریچر ایسے خرائٹوں سے بھرا پڑا ہے۔

جن کا خیال و گمان نہ تھا

”ایک دفعہ مارچ ۱۹۰۵ء کے مہینے میں لوجہ قلت آمدنی سنگرخانہ کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کثرت سے مہمانوں کی آمد تھی اور اس کے مقابل پر روپیہ کی آمدنی کم۔ اس لئے دعا کی گئی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سارے پیسے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام لوجہا۔ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہو گھاس نے کہا میرا نام ہے ٹیجی ٹیجی۔ ٹیجی پنجابی زبان میں دقت مفردہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت کام آنے والا تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعے سے ادھر کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲۲ ص ۳۴۶)

جماعت کی ترقی

حضرت مسیح موعودؑ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر میر کے لئے تشریف لے گئے تو جلد پر آنے والے مہمان بھی آپ کے ساتھ چل پڑے۔ بستنیں لوگوں کے پاؤں کی ٹھوکریں گھنے کی وجہ سے آپ کی جوتی بار بار اتر جاتی اور کوئی غلص آگے بڑھ کر آپ کو جوتی پہنا دینا جب بار بار ایسا ہوا تو حضرت مسیح موعودؑ کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہماری زندگی ختم ہونے کے قریب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جو ترقی مقدر کی ہے وہ اُس نے ہمیں دکھا دی ہے۔

(اقتصادی خطاب حضرت مصلح موعود بر موقع جلسہ سالانہ، مطبوعہ الفضل، ۸ دسمبر ۱۹۵۸ء)

بنفس نفیس

”میری آنکھ نے پھر ایک حیرت افزا چیز دیکھی جو کانوں کے ذریعے پیش ہوئی تھی۔ حضرت اماں جان بنفس نفیس لنگرخانہ میں تشریف لے جاتی ہیں اور دہاں کے انتظامات کو دیکھتی ہیں اور اپنی تسلی کرتی ہیں پھر اپنے ذاتی اخراجات سے ایک پلاؤ کی دیگر مہمان خواتین کے لئے تیار کرواتی ہیں۔ سوال پلاؤ کی ایک دیگر کام نہیں آرام ضیف کے اس وصف کا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی زوجیت کے ساتھ آپ کو ملا۔ مہمانوں

جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے لئے سربانی بستروں کی کمی تھی۔ ٹیجی بخش نمبردار نے حضرت اقدس سے بستر منگوا کر مہمانوں کو دیئے ان بستروں میں حضرت اقدس کا بستر بھی چلا گیا۔ حضور کے لئے ایک اور بستر منگوا گیا۔ حضور نے فرمایا یہ کسی دوست کو دے دو۔ میرا کیسے مجھے تو اکثر اوقات کو نیند نہیں آتی سردی کی وہ رات حضور نے اس طرح گزارا کہ ایک صاحبزادہ پر جو غالباً حضرت مصلح موعودؑ تھے ایک شتری چوغاڑا رکھا ہوا تھا اور خود حضور بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور اس طرح وہ رات گذر گئی۔

(مضامین منظر ۹)

آپ سکر اہے تھے

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں: ”ایک دن آپ (حضرت مسیح موعودؑ) ناقل نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ گھر کی ماز کے لئے تشریف لے گئے جب واپس آئے تو اس وقت آپ سکر اہے تھے واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمروں میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشان دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لیتا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ سنگر کے لئے روپیہ نہیں اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں مانا کے لئے گیا تو ایک شخص نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اُس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی میں اس کی حالت کو دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے مگر جب گھر آکر اُسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔“

(تفسیر صغیر ص ۳۲۱ جلد ہفتم)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد روایت کرتے ہیں کہ ”والدہ صاحبہ نے فرمایا شروع میں سب لوگ سنگر سے ہی کھانا کھاتے تھے خواہ مہمان ہوں یا یہاں مقیم ہو چکے ہوں مقیم لوگ بعض اوقات اپنے پسند کی کوئی خاص چیز اپنے گھروں میں پکا لیتے تھے مگر حضرت صاحب کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ اگر ہو سکے تو ایسی چیزیں بھی ان کے لئے آپ ہی کی طرف سے تیار ہو کر جاویں اور آپ کی خواہش رتی تھی کہ جو شخص جس قسم کے کھانے کا عادی ہو اس کو اسی قسم کا کھانا دیا جاسکے۔“

(سیرت و حضرت اماں جان ص ۶۷)

کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اماں جان کی سیرۃ کا باب بہت وسیع اور اس کی شاندار مثالیں بے شمار ہیں۔۔۔ پھر یہی نہیں آپ اسٹیشن پر تشریف لے جاتی ہیں اور اپنی موٹر کو اس وقت مہمان عورتوں کو شہر لے جانے کے لئے پیش کر دیتی ہیں اور خود اسٹیشن پر کھڑی رہتی ہیں۔“ (نوٹ: از حضرت یعقوب علی عرفانی الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۳۷ء)

جو دور رہے ہیں

”ایک دفعہ قادیان جیسے کے موقع پر گیا ہوا تھا۔ آپ جلسہ گاہ سے آکر نماز مغرب و عشاء بیت المبارک میں پڑھاتے تھے۔ جب آپ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا آج میں جلسہ گاہ میں جانے کے لئے موٹر میں سوار ہو کر سڑک کے راستے جا رہا تھا اور لوگ مولوی شیعہ علی صاحب کے مکان اور شفا خانہ نور کے پاس بگڈنڈی کے راستے جا رہے تھے میری موٹر کی آواز سن کر بگڈنڈی پر جانے والے لوگوں میں سے کچھ لوگ دوڑنے لگے تا جلدی سے جلسہ گاہ پہنچ جائیں۔ میں نے اُن کی طرف دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ اے خدا! جو لوگ دوڑ رہے ہیں تیرا فضل بھی اُن پر دور کر آوے۔ لیکن الہی تصرف عجیب رنگ میں ظاہر ہوا کہ دوڑنے والوں میں سے بعض لوگ ہلکے چلنے لگے اور ہلکے چلنے والوں میں سے بعض لوگ دوڑنے لگ گئے۔“

خدا حضرت مصلح موعود ... ناقل

(تجلی ندرت از الحاج مولوی قدرت اللہ تنوری ص ۱۳۵ انداز ۱۹۲۵ء کا واقعہ)

میری مریم

حضرت مصلح موعود اپنے ایک مضمون ”میری مریم“ میں حضرت سیدہ اُمّ طاہرہ ص ۱۱۱ پر جو کہ محبت بھرا ذکر فرماتے ہوئے لکھے نمایاں وصف مہمان نوازی کو باس الفاظ خراج تحسین پیش فرماتے ہیں۔

”مہمان نوازانہا درجہ کی تھیں ہر ایک کو اپنے گھر میں جگہ دینے کی کوشش کرتیں اور حتیٰ الوسع جلسہ کے موقع پر گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کا منگھر سے کھانا نہ منگواتیں خود تکلیف اٹھاتیں۔ بچوں کو تکلیف دیتیں لیکن مہمان کو خوش کرنے کی کوشش کرتیں بعض دفعہ اپنے پاس قدر بلوچ لاییتیں کہ میں بھی خفا ہونا کہ آخر منگرخانہ کا عمل اسی غرض کے لئے ہے تم کیوں اس قدر تکلیف میں اپنے آپ کو ڈال کر اپنی صحت برباد کرتی ہو آخر تمہاری بیماری کی تکلیف مجھے ہی اٹھانی پڑتی ہے مگر اس بارہ میں کسی نصیحت کا ان پر اثر نہ ہوتا۔ کاش اب جبکہ وہ اپنے رب کی مہمان ہیں ان کی یہ مہمان نوازیوں اُن کے کام آجائیں اور وہ کریم میزبان اس وادی غرمت میں بھٹکنے والی روح کو اپنی جنت الفردوس میں مہمان کر کے لے جائے۔“ (الفصل ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء)

”جلسوں پر بھی وہی ہماری میزبان ہوتی تھیں۔ حالانکہ جلسہ لانہ پر ان کی مصروفیت کا جو عالم ہوتا تھا اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صبح کا ناشتہ

وہ جلسہ گاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں کرتی تھیں۔ جلسہ لانہ پر دارالمسیح کے اندر اور باہر یعنی پائے قادیان میں مہمان ہی مہمان ہوتے تھے مگر موصوفی کی مہمان نوازی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ ہر شخص سمجھتا تھا کہ ان کی تمام تر توجہ و عنایات کا واحد مرکز صرف اس کی ذات ہے جلسہ گاہ کا انتظام ان کی پُرچوش اور دہنگ آواز کامرہون منت ہوتا تھا درنہ گاہوں سے جمع شدہ مجمع کو سنبھالنا آسان امر نہیں۔“

روایت از محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیّدہ عبداللہ الدین سکندر آباد۔ (دکن)

(سیرۃ اُمّ طاہرہ ص ۱۱۳)

ایک بابرکت رؤیا

”غالباً ۱۹۱۹ء کی بات ہے کہ میں جلسہ لانہ کی تقریب پر قادیان پہنچا رات کو میں نے رؤیا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں رہتا ہوں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قیام گاہ بھی دارالمسیح ہی ہے اس وقت حضرت ابراہیم نے مجھے ایک ڈیرہ جو خالص مشک سے بھری ہوئی تھی عطا فرمائی میں نے اس میں سے کچھ مشک کھائی اور پھر اس ڈیرہ کو جیب میں ڈال لیا یہ مشک بہت ہی عمدہ اور خوش ذائقہ تھی اس کے بعد میں حضرت ابراہیم کے سامنے آیت اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پڑھ کر عرض کرتا ہوں کہ منصب امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس وقت جب میں نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیم کی جگہ سیدنا محمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظر آئے۔ دو کے دن جلسہ سالانہ میں حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف لیکچر جو عرفان الہی کے موضوع پر تھا ہوا نماز ظہر و عصر کے بعد حضور کا لیکچر شروع ہوا اور عشاء کے وقت تک جاری رہا جب تقریر ختم ہوئی تو حضور نے اونچی آواز سے میرا نام لے کر ارشاد فرمایا کہ ”مولوی غلام رسول راجیکی صاحب نماز مغرب و عشاء پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔“

(روایت از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حیات قدسی ص ۱۲۷)

دُعائیں شرکت

جلسہ لانہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر جب آپ نے قافلہ زائون کو یکدم کمال الدین کے پاس ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں تو آپ نے کشف میں حضرت اقدس کی زیارت کی پھر حجب قادیان میں داخل ہو کر حضرت اقدس کے مزار پر قافلہ درویشاں سمیت آپ نے دعا کرائی تو پھر آپ نے کشف دیکھا کہ حضرت اقدس تشریف لائے ہیں اور حضور کے دست مبارک میں ایک طشت میں پلاؤ ہے اور حضور نے وہ طشت آپ کو کچھ دیا اسی طرح اس جلسہ لانہ میں بیت الاقصیٰ میں آپ دعا کر رہے تھے تو پھر آپ پر کشفی حالت طاری ہوگئی آپ نے دیکھا کہ حضرت اقدس بھی دعائیں شریک ہوئے ہیں۔

(حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحب احمد جلد ہفتم ص ۴۲)

* حضرت مسیح موعود

وہ چاند سے مکھڑے والا

”میرے دل نے خواہش کی کہ حضور سیدنا مسیح پاک کو دُور سے تو دیکھ لیا ہے مگر نزدیک بیٹھ کر دیکھنے کا موقع مل جائے تو کیا ہی خوش قسمتی ہے ابھی اس خیال ہی میں بیت اوقعی کے آخری حصہ میں نماز جمعہ کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ وہ چاند سے مکھڑے والا خوشبو سے معطر دلبر آتا ہے اور عین میرے اور میرے بھائی حافظ ملک محمد صاحب کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور میں شکر مولیٰ میں دگ جاتا اور حیرت میں پڑ جاتا ہوں کہ یہ نامہ جہیز بندہ اور یہ انعام الہی یہ میرے دل کی خواہش تھی یا بجلی کی تاریقی کہ جس نے بندہ نواز کے دل پر اثر کیا اور بندہ کے پاس لاجبائیا مجھے اس جلسہ (۱۹۰۷ء) میں حضرت اقدس کی دونوں روز دونوں تقاریر سننے کا موقع ملتا ہے۔ ایک روز حضور سیر کے لئے نصب سے باہر تشریف لے جاتے ہیں اور بالارادہ بڑے بازار میں سے اپنے گرد بھیر سمیت باہر چلے جاتے ہیں تاکہ قادیان کے ہندو کینن کو یہ نظارہ دکھلایا جائے کہ یہ چھوٹا سا گاؤں اور یہ جم غفیر اور یاد کر لیا جائے کہ حضور کا الہام یا تون من کل فی عقیق کیسی صداقت کے ساتھ پورا کیا ہے؟

(روایت از ڈاکٹر شمیم اللہ خاں صاحب احمد جلد ہفتم ص ۹)

شہادت کی انگلی کی شہادت

جلسہ ۱۹۰۷ء سے چار پانچ روز پہلے حضرت حافظ حامد علی صاحب، منشی امام الدین پواری صاحب کے پاس آئے اور حضرت میاں صاحب (حضرت مصلح موعود) کا پیغام دیا کہ جلسہ لانے کے لئے لکڑی کا انتظام کریں منشی صاحب کی طبیعت بہت خوشامیڈ تھی فوراً لکڑی کے انتظام میں مشغول ہو گئے۔ اور تین چار دن میں حسب ضرورت لکڑی بھجوا دی۔ سارا سارا دن خود کھڑے رہ کر لکڑی کوٹاتے اور گڈوں پر لہو واکر قادیان بھیجتے۔ خود بڑھیوں کے ساتھ لکڑی کوٹانے میں مدد دے رہے تھے کہ واپس ہاتھ کی شہادت کی انگلی کٹ گئی اپنی اولاد کو یہ سارا واقعہ سنا کر خوش ہوا کرتے تھے بعد ازاں منتقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کرنے کے بعد کئی سال تک جلسہ لانے کے موقع پر آپ بطور افسر دیگ بیرون نصب خدمات سرانجام دیتے رہے۔

(..... احمد ص ۱۲)

قیمتی تحفہ

تحریر از مکرم نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

”میں اپنے کمرے میں تنہا لیٹا ہوا تھا۔ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی و شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے اور میرے ہاتھ میں ایک پکیٹ دیتے ہوئے کہا کہ آبا جان نے قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لایا ہے۔ کھول کر دیکھا تو خشک روٹی

کے ٹکڑے تھے اور گڑ بٹھا بانی صاحب نے یہ روٹیاں مہمان خانہ سے لی تھیں اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خرید لیا تھا۔ ذرا قصور فرمایا مجھ کو دیار مسیح سے کیسی عقیدت تھی اور آپ مجھے تحفے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود کے لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔“

روٹی کی لذت

”کئی شایبہ تھے ہوں کہ اتنی لذت نہیں ملتی جتنی ان کی گھر کی روٹی میں ملتی ہے لیکن میں تو بہت لذت آتی ہے سب سے زیادہ مزے دار روٹی جو میں نے عمر میں کھائی ہے وہ تازہ گرم گرم تنوری روٹی تھی جو جلانے کے تنور سے نکلی اور میں نے بغیر سالن کے کھائی اور ساتھ پانی پی لیا۔ بہت سے کھانے میں نے کھائے ہیں۔ اب بھی اس روٹی کی لذت دل میں سرور پیدا کرتی ہے حالانکہ اس وقت نہ جلسہ ہو رہا ہے اور نہ وہ تنور چل رہا ہے۔“

(خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء)

روٹی کے ٹکڑے

جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور حضرت میر محمد اسحق صاحب کے متعلق رقم طراز ہیں:

”ایک دفعہ کا واقعہ ہے لنگر خانہ میں روٹی ختم ہو چکی تھی۔ اور سیالکوٹ کے کسی معزز زمیندار نے کھانا کھانا تھا اس نے آپ کے پاس شکایت کی کہ روٹی ختم ہو چکی ہے۔ اور مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ اُسی وقت اس کے ساتھ لنگر خانہ تشریف لے گئے۔ کھانے کی میز پر کافی تعداد میں بکھرے ہوئے بچے کچھ ٹکڑے پڑے تھے ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ چودھری صاحب! کھانا تو موجود ہے۔ آئیے میں اور آپ دونوں کھائیں۔ چنانچہ آپ نے لیٹن ٹکڑے اکٹھے کر لئے اور پہلے خود کھانا شروع کر دیئے سالن تو موجود تھا ہی روٹی کے قائم مقام ٹکڑے جمع ہو گئے۔ آپ کو دیکھ کر اس معزز مہمان نے بھی وہ ٹکڑے کھانا شروع کر دیئے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد

(الفرقان ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۱ء)

قوم کے خادم

میاں اللہ دتہ صاحب سپاہی پیشتر سیالکوٹ حضرت میر محمد اسحق صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

”میں ملازمت کی حالت میں ایک دفعہ قادیان جلسہ دیکھنے آیا۔ میں رات کے کسی حصہ میں قادیان پہنچا تھا میں اس وقت ناصر آباد میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ صبح کا وقت تھا کہ میں دودھ لینے کے لئے شہر میں گیا۔ راستہ میں کیا دیکھا کہ احمدیہ اسکول کے پاس حضرت میر صاحب مجھے ملے اور میں نے السلام علیکم کہا۔ آپ کا گلا

بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے السلام علیکم کا جواب دیا اور اشارے سے فرمایا۔ میان السدۃ
 ادریسے ساتھ۔ میں اُن کے ساتھ سٹور میں گیا۔ آپ نے ۴، ۵ لوٹے اپنے دونوں
 ہاتھوں میں اٹھائے میں نے بھی لوٹوں کا ایک ٹکڑہ سر پر اٹھالیا۔ جہاں تک میرا خیال
 ہے آپ افسر جلسہ تھے۔ آگے آگے آپ جاہلے تھے پیچھے پیچھے میں جا رہا تھا۔ ہم احمدیہ
 اسکول پہنچے اور لوٹے وضو کرنے کی جگہ پر رکھ دیئے۔ اس طرح لوگوں کے وضو کرنے کی
 تکلیف دور ہو گئی۔“ (ستمبر اکتوبر القرآن ۱۹۶۱ء)

مجھے اب بھی یاد ہے

میں نے سوچا یہ اب کہاں تلاش کریں گے... میں نے اُن سے کہا اُنیسے میں آپ کے لئے کوشش کرتا ہوں۔ میں اپنے گھر میں ایک جگہ گیا۔ گھر والوں سے پوچھا کوئی کمرہ یا کوئی ڈرائنگ روم خالی ہو مگر پتہ لگا کہ کوئی بھی خالی نہیں پھر ہم دوسرے گھر گئے حتیٰ کہ تیسرے گھر میں تلاش کرتے کرتے ایک جھوٹا مسلمانہ ٹاپ کمرہ تھا جس میں گھر والوں کی کچھ چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا۔ کیا یہ کمرہ آپ کے لئے ٹھیک ہے ؟ کہنے لگے بڑا اچھا ہے الحمد للہ ہم اس میں بڑے آرام سے رہیں گے۔ میں نے وہ کمرہ خالی کر دیا۔ دپے کی ایک اینڈ منگوائی اور دواں دوا دی

لے دے دراصل بوجوں والی گھاس ہوتی تھی جو کاٹ کر بچھاتے تھے اور جو تکلیف دہ ہوتی تھی پھر جلانے کے مہانوں کو آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زمین کو کہا یہاں چاول اُگا کر نہ بیٹے تو یہاں چاول نہیں جوتا تھا۔

”پچھلے سال آنے والوں میں سے ایک شخص نے مجھ سے ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں میں بڑش ایبیدی اسلام آباد (پاکستان) میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک ریش کا آفیسر ایک لورڈھی عورت کے ساتھ آٹرویلوے رہا تھا جو کہ تعلیم یافتہ بھی معلوم تھیں ہوتی تھیں معمر عورت تھی سادہ سی غریب سی جب اس نے بہت سے سوال کئے اور دیرانیئے لگا تو جانک اس کو خال آیا کہ اس سے بوجھوں کہ اس کا کوئی رشتہ دار تو نہیں کیونکہ وہ

کہہ رہی تھی کہ میں تو اپنے امام کو ملنے جا رہی ہوں۔ اس نے کہا بی بی تمہارا کوئی رشتہ دار بھی وہاں ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں میرا ایک بیٹا ہے فلاں جگہ رہتا ہے تو اسی وقت ایگرگٹھی افسر کے کان کھڑے ہوئے اور اس نے کہا کہ یہ تو بہانہ بنا رہی ہے۔ اپنے بیٹے کے پاس ٹھہرنے کے لئے اور وہاں منیشینٹی لینے کے لئے جا رہی ہوگی۔ یہ بدخلی اس کے دل میں پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ اچھا یہ کیوں نہیں کہتی۔ امام امام کیوں کہہ رہی ہو یہ کیوں نہیں کہتی کہ میں اپنے بیٹے سے ملنے جا رہی ہوں۔ اس کا جواب بتیئے کہتی ہے دُستِ مہتاب اس طرح بے اختیار اس کے منہ سے دُرُفے منہ نکلا کہ اس کی آواز

سادہ سی ترکیب - کامیاب تجربہ

اولاد کے لئے باپ کا گھر

جی کھلا ہے ہیں۔“

(تقریر حضرت نواب مبارکہ بگیم جلسہ لائن ۱۹۶۱ء)

تبرک

”ہاں اگر خراب روٹی بھی کبھی ملے تو آپ کے لئے ہزار ٹا کھانوں سے زیادہ مبارک ہے اور جو اس میں مزہ آپ کو آئے وہ دنیا کی کسی اعلیٰ سے اعلیٰ نعمت میں بھی نہ پائیں۔ اس نگر کے تو مگر طے بھی تبرک ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ نگر کا کھانا بھی اندر گھر میں پکتا تھا اور جلسہ کی روٹی ہمارے صحن میں پکنا تو کئی سال تک مجھے بھی یقینی طور پر یاد ہے۔ اس وقت وہ بھی ایک بہت بڑی رونق نظر آتی تھی پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے وسیع سے وسیع ترکیب اور کرے گا۔ اب نگر کے تنور ایک جگہ کی بجائے کئی جگہ بنتے ہیں اور کئی جگہ سے روٹی تقسیم ہوتی ہے کام بڑھ گیا ہے۔ مگر آپ ہمیشہ وہی تصور کریں کہ آپ دارالسیح موعود کے خاص مہمان ہیں۔ آپ میں سے بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گا کہ حضرت سیح موعود کے پوسے گھر کا نام ”دارالامن“ آپ کا رکھا ہوا تھا۔ جیسا کہ مختلف کمروں کے نام بیت الذکر اور بیت الفکر وغیرہ آپ نے سنے ہوں گے۔ تو جہاں بھی آپ لوگ اس سلسلہ میں جمع ہوں۔ اپنے کو اسی طرح ”دارالامن“ میں سمجھیں اور امن و محبت کو شعار بنائیں۔ حضرت سیح موعود نے نگر بہت محبت سے اپنے مہمانوں کے لئے جاری کیا اور اس کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں۔ اور اس سے آرام پائیں۔ نگر کا کام قریباً آخر زمانہ تک آپ کے ماتحت ہی تھا۔ مجھے یاد آتے ہیں۔ وہ دن کہ میاں نجم الدین بھرے دلے جو منظم ہوا کرتے تھے۔ اتنے اور اتنے کہ آنا ختم ہے یا دوسری چیزیں تو آپ جلدی سے جو رقم موجود ہوتی ان کو دیتے اور فرماتے کہ جائیں اور سامان لیں کہیں مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ ایک دفعہ کا خوب یاد ہے مجھے کہ آپ نے جیب اور اپنے رٹاوں کی گرہیں کھول کھول کر پے پیسے جتنے نکلے میاں نجم الدین کو پکڑا دیے اور فرمایا اس وقت یہی لکھا ہے۔ صرف ۳۲ روپے کچھ آنے اور کچھ پیسے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزار بار پر نوبت پہنچی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس کا شکر کریں اور دعائیں کریں کہ تمام روحانی برکات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ ظاہری نگر بھی کہ یہ بھی ایک نشان ہے بڑھتا چلا جائے۔“

حضرت نواب مبارکہ بگیم (تاریخ لجنہ جلد سوم ص ۱۲۴)

ایک نصیحت ایک تنبیہ

مستورات میں مہمان نوازی کے فرائض حضرت ام داؤد صاحبہؓ سے ۱۹۲۲ء سے ۱۹۵۱ء تک ادا کرتی رہیں۔ ۱۹۵۲ء کے جلسہ لائن پر آپ بیمار تھیں مگر مہمانانِ سیح کے ساتھ قلبی تعلق کا اندازہ اُن کی اس تحریر سے ہوتا ہے جو باوجود بیماری کے آپ نے کارکنات کے لئے تحریر فرمائی۔

”سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے اس جلسہ کو بخیر و خوبی سے اختتام تک پہنچایا اور میں مہمانوں کی خدمت عطا کی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک بڑے عرصے سے ہم جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کرتے چلے آئے ہیں مجھے وہ دن بھی یاد ہے جبکہ قادیان میں حضرت اماں جان کے مکان کے سچے حصے میں صرف چند ایک مہمانوں کے سامنے دسترخوان بچھا کر اور قطاریں بٹوا کر کھانا کھلوا دیا تھے لیکن اب وہی حضرت سیح موعود کے مہمان ہزار ٹا کی گنتی میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے اپنے اس کام کے لئے ہمیں نوازا اور نہ دنیا میں کروڑوں کروڑ مخلوق بھری پڑی ہے ہم نہ ہوتے تو کوئی اور لوگ اس کام کو سرانجام دینے والے ہوتے اس شکر یہ میں کہ اپنے اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ کام کو نیک نیتی اور اخلاص سے کریں اور آئندہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ ہو کر ہے گا لیکن اگر ہماری نیتوں میں اخلاص نہ ہوگا اور ہم اس کام کو آئندہ بہتر بنانے کی کوشش نہ کریں گی تو ہم ثواب سے محروم ہو جائیں گی۔“

(تاریخ لجنہ جلد دوم ص ۲۹۶)

کایا پٹ گئی

”ایک دفعہ نگر خانہ میں رات کو بارش ہو گئی۔ نانائیاں اور پرٹے بنانے والی عورتیں ایک دم اٹھ کر اندر کو بھاگیں کام رک گیا بڑی پریشانی ہوئی۔ میں نے سب خدام و اطفال، بچوں بوڑھوں بڑوں کو بلایا اور کہا کہ جس کو جو چیز میسر آتی ہے وہ اٹھائے اور ان نانائیوں کے سر پر پھیزی کے طور پر پکڑے۔ بے بارش اس کو نہ بھگوانے چاہیے پھر کام شروع ہو گیا اور ساری رات قریباً اسی طرح گزری۔ صبح کو مجھے ایک مولوی صاحب مجھے ملے مجھے دیکھتے ہی بھاگ کر مجھ سے پٹ گئے اور چھوٹے ہی کہا میں نے بیعت کر لی ہے میں حیران ہوا کہ یہ تو بڑے کٹر اور متعصب قسم کے شخص تھے اور سندھ میں (مخالفین۔ ناقل) کے پیش رو میں سے تھے ان کی کایا کیسی پلٹی انہوں نے بتایا کہ جب رات کو بارش ہوئی تو میں یہ دیکھنے آیا کہ دیکھیں اب احمدی کیا کرتے ہیں۔ میں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ افسر ماتحت کا رکن سب کنایاں اور پرائیں لے کر نانائیوں کو بارش سے بچا رہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر میری ایسی کایا پٹ گئی میں نے کہا کہ میں لازماً بیعت کر دوں گا۔ میں نے باقی رات بڑی بے چینی سے کاٹی اب صبح بیعت کر کے آ رہا ہوں۔“ (حضور اُس وقت افسر جلسہ تھے)

(خطبہ جمعہ حضرت حلیفہ المسیح الثالث الفضل ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء)

حضرت مصلح موعود کا اندازِ خطابت

(مرزا عبدالحسین بیگ)

حضرت مصلح موعود خلیفہ المسیح الثانی کے اندازِ خطابت و تقاریر کے بارے میں بتانا کوئی آسان بات نہیں اور ساتھ ہی سامعین کی کیفیت بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن جو کچھ آنکھ نے دیکھا۔ ذہن میں اُترا اور قلبی کیفیت پیدا ہوئی اس کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

لوگوں کو اس وقت کا شدت سے انتظار رہتا جب حضرت مصلح موعود نے تقریر کرنی ہوتی۔ پھر جو افراد جلسہ کے دوران کسی ضرورت کے تحت باہر چلے جاتے تھے وہ وقت سے پہلے جلسہ گاہ میں پہنچنے کی کوشش کرتے۔ اور ساتھ ہی یہ خواہش بھی ہوتی کہ آگے جگہ مل سکے۔ لیکن نظم و ضبط کا یہ عالم کہ جس کو جہاں بھی جگہ میسر آتی بیٹھتے چلے جاتے۔ پھر جب وقت تنگ ہونے لگتا تو اکثر دیکھا گیا کہ شیدائی گلیوں میں دوڑتے ہوئے پہنچتے۔ بزرگوں اور کمزوروں کے قدم بھی تیزی سے پڑتے۔ ساتھ ہی یہ خوف بھی رہتا کہ تقریر شروع نہ ہو جائے اور ایسا نہ ہو کہ کچھ سننے سے محروم رہ جائیں۔ گویا پڑانے تھے جو شمع کے گرد جمع ہونے کے لئے تڑپتے نظر آتے۔ جب حضرت مصلح موعود جلسہ گاہ میں تشریف لاتے۔ تو عاشقانِ خلافت کے چہرے دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے۔ خوشی مسرت و فرحت کے ساتھ ساتھ آنکھوں کی چمک دلی کیفیت کو ظاہر کرتی۔

تلاوتِ قرآن پاک میں سوز اور اثر ایسا کہ دلوں کی کیفیت بدل جاتی۔ اور عالم پر سکنت طاری رہتا۔ پھر جب تقریر شروع ہوتی تو موضوع کے مطابق اس کی باریک سے باریک جزئیات کو بھی مد نظر رکھتے۔ قرآنی علوم کے اسرار و رموز کے درکھتے چلے جاتے۔ دقیق سے دقیق مسئلہ منطقی انداز میں سمجھایا جاتا۔ اور کیسا ہی خشک اور مشکل مضمون ہو۔ آپ اس میں دلچسپی پیدا کر دیتے۔ عام فہم، آسان الفاظ، دلچسپ واقعات پھر بر محصل مزاح کی کیفیت پیدا کرتے ہوئے لطائف کا بیان جو اکثر تاریخی نوعیت، اقوام کے مزاج اور انسانی فطرت کو ظاہر کرنے والے ہوتے جس سے سامعین کے ذہن تازہ اور بشاشت پتے یوں عارفانہ انداز میں ثقیل سے ثقیل موضوع پر ہمیشہ گرفت مضبوط رہتی اور تسلسل قائم رہتا۔

بہا اوقات خطاب گھنٹوں پر محیط ہوتا۔ لیکن دلچسپی کا وہی حال جو شروع میں تھا آخر تک برقرار رہتا۔ تھکان، گھبراہٹ یا بے چینی جو عام طور پر طویل تقاریر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کبھی بھی دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ ہمیشہ یہ تاثر ملتا کہ آپ بولتے رہیں اور یہ سلسلہ ختم نہ ہو۔

آپ مضامین کے لحاظ سے اپنی آواز کو پُر جوش انداز میں بلند کرتے تو فضا نعروں میں بدل جاتی اور بعض امور پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دلانے کی غرض سے ان کو اتنے عروج پر لے جاتے کہ طبیعت پر اثر انداز ہوتے ہوئے دلوں کو گرماتی ہوئی ذہنوں میں اترتی چلی جاتی۔ اور ہمیشہ ہی تقریر کے بعد ہر شخص اس کے اکثر حصے دہراتا ایک دوسرے کو توجہ دلانا کہ کیا نکتہ بیان فرمایا۔ اور یہ بات تو اس سے پہلے سمجھ میں ہی نہیں آتی تھی اور یوں دیر تک بلکہ دلوں میں ہینوں تک امامِ وقت کا ذکر ہوتا رہتا۔ جن خوش نصیب افراد کو آپ کی تقاریر سننے کا موقع میسر آیا۔ وہ اس بات کے یقیناً گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ فدائیت، رسولِ خدا کے بارے میں عاشقانہ انداز اور اُمتِ مسلمہ کے لئے درد اور تڑپ ان میں نمایاں تھا

تربیت کے موضوعات جن میں اخلاق و کردار کی تعمیر ان کے باریک درباریک حقائق اور چشم پوشی کر دینے کی وجہ سے جو مسائل پیدا ہو جاتے ہیں ان سب کا ذکر پھر ان کی اصلاح کے طریق اپنانے کے گرو سب کچھ ہی بتایا جاتا۔ اور یوں قوم کو زندہ کرنے کی اُننگ کا ظہور ہوتا۔ اس کے علاوہ جب اقوامِ عالم پر بات ہوتی تو ان کے ماضی، حال اور مستقبل کی یوں بیان فرماتے کہ گویا آپ کے سامنے ہر ملک و قوم کے حالات اس کی تاریخ اس کا پس منظر ان کی خوبیاں اور خامیاں اور کمزوریوں کے پیدا ہونے کے اسباب کہاں کہاں کردار میں جھول تھا اور کہاں سے اخلاقی بیماریوں نے حملہ کیا اور کیوں وہ بڑھی اور کہاں پر اصلاح ہوئی یوں معلوم ہوتا کہ کسی دنیا کی طرزِ معاشرت، تہذیب و تمدن اور علوم و افکار پر دسترس کی وجہ سے کہ آپ گویا ان میں ہی رہتے بسترے رہے ہیں۔ کبھی روس کا مستقبل اور کبھی یہ کہ امریکہ و چین میں یہ ہوگا۔ برطانیہ کے لئے کیا مسائل پیدا ہونے والے ہیں۔ افریقی اقوام کیوں اور کیسے دوسری اقوام پر اثر انداز ہوں گی۔ اور اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ کچھ مقدار ہے۔ گویا علوم کا بہتا ہوا دریا تھا جو اپنی روانی میں ذہنوں کو سیراب کرتا تھا جانا۔ آپ کی تقاریر پُر مغز، مدلل، حقائق سے پر، عارفانہ کلام، منطق و فلسفہ کے دقیق مسائل پر عام فہم انداز گویا سامعین کی طبائع کو قائل کر دیتے۔ ایسا مسحِ وجودوں اور ذہنوں کو بدلتے ہوئے ہر طبقہ فکر کے انسان کو سیر کرنا لیکن علوم کے حصول کی تڑپ اور تشنگی بڑھ جاتی جو ہر لفظ کو جذب کرنے کی قوت عطا کرتی

خدا تعالیٰ اس مقدس وجہ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

اک وقت آنے کا کہیں گے تمام لوگ

اُمت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

افسر ہائے جلسہ سالانہ

۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور خود ہی اس کے جملہ انتظامات فرمائے۔ ذیل میں ان اجاب کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہیں مختلف جلسہ ہائے سالانہ کے انتظامات کی ذمہ داری سپرد کی جاتی رہی۔ وہ عام طور پر صدر انتظامیہ کمیٹی، منتظم یا ناظم کہلاتے تھے بعد میں افسر جلسہ سالانہ کہلائے۔ یاد ہے ابتداء میں حضرت مسیح موعود اور آپ کی رحلت کے بعد قدرت تانیہ کے مظاہر بنفس نفیس جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں راہنمائی اور نگرانی فرماتے رہے۔

حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین

حضرت میر ناصر نواب

حضرت شیخ یعقوب علی تراب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

حضرت میر محمد اسحاق

شیخ عبدالرحمان مصری صاحب

خان صاحب مولوی فرزند علی

حضرت قاضی محمد عبداللہ

تقسیم ملک کے بعد جلسہ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا دسیم احمد منتظم اعلیٰ یا افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے افسران کے اسامہ درج ذیل ہیں۔

حضرت قاضی محمد عبداللہ

سید محمود اللہ شاہ صاحب

حضرت خان صاحب منشی برکت علی

میال عبدالمنان عمر صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

سید میر داؤد احمد صاحب

چوہدری حمید اللہ صاحب نا حال

منتظمین جلسہ گاہ زمانہ

حضرت سیدہ اُم طہر

حضرت سیدہ سارہ بیگم

حضرت سیدہ مریم صدیقہ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم

فرخندہ شاہ صاحبہ

بشریٰ البشیر صاحبہ

اسماء طاہرہ صاحبہ

صفیہ عزیز صاحبہ

منتظمین جلسہ گاہ مردانہ

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت مولوی عبدالغنی

حضرت سید ولی اللہ شاہ

حضرت خان حامد حسین شاہ

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد

مولانا عبدالملک خان صاحب

مولانا سلطان محمود آوڑ صاحب

جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت حاصل کرنے والے اجاب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

حضرت سید زین العابدین دلی اللہ شاہ

حضرت شیخ رحمت اللہ تاجر

حضرت سیٹھ عبداللہ دین سکندر آبادی

حضرت چوہدری فتح محمد سیال

حضرت چوہدری نعمت اللہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

ملک خان صاحب لون

چوہدری عبداللہ خان صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

حضرت مفتی محمد صادق

حضرت میر محمد اسحاق

حضرت منشی فرزند علی

حضرت مولانا عبدالعزیز ماجد بھنگوڑی

حضرت سید حامد حسین شاہ

حضرت قاضی محمد اسلم

نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدر آباد دکن

چوہدری محمد دین صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

حضرت مولانا جلال الدین شمس

حضرت شیخ محمد حسن نج کانپور

حضرت پکتن غلام محمد

حضرت ذوالفقار علی خان

حضرت ابو الہاشم خان

چوہدری اسد اللہ خان صاحب

سیٹھ عبدالحمید صاحب

حضرت مرزا عبدالحق	چوہدری احمد غوث صاحب	چوہدری ابو حسیب صاحب
پروفیسر علی احمد صاحب ایم اے	شیخ بشیر احمد صاحب	صاحبزادہ مرزا وسیم احمد
میر محمد بخش صاحب	شیخ محمد احمد صاحب منظر	مولوی محمد سعید صاحب
صاحبزادہ مرزا منظر احمد	چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب	مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل
مولوی اختر علی صاحب ڈپٹی سیرمنڈن پولیس نوکیر	حافظ جمال احمد صاحب	جناب بی ایم عبدالرحیم صاحب پرنسپلٹ بنگلور
پروفیسر سید اختر احمد صاحب اور نوی	شیخ مبارک احمد صاحب	چوہدری نصر اللہ خان صاحب
سید فضل احمد صاحب پٹنہ	حافظ صالح محمد الدین صاحب	سید محمد الیاس صاحب
سید محمد معین الدین صاحب	سید محمد نور عالم صاحب امیر کلکتہ	سید منیر احمد صاحب بانی
مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل	صوفی غلام محمد صاحب	منظر احمد صاحب ظفر
مولانا عنایت اللہ صاحب	بابو تاج الدین صاحب	میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ	سید میر داؤد احمد صاحب	مولانا ابو العطاء صاحب
سلطان احمد صاحب ظفر	سید نبارت احمد وکیل	

جلتیں سالانہ کے مواقع پر اجلاسات کی صدارت کی سعادت حاصل کرنے والی خواتین

حضرت نصرت جہاں بیگم (اماں جان)	حضرت سیدہ نواب بارکہ بیگم	حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظہ بیگم
حضرت سیدہ انم ناصر	حضرت سیدہ مہر آقا	حضرت سیدہ مریم صدیقہ
حضرت سیدہ انم طاہر	حضرت نیدہ منصور بیگم مرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحق
بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد	سیدہ فضیلت صاحبہ	استغنی بیگم صوفیہ صاحبہ
بیگم صاحبہ شاد علی خان صاحب	بیگم صاحبہ میر محبوب علی خاں صاحب	بیگم صاحبہ سیدہ عبداللہ الدین صاحب
بیگم صاحبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان	سیدہ نصیر بیگم حضرت مرزا عروضا احمد	بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی
بیگم صاحبہ سیدہ عزیز اللہ شاہ صاحبہ	مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری شبنواز صاحبہ	بیگم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ
صاحبزادی امۃ السلام	سیدہ بیگم صاحبہ کراچی	بیگم صاحبہ مرزا نور شید احمد صاحب
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور	امۃ الحق صاحبہ علیہ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور	صاحبزادی امۃ العیوم بیگم صاحبزادہ مرزا منظر احمد صاحب
صاحبزادی امۃ اباسط	بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	سیدہ بشری بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب
بیگم صاحبہ سیدہ محمد صدیق صاحب بانی	بیگم صاحبہ ملک محمد اسماعیل صاحب	امۃ اللہ بشیرہ صاحبہ حیدر آباد
ناصرہ بیگم صاحبہ مدراس	سیدہ امۃ القدوس صاحبہ علیہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	رکشیدہ سعید صاحبہ صدر لجنہ امریکہ
خدیجہ یونس صاحبہ انڈیشیا	اعظم الف صاحبہ حیدر آباد	صاحبزادی امۃ البصیر
فرحت الدین صاحبہ	عائشہ شریف صاحبہ امریکہ	صاحبزادی امۃ النصیر
رضیہ ظفر صاحبہ امریکہ		



On the Auspicious Occasion of the Hundredth Annual Convention
Ahmediyya International Association

1891-1991

AL-MEHRAB

LAJNA IMAILLAH KARACHI



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

IN THE NAME OF ALLAH, THE MOST GRACIOUS, THE MERCIFUL

AL-MEHRAB

On the Auspicious Occasion of

The Hundredth Annual Convention

1891 - 1991

Ahmediyya International Association

By

LAJNA IMAILLAH KARACHI

(For the members of Ahmediyya Association only)

Editor Incharge: Amtul Bari Nasir

Translators: Mahmooda Ama-tus-Sami Wahab
Surayya Hamza
Lt. Commander (Rtd.) Abdul Momin

Publisher: Tariq Mahmood Badar
1370/15, F.B. Area,
Karachi-75950, Pakistan.

Says, The Almighty Allah

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أُولَئِكَ
تُؤْمِنُونَ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لَّيَطْهَرِينَ فَلَمَّ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ
الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمَنَّ اللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۝

In the name of Allah, the most Gracious,
the Merciful

And *remember* when Abraham said.
'My Lord, show me how Thou givest life
to the dead.' He said, 'Hast thou not
believed ?' He said, 'Yes, but *I ask this*
that my heart may be at rest.' He
answered, 'Take four birds and make them
attached to thyself. Then put each of them
on a hill; then call them; they will come
to thee in haste. And know that Allah is
Mighty, Wise.'

(Al-Baqara 261)

Says, our Holy Prophet Mohammad (peace be upon him)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبَوًّا عَلَى الشَّلَجِ
فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ

When you find the Mahdi, perform bai'ah
(pledge of allegiance) at his hands. You must go
to him, even if you have to reach him across
icebound mountains on your knees. He is the
Mahdi and the Caliph of Allah.

(Ibn Maajah)

Says, The Promised Messiah

Look, how the Lord God
Has made the whole world
Bow down before me,
In deep respect !
He found me obscure,
Quite unknown ;
But He has carried my fame
All over the globe !

Just
Whatsoever I had desired ;
Whatsoever I had longed for ;
Just whatsoever was my aim
And object, even all that
He has granted to me !
I was a poor man, with little
Resources; but He bestowed
On me an immense wealth,
Which cannot be counted !

Out of the blessings
Of this world,
There is not one,
In His grace,
And great munificence,
He has not granted
To me !

(Translated from Urdu)

ANNOUNCEMENT

This hand bill was published by the Promised Messiah on December 30, 1891 at the end of the first Jalsa Salana (annual convention) of Jama'at Ahmadiyya, to inform the members of Jama'at about holding of second Jalsa (1892).

All the sincere members of the Jama'at who have entered the covenant of Ba'it with me, the major aim of this Ba'it is that love for the worldly things should extinguish from the hearts, while at the same time the Jama'at should acquire more knowledge and advance in realization of God and love for the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of God be upon him), and such a severance with the world should take place that the journey for the hereafter should not seem abominable. But in order to achieve this object, it is necessary to stay in company and spend a part of the life in this path, so that with the will of God by witnessing the divinity of some definite manifestation, some weakness, infirmity or indolence might be removed. And having attained perfect belief, fervor and zeal for divine love should be created. So always be concerned and anxiously seek God's divine help and guidance, and until such favorable turn of circumstances does not take place you must meet me off and on. Because making a covenant of Ba'it and not bothering to meet, such a Ba'it does not vouchsafe blessings, and it would only amount to fulfilling a formality. And since for some people because of weakness of disposition or lack of means or the long distance, it is not possible that they should come and stay in company, or take the trouble of coming several times in the year for visiting, the hearts of most of the people lack the provocation to undergo discomfort or face great harm or damage. Hence it seems advisable that 3 days in a year should be fixed for such a meeting in which all the sincere members provided they are healthy and have the time and if no strong impediments stand in their way should be able to be present on the fixed dates. So in my opinion it should be better to keep 27th December to 29th December i.e. after today will be 30th December 1891. In future if 27th December comes in my life, people should try as far as possible to come on these dates in order to hear divine speeches and to participate in prayers. And in this meeting such information about the truth will be related which is necessary for the promotion and advancement of faith, belief and the knowledge of God. Particular endeavor will be made to the best of one's ability in the elevated court of the most merciful Allah that, He may draw them to Himself, and accept them, and purify them and transform them. Another advantage of these meetings would be that all the new sincere members who have come in the fold of the Jama'at during the year would be able to meet their fellow brethren. And with this casual acquaintance, the bond of friendship, love and introduction will keep on developing. During this period if any fellow brother dies, prayers for the salvation and deliverance of his soul will be held in this meeting. An effort will be made with prayers to the most Glorious Allah that He may purify all the brethren spiritually and remove from them their unfamiliarity, coldness and differences. And in this spiritual convention there will be many other spiritual advantages which will come to light from time to time with the will of God. It would be appropriate for people with less means that they should plan for attending this convention. If with a little domestic economy they put by a little for the journey every day every month then without any difficulty they would have enough money for this journey, in a way then they would be travelling without any cost. People who accept this proposal should inform me right now so that a separate list of such names can be made who would try their best to come on these fixed dates and who make a firm resolve for the rest of their lives that they would attend this convention with heart and soul, except in the case of such hindrance or impediment that might make it impossible to undertake the journey. All the friends who attended this religious consultation meeting held on the 27th December, and faced the difficulties of the journey just for the sake of Allah, may God reward them and bless them for each step that they took for reaching here. *Amen.*

يَا أَحْمَدُ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ

O Ahmad! God has put His blessings in you

FULFILLMENT OF PREDICTIONS IN THE FORM OF ANNUAL CONVENTIONS

The sayings of prophets are apparently ordinary words but in reality they are inspired words. Their dreams come true and their dreams and revelations have different manifestations of meanings and their foretellings, given in revelations, are signs of great truths and they are fulfilled with grandeur at their destined time.

In the present times, the great 'Mujadid' (rivalist) of the True Faith, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani lived a contented life in an ordinary, remote village, unknown to the outside world. God chose him, made him known to the world and revealed many a sign in support of his truthfulness. One of these was the sign of "prosperity". A single man attracted attention of the world. Piety, family and followers, knowledge and wealth all prospered. This tidings fulfilled itself in many ways and will continue to do so.

In the following lines, a few predictions/signs are being related which were given to Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, the Promised Messiah and have come true in the form of the "Annual Convention", as a source of enriching belief and will continue doing so Inshallah.

The Promised Messiah, while relating a dream of 1874, said,

"I saw an angel in the form of a boy sitting on a high platform, holding a wholesome naan (bread) in his hand. It was shining bright. He gave it to me and said, 'This is for you and your companions.' (darvesh). This dream is of the time when I was not known and had no claim, neither had I any company of followers. Now I have a company of a good many people who have put faith above worldly things and made themselves 'darvesh'. They have, further, migrated from their homes, leaving their relations and friends behind and have come to stay in my neighbourhood. From the 'bread' I interpreted that God Himself would look after me and my companions for our needs, and the worry of food will

not distract us. It has been so thereafter."

(Nazool-e-Masih Pg 206, Roohani Khazain Vol 18, Pgs 584, 585)

This dream was fulfilled in such a way that the "free kitchen" of the Promised Messiah never ceased to function for a single day. Millions of people are benefiting from both, the spiritual inspiration and physical existence of this free kitchen.

In 1881 God Almighty named him "Bait-Ullah", this being a prediction that people from all over the world will converge for the convention.

In 1882, God Almighty inspired him to say this prayer,

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

(Tazkara Pg. 47)

"O God! leave me not alone. Thou art the best of successors."

God then gave him tidings for acceptance of this prayer and for granting prosperity and large number of followers. God Almighty revealed to him in the same revelation,

وَلَا تَعْزِلْ لِحَقِّ اللَّهِ وَلَا تَسْمَمْ مِنَ النَّاسِ

(Tazkara Pg. 52)

"Remember, a time will come when people in large numbers will come to you, you must not be impolite to them and don't get tired by their large number."

Again there was a revelation:-

وَوَسِّعْ مَكَانَكَ

"Expand your house"

The Promised Messiah explained,

"It is clearly told in this revelation that the day is near when visitors will crowd to such an extent that it will be difficult for all of them to meet you. Don't express any displeasure and don't get tired of meeting them. God be praised! What a great Prediction! This was revealed 17 years earlier when I had only 2 or 3 visitors, and that too occasionally. This shows God's knowledge of the future."

(Siraj-e-Munir Pg. 63, 64)

In 1883 it was revealed:-

"I love you. I shall give you a large party of _ _ _ _ (Deen-e-Haq)."

(Tazkara Pg. 103)

Then again in 1883 God Almighty addressed him thus,

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمَ

(Tazkara Pg 105)

"Peace be upon you, O Abraham."

And the "Ibrahim" of the present age says,

"I am sometimes Adam, sometimes Moses, sometimes Jacob and Abraham as well. I have many generations."

(Dur-re-Sameen).

These are tidings proclaiming the assembly of different races and nations at one center.

In 1886 there was another glad tidings:-

"God will take your message to the corners/ends of the world."

"God will give you complete success and all your desires will be fulfilled. I will increase the number of your sincere and loving devotees. Their number will grow _ _ _ _ . The time is coming, rather it is very close when God will implant your love in the hearts of nobles and kings to the extent that they shall seek blessings from your clothes."

(Tazkara Pgs. 141, 142)

During the Annual Convention of the Ahmadiyya Community, U.K., in 1987, two kings from Nigeria accepted Ahmadiyyat and received benediction from the Promised Messiah's clothes.

This prediction has been fulfilled in the literal sense previously, and in future too it will continue doing so.

In 1892 God revealed.

"Days of success will come and gifts will reach you from far and wide."

يَا تَيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍ عَيْتِ

(Tazkara Pg. 201)

In 1897, God Almighty again revealed about the ever increasing number of visitors.

وَسَّعْ مَكَانَكَ يَا تُونِ مِنْ كُلِّ فَجٍ عَيْتِ

(Tazkara Pg. 297)

The Promised Messiah interprets it as,

"Expand your house as people from far off places will come to visit you. I have seen this prediction come true as visitors came over from Peshawar to Madras. But this very prediction was repeated which means that hereafter the prediction will come true with greater number and force."

وَاللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مَانِعَ لِمَا أَرَادَ

God Almighty does what He Wills and

there is none to stop Him from what He Wills."

(Advertisement 17 Feb 1897)

One hundred years have gone by since the establishment of the Promised Messiah's Community. The convention of people from Peshawar to Madras, the number which made the Promised Messiah happy, has now expanded to 126 countries of the world. People from all over the world come to present their very lives.

In 1899, there were these tidings:-

إِنَّا أَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوعًا يَا إِبْرَاهِيمَ

"O Abraham, We shall grow crops for you during spring."

The Promised Messiah says,

"Zroo is plural of Zra and Zra in Arabic is used for spring crops i.e. wheat, barley etc. _____ It seems to suggest, why are you worried? There will be plenty of crops for you i.e. We shall make provision for all your needs."

(Tazkara Pg. 340, 341, Supplement to the Taryaq-ul-Qalob Pgs. 2, 4)

The Promised Messiah relates,

"Once there was a famine and flour was sold at 5 sears for one rupee. There was revelation about the expenses of the "Free Kitchen."

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

"Isn't God enough for his servants."

In 1900, the Immortal God revealed,

إِنِّي حَاشِرُ كُلِّ قَوْمٍ يَا تُونَكُ جُنُبًا وَإِنِّي
أَنْزَلْتُ مَكَانَكَ تَنْزِيلٌ مِّنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ

(Tazkara Pg. 391)

"I will send crowd after crowd from different nations to you. I have lit up your house. These are the words of the Almighty God who is all Powerful and Merciful."

There were glad tidings in 1906,

أُرِيْعُكَ وَلَا أُجِيعُكَ وَأُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا

"I shall bless you and shall not destroy you . and shall raise a large people out of you."

It was revealed 14 times on different occasions,

يَا تَيْتِكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ - وَيَأْتُونَ مِنْ
كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

"Gifts will be presented to you from far off places and so many people will come to you that the paths will be pitted."

Today, from near and far off, people bearing the rigours of journey, come with tokens of love of God, love of the Holy Prophet, truth, piety, humility and modesty. The Promised Messiah is the only one on earth on whose call people flock together in love. That history making, victorious General, who adorned the heavenly throne, had the support of the Omnipotent God. That great achiever left behind him a healthy and living, ever developing community.

God Almighty promised him,

"The Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) is the leader of all prophets. God will put right all your efforts and shall give all that you have wished for. The Almighty God will pay attention to this _____ .

_____ I will exhibit my brilliance, I will raise you through My Omnipotence. A person was sent to warn and admonish, the world did not accept him (his warnings) But God will accept him and will prove his righteousness forcefully.

(Tazkara Pg. 641)

QADIAN DAR-UL-AMAAN

The House of Refuge and Protection

Qadian is a Town, situated near Batala in District Gurdaspur, in the Province of East Punjab, India. During the reign of the Mughal Emperor, Muhammad Zaheer-ud-Din Babar, an ancestor of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Founder of the Ahmadiyya Movement, Mirza Hadi Baig, an esteemed Chief came to this area from Samorkand, in 1530 A.D. (i.e. 938 Hijra), alongwith 200 of his subordinates and family members. This place at that time was a forest land, about 50 miles north-east of Lahore. Here, he laid the foundation of a State by the name of 'Islampur', which flourished till 1802 A.D. Even during the period of the Promised Messiah's great grand father, Mirza Gul Mohammed, this State, popularly known as 'Islampur Qazi Majhi', consisted of almost 85 villages. However, due to the incessant attacks of the Sikhs, its parameters were considerably reduced.

Owing to its religious atmosphere, this town held a prominent status in this region. During Mirza Gul Mohammed's period, there were about 100 religious scholars, men of God and Huffaz-e-Quran⁽¹⁾ in Qadian, who received fixed allowances for their personal upkeep. Each one from among the servants, dependents and relatives offered the daily prayers regularly. This regularity in the performance of prayers was observed to such an extent that even the flour grinding women used to pay particular attention to their daily, as well as, Tahajjud⁽²⁾ prayers. The Afghan Muslims, living in the surrounding areas considered it a holy place due to the piety and purity of its people. It was considered a peaceful and blessed place where truth, justice and fear of God prevailed.

During the period of the Promised Messiah's grand father, Mirza Ata Mohammed, due to some will of God, this region was conquered by the

Sikhs. Only Qadian was left in his possession. The town of Qadian was structured on the pattern of a fortress with four turrets and a 22 feet wide rampart on which 3 carriages could be driven easily at a time. A couple of soldiers and a few cannons were used for keeping guard. Around the rampart was a deep and wide ditch which later on became a moat, after being filled with water and came to be known as "dhaab". A group of Sikhs called the "Ram Gariah", occupied Qadian through deception and razed to ground all the beautiful mosques and residential buildings. They ruined the gardens and burned the library to ashes. The people of Qadian, including the ancestors of the Promised Messiah, were forced into exile.

Towards the end of the Sikh ruler Maharaja Ranjeet Singh's reign, five villages were returned to Mirza Ghulam Murtaza, the Promised Messiah's father. With the passage of time, the name 'Islampur Qazi', was reduced to only 'Qazi' and locally changed first to 'Qadi' and then to 'Qadian'.

This seemingly ordinary village with its dramatic past held no apparent worldly distinction. But the love of the Creator chose it to be the foundation stone on which the new world order was to be based in future. Centuries old proofs exist of its being a holy and blessed locale. Its reference is also found at a number of places among the traditions of the Holy Prophet (Peace and blessing of Allah upon him) from which its location can be ascertained.

يُخْرِجُ نَاسٌ مِّنَ الشَّرْقِ فَيُؤْطِنُونَ لِمَهْدِي سُلْطَانَهُ

(Kanz-ul-Aamal Vol. 7, Pg. 186)

"The people on the east of Arabia will set up the spiritual sovereignty of the Mehdi in their own country."

(1) those who learn the entire Holy Quran by heart.

(2) an optional prayer offered after midnight.

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدَّاءُ وَ
يُصَدِّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَجْمَعُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى
الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ
عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فِيهَا
عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَائِهِمْ

(Jawahir-ul-Asrar manuscript, written by Sheikh Ali Hamza Bin Ali Malik-ut-Tusi, Irshadat-e-Faridi (Vol. 3, Pg. 70):

"The Mehdi will be commissioned from a place called Kadaa and God Almighty will verify his claim. He will be blessed with the company of 313 exalted companions in likeness of the companions in the Battle of Badar, whose names and addresses will be noted down in an authentic book."

عَصَابَتَانِ مِنَ أُمَّتِي أَخْرَجَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ
عَصَابَةٌ تُخْرُجُ الْهِنْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عَيْتِي
ابْنِ مَرْثِيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(Nisaei Kitab-ul-Jihad Pg 496 Musnid Ahmad and Kanz-ul-Aamal)

"There are two such groups among my disciples who will be saved from the fire. One group is the one which will be engaged in battle in Hind (India) and the other will be that of the assistants of Jesus-son of Mary".

إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْثِيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
الْمِنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ

(Saheeh Muslim)

"When God Almighty will commission Masih Ibn-e-Mariam, he will descend on a white minaret, of Damascus".

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ قَرَاءِ الشَّهْرِ يُقَالُ لَهُ
الْحَارِثُ حَرَّاتُ

(Mishkat, Chapter 'Ashiat-us-Saat' Pg 471)

"A person would rise from this side of the canal. He will be called a landlord".

As a corollary to these venerable sayings, identification of a village named 'Kadaa' is

revealed, which is located in Hind (India), towards the east of Damascus, by the side of a river or a canal, where the Imam Mehdi (the Promised Messiah) would manifest himself. He would belong to the landed gentry and would be blessed with 313 companions, in likeness of 'the Companions' (of the Holy Prophet) whose names and addresses would be recorded in an authentic book.

The map of East Punjab confirms that Qadian is situated between river Ravi and river Bias. It also lies between two big canals, the Batala canal and the Qadian canal, originating from Madhupur.

Reference is also made about this sacred place in the books of other religions:-

- The Vedas mentions the place Qadian as 'Qadoon'.

(With reference to mantar 3, Saukat 97)

- The place of the appearance of the Promised Messiah is near a bounded rivulet.

(With reference to mantar 7, Saukat 137)

- Hazrat Baba Guru Nanak says, "There will appear a land lord, a hundred years after us, in Pargana (sub district) of Watala (Batala).

(Janam Sakhi, Bhai Bala Wali Waddi Sakhi, Pg 251. Printed by Mufeed-e-Aam Press, Lahore).

- The Bible says, "O People! _ _ _ _ pay attention _ _ _ _ who established the Truthful from the East. Called him to follow His footsteps, placed nations at his disposal and put Emperors under his sway".

(Bible Isheah 41:2)

- The Lord says, "I called out his name from the place from which the sun rises and he will come and trample rulers like slime.

(Bible Isheah 41:25)

As soon as the 14th Century Hijra commenced, this village witnessed the arrival of a bright full moon. This desolate place filled up with Godly and pious people. Mosques, printing press langarkhana (guest house) post office, educational institutions were established and started functioning. Different types of construction works began. With the spread of the message of Ahmadiyyat, Qadian started gaining international repute. This

centre of the True Faith (Din-e-Haq) started training workers for spreading the message of God. This village, lit up with the glory of constant prayers and gatherings in God's name became a "House of Refuge" in the truest sense of the word.

At the time of the partition of the sub-continent in 1947, Qadian was included in Indian territories. Hazrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad, Khalifatul Masih II decided that inspite of this division, the permanent centre of Ahmadiyyat will be maintained at all costs. Hence, at the time of migration to Pakistan, at his call, hundreds of Ahmadiis offered their services for staying back in Qadian for the purpose of guarding this permanent centre of the community. Finally, with his approval, 313 volunteers settled down in Qadian. They were called the Darveshan-e-Qadian. Thousands of mosques, holy places and religious centers of East Punjab were destroyed and uprooted, but the white 'Minara-tul-Masih' of Qadian continued to raise the sweet voice of truth around. The people of Qadian were given only the 30th part of the total area. The important buildings remained with the Ahmadiis, whose repair, maintenance, extension and renovation continues even today. Although a great number of Ahmadiis live in Qadian, yet the Hindus and Sikhs hold a dominating majority. This peaceful village is the chief centre of all the Ahmadiyya missions established in different cities of India. Ahmadiis have good relations with the local people. Qadian has come into existence to stay till eternity. The vicissitudes of time cannot stop it from flourishing, because God, in His love, has promised so.

Qadian's future and glad tidings from God:

Revelations of the Promised Messiah

إِنَّ الَّذِي فَضَّلَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَدَّكَ إِلَى مَعَادٍ

"That God, who has assigned you the imparting of the knowledge of the Holy Quran, will bring you back (to Qadian)."

(Kitab-ul-Barria Pg 183, Roohani Khazain Vol 13 Pg 201)

- *"I will expand Qadian to such an extent that people will say Lahore too existed once".* (Tazkara Pg 815)

- *"A day is going to come when Qadian will shine brightly like the sun to confirm that it is the place of a true person".*

(Dafi-ul-Bala)

- *"It has been revealed to me that this place will be so thickly populated that the population will spread upto the river Bias".*

(Ref: Alfazal, 14th August 1928)

- *"I was shown in a revelation that Qadian has grown into a big city with shopping centers extended into the distance far beyond anyone's imagination. Shops in highrise buildings of 2 or 4 stories or even higher, with raised platforms of very high quality construction. Prosperous looking Seiths (business men), who add to the splendor of the market, are seated and in front of them are piles of gems, rubies, pearls, diamonds, coins and sovereigns. Different kinds of shops are glittering with a variety of merchandise".*

(Tazkara: Pg. 419-420)

Introduction of a few holy and historical places of Qadian.

Bait-ul-Fikr

It is that blessed room which the Promised Messiah used for study and writing purposes. It was here that he wrote his outstanding book, Braheen-e-Ahmadiyya. He had the following revelation in 1882 about this very room:

أَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ سَهْوَةً فِي كُلِّ أَمْرٍ بَيْتَ الْفِكْرِ

(Braheen-e-Ahmadiyya Part 4, Pg 559, Roohani Khazain Vol, Pg 666)

Bait-ud-Dua

This is a room adjacent to Bait-ul-Fikr which the Promised Messiah built for his private prayers on 13th March 1903. He named it "Bait-ud-Dua" and prayed to God that He may make this room a house of peace, of victory over enemy through luminous arguments and enlightened reasoning.

(Zikar-e-Habib by Hazrat Mufti Mohammed Sadiq)

The room of the Promised Messiah's birth

It is that blessed room in the ancestral home 'Al-Dar' of the Promised Messiah, the founder of the Ahmadiyya Movement, which was filled with divine light and blessings on Friday,

14th Shawwal, 1250 Hijra i.e 13th Feb 1835 at the time of morning prayers, due to his birth.

Aqsa mosque and Minara-tul-Masih

It is the mosque, whose portion with domes alongwith its small open space was constructed by the Promised Messiah's father, Hazrat Mirza Ghulam Murtaza, about 6 months before his death. Later on, its first extension was made during the Promised Messiah's lifetime in 1900, the second and third extensions were made during the periods of the first and second successors respectively.

In accordance with the tradition of the Holy Prophet

إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ نَزَلَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ

(Saheeh Muslim),

the Promised Messiah laid the foundation of the "Minara-tul-Masih" with his own hands, in its spacious courtyard on 13th March 1903. It was completed in December 1916, during the period of the second successor.

Mubarak mosque

The Promised Messiah started the construction of this mosque, adjacent to Bait-ul-Fikr in 1883. The first extension was carried out in 1907 and second in 1944 due to increased requirements of the Jama'at. An outstanding tidings about this mosque among the various divine inspirations of the Promised Messiah is,

مُبَارَكٌ وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ أَمْرٍ مُبَارَكٌ يُجْعَلُ فِيهِ

(Braheen-e-Ahmadiyya Part 4, Pg 559 Roohani Khazain Vol 1, Pg. 667)

"Everything done in it is blessed as it is itself blessed and a blessing".

There were five revelations about it, including this great revelation,

فِيهِ بَرَكَاتٌ لِلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا

(Maktoobat, Vol 1, Pg 55)

"There are blessings in it for people and whosoever enters it will be in peace".

Chamber of redspots miracle

It is that chamber where, on Friday, 10th July, 1885, while the Promised Messiah was relaxing after the morning prayers and Hazrat Maulvi

Abdullah Sanori was also present, when the miracle of the sprinkling of red drops took place.

(Surma Chashm-e-Arya)

Promised Messiah's Langer Khana (Free Public Kitchen)

During the lifetime of the Promised Messiah, his own residence served as guest house, as well as a Free Public Kitchen. In view of the ever-increasing requirements of the community, separate rooms were built in 1920 (during the period of Hazrat Khalifatul Masih II). Further extension was carried out in 1921-22. During 1965-66, the present building was constructed on modern lines in place of the old ones.

Bait-ur-Riazat

In this room, which was used as a sitting room for men, the Promised Messiah, towards the end of 1885, observed fasting secretly for 8 to 9 months. As a result of which, the Almighty God blessed him with astonishing manifestations and revelations. During these manifestations, besides meetings with previous prophets and saints, he also had the honour of seeing the Holy Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) while awake.

Bahishti Maqbara

1. The blessed grave of the Promised Messiah

The last resting place of the Promised Messiah is within the boundary of this graveyard, which was laid with predictions and glad tidings from God. By the side of the Promised Messiah's grave rests Hazrat Khalifatul Masih I.

2. The Place of expression of Qudrat-e-Sania

It is the place in the garden belonging to the Promised Messiah, where (as narrated by Hazrat Bhai Abdur Rehman Qadiani on 27th August 1908) after the death of the Promised Messiah, the community unanimously took its Oath of Allegiance at the hands of Hazrat Khalifatul Masih I. Thereafter, he led the Janaza Prayer of the Promised Messiah.

3. Shah Nasheen

It is related that the Promised Messiah used to come to his garden during the mulberry season and sit with his companions, while talking and discussing religious and intellectual subjects, he used to eat fresh fruit. Initially, it was a platform made of mud. Later in 1972, a concrete 'Baradari' was constructed in its place.

The creation of modern United Nations

وَأِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ائْتَلَوْا فَاَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي
حَتَّىٰ تَفِيَّ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا
بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○

And if two parties of believers fight against each other, make peace between them; then if after that one of them transgresses against the other, fight the party that transgresses until it returns to the command of Allah. Then if it returns, make peace between them with equity, and act justly. Verily, Allah loves the just.

(Al-Hujurat 10)

In 1924, an address by Hazrat Khalifat-ul-Masih II, the Muslih Maud during the Wembley Conference, on the concept of an Islamic United Nations as expounded in the Holy Quran (49:10) greatly impressed the western intellectuals. Quran holds the Ka'abah (House of God) to be the absolute and eternal center of a universal organization for mankind. Thus, it is revealed

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَ
هُدًى لِلْعَالَمِينَ ○
فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا رُبِّهِمْ وَرَمَن دَخَلَهُ كَانَ
أَمْنًا وَبَلَّغَ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○

Surely, the first house founded for all mankind is that of Makkah, abounding blessings and guidance for all peoples.

In it are manifest signs; it is the place of Abraham; and who so enters it, is safe. And pilgrimage to the house is a duty which men—those who can find a way thither—owe to Allah. And who so ever disbelieves, let him remember that Allah is surely independent of all creatures.

(Al-Imran 97, 98)

This verse categorically establishes that the centralized language for this Quranic UNO is 'Arabic'. Thus the Promised Messiah, the founder of the Ahmadiyya movement, in his book Minan-ur-Rahman, says:-

"And when Ka'abah remains the source of guidance for the whole world, the discernible indication is that the center is situated in a place of which the language resembles the language of the whole world. This very fact proves the truth that Arabic is the mother of all languages."

(Minanurrahman Pg. 89.)

In the Quranic charter of the League of Nations, world peace and pilgrimage have a deep and lasting relationship with the station of Abraham.

Moulana Moudoodi writes

"In order to derive the full benefits of pilgrimage, it was necessary to have a controlling hand in the centre of Islam that could activate the universal power (of mankind); to have a pulsating heart to bear into souls, year after year, the animating energy of righteousness; and above all a brain to contemplate means of communicating the message of Islam throughout the world through millions of

travelling pilgrims; or at least there could prevail an example of the complete Islamic way of life wherefrom Muslims could return with refreshed knowledge of religion. But lamentably this does not exist. Since ages Arabs have been lapsing into ignorance. The inefficient rulers instead of improving their lots, successively tried to abase them. With regard to knowledge, morality and culture, they remain cast down to an appalling condition. As a result, the land wherefrom the light of Islam had once spread all over the world, has now reverted to the pre-Islamic era of ignorance. Today there remains neither the knowledge of Islam, nor Islamic morals and way of life. Faithfuls cover long distances to the holy land with great expectations only to encounter ignorance, filth, greed, immodesty, Materialism and mismanagement, causing them to crumble into despair.

(Khitabat, Ed 7 Pg. 195).

The spiritual institution of Khilafat and the Annual Convention (Jalsa Salana) are meant to establish a Quranic League of Nations and the United Nations. Thus, the founder of Ahmadiyya movement declared through a hand bill in December 1892.

This Convention (Jalsa Salana), backed by divine support and based on propagation of Kalima, should not be considered as an ordinary human gathering. The foundation stone of this institution is laid by the Almighty God Himself. He has prepared Nations which will ultimately merge in it in the near future, because, it is an act of All Powerful the God against Whose Will stands nothing.

Time is nearing, infact has drawn close when for the sake of this community of moderates Allah will establish an agreeable course; the very course that Quran has brought: the very course that prophet Mohammed (Peace and blessings be upon him) had indoctrinated to his disciples (Blessed be they); the very

guidance-the truthful, the martyrs and the righteous have always received. This will come to pass: surely it will, "surely it will". Hearken ye who have ears. Blessed are those who pursue the righteous path.

(Collective posters binding (Pg. 342 and 343).

The Promised Messiah speaking about the 'Institution of Khilafat' in Ahmadiyyat in his book *Al Wasyat*, prophesied

"God Almighty wills all souls endowed with good nature, living in various parts of the world, be it Europe, be it Asia, to be attracted to the oneness of God and be collected on the platform of the one and only religion"

(*Al-Wasyat* Ed.1 Pg.6).

Hazrat Musleh Maud, Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmed in his famous Wembley conference lecture clearly said,

"A Government in Islam as considered by Islam is the nomination of a person in whom the people have vested their diverse personal interests, to be taken care of. No concept other than this is in agreement with the Islamic point of view. Islam does not agree to any system of government other than a representative government. The Holy Quran has expressed this concept in the form of a peculiar word, Amanat, meaning 'Given in trust'. The Holy Quran gives the name Amanat to a government (Sura Nisa, Verse 59). It means an authority vested by the people in a certain person. Neither is the authority self established nor is it by way of legacy. The one word 'Amanat' is sufficient to explain all aspects of an Islamic government. As far as we are concerned this very system is a true government. And we hope that as people progressively associate with Ahmadiyyat they will accept the credibility of this system of government of their own free will without any coercion. Even the kings reciprocate by voluntarily denying their legacies in the interest of the state; and will limit their right and be consistent with

the over all national standard. Since the Promised Messiah had been commissioned by Allah only for spiritual vicegerency, his Khilafat would prefer to remain independent of politics as far as possible, even when rulers enter the fold of Ahmadiyyat. He will carry out the basic functions of the League of Nations by meeting the representatives of the various nations and thereby trying to improve their mutual relations. His personal devotion will however, be directed towards religious, moral, cultural and educational reforms, so that as in the olden days, his devotion would not be absorbed exclusively by politics, resulting in the neglect of important matters of religion and ethics.

When I said "as far as possible", I meant that an exigency of any country would warrant an assistance at any time to overcome difficulties; spiritual Khilafat can administer it temporarily through representatives. However, it will be important to limit such an administration to a minimum possible period."

(Ahmadiyyat Pg.206).

The Almighty Allah foretold our beloved Imam, Hazrat Khalifatul Masih IV at the inception of his Khilafat that the world order and 'isms' are about to be toppled and in its place there will appear guidance as proclaimed by the Holy Quran.

Hazrat Khalifatul Masih IV dwelt on the same subject in a Friday sermon in 1991 and proposed the establishment of a modern Quranic United Nations. The following is the translation of his blessed words.

"This old organization shall be annulled. You remain fore-warned and continue to hold this conviction and hold it unabatedly that the principles of these old Nations, now known as the United Nations are not worthy of sustenance. These Nations will become historical ruins, rather gruesome reminders of the past. Behold, it will be you, O, ye servants of the One and Only

God, it will be you, who will raise new mansions over these historical ruins; you will be the builders of a new United Nation, on whom this great mission has been entrusted. You will witness sooner or later, and if not you, your progeny will witness it in the near future, or at the most the next generation. These are words of the Divine Being and these are written statements of His proclaimed destiny in the world which cannot be erased by any. You are the labourers who have been entrusted to raise those new mansions. The foundation of the new United Nations has already been laid in the divine planning in heaven. You are only to raise the mansions. So let not the names of those holy workers, Abraham and Ishmael vanish from your hearts. Remember for ever and persistently continue to advise your children, O, ye labourers for a holy cause! patronise the cause of TAUHEED (Belief in one God) with piety, truthfulness and sincerity and impregnating this motto in your blood and fiber will continue to construct this great mansion. You will continue to raise it in the next century and the century there after until the complete structure is accomplished. The credit of the pride of accomplishment of this great mansion whose foundation had been laid by Hazrat Abraham accompanied by his son Ishmael has been predestined to go to Hazrat Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him). No body can this alter. We are only humble workers and servants of the Holy Prophet Muhammad (Peace and blessings of Allah be upon him)."

(Alfazal March 4, 1991. Pg. 5).

JALSASALANA

(Annual Convention)

1891 to 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
1st	1891	December	27	Aqsa mosque	Qadian	75	Cancelled by the Promised Messiah
2nd	1892	-do-	27-28	Near Dhab (Water pond)	-do-	500	
3rd	1893	
4th	1894	December	?	Aqsa mosque	Qadian	?	
5th	1895	-do-	?	-do-	-do-	?	
	1896	Cancelled due to Internatinal Relegions Conference, Lahore
6th	1897	December 25 to January 1		Aqsa mosque	Qadian	?	
7th	1898	-do-	?	-do-	-do-	?	
8th	1899	-do-	28	-do-	-do-	?	
9th	1900	-do-	26,27,28	-do-	-do-	500	
10th	1901	-do-	27, 28	-do-	-do-	?	Cancelled due to spread of plague
11th	1902	
12th	1903	December	26, 27	Aqsa mosque	Qadian	?	
13th	1904	-do-	29, 30	-do-	-do-	250	
14th	1905	-do-	26,27,28,29	-do-	-do-	?	
15th	1906	-do-	-do-	-do-	-do-	2,500	Last Jalsa in life of the Promised Messiah First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih I
16th	1907	-do-	26,27,28	-do-	-do-	3,000	
17th	1908	-do-	-do-	-do-	-do-	2,500	
18th	1910	March	25,26,27	-do-	-do-	3,000	
19th	1910	December	-do-	-do-	-do-	2,500	
20th	1911	-do-	26,27,28,29	-do-	-do-	3,000	Last Jalsa in life of Hazrat Khalifatul Masih I First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih II and first Jalsa attended by ladies
21st	1912	-do-	25,26,27	-do-	-do-	3,500	
22nd	1913	-do-	26,27,28	Noor mosque	-do-	3,000	
23rd	1914	-do-	25,26,27,28,29	-do-	?	-do-	3,500	?	
24th	1915	-do-	25,26,27,28	Taleem-ul-Islam College Central Hall	Galleries	-do-	4,000	400	
25th	1916	-do-	26,27,28	Noor mosque	?	-do-	5,000	?	
26th	1917	-do-	25,26,27,28,29	-do-	Aqsa mosque	-do-	?	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
27th	1919	March	15,16,17	Noor mosque	Aqsa mosque	Qadian	5,000	?	
28th	1919	December	26,27,28,29	-do-	-do-	-do-	7,000	?	
29th	1920	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	7,000	?	
30th	1921	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	7,192	?	
31st	1922	-do-	26,27,28	-do-	Sh. Yaqoob Ali Irfani's house	-do-	9,000	?	
32nd	1923	-do-	-do-	Ground adjacent to Noor mosque	-do-	-do-	12,000	3,000	
33rd	1924	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	15,000	3,000	
34th	1925	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	11,384	3,000	
35th	1926	-do-	-do-	-do-	East side road of Qadian	-do-	12,117	3,500	
36th	1927	-do-	-do-	-do-	Inside the town	-do-	13,020	3500	
37th	1928	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	20,000	5,000	
38th	1929	-do-	27,28,29	-do-	-do-	-do-	17,316	3,000	
39th	1930	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	17,316	?	
40th	1931	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	18,776	7,000	
41st	1932	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	20,752	?	
42nd	1933	-do-	-do-	-do-	A house to the east of Qadian	-do-	19,143	6,000	
43rd	1934	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	25,000	?	
44th	1935	-do-	25,26,27	-do-	-do-	-do-	21,278	?	
45th	1936	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	25,856	?	
46th	1937	-do-	-do-	-do-	Near gents' Jalsagah	-do-	31,820	?	
47th	1938	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	32,479	6,000	
48th	1939	-do-	26,27,28,29	-do-	Ground in south of Noor mosque	-do-	39,950	8,000	Khilafat Jublee Jalsa
49th	1940	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	24,000	9,000	
50th	1941	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	27,209	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
51st	1942	December	25,26,27	Ground adjacent to Noor mosque	Ground in South of Noor mosque	Qadian	23,760	?	
52nd	1943	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	27,256	12,000	
53rd	1944	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	22,600	?	
54th	1945	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	33,435	9,000	
55th	1946	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	39,786	8,000	Last Jalsa in the united Subcontinent
56th	1947	-do-	27,28	Ratan Bagh near Jodha Mal Building		Lahore	6,250	?	First Jalsa in Pakistan
Suppliment	1948	March	28	-do-	-do-	-do-	4,250	?	Suppliment Jalsa to enable those to attend who could not come at December's Jalsa
Lahore Jama'at's	1948	December	25,26	-do-	-do-	-do-	17,000	?	This was named as Jalsa of Jama'at Ahmadiyya Lahore, Hazrat Khalifatul Masih II attended the Jalsa
57th	1949	April	15,16,17	Behind Mubarik mosque		Rabwah	16,000	?	First Jalsa at Rabwah the new centre of Jama'at
58th	1949	December	26,27,28	-do-	-do-	-do-	30,000	?	
59th	1950	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	25,000	6,250	
60th	1951	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	18,446	?	
61st	1952	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	29,000	12,600	
62nd	1953	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	31,630	20,344	
63rd	1954	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	?	6,308	
64th	1955	-do-	-do-	Compound Nusrat Girls School	Compound Lajna hall	-do-	50,000	?	
65th	1956	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	60,000	14,000	
66th	1957	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	70,000	?	
67th	1958	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	25,000	
68th	1960	January	22,23,24	-do-	-do-	-do-	70,000	?	
69th	1960	December	26,27,28,	-do-	-do-	-do-	75,000	15,000	
70th	1961	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	85,000	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
71st	1962	December	26,27,28	Compound Nusrat Girls School	Compound Lajna hall	Rabwah	90,000	?	Last Jalsa in the life of Hazrat Khalifatul Masih II First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih III
72nd	1963	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
73rd	1964	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
74th	1965	-do-	19,20,21	Aqsa mosque	-do-	-do-	80,000	?	
75th	1967	January	26,27,28	-do-	-do-	-do-	85,000	?	
76th	1968	-do-	11,12,13	-do-	-do-	-do-	10 000	?	
77th	1968	December	26,27,28	-do-	-do-	-do-	100,000	25,000	
78th	1969	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
79th	1970	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	100,000	?	
	1971	
80th	1972	December	26,27,28	Aqsa mosque	Compound Lajna hall	Rabwah	125,000	45,000	Cancelled due to war between Pakistan and India
81st	1973	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
82nd	1974	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
83rd	1975	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	125,000	?	
84th	1976	-do-	10,11,12	-do-	Ground adj. to house of Mirza Aziz Ahmed	-do-	125,000	54,557	
85th	1977	-do-	26,27,28	-do-	-do-	-do-	150,000	?	
86th	1978	-do-	-do-	-do-	Ground behind Khilafat Library	-do-	110,000	60,000	
87th	1979	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	170,000	65,660	
88th	1980	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	175,000	45,000	
89th	1981	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	220,000	69,600	
90th	1982	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-	220,000	71,600	Last Jalsa in the life of Hazrat Khalifatul Masih III First Jalsa in the time of Hazrat Khalifatul Masih IV

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
91st	1983	December	26,27,28	Aqsa mosque	Behind Khilafat Library	Rabwah	275,000	80,721	From 1984 onward Jalsas could not be held in Pakistan as permission was not granted by the Government of Pakistan.
	1984	

Q A D I A N

56th	1947	December	26,27,28	Aqsa mosque	Qadian	315	First Jalsa after partition. No person other than residents of Qadian could attend the Jalsa.
57th	1948	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,400	?	
58th	1949	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,260	?	* Other than Qadian
59th	1950	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,597	?	
60th	1951	-do-	-do-	-do-	?	-do-	1,125	?	
61st	1952	-do-	-do-	-do-	?	-do-	2,000	?	
62nd	1953	-do-	-do-	-do-	?	-do-	?	?	
63rd	1954	-do-	-do-	-do-	?	-do-	430	?	
64th	1955	-do-	-do-	Ahmadiya Jalsagah	?	-do-	*300	?	
65th	1956	October	12,13,14	-do-	?	-do-	*596	?	
66th	1957	-do-	6,7,8	-do-	?	-do-	?	?	
67th	1958	-do-	17,18,19	-do-	?	-do-	*150	?	
68th	1959	-do-	15,16,17	-do-	?	-do-	*1,300	?	
69th	1960	-do-	16,17,18	-do-	?	-do-	*1,500	?	
70th	1961	-do-	-do-	-do-	?	-do-	?	?	
71st	1962	-do-	18,19,20	-do-	?	-do-	*1,700	?	
72nd	1963	-do-	-do-	Aqsa mosque	?	-do-	?	?	
73rd	1964	-do-	-do-	-do-	?	-do-	*2,300	?	
74th	1965	-do-	11,12,13	-do-	?	-do-	?	?	
75th	1966	-do-	4,5,6	-do-	?	-do-	?	?	

HISTORY OF JALSASALANA 1891 TO 1991

JALSA No.	YEAR	MONTH	DATES	V E N U E		City	ATTENDANCE		REMARKS
				Gents	Ladies		Gents	Ladies	
76th	1967	October	24,25,26	Aqsa mosque		Qadian	?		
77th	1969	January	6,7,8	-do-		-do-	?		
78th	1969	December	18,19,20	-do-		-do-	?		
79th	1970	?	?	?		-do-	?		
80th	1972	February	20,21,22	?		-do-	?		
81st	1972	?	?	?		-do-	?		
82nd	1973	?	?	?		-do-	?		
83rd	1974	December	13,14,15	Ahmadiya Jalsagah		-do-	?		
84th	1975	?	?	-do-		-do-	?		
85th	1976	?	?	-do-		-do-	?		
86th	1977	December	18,19,20	-do-		-do-	4,000		
87th	1978	-do-	8,9,10	-do-		-do-	?		
88th	1979	-do-	18,19,20	-do-		-do-	2,600		
89th	1980	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
90th	1981	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
91st	1982	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
92nd	1983	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
93rd	1984	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
94th	1985	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
95th	1986	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
96th	1987	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
97th	1988	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
98th	1989	-do-	-do-	-do-		-do-	?		
99th	1990	-do-	26,27,28	-do-		-do-	?		
100th	1991	-do-	-do-	-do-		-do-			Insha Allah